ملکیت حافظ سردار خان محمد مظفر [illegible]

الحمد للہ کتاب لاجواب از تصنیف زبدۃ السالکین قدوۃ العارفین حضرت سید شاہ لطف اللہ صاحب جالندھری مع ترجمہ عالم بے بدل فاضل بے مثل مولینا مولوی سید مظفر صاحب انبیٹھوی

# ثمرۃ الفواد

مع ترجمہ

# مفید العباد

## حصہ اول

باہتمام تابعان [illegible] غرا و فرزندگان اولیاء اللہ مقبول اللہ مولوی سید محمد انعام اللہ صاحب و مولینا مولوی سید ظہور الدین صاحب و حکیم جمیل احمد صاحب و محمد روشن خان صاحب سلمہ اللہ تعالے

جسکو

خاکسار رفعت شیر خاں نے اپنے

نفیس پریس دہلی میں طبع کیا

۱۳۴۳ھ ۱۹۲۵ء

[illegible]

بار اول ایک ہزار

قیمت صرف دو روپیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے حد اور محمدت لاتعداد اس ذات ذوالجلال لم یزل ولا یزال کے لئے شایاں ہے جس نے اپنی قدرت کاملہ سے ہیجدہ ہزار عالم
کو کتم عدم سے میدان ظہور میں جلوہ افروز کر کے ندائے انی جاعل فی الارض خلیفہ جماعت مقدسہ ملائکہ مقربین کو سنا کر عطیہ
لقد علمنا سے بنی انسان کو تمام موجودات پر شرف بخشا۔ ثنائے لا تحصیٰ و صلوٰۃ بے انتہا اس وجود فائض الجود محبوب لہ رحمۃ للعالمین
باعث خلقت و مظہر احدیت مقتدائے جماعت انبیا پیشوائے طائفہ اولیا و اصفیا حضرت رسالت پناہ شہنشاہ سلطنت
لی مع اللہ و قاب حدار اسرار اوحی ما اوحی پر نثار و بے شمار درود و سلام تمام صحابہ کرام و اقربان اسرار نبوت رازدار اسرار ولایت پر قربان ہو جیو
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ اما بعد خاکپائے درویشان بل نعال ایشاں کمترین کمترینہ احقر خاکسار سید منظفر ابن قدوۃ السالکین
زبدۃ العارفین عالم علم حقی و جلی حضرت حافظ حاجی مولانا مولوی سید سخاوت علی صاحب چشتی صابری حنفی انبہٹوی عارض ہے کہ
یہ کتاب **ثمرۃ الفواد** مصنفہ محبوب المقصود ولیا حضرت شاہ لطف اللہ خلیفہ اجل حاجت روائے حاجتمندان حضرت
سید شاہ بھیک صاحب قدس سرہ جس میں حالات پر کرامات دستگیر درماندگان پشت پناہ بیکسان حضرت سید شاہ
بھیک رحمۃ اللہ علیہ مندرج ہیں طالبان ہدایت کے لئے چراغ ہدایت اور سالکان طریقت کے لئے دلیل ارشد ہے لیکن
بوجہ فارسی زبان ہونے کے عام طالب اس کے فیض سے محروم رہتے ہیں لہذا یہ خاکسار عرصہ دراز سے یہ خیال دل میں
لئے ہوئے تھا کہ اس مفید اور بابرکت کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ کیا جاوے تاکہ مترجم کے لئے باعث نجات ہو اور شائقین
ناظرین کے لئے آسانی سے موجب افاضت ہو لیکن بوجہ مشاغل تعلیمی عدیم الفرصتی مانع رہی تھی کہ احباب کا تقاضہ و اصرار
بیدار کرتا رہا تاہم ایک زبان کو دوسری زبان میں لانا کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ دوسرے یہ امر دشوار پیش آیا کہ کتاب
موصوف کا نسخہ فقیر کے پاس تھا جو غالباً مولف صاحب کے دست مبارک کا لکھا ہوا تھا بوسیدہ اور اکثر جگہ سے کرم
خوردہ ہو گیا تھا دوسرے نسخے تلاش کرنے میں دیر لگی جب احباب کا تقاضہ زیادہ ہوا باوجود موانع پیچ در پیچ کے اس
کار خیر کو باعث نجات جان کر خدا پر بھروسہ کر کے شروع کر دیا الحمد للہ والمنۃ بفضل خدا و برکت پیران عظام و ارواح طیبات

ترجمہ مذکور یعنی مسمی مفید العباد ترجمہ ثمرۃ الفواد ایک عرصہ میں ختم کر دیا گیا چونکہ فقیر کسی طرح اپنے آپ کو بوجوہات اس اہم کام کے لائق نہیں سمجھتا تھا لہذا بعد اتمام احتیاطاً اصل و ترجمہ اخی معظم سید ظہور الدین صاحب مولوی فاضل پنجاب یونیورسٹی لاہور کی خدمت شریف میں بغرض اصلاح و درستی بھیجا گیا۔ بھائی صاحب موصوف نے توجہ فرما کر اپنا قیمتی وقت کام میں لا کر اول سے آخر تک مجموعہ ہذا کو ملاحظہ کیا بعدہٗ حضرت مخدومنا مقبول احد مولانا مولوی مشتاق احمد صاحب کی خدمت بابرکت میں پیش کیا گیا انھوں نے بھی ابتدا سے آخر تک ملاحظہ فرمایا اور ہر دو حضرات نے اپنے نیک مشورہ سے مجھ احقر کو عزت بخشی جزاہم اللہ جزاء احسنًا باوجود اس جانفشانی اور احتیاط کامل کے راقم الحروف اپنی بے بضاعتی کا اقرار کرتے ہوئے ناظرین باتمکین کی خدمت والا میں عارض ہے کہ انسان خطا و نسیان سے مخمر ہے اگر کسی جگہ سہو یا خطا مترجم سے واقع ہوا ہو براہ کرم مترجم کو عفو فرما کر بغرض درستی مطلع فرما دیں۔ انشاء اللہ دوسری مرتبہ طبع کے وقت تعمیل ارشاد ہوگی۔

عزیزان شاہ شمس الدین صاحب و عزیز سلطان عظیم صاحب کا شکر گزار ہوں جبکہ وہ مترجم سے تعلیم پا رہے تھے کا معانی و صفائی کتاب میں مترجم کی ہر طرح سے امداد کر کے قابل تحسین و آفرین ہوئے۔ خداوند تعالی ان کو ان کے مقاصد میں کامیاب فرما کر خوش و خرم زندہ رکھئے آمین والسلام من اتبع الہدیٰ ہا انا اشرع بالمرام توکلاً علیٰ فضل ذوالجلال والاکرام۔

# بسم اللہ الرحمن الرحیم

## عبارت فارسی ثمرۃ الفواد

اللہ اسمیست ذاتے آں حق مطلق راکہ منزہ است از عقول و نفوس
وارواح و مقدس از اجرام واجسام واشباح اول و آخر در و
نگنجد زمان و مکان باو نہ پیوند کیفیت و کمیت را در و گذار نہ
نہ فعل و انفعال را باو بار نہ معرا از اوضاع و اضافات مبرا
از جنس حرکات و سکنات احدیت اور الصمدیت تو ابیست
از لیت اور ا یگانگیست بالبدیت اسمیست صفاتی آفرید آفریدگار
راکہ بامر کن کارخانہ ایجاد و ابقا و افنا صورت گرفت معمورہ
بہشت و بنیاد دوزخ بنا پذیرفت عقول باد راک بسر بر افراخت
نفوس را بحرکات بنواخت ارواح را باشباح پیوند بخشید
ہیولی بصورت رسید عرش برقص درافتاد خورشید نقاب
از چہرہ برکشاد خرقۂ افلاک بہ بخیۂ ستارگان مکلل شد چہرۂ
ماہ بمہر ضیا آفتاب مجلل شب لباس مشکیں در بر نمود روز شعار
کافوری بر سر زمان پیدا گرفت مکان ہویدا ے زمین فرش
گسترانید آب جدا ول کشید باران بسقائے کمر بست نقش
باد بمروحہ رانی نشست نبات الوان نعمات را ذخیرہ گردانید
مطبخ آتش خیا پنچہ باید پخت رسانید انواع ہمہ موجودات
سر از نہانخانہ عدم برآورد وحدت پاے خود را در دامان کثرت
بیفشرد آدم ابو البشر لواے خلافت برافراخت علم الاسماء
از لوح دانش بشناخت طغرا منشور انبیا و مرسل فاتحہ کتب
خداے عزو جل کلید گنجینہ اسرار الٰہی نمونہ معانی نامتناہی شعلہ
انوار ایزد سبحان تخم مزرعہ ہر دو جہان دل کلمہ حقانیت زورق
بحر حقانیت ناہبر گم گشتگان بادیہ ضلالت شمع سرگشتگان
ظلمات بطالت مصقل آئینہ قلب مجاہدان غم زداے خاطر
آشفتگان ابجد نوآموزان مکتب ارشاد مطول و اتقان

## ترجمہ اردو

اللہ اُس ذات مطلق کا نام ہے کہ جو عقول وارواح سے پاک ہے،
اجرام واجسام و اشباح سے مقدس ہے اوسکا اول و آخر نہیں
زمان اور مکان سے اوسکو تعلق نہیں اور کیفیت اور کمیت کا
اوسمیں گذر نہیں فعل و انفعال سے منزہ اور اوضاع و اضافات
و حرکات و سکنات کی جنس سے پاک اور وہ ہمیشہ سے صمد قدیم
ہے اور تعریف اُس پیدا کرنے والے کی کہ جس نے کن سے کارخانے
ایجاد اور بقا اور فنا کو قایم کیا اور بہشت اور دوزخ کو موجود
کیا عقول کو ادراک حاصل ہوا نفوس کو حرکات عنایت کی
ارواح کو صورتیں مرحمت کیں مادہ کو صورت سے متصل
کیا عرش نے رقص کیا آفتاب کو روشن کیا آسمان کو ستاروں
سے مزین کیا چاند کو آفتاب سے روشنی بخشی رات کو لباس
سیاہ دیا دن کو روشن کیا زمین کو فرش بنایا پانی سے جداول
جاری کیں بارش نے سقائی اختیار کی ہوا نے بادزنی کا کام کیا
نباتات سے ہر قسم کی نعمتیں موجود ہوئیں آگ سے پکانیکی
چیزوں کا انتظام کیا اور تمام مخلوقات عدم سے موجود ہوئی
اور وحدت نے کثرت قبول کی آدم ابو البشر نے خلافت
کے جھنڈے کو بلند کیا علم الاسماء کو لوح دانش سے پڑہا
طغرا فرامین انبیا و مرسل فاتحہ کتب خدا عز و جل اسرار الٰہی کی
کلید معانی نامتناہی کا نمونہ خداوند تعالیٰ کے انوار کا شعلہ
دونوں جہان کی کہیتی کا تخم کلمہ وحدانیت کی اصل
حقانیت کے دریا کی کشتی ہر گمراہان بادی بطالان
مجاہدوں کے دل کا آئینہ آشفتگان کے
دل سے پریشانی دور کرنے والا طالبان ارشاد کا
معلم مطول و اتقان مدرسہ معادکے جتنیان کا

سعادسبق اول مبتدیان ختم الکتاب منتہیان مفرح دلکشائے
بیقراران طلب دستاویز طالبان عطا وہب تریاق سمیات
دنیا صراط دریائے عقبا نقش تصور طالبان طلسم مطالعہ
عارفان رونق بازار مقلدان سرمایہ سعادت محققان
کیمیائے سعادت ابدی پارس نعمات سرمدی برق خرمن
آلودگی طلسم گنج آسودگی نردبان ایوان بہشت طوبے
ریاض صمدانیت ارہ شاخ نفاق اصل شجرہ اتفاق طالبان
تذکرش سرفراز عارفان تفکرش ممتاز مریدان بادیہ گرائے
راستی پیران باو رہنمائے درستی فی الجملہ شجرہ ایست کہ شاخ و
برگ او شریعت و طریقت شگوفہ و ثمرہ او حقیقت و معرفت
سپاس مر آن ذات برحق را کہ این محبوبہ اسم اوست ستایش
خاص آن آفریدگار مطلق را کہ این نادرہ اسم او و نعت سید
کونین و خواجہ قاب قوسین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلعم محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وسلم نام آن مخلوقیست کہ خالق اول
اورا بیافرید احمد اسم آن گوہریست کہ کان موجودات بدو ارجمند
گردید گروہے امر کن دانند جمعے قدرت الٰہی خوانند طائفہ موسوم
بعقل کل کنند زمرہ در خلق و خالق برزخ شناسند جمعے
رسول اللہ دانند فرقہ محبوب الٰہی شناسند واسطہ ایجاد
کائنات وسیلہ نجات موجودات ناسخ بنیان کفر و ضلالت
بانی و مبانی اسلام و ہدایت رہنمائے گمراہان بادیہ بطالت
شفیع فی یوم القیامت رسانندہ پیغام باری گذارندہ حکم
خدا سید المرسلین خاتم النبیین دیباچہ کتاب ازلی و
فاتحہ صحیفہ لم یزلی و ابدی مقتدی موجودات خلاصہ
کائنات اصل نوریست کہ اول از دریائے نورانی صمدانی
بتافت پس انواع [illegible] ازو پیدا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سبق اول منتہیان کی کتاب کا ختم بیقراران طلب کی مفرح
دلکشا طالبان عنایت کی دستاویز دنیا کی سمیات کا
تریاق عقبیٰ کے دریا کا پل طالبان تصور کا نقش عارفان
کے مطالعہ کا طلسم مقلدوں کے بازار کی رونق محققوں
کی سعادت کا سرمایہ سعادت ابدی کی کیمیا نعمتہائے ابدی
کا سنگ پارس آلودگی کے خرمن کی برق عادات آسودگی کے
خزانہ کا طلسم بہشت کے ایوان کا نردبان طالبان صمدانیت کے
باغ کا طوبیٰ نفاق کی شاخ کا ارہ اتفاق کے شجر کی اصل
طالبان اوسکے ذکر سے سرفراز عارفان اُسکے فکر سے ممتاز
اُسکے مریدان راستی کے طے کرنیوالے اُسکے پیر اوسکی درستی کے رہنما
حاصل کلام اُسکا ایک درخت ہے کہ جسکی شاخ اور پتے شریعت اور طریقت
ہیں اور پھل اور شگوفہ اسکا حقیقت اور معرفت ہیں شکر خاص
اُس ذات برحق کو کہ اُس کا محبوبہ نام ہے اور شکر خاص اُس
پیدا کرنیوالے کا کہ نادرہ اسم اسکا ہے تعریف سردار دونوں
جہان اور سردار قاب قوسین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
وسلم انکا نام مخلوق ہے کہ خالق نے پہلے ان کو پیدا کیا احمد اُس
گوہر کا نام ہے کہ موجودات کی کان اُسنے سعادتمند ہوئی ایک
گروہ ان کو امر کن جانتا ہے اور ایک جماعت انکو قدرت الٰہی
کہتی ہے اور کوئی انکو عقل کل کہتا ہے اور کوئی مخلوق اور خالق کے
درمیان برزخ جانتا ہے اور ایک جماعت انکو رسول اللہ کہتی ہے
اور کوئی محبوب الٰہی کہتا ہے باعث ایجاد کائنات موجودات کی نجات
کا وسیلہ کفر اور ضلالت کی بنیاد کے مٹانیوالے اسلام اور ہدایت کے
بانی بطالت کے جنگل کے گمراہوں کے رہنما قیامت کے دن شفاعت
کرنیوالے خداوند تعالیٰ کے پیغاموں کو پہنچانیوالے اُس کا فرض کی
رسولوں کو ختم کرنیوالے دین بزرگ کے ظاہر کرنے والے سب
نبیوں کے خاتم دیباچہ کتاب ازلی فاتحہ صحیفہ لم یزلی مقتدی و
موجودات خلاصہ کائنات حاصل کلام کہ وہ ایک نور ہے کہ خدا
تعالیٰ کے نورانی دریائے صمدانیت سے چمکا پھر کل موجودات اُسنے
[illegible] پیدا [illegible] مگر کوئی مثال نہیں

همچنان در ارادت وجود نور محمدی وجسم نورانیش گذشت
ازانجا که دریا قدرت ست از همان ارادت افلاک وستارگان
وعناصر وآدم ابوالبشر کائن شده آن نور جسمانی وجسم نورانی
از مطلع کون بدرخشید مصداق آیت لولاک ست وعدم
ظل ودلیل نورانی جسم پاک صلوٰة لاانتها بر محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم که واسطه موجودات تحیات غیر احصا بر احمد مجتبیٰ
محمد مصطفی صلعم که زبدهٔ کائنات اند صلوٰة اللہ علیہ وآلہ
وسلم در مناقب اصحاب کبار عالیمقدار حضرت چهار یار
رضی اللہ تعالیٰ عنہم هرچند آفتاب یکسان تابد باران همه جا بارد
نسیم در هر مکان وزد نور محمدی عالم را فروگیر وتربیت خار را نکند
شوره زار را نشگفاند خرزهره رابوی نرساند ظلمت ابوجهل را
نزداید چه درین الوف حکمت حقانی وصنوف اسرار ربانی ست
طوائف گوناگون که صفا طینت واستعداد وسرشت داشتند
فیض پذیر شده بخطاب والا القاب اصحاب ممتاز گشتند
وسعادت ابدی اندوختند اگرچه اشعه خورشید در شیشه
خانه برابر افتد وقطرات نیسان در اصداف یکسان ریزد ودر
گلزار نسیم موافق وزد ونور احمدی همه را هدایت بخشد لیکن
آتشین شیشه را نسبتی دیگرست ودریتیم را آبی جدا گل را بوی
علیحده اصحاب کبار را تمیز خصوصا وآن چهار یار اند یاران خاص
پیغمبر منظور نظر الٰهی مظهران نشاط محمدی [illegible] درگاه احمدی
ورجال بهتر نبوت ارکان آسمان رسالت برافرازندگان اعلام
دین نامداران ظلمت جاهلین رهنمایان طریق الیقین [illegible]
[illegible] ارکان بنیاد اولی ایشان افضل الصحابه
حضرت ابی بکر [illegible] بهترین الاصحاب حضرت عمر
ابن الخطاب ثالث [illegible] جامع القرآن حضرت عثمان ابن
عفان [illegible] حضرت علی ابن ابی طالب
[illegible]
رسول کرد [illegible] رضی اللہ عنہم اجمعین [illegible]
فرزندان رسول الثقلین حضرت امام حسن و امام حسین [illegible]

چاہئے تاکہ یہ امر خیال میں آوے یہ امر پوشیدہ نہیں ہو تیاری
محل کے لئے اول بنا ہونی چاہئے اس کے بعد اسکے اوضاع
چونکہ عالم اسباب ہو پہلے لکڑی اور پتھر سے جو کچھ مناسب ہوتا
ہے اکٹھا کرکے گھر کو تیار کرتے ہیں ایسے ہی نور محمدی کا وجود اور
انکا نورانی جسم ارادہ میں گذرا دریا قدرت الٰہی سے تمام آسمان اور
ستارے اور عناصر اور آدم ابوالبشر پیدا ہوئے وہ نور جسمانی موجود
ہوئی آیت لولاک کی مصداق سایہ کا نہونا نورانیت پاک کی
دلیل ہو درود بیحد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جو خلاصہ موجودات
کے وسیلہ ہیں اور تحیات بے انتہا احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلعم پر
کہ جو خلاصہ کائنات ہیں صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحاب
کبار عالی مقدار حضرت چار یار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب
ہیں ہرچند آفتاب یکساں چمکتا ہے بارش تمام جگہ برستی
ہے اور ہوا ہر مکان میں چلتی ہے نور محمدی عالم کو روشن
کرتا ہے مگر پتھر سخت کو روشن نہیں کرتا اور زمین شور کو
گلزار نہیں بناتا اور گل کنیر میں جوش اور بو پیدا نہیں کرتا ابوجہل
کی کدورت اندرونی کو نہیں صاف کرتا ہے اسواسطے کہ ایسی
صدہا اسرار ربانی اور ہزارہا رموز حقانی ہیں جسقدر گروہ کہ صفائی
طینت اور استعداد طبیعت رکھتے تھے اسلئے وہ فیضیاب
ہوکر خطاب والا القاب اصحاب کی ساتھ ممتاز ہوئے اور سعادت
ابدی حاصل کی اگرچہ خورشید کی شعاع شیشہ خانہ میں برابر پڑتی
ہے اور بارش کے قطرات نیساں صدف میں یکساں گرتی ہیں
باغیچہ میں ہوا برابر چلتی ہے نور احمدی تمام کو ہدایت بخشتا ہے لیکن آتشی
شیشہ کو دوسری نسبت ہے دریتیم کا آب جدا پھول کی خوشبو علیحدہ
اصحاب کبار کی تمیز بالخصوص الگ ہے وہ چار یار رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ہیں کہ جو خاص نظر الٰہی میں منظور اور بساط محمدی
کے مظہر [illegible] درگاہ احمدی کے رجال بہتر رسالت کے ارکان
آسمان رسالت کے اعلام [illegible] ظلمت جاہلین کے
[illegible]
[illegible]

منہا نتایج سہ گونہ باشد کمتر از اصل چون پسر حضرت نوح
علیہ السلام یا بہتر چو ابراہیم علیہ السلام یا برابر مانند حضرت
اسمٰعیل علیہ السلام تساوی درجتین امامین ہمامین حضرت
ابی محمد الحسن و ابی عبد اللہ الحسین رضی اللہ عنہما نیرین عرش
الوہیت قطبین فلک نبوت بابین مدینہ رسالت درجتین
منبر ولایت قرۃ العین محمد مصطفے ثمرتین شجرۃ فاطمۃ الزہرا
جگر گوشگان پیغمبر نور دیدگان حیدر محبوبان آفریدگار
بہمال مقبولان داور بیمثال آثار نبوت از انوار جبہہ
شان پیدا فر ولایت از کشاد پیشانی آشکارا آفتاب دریوزہ
گر اشعہ جلال ماہتاب گدا انوار جمال چرخ مہد وار پاے انداز
باد مہر وحدانی سرفراز زمین امیدوار پابوس [illegible] راہ نامی پیغمبر
اشارت بجان خریدہ علی مرتضی سخن را در دل جا دہندہ ہر قدم کہ بردارند حضرت
فاطمہ شکر بجا آرند تکیہ بر دوش محمد زنند بازی بر صدر علی آرند لوح
محفوظ تختہ ابجد سبق خوانان مدرسہ محمد دانندگان علوم الہی
خوانندگان کتب نامتناہی دقیقہ شناس حل مشکل [illegible]
ماضی و مستقبل شناسندگان باطن ظاہر ممیزان خیر و شر جبرئیل
خلعت امامت رسانیدہ پیغمبر سورۃ الطہر خواندند فاطمہ دست دعا برداشت
[illegible] علی [illegible] اصحاب [illegible] نثار [illegible]
تہنیت در عالم افتاد خواقین جہان خراج فرستادند گردنکشان
بنیاد اطاعت نہادند رسم کفر از لوح زمین شستند نقش
اسلام درست نشستند زینت سجادہ خلافت آرائندہ
صدر امامت [illegible] کلاہ آسمانی بر سر عالم از خلق
تہذیب یافتہ نوال عالم جہان بنواختہ عالم از فیض
[illegible] سلیمان [illegible] انتقام [illegible] خشم آلودہ
ذو الفقار چین جبین خنجر خونخوار رستم [illegible] رفتہ [illegible] شیر
[illegible] عالم [illegible] نقش [illegible] خسرو
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حضرت ابوبکر ابن ابی قحافہ دوم رئیس الاصحاب حضرت عمر ابن
الخطاب سوم اونہیں سے جامع القرآن حضرت عثمان
چہارم شیر یزدان حضرت علی ابن ابی طالب پیغمبر صلعم نے انکی
بہت سی تعریف فرمائی اور سچے فدائی رسول اکرم صلعم تھے رضی اللہ
عنہم اجمعین حضرت امامین فرزندان رسول الثقلین حضرت
امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کے مناقب میں نتیجے تین قسم کے
ہوتے ہیں اپنی اصل سے کمتر جیسے پسر حضرت نوح علیہ السلام یا بہتر
جیسے ابراہیم علیہ السلام یا برابر جیسے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام
تساوی درجتین امامین ہمامین حضرت ابو محمد الحسن و ابو عبد اللہ الحسین
رضی اللہ عنہما عرش الوہیت کے منبر فلک نبوت کے قطبین مدینہ رسالت
کے باب منبر ولایت کے زینہ محمد مصطفے کے قرۃ العین فاطمۃ الزہرا کے
شجر کے ثمر پیغمبر صلعم کے جگر کے گوشہ حیدر کرار کی آنکھوں کے نور خدا تعالی
کے محبوب اور پروردگار کے مقبول نبوت کے آثار انکی پیشانی سے
ظاہر اور ولایت کا دبدبہ انکی کشادہ پیشانی سے آشکارا آفتاب ان کے
جمال کا دریوزہ گر ماہتاب کی شعاع انکے انوار جمال کا ایک گدا ہے
آسمان گہوارہ کے مانند انکا پاے انداز ہوا مہر وحدانی سے سرفراز زمین
پابوسی کیلئے امیدوار پائی کو انکی سفائی سے عزت پیغمبر صلعم ان کے
اشارہ کے جان سے خریدار تھے علی مرتضی انکی بات کو دل میں جگہ دینے
والے جو قدم کہ اٹھاتے حضرت فاطمہ شکر بجا لاتی تھیں حضرت محمد صلعم کے
دوش مبارک پر تکیہ لگاتے تھے سینہ علی پر بازی کرتے تھے لوح محفوظ
انکی ابجد کی تختی مدرسہ حضرت صلعم کے سبق خوانان علوم الہی کے جاننے
والے کتب نامتناہی کے پڑھنے والے حل مشکل کے دقیقہ شناس ماضی او
مستقبل کے واقف ظاہر اور باطن کے پہچاننے والے خیر اور شر کے تمیز
کرنیوالے جبرئیل علیہ السلام نے امامت کا خلعت پہونچایا پیغمبر صلعم
نے سورہ الطہر پڑھی فاطمہ نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے حضرت علی نے
تازیانے شکر کے بجائے اصحاب رضی اللہ عنہم نے نثار کے لئے خزانہ کشادہ
کیا تہنیت کا غل عالم میں پڑا بادشاہان جہاں نے خراج بھیجا گردنکشان
نے اطاعت کی کفر لوح زمین سے صاف کیا اسلام کا نقش درست کیا
سجادہ خلافت کے زینت دینے والے صدر امامت آراستہ کرنے والے

کردارش هویدا گشته و تذکرا زحالات عیان معرفت از انوار جبهه
نمایان رسم رسالت اتمام یافت آئین ولایت استحکام
امامت بکمال عالم الفیض اسلام بهره ور گردید نور خلافت
جهانگیری نمود دنیا در چشم تیرگی طائر روح هوائے آسمانی
گرفت کالبد خاکی پرافشانی فردوسیان منتظر دیدار و ملاء
اعلیٰ برله بیقرار فرمان طلب رسید بصد منت بلب
جان بوسید در بادیهٔ رضا شتافتند به تشنگی و گرسنگی
در ساختند بلا یا اجل را گوارا ساختند خنجر قضا را بر چشم جان
گذاشتند والسلام کثیراً کثیرا۔

## در مدح پیر دستگیر روشن ضمیر حضرت
## سید شاه بهیکه قدس سره العزیز

از افراد الناس هر که طالب مولی شود آنرا خاص گویند و کس
که در آرزوئے دنیا فرو رود آنرا عام نامند آنکس که میل هر دو
طرف دارد متوسط الحال شناسند خاص منقسم میشود
بدو قسم فیض پذیر و فیض رسان فیض پذیر آنست که ارادت
درست و عقیدهٔ راست پاے در بادیه طلب نهد به انقیاد
و پیروی مرشد رهبر سلوک و قطع منازل نماید و زاد و راحله
این طریق را از فیض و مدد رهنما بهم رساند تا حصول منزل
مقصود توقف و رجعت جائز نشمارد و آنرا مرید بیشتر گویند
فیض رسان آن عارف کامل است که بعد از تهذیب اخلاق
و مجاهده بالنفس سرکش و ظفر بر آن و ضبط حواس ظاهر و باطن
و طے منازل سلوک و حل مشکلات و حصول گنج معرفت
و اشتیاق به عیار صاحب عیار کامل باستعداد [illegible]
استعداد ارشاد نشسته و فیض او عام [illegible]
باشند و آنرا پیر نامند الحمد لله و المنة که این منصب [illegible]
و مرتبه عظمیٰ بذات ملکی صفات [illegible] کامل [illegible]
[illegible] الاعلیٰ [illegible] حقائق و معانی [illegible]
[illegible] فرقان [illegible]

حلۂ فردوسی پہنے ہوئے کلاہ آسمانی سر پر رکھے ہوئے تمام عالم نے
انکے خلق سے تہذیب پائی حاتم انکے عام سے فیضیاب سلیمان
علیہ السلام کمترین خدام سے حشمت آلودہ ذوالفقار بکف خنجر خونخوار
ظلم اور فتنہ کی رسم دور ہوئی شیر اور ہرن ایک جگہ کے قیام کرنیوالے
عالم نے آئین جدید پکڑا کیخسرو اور کیقباد کے نقش کو صاف کیا سنکھ اور
گھڑیال کی آواز بند ہوئی اذان کی صدا عالم میں بلند ہوئی دین متین
کا نسخہ مکمل ہوا رسم آذری اور آتش پرستی نقصان پذیر شریعت انکی
گفتار سے ظاہر اور طریقت انکے کردار سے ہویدا اور تذکرہ انکے
حالات سے عیاں اور معرفت انکی روشن پیشانی سے نمایاں رسالت
کی رسم نے کمال پایا آئین ولایت کامل ہوئی امامت نے اپنے کمال سے
تمام عالم کو بہرہ ور کیا خلافت کے نور نے تمام عالم کو منور کیا دنیا
انکی آنکھوں میں مکدر طائر روح آسمان تک بلند ہوا جسم خاکی نے پر
افشانی کی فردوسیان انکے دیدار کے منتظر اور گروہ ملاء اعلیٰ ان کے
انتظار میں بیقرار طلب کا فرمان پہنچا سو آرزو کی ساتھ لب جاں سے
بوسہ دیا رضا کے جنگل میں شتابان ہوئے بھوک اور پیاس کی
برداشت کی زہر اجل کو خوشگوار جانا قضا کے خنجر کو چشم جان پر رکھا
آپ پر سلام کثیرہ نازل ہوں۔

حضرت پیر دستگیر روشن ضمیر حضرت سید شاہ بھیکہ قدس سرہٗ
العزیز کی تعریف میں عالم دینوں میں سے جو کوئی طالب
مولا ہوتا ہے اسکو خاص کہتے ہیں اور جو آدمی کہ دنیا کی آرزو میں
مشغول رہتا ہے اسکو عام کہتے ہیں اور وہ آدمی کہ دونوں طرف
رغبت رکھتا ہے اسکو متوسط الحال کہتے ہیں خاص کی دو قسمیں
ہیں ایک فیض پذیر دوسرے فیض رسان فیض پذیر وہ ہے کہ درست
ارادہ اور درست عقیدت سے خدا کی طلب میں قدم رکھے پیر کی
پیروی و تابعداری میں قطع منازل کرے اس طریق کے توشہ کو
رہنما کی مدد اور فیض سے حاصل کرے تا حصول مقصود توقف و
رجعت کو جائز نہ سمجھے اسکو مرید بھی کہتے ہیں اور فیض رسان وہ عارف
کامل ہے کہ تہذیب اخلاق اور مجاہدہ نفس سرکش اور ظفر یابی
اور ضبط حواس ظاہر و باطن اور طے منازل سلوک و حل مشکلات

اسرار غیبی کشاف مشکلات لاریبی مستغرق تجلیات
الٰہی محو انوار مشاہدۂ نامتناہی خوانندۂ رقوم لوح اول دانندۂ
دفتر ابد و ازل سیار روضۂ عرش عالم ذرات فرش شنوندۂ
الحان تسبیح کروبیاں بینندۂ اطوار ستر قلوب خاکیان سرگروہ
اولیاء کبار سرگروہ محققان روزگار والی ولایت
فقر برگزیدۂ اولاد آدم ابو البشر ہادی ہر گروہ رہنمائے
والا شکوہ عیسیٰ وقت مردہ دلاں موسیٰ نفس فرعون سیرتان
پیشرو قوافل سلوک مرجع غربا و ملوک نمایندۂ راہ مستقیم
ابدی رسانندۂ بہ نعمات نعیم سرمدی بخشندۂ گنج
قارون و شایان دہندۂ سعادت ابد و جاودان متکفل
بخشش معتقدان موکل نجات مریدان ملکی سیرت
روحانی صورت پارس آہن سرشتان کیمیائے
مس وجودان مشکل کشا درماندگان شفا بخش
دردمندان دستگیر افتادگان دلیل گم گشتگان
در دریائے مصطفوی گوہر معدن مرتضوی بخشندۂ
نعمت جاوید حضرت سید محمد سعید عرف سید
شاہ بھیکہ محمد عرف سید شاہ بھیکہ محمد یوسف
چشتی ترمذی سیوانیہ قدس سرہ العزیز

اور حصول خزانۂ معرفت اور صاحب عیار کے سخت امتحان میں کامل
ہوکر اسکی مسند عالی سجادہ ارشاد پر جاگزین ہوا اور اسکا فیض عام اور لطف
شامل ہوا اسکو پیر بھی کہتے ہیں الحمد للہ والمنۃ کہ یہ منصب گرامی اور مرتبہ
عظامی ذات ملکی صفات رہبران کامل کے پیشوائے عقدہائے لاینحل کے
حل کرنیوالے دقائق معانی کے جاننے والے کلام آسمانی کی رمز کو پہچاننے والے
دریائے عرفان کے غواص صدف نمائیکے دریتیم اسرار غیبی کے واقف مشکلات
لاریبی کے کشاف تجلیات الٰہی میں مستغرق مشاہدہ نامتناہی کے انوار میں
محو لوح اول کے رقوم کے پڑھنے والے دفتر ابد و ازل کے جاننے والے روضہ
عرش کے سیر کرنیوالے ذرات زمین کے عالم کروبیان کی تسبیح کی آواز کو سننے
والے آدمیوں کے دلوں کے پوشیدہ اطوار دیکھنے والے اولیائے کبار کے سردار
محققان زمانہ کے سردار فقر کی ولایت کے مالک برگزیدہ آدمیان ہر گروہ
کے ہادی خسران کے رہنما مردہ دلوں کے عیسیٰ وقت فرعون خصال کے موسیٰ قوافل
سلوک کے پیشرو غربا اور ملوک کے مرجع راہ مستقیم کے رہنما انعامات ابدی کے
پہنچانیوالے قارون و شایان کو خزانہ بخشنے والے سعادت ابدی کے دینے والے
معتقدوں کی بخشش کے کفیل مریدان کی نجات کے ذمہ دار فرشتہ سیرت روحانی صورت
آہن سرشت کے پارس مس وجودان کے کیمیا عاجزوں کی مشکل کو حل کرنیوالے
عاجزوں کی مدد کرنیوالے گم گشتگان کی دلیل دریائے مصطفوی کے موتی کان مرتضوی کے
گوہر نعمت جاوید بخشنے والے حضرت محمد سعید عرف سید شاہ بھیکہ محمد یوسف
چشتی ترمذی سیوانیہ قدس سرہ العزیز

## قصیدہ در مدح حضرت پیر دستگیر قدس سرہ العزیز

آفتاب از افق دولت آں سعادت در رسید — گر نسیم فیض سحری غنچۂ دل او شگفید
در بیابان طلب ہر کس کہ محمل جست تست — بوئے ریحان محبت راز ہر خارے شمید
آفتاب حسن مقتبس از انوار رخش شود — دل کہ او از تابش عشق الٰہی بر طپید
از سفینۂ زندگی ز دو غوطہ گو بہ بحر موت — گوہر مقصود را در رشتۂ ہمتا کشید
روضۂ فردوس فردا مسکن و ماوا بود — لاہے کام روز و در دشت بلا محنت دوید
آشیانہ او بشاخ طوبیٰ جنت مدام — ہر کہ طائر روحش از قید قفس تن وا رہید
ہر قفل دل کشش زہد و تقوے برکشائے — گنج خانہ معرفت کہ آرزو داری کلید

قول و فعل و حال احمد بر تو مستولی مدام | معرفت حق بر ضمیر روشنت صورت عیاں
خاندانِ چشت را از ذات عالی تقویت | ہمچو موسیٰ را عصا بودہ ست و اکم حرز جاں
قلب مومن عرش ایزد چوں رسول اللہ گفت | تاکہ در ہر بزمش در آمد ثبت شد در مومناں
از تجلی ہائے ربانی وجود آئینہ گشت | ہر کسے طالب بود مطلوب را بیند دراں
بعد عیسیٰ مردگاں را جاں دہد از فضل حق | مردہ دلہا را بیکدم بخشد عمر جاوداں
گر کسے خواہد کہ واقف گردد از توحید رب | فی المثل خورشید و کہاں ہر لب سازد بیاں
ایں وجودت کعبۂ اہل یقین و سالکیں | گرد چوں قبلہ نما سویت گروہ صوفیاں
عقل را باشند ادراکاں شاہ عالی اولیاست | زانکہ نام پاک تو تسبیح اہل آسماں
تاکہ خورشید ولایت سر کشید از فلک شرح | کفر و ظلمت فتنہ و بدعت شود ہر یک نہاں
رحمۃ للعالمیں ہر قوم در علم قدیم | ہر کہ در ظل رواقش آمدہ شد در جناں
روئے پاکش در تصور ہر کہ دید از صدق دل | جرم او ریزند از تن ہمچو برگ اندر خزاں
ذات والا چوں خلیل اللہ بر اسلام دیں | فیض ہا است بشکند بتخانہ سینہ کافراں
با دل پاکش توجہ گر کند ہر سنگ دل | اللہ اللہ ذاکرش گردد بہر مو چوں زباں
چوں پیمبر فقر فخری گفت با اصحاب خویش | تا بہمت دوختند ایں خرقہ بر بالائے آں
اجابت پس مرجع گشت در اطراف دہر | لشکر شیطاں ز عالم شد جلا وطن السکاں
گر نبودی لانفی ہر گز مرد سے حسنات | آمد از اثبات ایں عالم العالم در جہاں
اے ز ذات پاک تو اسلام را پشت قوی | آنچناں از لبست خورد است و اکم آنچناں
عرض جوہر گفت ملا روم در تصنیف خویش | عرض اصلی مند ایشاں ولایت را اماں
اے فلک سر برکشیدہ بر شش جہات | گشت خم در بندگی آں شاہ چوں حلقہ کماں
ز سخاوتہائے کیش گر نویسد در شمار | از کراما کاتبیں ہا سودہ گردد نیستاں
از کرم ہائے تو حاتم دیدہ باشد در نجوم | سوخت از رشک سخاوت رفت زیر خاکداں
قرص خورشید فلک بر ناں دہی تو بار گشت | پس ز غیرت روز آخر در جبل گردد نہاں
ابر و دریا از کف دست سخاوت زمیں کریم | نعرہا اندا بر گرد و کف زدر یا بر وہاں
گرچہ آں شداد و فرعوں آمدند و ابن عصر | بے تکلف کلمۂ توحید گفتی از زباں
اے بشیشم خدمت ز اخلاق لبس جوہر بدید | از خم تیغ علم ابرو بر جبین دلبراں
ذرہ آسا خاکپائیش از مریداں ست تسلیم | در قیامت باد ابر سایہ الطوبی نشاں
یا الٰہی تا بود دور فلک آسم مہر و ماہ | بر صراط المستقیمش باد جملہ دوستاں

یا الٰہی تا بود بر جائے خود شرق و غرب
سایہ آں بال ہما باد الفرق خادماں

دربیان باعث تالیف این کتاب و احوال مؤلف و ابتدا
بیعت و آغاز حال چون از سپاس خدا و نعت پیغمبر
آخر الزمان و ستایش اصحاب کبار و مناقب
امامین عالی تبار و مدح پیر دستگیر عنوان کتاب
زینت یافت اکنون شروع میرود بجہ اینکہ شرح
آن لابد است و فائدہ آن تمام و باعث آن شدہ
بتالیف این رسالہ و متفرع است بر اظہار احوال
مولف پیش از تسوید این مکتوب مخفی نیست مرید را
تصور پیر رہنمون بسعادت است خاص اگر با معنی
باشد و معنی حقیقت است و حقیقت حال باشد و این
حاصل نگردد مگر بمطالعہ و تکرار حال و این صورت نہ بندد
و تا بقید قلم در آورد و پیش نظر ندارد پس مہم است تحریر
حالات پیر مرید را فائدہ تمام باشد اگرچہ بے کم و بیش نویسد
چنانچہ معنی احمر رنگے سرخ تر است و حقیقتاً و ہمین است
پس حمرت حال باشد و جوئندہ معنی احمر را باید رنگے
سرخ تر نگاشتہ پیش نظر دارد و تکرار مطالعہ ساختہ
ذہن نشین گرداند تا رنگ سرخ را بشناسد و این زبانی
حاصل گردد کہ از کم و زیادت و آمیزش غیر خالی نقش نماید
والا فائدہ صورت نہ بندد و اگرچہ این تفصیل کافی است
بر اینکہ البتہ مرید حالت پیر را بے تصنع بعینہ درج نماید
لیکن چون احوال اولیا خالی از کرامت و کشف اعجاز
و خرق عادات نباشد و در ہر زمان اہل انکار و شک
و بدگمانی می باشد بخوف آنکہ مباد اخاطر را بغبار شک
آلودہ ساختہ از ثوابے کہ از مطالعہ احوال اولیاء اللہ حاصل
میشود محروم ماندہ در عذاب افتد لازم نمودہ شطرے از
حالات خود نگاشتن پیش از فہرست کتاب تا بوقت
ہر احوال از زمرہ زیادہ گویان نہ پندارد شستہ بدگمانی
گرفتار نشوند و مصدر اجر گردند احوال مولف چنانکہ جاذبہ
مقناطیس آہن را بخود کشد کشش کہربا کاہ را باہم آغوش

اِس کتاب کی تالیف اور مولف کے احوال و بیعت کی ابتدا
اور آغاز حال کے بیان میں جب کتاب نے خدا کی حمد
اور پیغمبر آخر الزماں کی تعریف اصحاب کبار کی توصیف
مناقب امامین عالی مرتبت مدح پیر دستگیر سے
زینت پائی اب شروع ہوتا ہے تو اُس کو بیان
میں پڑتا ہے جسکی شرح ضروری اور فائدہ کامل ہے
وہ ہی اِس رسالہ کی تالیف کا باعث ہوا اور اِس کتاب کے
لکھنے سے پہلے مؤلف کے اظہار حال پر مبنی ہو مخفی نہ ہے کہ مرید کو
پیر رہنما کی تصویر کا تصور باعث سعادت ہے خصوصاً اگر حقیقت
حال کے موافق ہوا اور یہ بدون تکرار و نگرانی حال کے
حاصل نہیں ہوتا اور جب تک لکھکر پیش نظر نہ کرے مشکل ہے
اسواسطے پیر کے حالات لکھنا نہایت اہم اور فائدہ بخش ہیں
اگرچہ کم و بیش لکھے جیسا کہ مثلاً احمر کے معنی زیادہ سرخ کے
ہیں اور اسکی حقیقت بھی یہی ہے پس حمرت کے معنی
کے جوئندہ کو چاہیے کہ بہت سرخ لکھکر پیش نظر رکھے
اور تکرار مطالعہ کے ساتھ ذہن نشین کرے تاکہ رنگ
سرخ کو پہچانے اور یہ زبانی حاصل ہوکہ کمی اور زیادتی
اور آمیزش سے بالکل خالی نقش نماوے ورنہ
کچھ فائدہ نہ ہوگا اگرچہ یہ تفصیل اسپر کافی ہے کہ البتہ
پیر کی حالت کو مرید بلا تکلف درج کرے لیکن چونکہ
احوال اولیاء اللہ کی کرامت اور کشف اور اعجاز اور
خرق عادات سے خالی نہیں ہوتے ہیں اور منکر اور بدگمان
بھی ہر زمانے میں ہوتے ہیں اِس خوف سے کہ مبادا شک سے
دل کو آلودہ کرکے اُس ثواب سے کہ اولیاء اللہ کے حالات کے مطالعہ
سے حاصل ہوتا ہے محروم ہو کر عذاب میں گرفتار ہوں فہرست
کتاب سے پیشتر کچھ اپنے حالات لکھنے ضروری ہیں تاکہ لغوگویان
کے زمرہ سے بدگمانی میں گرفتار نہوں اور اجر کے
مصدر ہوں احوال مولف جیسا کہ جذبہ مقناطیس
لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے کشش کہربا کا کو بھی آغوش میں

سازد تابش خورشید شبنم را ہمرنگ نور کند نسیم سحری
گلہا را بوے بخشد ہمچناں توجہ پیر مرید را بدولت قرب
رسانیدہ فیضہا ارزانی دارد و شاہد ایں گفتار حال
ایں گنہگار امیدوار است چوں والدہ فقیر بفیض ارشاد
پیر دستگیر سعادت اندوز شدند فرمودند
فرزندیکہ خداوند تعالیٰ کرامت فرماید موسوم
بلطف اللہ شود موافق فرمودہ اتفاق تولد و نام
پرورش در قصبہ انبالہ افتاد در بدو شعور بمدرسہ
نشاندند تا چہاردہ سالگی در تحصیل علم مقرر سے
روز را بشب و شب را بروز میرسانید اتفاقاً میاں شاہ
عنایت نام درویشے از مریدان آنجناب در کہیری سادات
متصل مدرسہ شب باش شدہ و بلند کہ بجہر اسم
ذات شروع نمود آوازش خوش دل و پسند افتاد
تقلیدش آغاز کردم شوق شور افزا گوشہ تنہائی بصحرا ست
سر بصحرا نہادہ بآواز بلند اسم اللہ میگفتم سبق ہوش فراموش
گشت راہ مدرسہ گم کردم جذبہ محبت پا در دل فرو گرفت
تپش باطن بیقراری افزود رونق طعام و شراب
منقطع گردید گروہے جذبہ میگفتند طائفہ جنوں میخواندند
با حتیاط نگہداشتند علاج ہا میکردند مفید نمی افتاد
سررشتہ احتیاط و محافظت گسستہ شد مضطربانہ
بیگشتم قرار نمی یافتم نمی دانستم کہ چہ کنم و چہ باید کرد
شور تپش شعلہ زد از جنبش قلب تن می لرزید لاغری
غلبہ آورد جذبہ جوش زد آوازہا ے دور بگوش می افتاد
پوشیدہا ے مستور بنظر می آمد بے اختیار رفتی سر زدہ در راہ دائرہ
شریفہ پیش گرفتم در شب و روز فرق نماند از منزل و
مقام و نشان یافتم بدائرہ رسیدم بے اختیار سے
بودم حال بعرض رسید اجازت یافتہ بحضور سرور ندر
بر چہار پائی نشستہ بودند برابر نشستہ دست بر سینہ
نہادند بہوش آمدم تپش و بیقراری فرو نشست تاب

کرتی ہے خورشید کی چمک شبنم کو ہمرنگ نور
کرتی ہے نسیم سحری گلوں کو خوشبو دیتی ہے ایسی
ہی پیر کی توجہ مرید کو دولت قرب پر پہنچا کر فیض
رسانی کرتی ہے اور اس گفتار کا شاہد امیدوار عاصی
کا حال ہے چونکہ فقیر کی والدہ پیر دستگیر کے ارشاد کے
فیض سے سعادت اندوز ہوئی فرمایا جو فرزند کہ خداوند
تعالیٰ عنایت فرماوے لطف اللہ نام رکھنا فرمائے ہوئے
کی موافق اتفاق تولد ہوا نام اور پرورش قصبہ انبالہ میں ہوئی
شروع میں مدرسہ میں بٹھایا چودہ سال کی عمر تک شب و روز
تحصیل علم میں کوشش کرتا رہا اتفاقاً میاں شاہ عنایت
نامی ایک درویش آنجناب کے مریدوں سے کہیری سادات
میں متصل مدرسہ کے رات کو قیام کر کے بآواز بلند اسم
ذات کا ذکر شروع کیا اسکی آواز خوش اور پسند آئی اوسکی
پیروی میں بھی شروع کی علی ذوق شوق تنہائی چاہتا تھا
جنگل میں جا کر اسم اللہ کا ذکر بلند آوازی سے کرنا شروع کیا کہ
عقل کا سبق فراموش ہوا مدرسہ کا راستہ گم ہوا خدا کی محبت کی
کشش نے اسقدر دل میں جوش و بیقراری پیدا کی کہ کھانا پینا
سب جاتا رہا کوئی مجھکو مجذوب اور کوئی پاگل کہتا تھا میرے
عزیز اور رشتہ دار احتیاط اور حفاظت سے معالجہ میں کوشش
کرتے تھے مگر کچھ مفید نہ ہوتا تھا احتیاط اور محافظت سب جاتی
رہی میں بیقرار پھرتا تھا اور قرار نہیں پاتا تھا اور نہ یہ جانتا تھا
کہ میں کیا کروں اور کیا کرنا چاہئے شورش تپش شعلہ مارتی تھی قلب
کی جنبش سے بدن لرزتا تھا لاغری نے غلبہ کیا اور کشش نے
جوش مارا دور کی آواز کانمیں پڑتی تھی پوشیدہ چیزیں دکھائی دیتی
تھیں بے اختیار ہو کر بیٹھے دائرہ شریف کا راستہ لیا رات دن میں فرق
نہ رہا منزل مقام سے نشان پایا دائرہ میں پہنچا بے اختیار تھا
میرا حال عرض کیا گیا اجازت پاکر حضور میں لیگئے حضور چارپائی
پر بیٹھے تھے برابر بٹھا کر میرے سینہ پر ہاتھ رکھا میں ہوش میں آیا
تپش اور بیقراری فرو ہوئی ادب سے دور باش دل نے نکالا

ادب از دل برآمد بموجب امر فرود نشستم آنچه می بایست
تلقین فرمودند بعدهٔ یاد کرد ارزانی رخصت شد و ضبط
آموخته و مبالغه و تکرار هرچند جهد بلیغ بکار می برد بشاشت
قلبی روئے ننمود فرموده بجا آمد چیزے معائنه میشد شوق
دیدار و عرض حال جوش زد بخدمت رسیدم حکم امتحان به
زبدة المحققین میاں محمد شاہ کرنالی صادر شد ایشان بگوشه
برده استفسار نمودند گذارش کردم شنیده بحضور گذارد
درود بر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم خوانده بر تلقین سابق
سبق دیگر اضافه فرمودند درچند یکه حفظ گردید حکم رخصت شد
درخانه رسیده برطبق ارشاد مشق می نمودم عارضه تپ
سخت گرفت هرچند علاج می نمودند هیچ فائده نمی بخشید
مدت متمادی برآمد هرگاه که تپ غلبه میکرد بیهوش میشد
پیر دستگیر را متصل بالین نشسته می دیدم گاهے خواب می
انگاشتم چنیے صریح می پنداشتم زمانے بیهوشی قرار
می دادم تاآنکه از مرض رہائی یافتم و انسته یاد گرفتم لذتے
افزود که بیان نه پذیرد از روے قدمبوسی و سبق
دیگر سر زد بحضور مشرف شدم فرمودند که برائے لطف اللہ
زیاده از دو ماه محنت کشیدیم و نزد این نشسته ماندیم
بے آنکه فرصت عرض سبق دست دہد رخصت کردند
بخانه آمدم شوق دوبالا شد باز بدائره رفتم عرض
کردند باز اراده روانه ساختند چون بوطن رسیدم تپش
و بیقراری ازدیاد پذیرفت عین موسم بارش بود سه بار
آمد و شد نموده بار نیافت بار چهارم بحضور رسیدند توجهات
مبذول فرموده بشرف معانقه مشرف ساختند بخدمت
قرب منصوب کردند هر روز توجه دیگر بود و نعمتے تازه
و فیضے بے اندازه میرسید این نمونه داری که حقیقت
نوشتم آگاهی می بخشد بر جذبه توجه پیر دستگیر و بے
اختیاری و فیض پذیری این عاجز و ابتدائے بیعت
و آغاز حال و کفایت میکند برائے ازاله شک بدگمان

بموجب حکم میں بیٹھ گیا جو کچھ مناسب تھا تعلیم کیا اور
جانیکی اجازت عطا فرمائی آموختہ کے ضبط کرنے میں
ہرچند مبالغہ اور تکرار کیا اور کوشش کرتا تھا بشاشت
قلبی حاصل ہوتی نہ تھی حکم بجا لایا جو چیز دکھائی دیتی شوق
دیدار و عرض حال جوش مارتا تھا میں خدمت میں پہنچا
زبدة المحققین میاں محمد شاہ کرنالی کو امتحان کا حکم صادر ہوا
انہوں نے گوشہ میں لیجاکر پوچھنا شروع کیا میں نے گذارش کیا میرے
بیان کو سنکر حضور میں عرض کیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر درود
پڑھکر تعلیم سابق پر دوسرا سبق اور زیادہ کیا کچھ عرصہ میں یاد ہوا
رخصت کا حکم ہوا گھر میں پہونچکر حکم کے موافق مشق کرتا تھا سخت
بخار ہوا ہرچند علاج کرتے تھے کچھ فائدہ نہ ہوتا تھا اس حالت
پر عرصہ دراز گذرا جس وقت کہ بخار زیادہ ہوتا تھا بیہوش ہوجاتا
تھا سرہانے پیر دستگیر کو بیٹھے ہوئے دیکھتا تھا میں کبھی خواب
جانتا تھا اور کبھی ظاہر طور سے جانتا تھا اور کبھی بیہوشی خیال
کرتا تھا یہانتک کہ مرض سے خلاصی پائی پہلی تعلیم کو جیسے یاد کیا
اسقدر لذت زیادہ ہوئی کہ جس کا بیان نہیں ہو سکتا قدمبوسی
اور دوسرے سبق کی تمنا ہوئی حضور میں مشرف ہوا فرمایا کہ دو مہینے
سے زیادہ لطف اللہ کے لئے محنت اٹھائی اس کے نزدیک
میں بیٹھا رہا بدون اس کے کہ سبق کی تعلیم دیجاوے رخصت کیا میں
گھر پر آیا شوق دوچند ہوا پھر میں دائرہ شریف گیا لوگوں نے میری
اطلاع کی اجازت نہ ملی دربانوں نے رخصت کیا جب میں وطن
پہنچا تپش اور بیقراری زیادہ ہوئی بارش کا زمانہ تھا جس میں
تین مرتبہ آمد و شد کی بار نہ پایا چوتھی بار حضور سے مشرف ہوا توجہات
مبذول فرماکر اور شرف معانقہ سے مشرف کرکے قرب کی
خدمتیں قائم کیا ہر روز توجہ جدید اور تازہ نعمت اور بے انتہا فیض
پہنچتا تھا یہ نمونے کے طور پر جو حقیقت کہ میں نے لکھی اس سے پیر
دستگیر کی توجہ کی کشش اور اس عاجز کی بے اختیاری و فیض
قبول کرنے اور ابتدائے بیعت و آغاز حال کا اندازہ معلوم ہو سکتا
اور بدگمانوں کے شک کے دور کرنے کے واسطے کہ حالات

که درگذارش حالات پیر دستگیر ستایش شناسد
یا مبالغه پندارد و مانند شاعرے یا مداحے تا از
ثواب محروم نماند - اما میگوید اضعف عباد الله
فقیر حقیر اسیر نفس شیر بر لطف الله اگرچه شرح عظمت
شان آں اختر فلک سروری کوکب سپهر برتری زیاده
ازانست که این بے سواد مکتب دانش شمه از آں بزرگواری
شاه بزبان خامه بیان تواند نمود و ذکر بزرگواری آں
جناب در السنه خواص و عوام نه چنداں مشهور و مذکور
است که محتاج تحریر این سراپا قصور باشد شعر
خاک کجا معرفت جان کجا ٭ مور کجا وصف سلیمان کجا
چونکه فائده در ترقیم آں ملحوظ است از روئے تیمناً و تبرکاً
بذکر بعضے کلام فرخنده نظام آں قافله سالار طریق
شریعت و پیشوائے سبیل طریقت که از هزاراں یکے باشد
بیاد این هیچمداں و اکثر یاراں مشتمل بر حقائق و معارف
و کشف و اسرار و حل نکات مشکله و اصطلاحات صوفیه
بود ایراد مینماید بالله المستعان و حسن توفیقه ؎
کتاب فضل را آب بحر کافی نیست ٭ که ترکنی سر انگشت و صفحه بشماری
و از صاحب دلاں سینه صاف و روشن ضمیراں صاحب
انصاف توقع آں دارد اگر بهنگام مطالعه بر قصور ایں سطور
عبور فرمایند معذور و معاف فرموده باصلاح کوشند
چراکه فقیر از قلت بضاعت و عدم لیاقت خود نه اندیشید
با وجود قصور فکر و توزع خاطر باین عزم تصمیم نموده و نیز
بسبب عدم بصارت و لیاقت در پے آرائش عبارت
نگردیده که کتاب بسیار و افسانه بیشمار است از ضروریات
ما قل و دل اکتفا نموده و این مختصر را به ثمرة الفواد موسوم
گردانیده مشتمل بر هفت باب و یک خاتمه ترتیب داده و
جائیکه لفظ مرشد آفاق در قلم آید که مراد از آفتاب
کرم و احسان دریائے وسیع عرفان مقبول درگاه لایزالی
پیر حضرت شاه ابو المعالی قدس الله سره و آنجا که عبارت

پیر دستگیر کے بیان کرنے میں محض مداحی اور مبالغه
سے کام لیا ہوگا جائیکہ ثواب سے محروم رہے۔
کفایت کرتا ہے۔ اضعف عباد اللہ فقیر حقیر اسیر نفس
شیر بر لطف اللہ کہتا ہے اگرچہ عظمت شان اس فلک
سروری کے اختر اور کوکب سپہر برتری کا بیان اس سے زیادہ
ہے کہ یہ بے لیاقت قلم کی مدد سے کچھ بھی بیان کر سکے اور
آنجناب کی بزرگی کا ذکر خاص و عام کی زبانوں پر اتنا مشہور
اور مذکور ہے کہ اس سراپا قصور کی تحریر کا محتاج نہیں ہو سکتا
؎ خاک کجا معرفت جان کجا ٭ مور کجا وصف سلیمان کجا۔
چونکہ اس کے لکھنے میں ایک فائدہ ملحوظ ہے بطور تبرک
اور تیمن کے بعض کلام فرخندہ نظام اس قافلہ سالار
طریق شریعت اور پیشوائے طریقت کا ذکر جو ہزاروں میں
ایک کی نسبت رکھتا ہے اس ہیچمدان کی یاد کی موافق اور
اکثر یاران طریقت کی کہ حقائق اور معارف اور اسرار
اور نکات مشکلہ کے حل کرنے اور اصطلاحات صوفیہ کے
کشف پر مشتمل تھا بیان کرتا ہے۔ ؎
کتاب فضل را آب بحر کافی نیست ٭ کہ ترکنی سر انگشت و صفحه بشماری
اور سینہ صاف صاحبدل اور روشن دل منصفوں سے امید
رکھتا ہے کہ اگر ان سطروں کے مطالعہ کے وقت کوئی نقصان معلوم
کریں معذور کی طرح معاف فرما کر اصلاح میں کوشش کریں
اس لئے کہ فقیر نے اپنی کم مائیگی اور عدم لیاقتی کا خیال نہیں کیا باوجود قصور
فکر اور پریشانی کے دل کو اس ارادہ کی ساتھ مضبوط کیا اور بوجہ عدم
بصارت اور لیاقت کے عبارت آرائی کا در پے نہیں ہوا اس واسطے
کہ کتاب دراز اور قصے لاانتہا ہیں بیانات ضروریہ جامع اور مختصر
کلام پر اکتفا کر کے اور اس مختصر کا نام ثمرۃ الفواد رکھا اور
سات باب اور ایک خاتمہ پر اس کو ترتیب دیا جس جگہ کہ
لفظ مرشد آفاق کا تحریر میں واقع ہو اس سے آفتاب کرم
و احسان دریائے وسیع عرفان مقبول درگاہ لایزالی پیر
حضرت شاہ ابو المعالی قدس سرہ سے خیال کریں اور جس جگہ

از حضرت پیر دستگیر تحریر گردیدہ اشارت از نام مبارک
آں حاضر اسرار طریقت و آں ناظر انوار حقیقت حضرت
سید شاہ بھیکہ قدس سرہ شناسد۔

باب اول در بیان حسب و نسب مشتمل بر چہار
فصل۔ فصل اول در بیان تشریف آوردن
حضرت شاہ زید شہید قدس سرہ از ولایت ترمذ
بہندوستان بحکم و ارشاد حضرت پیغمبر آخرالزماں
و رسول الرحمن صلی اللہ علیہ وسلم آں ثمرہ ریحان
مصطفی و آں سرو گلستان علی المرتضی و آں شمع شبستان
حسن الرضا و حسین الشہید الکربلا سید احمد زاہد بن حمزہ
انار اللہ اسرارہم مورد لطائف سبحانی و مصدر عطیات
یزدانی عز افتخار و شرف استظہار یافتہ رئیس وقت
انیس تا و مطلق صاحب کشف و کرامات و خوارق عادات
عجیبہ و غریبہ بودند باوجودیکہ دوازدہ ہزار سوار کہ دلاوران
ہنر کیش و غازیان شہامت اندیش برکاب سعادت
مآب پیش از فدا شدن کامگار بجان فشانی نرد مصادقت
می باختند و سہ پسر نامدار کامگار بودند روزے بخاطر شریف
درگذشت کہ دستار ریاست بکہ عطا فرمایم درین عرصہ
مشرف بجمال جہان آرائے آں سرور کائنات حضرت
رسالت پناہ صلعم گردیدند ارشاد شد اے فرزند من این
دستار من ست بکسے کہ شایان این نعمت عظمی باشد
مرحمت سازید از سنوح این سانحہ متفکر گریبان
تامل فرو بردند باز سر بر آوردہ بوقت قدسیہ متعرض
شدند کسے کہ شایان این امر عالی بودہ باشد اشارت
فرمایند باجابت اقدس پذیرا شد از زبان گوہر فشاں
فرمودند ؎

کاسۂ چشم حریصاں پر نشد ۔ تا صدف قانع نشد پر در نشد

بطبق اشارت آنحضرت صلعم پیرو اخلف مجمع دانش امید
حضرت سید شاہ زید در ایام سادگی بمکتب تعلیم بنشستند حضرت

حضرت پیر دستگیر کا لفظ دیکھیں اس سے اشارہ نام مبارک
حاضر اسرار طریقت و ناظر انوار حقیقت حضرت سید شاہ
بھیکہ قدس سرہ سے معلوم کریں۔

باب اول حسب و نسب کے بیان میں جو چار فصل پر شامل ہے
اول فصل میں حضرت شاہ زید شہید قدس سرہ کا ولایت
ترمذ سے آں سرور کائنات پیغمبر آخرالزماں رسول الرحمن
صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد والا کی موافق ولایت
ہندوستان میں تشریف لانیکا بیان ہے وہ مصطفے کے پھول
کے درخت کے پھل علی مرتضے کے باغ سرو حسن رضا و حسین
شہید کے گھر کے چراغ یعنی سید احمد زاہد بن سید حمزہ ترمذی
(خدا اونکے بھید روشن کرے) پاک خدا کی مہربانی اور عنایت
کے آنے جانیکی جگہ فخر کی عزت یا پشت پناہی کی
بزرگی پائے ہوئے وقت کے مالک خدا کے دوست عجیب
و غریب کشف و کرامت والے تھے باوجودیکہ بارہ ہزار
سوار دلاور بہادر لڑنے والے دلاور غازیان نامی ہمرکاب
سعادت مآب مرنے سے پہلے جان کی ساتھ قربان
ہونے میں صادق تھے اور تین نامی فرزند تھے
ایک روز خاطر شریف میں گذرا کہ مجھکو دستار
ریاست کس کو دینی چاہئے اس عرصہ میں جمال جہاں
آرا آنسرور کائنات حضرت رسالت پناہ صلعم سے
مشرف ہوئے ارشاد ہوا کہ اے فرزند یہ میری دستار ہے
جو شخص کہ لایق اس نعمت عظمی کے ہو اس کو مرحمت فرماؤ
اس سانحہ کے ظاہر ہونے سے نہایت فکرمند ہو کر سر جھکا لیا پھر
سر اٹھا کر عرض کیا جو شخص کہ اس عالی امر کی شایاں ہو اشارہ
فرماویں درگاہ اقدس میں قبول ہوا زبان گوہر فشاں سے فرمایا

؎ کاسۂ چشم حریصاں پر نشد ۔ تا صدف قانع نشد پر در نشد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ کے
موافق عمل درآمد کیا مجمع دانش امید حضرت سید شاہ
زید لڑکپن کے زمانہ میں مکتب میں پڑھتے تھے خود حضرت

صاحب جو دستار از دست خاص چند بزیر بغل جا داده
بعوام الناس رونق افزائے مکتب شدند بر کرسی
نشستند ازانجا کہ فرزندارجمند از میان کودکاں بسان
ماہتاب از صف ستارگان بہ شتافت متوجہ
آستان بوس عطیہ گیری گردید آداب کہ شایاں
شان بود بجا آورد حضرت بتفضل کریمانہ فرمودا ے
جان پدر پیش آئی آں دریکتا جواب داد کہ ایں عاصی را
چہ یارا کہ جلیس انس انیس گردد باز فرمودند بارے
چند قدم پیش آمدند ساکت شدند تا کہ ہمیں روش سہ
قول امر عالی بتقدیم آداب خدمت گاری محرم سرا
خلوت قدسی شدند لیکن خود بدولت از دست
خاص دستار بر سر آں بلند اختر نہادہ بر کرسی
خویش نشاندہ ولیعہد خویش گردانید آں درۃ التاج
معارف عرض کرد کہ ایں کس لایق ایں چنیں نوازشہا
نا تنہا ہی نبود کہ عطا فرمودند ہر چہ شرایط ایں دستار
باشد بیان فرمایند آنحضرت مقرون باجابت فرمودہ
بنعمتہائے فراواں دینی و دنیوی چنانچہ بیابیست عطا
فرمود قبل ازیں آں سید سادات سالار قافلہ سالاران
دانش و فرہنگ زینت افزا افسر و اورنگ عارف
معارف صاحب خوارقات و کشف و کرامات رموز
دان حریم دقایق آگاہی حق پرستی و حق جوئی بمجلس آں
سید عالم صلعم معزز و مفخر بودند بہ بشارت گردیدہ بود
اے فرزند من دستار بشما عطا شد بہوشیاری باید
پرداخت آں گلدستہ چمن نبوی غنچہ نہال مرتضوی نرگس
بوستان حسن قرۃ العین امام حسین آں سر دفتر نکتہ پردازان
سخن آرائے صدر نشین انجمن سازان حقیقت آگاہی حضرت
شاہ زید ترمذی قدس سرہٗ ہر روز در مجلس آنحضرت صلعم
مشرف ساہی بودے و چہرہ مراد بمشاہدہ جمال جہان آرا
منور گردانیدے روزے آنحضرت صلعم فرمودند کہ اے

دستار بغل میں لیکر بہت سے آدمیوں کی ہمراہ مکتب میں رونق افروز
ہوئے کرسی پر بیٹھے وہاں پر کہ فرزند ارجمند بہت سے لڑکوں میں سے
مانند ماہتاب کے ستاروں میں سے دوڑے عطیہ کے لینے کے
ارادہ سے متوجہ آستان بوسی کے ہوئے جو اداب کہ
شان کے موافق تھا بجالائے حضرت صاحب نے بزرگانہ
طریقہ سے فرمایا کہ اے جان پدر آؤ اس دریکتا نے جواب
دیا کہ اس گنہگار کو کیا یارا کہ ہم جلیس مجلس انیس ہو پھر
فرمایا ایک بار چند قدم اٹھا کر سامنے آئے چپ ہوئے
اسی طرح سے تین بار فرمانے کے بعد خادمانہ ادب بجا
لاتے ہوئے محرم سرائے خلوت ہوئے حضرت صاحب
نے دستار اپنے دست مبارک سے فرزند بلند اختر کے سر پر
رکھکر اپنی کرسی پر بٹھا کر اپنا ولیعہد کیا اس معرفت کے تاج
کے موتی نے عرض کیا کہ بندہ اس بیحد نوازش کا جو کہ فرمائی گئیں
لایق نہ تھا جو شرطیں اس مبارک دستار کی ہوں بیان
آنحضرت صلعم نے قبول فرماکر بہت سی دینی و دنیوی نعمتیں جیسا کہ
چاہئے تھیں عطا فرمائی اگرچہ اس سے پہلے بھی آپ سید سادات
قافلہ سالاران دانش و فرہنگ زینت افزائے افسر و اورنگ
عارف و معارف صاحب خوارقات و کشف و کرامات رموز
دان حریم دقایق آگاہی حق پرستی و حق جوئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کی مجلس کی حاضری سے معزز و مفخر رہتے تھے پہلے اشارہ ہو تھا اے
پیارے فرزند دستار تمکو دیگئی ہے تمکو نہایت ہوشیاری سے کام لینا چاہئے
جناب گلدستہ چمن غنچہ نہال مرتضوی نرگس بوستان حسن
قرۃ العین امام حسین آں سر دفتر نکتہ پردازان سخن آرائے
صدر نشین انجمن سازان حقیقت آگاہی حضرت
شاہ ترمذی قدس سرہٗ روزانہ مجلس آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری سے مشرف اور مفتخر ہوتے
تھے اور چہرہ مراد کو شاہد جمال جہاں آرا سے منور
کرتے تھے ایک روز آں حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اے میرے فرزند تمکو ستاروں کی

فرزندمن جانب ہندوستان متوجہ شو کہ مسکن و وطن
شما آنجا باشد بعد از تامل بعرض اقدس رسانید
کہ اگر حکم آنحضرت برین معنی ست نشان باید فرمود
کہ نقش خاتم نگین خاطر و اشتغال باطن کردہ آید آنحضرت
علیہ السلام فرمودند بمکانیکہ از زیر رایت ایشان
کٹوری پر از صندل تر و تنکہ زر خالص می برآید وطن
مالوفہ خود نمایند و ہنگام عیش و نشاط و ایام حسن
انبساط اسباب خرمی آمادہ و ابواب بہجتی
برروے جہانیان کشادہ باہندام کافرین این
سرزمین قطع منازل و طے مراحل نمودہ متصل موضع
دہرواترہ دولت و اقبال نزول جلال فرمودہ چون
دران عساکر ظفر طراز چندین سردار کثیر الاقتدار تقدمتہ الجیش
معارک جہان ستانی تقدمتہ العیش کام بخشی و کامرانی
از اولاد امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ
عنہ رفیق و ہمرکاب نصرت مآب بودند در جناب سید
سالار لشکر عرض ساختند کہ این خطہ عجائبات دل
نشین باوجود آب روان سیر گلستان و نادر بوستان
مہیاست اگر بمزاج شریف پسند آید مقرون صلاح ست
منزل آرامگاہ باید ساخت در جواب فرمودند فی الواقع
ہمچنین ست لیکن نشان حکم نافذ آنحضرت صلعم تعویذ جان
وارم بمکانیکہ از مکمن بطون بعالم ظہور خواہد یافت
قرارگاہ خود کردہ خواہد شد والا سیر ست و شما مسکن خود را
درانجا نمائید بمنزل عمارت پرداز ید آنہا مضمون اشارت
دریافتند بعمارت پرداختند از انجا لشکر اسلام کوچ بکوچ
بلغار بضلع حصار رونق افزا شد مجلس آنحضرت بسالار لشکر
میسر آمد فرمودند کہ فرزند من مکان خود را تعاقب گذاشتہ
پیشتر رسیدہ اند انجا مراجعت فرمودند بعد از چند منزل
خیمہ سرادق عز و اجلال بنصرت خیام دولت و اقبال
متصل موضع سیانہ جلوہ افروز گشت

طرف جاؤ تمہارا مسکن اور وطن اسی جگہ ہے تامل
کے بعد عرض کیا اگر حکم حضور کا یہی ہے
تو پتہ دینا چاہیئے تاکہ اوسکو اپنے باطن اور دل کا
نقش بناؤں آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ جس جگہ
کہ تمہارے جھنڈے کے نیچے تر صندل کی بھری ہوئی
کٹوری اور تنکہ زر خالص نکلے وطن مالوفہ بنا دیں
اور زمانہ عیش و نشاط اور خوش وقتی میں اسباب خرمی
کے تیار خوشی کا دروازہ جہان والوں پر کھولکر اس زمین
کے کافران کے تبہ کرنیکے لئے منزلوں اور مرحلوں کے
طے کرنیکے بعد موضع دہرواترہ کے متصل دولت و اقبال
کے نزول جلال فرمایا چونکہ اس لشکر ظفر پیکر میں چند سردار
کثیر الاقتدار جہاں لینے کی لین ڈوری مراد بخشی اور کامرانی
کے عیش کے پیش خیمے اولاد امیر المومنین حضرت عثمان بن
عفان رضی اللہ عنہ سے رفیق اور ہمرکاب نصرت مآب
تھے سید سالار لشکر کی درگاہ میں عرض کیا کہ باوجود
اس خطہ عجیب دل نشین ہونیکے کہ آب رواں اور سیر باغ
و بوستاں مہیا ہے اگر پسند خاطر مبارک ہو تو مناسب ہے منزل
آرامگاہ اس کو بنانا چاہیئے جواب میں فرمایا واقع میں ایسا ہی ہے
لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم جاری حکم کو جانکا
تعویذ بنائے ہوئے ہوں جو مکان عالم باطن سے عالم ظہور میں دیگا
اسکو مکان بنایا جاویگا و گرنہ سیر ہی ہی اور تم اپنا مسکن اسجگہ کرکے
اسکی عمارت میں مشغول ہو انہوں نے اشارہ کا مضمون معلوم
کرکے مکان کی عمارت میں مشغول ہوئے اور اسجگہ سے
اسلامی لشکر کوچ کرکے بلغار ضلع حصار میں رونق
افزا ہوا سالار لشکر کو آنحضرت صلعم کی مجلس
میسر ہوئی حضور صلعم نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے فرزند
تم اپنے مکان کو پیچھے ترک کرکے آگے چلے آئے ہو اسجگہ
سے مراجعت فرمائی چند منزل کے بعد خیمہ گاہ سرادق عز و اجلال
منزلگاہ دولت و اقبال موضع سیانہ کے متصل جلوہ افروز ہوئے

چوں علم بردار پیشتر فرمودہ بودند کہ نصب گاہ عالم بوقت صبح یا کوچ با مقام مشاہدہ نماید ہرچہ از میان من قوۃ بفعل آید اظہار نماید در ہنگام سعید و زمان محمود دریں مکان خلد نشان صدور یافت شاداں و خنداں بنظر اشرف گذرانید چوں آنحضرت صندل بر سینہ بیکینہ مالیدند مشام جاں را معطر و معنبر گردانیدند و تنکہ زر خالص در کیسہ ابنیہ نہادہ ذخائر فیض رسانی عالم و عالمیان گردانیدند و آنرا بکرم بے پایاں مرعید اشتند و بانعام مافی الضمیر مفتخر ساختند بمبارزان لشکر ظفر طراز ایں مژدہ راحت افزا رسانیدند و طنطنہ کوس دولت و اقبال در گنبد نیلگوں بلند ساختند و فرمودند کہ ایں مکان فردوس نشاں بموجب حکم حضرت اقدس اعلیٰ مسکن اینجانب ست یقین ست از مردم اینجا مرتکب پرخاش از خود نخواہند شد چرا کہ ہمسایہ خود اند تاکہ از اینہا پرخاشے بر نخیزد تلافی و تدارک کردہ نشود چنانچہ درانوقت سیانہ نام سردار زنار دار کفار مسکن داشت از شہرہ عوام الناس سامع شد کہ ایں سوداگران ایں مکان را وطن خود می شمارند بعنوانے با اینہا جنگ باید ساخت سوال کردند کہ اے سوداگران بغیر از ادائے محصول از اینجا کوچ کردن نخواہیم داد خبردار باشند والا فوراً دیگر خواہد شد در جواب فرمودند اینجا بغیر از ادائے محصول کوچ نخواہیم ساخت چرا کہ ایں مکان دلکش سیر شکار بسیار است چند مدت گذرانیدہ خواہد شد دریں عرصہ تدبیر چہاونی از خیمہ کہ اسلام بظہور پیوست آں عاقبت نااندیشاں از عوام خبر یافتند کہ ایں سوداگران البتہ دو عیسر وطن سیانند امر دیگر مخلو نیست باز سوال کردند کہ محصول شما را معاف کردیم از اینجا کوچ نمایند بہتر والا نہ فساد برپا خواہد شد در جواب فرمودند کہ مایاں بمکان خود ہستیم شما بمکان خود باشید در فساد فائدہ نخواہد دید ایں مکان بعد تشریف تا حکم خدا تعالیٰ بما عطا فرمودہ

چونکہ علم بردار سے پیشتر فرمایا تھا کہ علم کے نصب کرنیکی جگہ علی الصباح کوچ کرنیکی ساتھہ ہی مشاہدہ کرے جو کچھہ عدم سے وجود میں آوے ظاہر کرے سعید وقت اور خوب زمانہ ہیں ایں مکان جنت نشان کا صدر دریافت ہوا خوش ہوکر نظر اشرف میں پیش کیا اسیوقت آنحضرت نے صندل سینہ بے کینہ پر ملکر مشام جان کو معطر و معنبر کیا اور بہت سا روپیہ تھیلے میں لیکر تمام عالم کے مستحقین کو بخشا اور ربا ظن فیوض سے بھی مستفیض کیا اور فتحیاب لشکر کو یہ مژدہ سنایا اور دولت اور اقبال کے نقارہ کی آواز آسمان پر پہونچی اور فرمایا یہ مکان فردوس نشان آنحضرت صلعم کے ارشاد کے موافق ہمارا مکان ہے یقین ہو کہ یہاں کے آدمی خود بخود خلاف نکریں کے کیونکہ اپنے ہمسایہ ہیں جب تک کہ ان سے کوئی جھگڑا و خلاف ظاہر نہوا وسکا تدارک نہ کیا جاوے چنانچہ اُس زمانہ میں سیانہ نام سردار زنار دار کفار مسکن رکھتا تھا عام آدمیوں سے اُس معلوم ہوا کہ یہ سوداگر اِس مکان کو اپنا وطن جانتے ہیں کسی طریقہ سے اُنسے لڑائی کرنی چاہئے سوال کیا کہ اے سوداگران بغیر ادا کرنے محصول کے اسجگہ سے تمکو کوچ کرنے نہیں دونگا خبردار رہنا وگرنہ تمہارے ساتھہ دوسرا برتاؤ ہوگا حضور نے جواب میں فرمایا کہ ہم بدون ادا کئے محصول کے ہرگز یہاں سے نجاویں گے اِس لئے کہ یہ مکان بہت دل پسند سیر شکار ہے کچھہ مدت یہاں گذاری جاویگی اس عرصہ میں لشکر اسلام کی چھاونی کی تدبیر ظاہر ہوئی اُن عاقبت اندیشان کو عام لوگوں سے خبر ملی کہ بیشک یہ سوداگران وطن کا ارادہ کئے ہیں دوسرا کوئی امر مانع نہیں ہے پھر انہوں نے کہا کہ ہمنے تمکو محصول معاف کیا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ ورنہ تم سے جھگڑا ہوگا پھر آپنے جواب میں فرمایا کہ ہم اپنے مکان میں ہیں تم اپنے مکان میں ہو فساد میں کچھہ فائدہ نہ دیکھو گے اس لئے کہ یہ مکان خدا تعالیٰ کے حکم سے ہمارے دادا بزرگوار نے ہمکو عطا

است ازینجا بکجا رویم بمجرد شنیدن این سخن آن بدکیشان
از نواحی مردم کثیر فراہم کردہ بجنگ درپیوستند چون آن
ناعاقبت اندیشان غرور ملک خود کردند از تقدیر الٰہی اندیشہ
نکردہ و چون نیت حق پرست لشکر اسلام محض برراستی
واستیصال بنیان کفر بود چندین از مقاہیر شقاوت
تخمیر طعمۂ شمشیر خون آشام گردید چند روز ہمین نوع گذشت
بعدہٗ حرف صلح درمیان آمد سردار مقہوران از نصران
عساکر ظفر طراز از دوستی و ملاقات مستحکم نمود تا احوال لشکر
مفہوم کردہ شود روزے از نصران خاص حضرت پرسید
کہ بر جسم مبارک سلاح کارگر نباشد مثال حضرت شاہ
مرداں ست مگر وقتیکہ بنماز مشغول می شوند آن وقت
مثال موم می باشند ہمانوقت مضائقہ ندارد و چون
اکثر اوقات آن سید سالار لشکر بقصبہ کہرام بروز جمعہ
بجامع مسجد متصل مزار مبارک حضرت صاحب شاہ
کہوکہو صاحب ولایت قدس سرہٗ آمدے نماز جمعہ ادا
کردے مخصوص بدو خدمتگار بودے وکسان قصبہ را
تلقین یقین کردے و بازمراجعت جانب آرامگاہ کردے
نماز دیگر در اثنا راہ ادا کردندے چون آن مقہوران از تہیہ
کار اطلاع یافتہ بروز جمعہ چندین کسان فراہم ساختہ
گفت کہ امروز سالار لشکر بنا بلاد از نماز جمعہ بقصبہ کہرام
خواہند رفت و نماز دیگر برلب دریا موضع کلسا ادا خواہند کرد
ہمانوقت در کمین گاہ مخفی بودہ از تعاقب آمدہ شہید نمایند
آن بدکیشان بموجب گفتہ آن لعین بدامن آن دریا
پوشیدہ شد چون آن سید سالار لشکر از نماز جمعہ
فراغ یافتہ متوجہ آرامگاہ گردیدند مثل سابق در اثنا
راہ برلب دریا مذکور بنماز دیگر پرداختند دو رکعت
ادا نمودہ بودند آن بدکیشان از کمین گاہ برجستند و تیغ بیدریغ
بر سر مبارک سپردند سر مبارک از تن جدا شد بعدہٗ فراری
شدہ رفتند تن مبارک سجدہ باقی ادا ساختہ بعدہ شہید شد

فرمایا ہے سجگہ سے ہم کہاں جائیں بفور سننے اس بات کے
اُن بدذاتوں نے کثرت سے آدمی اُن اطراف کے جمع
کرکے جنگ شروع کیا چونکہ اُن ناعاقبت اندیشوں نے
اپنے ملک کا غرور کیا تقدیر الٰہی کا خیال نکیا چونکہ حق پرست
اسلام کے لشکر کی نیت محض درستی و کفر کی بنیاد اکھڑنے
پر تھی بہت سے زبردست شقی خون آشام تلوار کے لقمہ ہوئے
چند روز اسیطرح پر گذری اُسکے بعد صلح کی گفتگو درمیان
آئی ظالموں کے سردار نے فتحیاب لشکر کے آدمیوں سے دوستی
و ملاقات مضبوط کی تاکہ حالات لشکر کے دریافت کئے جاویں
ایک روز حضرت کے خاص آدمیوں سے پوچھا کہ مبارک جسم پر
ہتھیار کارگر نہیں ہوتا ہے شاہ مرداں کی مثل ہے مگر جسوقت
کہ نماز میں مشغول ہوتے ہیں اُسوقت موم کی مثال ہو جاتا ہے
اُسوقت مضائقہ نہیں چونکہ اکثر اوقات وہ سالار لشکر قصبہ
کہرام میں بروز جمعہ جامع مسجد متصل مزار مبارک حضرت صاحب
شاہ کہوکہو صاحب ولایت قدس سرہ کے آکر جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے
ایک خدمتگار مخصوص ساتھ رہتا تھا اور قصبہ کے آدمیوں کو یقین کی
تعلیم کرتے تھے اور پھر آرامگاہ کیطرف تشریف لیجاتے تھے نماز عصر
راستہ میں ادا کرتے تھے جبکہ اُن ظالموں نے تیاری کام سے اطلاع پائی
جمعہ کے روز چند آدمیونکو جمع کرکے کہا کہ آج سالار لشکر جمعہ کی نماز
ادا کرنیکے لئے قصبہ کہرام میں جاویں گے اور نماز عصر قصبہ کلسا کے
دریا کے کنارے پر ادا کرینگے اسیوقت گھاٹ کی جگہ پوشیدہ ہوکر
پیچھے سے آکر شہید کریں وہ بدذات اُس لعین کے کہنے
کے موافق اُس دریا کے دامن میں چھپ گئے جبکہ
سالار لشکر جمعہ کی نماز سے فراغت پاکر متوجہ آرام
گاہ کے ہوئے بمثل پہلے کے رستہ میں دریا مذکور
کے کنارے پر نماز عصر میں مشغول ہوئے دو رکعت
دو رکعت ادا کی تھی کہ وے بدذات گھاٹ کی جگہ سے نکلے
اور بلا تامل سر مبارک پر تلوار جاری سر مبارک تن سے جدا ہوا
پھر وہ بھاگ گئے تن مبارک نے باقی سجدہ ادا کیا بعدہٗ شہید ہوگئے

چون بعلم بردار پیشتر فرموده بودند که نصب گاه عالم بوقت
صبح با کوچ یا مقام مشاهده نماید هرچه از میان قوة
بفعل آید اظهار نماید در هنگام سعید و زمان محمود دریں
مکان خلد نشان صدور یافت شادان و خندان
بنظر اشرف گذرانید چون آنحضرت صندل بر سینه بیکینه
مالیدند مشام جان را معطر و معنبر گردانیدند و تنکه زر
خالص در کیسه اینها نهاد و خاطر فیض رسانی عالم و عالمیان
گردانید و آنرا بکرم بے پایان مرعید اشت و بانعام مافی الضمیر
مفتخر ساخت بمبارزان لشکر ظفر طراز این مژده راحت
افزا رسانید و طنطنهٔ کوس دولت و اقبال در گنبد نیلگون
بلند ساخت و فرمود که این مکان فردوس نشان بموجب
حکم حضرت اقدس اعلی مسکن اینجانب ست یقین ست
از مردم اینجا مرتکب پرخاش از خود نخواهند شد چرا که
همسایه خوانند تا که از ینها پرخاشے بر نخیزد تلافی و تدارک
کرده نشود چنانچه در آن وقت سیانه نام سردار زنار دار
کفار مسکن داشت از شهره عوام الناس سامع شد که
این سوداگران این مکان را وطن خود می شمارند بعنوان
با ینها جنگ باید ساخت سوال کردند که اے سوداگران بغیر از
ادائے محصول از اینجا کوچ کردن نخواهیم داد خبردار باشند
والا نوعی دیگر خواهد شد در جواب فرمودند اینجانب بغیر از
ادائے محصول کوچ نخواهم ساخت چرا که این مکان دلکش
سیر شکار بسیار است چند مدت گذرانیده خواهد شد دریں
عرصه تدبیر چهاونی از جهت اسلام پهلو پیوسته آن عاقبت
نااندیشان از عوام خبر یافتند که این سوداگران البته
در فکر وطن میدارند امر دیگر مخلوط نیست باز سوال کردند
که محصول شما را معاف کردیم از اینجا کوچ نمایند بهتر و الا
نه فساد برپا خواهد شد بمجرد جواب فرمودند که ما یان
بمکان خود هستیم شما بمکان خود باشید در فساد فائده
نخواهد بود و این مکان حسب تشریف ما از حکم خدا تعالی بما عطا فرموده

چونکہ علم بردار سے پیشتر فرمایا تھا کہ علم کے نصب کرنیکی جگہ
علی الصباح کوچ کرنیکی ساتھہ ہی مشاہدہ کرے جو کچھہ عدم
سے وجود میں آوے ظاہر کرے سعید وقت اور خوب زمانہ
میں اِس مکان جنت نشان کا صدر دریافت ہوا خوش
ہوکر نظر اشرف میں پیش کیا اُسیوقت آنحضرت نے صندل
سینہ بے کینہ پر ملکر مشام جان کو معطر و معنبر کیا اور بہت سا
روپیہ تھیلے میں لیکر تمام عالم کے مستحقین کو بخشا اور ربا طن
فیوض سے بھی مستفیض کیا اور فتحیاب لشکر کو یہ مژدہ سنا
اور دولت اور اقبال کے نقارہ کی آواز آسمان پر پہونچی
اور فرمایا یہ مکان فردوس نشان آنحضرت صلعم کے ارشاد
کے موافق ہمارا مکان ہے یقین ہو کہ یہاں کے آدمی خود
بخود خلاف نکریں گے کیونکہ اپنے ہمسایہ ہیں جبتک کہ ان سے
کوئی جھگڑا و خلاف ظاہر ہو اوسکا تدارک نہ کیا جاوے
چنانچہ اُس زمانہ میں سیانہ نام سردار زنار دار کفار مسکن
رکھتا تھا عام آدمیوں سے اُس معلوم ہوا کہ یہ سوداگر اس
مکان کو اپنا وطن جانتے ہیں کسی طریقہ سے اُنسے لڑائی
کرنی چاہئے یہ سوال کیا کہ اے سوداگران بغیر ادا کرنے محصول
کے اس جگہ سے تمکو کوچ کرنے نہیں دونگا خبردار رہنا وگرنہ
تمہارے ساتھہ دوسرا برتاؤ ہوگا حضور نے جواب
میں فرمایا کہ ہم بدون ادا کئے محصول کے ہرگز
یہاں سے نجاویں گے اِس لئے کہ یہ مکان بہت دلپسند
سیر و شکار کا ہے کچھہ مدت یہاں گذاری جاویگی اِس عرصہ میں لشکر
اسلام کی چھاونی کی تدبیر ظاہر ہوئی اُن عاقبت اندیشان نکو
عام لوگوں سے خبر ملی کہ بیشک یہ سوداگران وطن کا ارادہ رکھتے
ہیں دوسرا کوئی امر مانع نہیں ہے پھر اُنہوں نے کہا کہ
ہم نے تمکو محصول معاف کیا مناسب معلوم ہوتا ہے
کہ تم یہاں سے چلے جاؤ ورنہ تم سے جھگڑا ہوگا پھر آپنے جواب میں فرمایا
کہ ہم اپنے مکان میں ہیں تم اپنے مکان میں ہو فساد میں کچھہ فائدہ
نہ دیکھو اس لئے کہ یہ مکان خدا تعالی کے حکم سے ہمارے دادا بزرگوار نے ہمکو عطا

است ازینجا بکجا روم مجرد شنیدن این سخن آن بدکیشان
از نواحی هر وسم کثیر فراہم کردہ بجنگ در پیوستند چون آن
نا عاقبت اندیشان غرور ملک خود کردند از تقدیر الٰہی اندیشہ
نکردہ و چون نیت حق پرست لشکر اسلام محض بر راستی
و استیصال بنیان کفر بود چندین از مظاہر شقاوت
تخمیر طعمۂ شمشیر خون آشام گردید چندروز ہمین نوع گذشت
بعدہٗ حرف صلح درمیان آمد سردار مقہوران از نصران
عساکر ظفر طراز از دوستی و ملاقات مستحکم نمود تا احوال لشکر
مفہوم کردہ شود روزے از نصران خاص حضرت پرسید
کہ بر جسم مبارک سلاح کارگر نباشد مثال حضرت شاہ
مردان ست مگر وقتیکہ بنماز مشغول می شوند آن وقت
مثال موم می باشند ہمانوقت مضائقہ ندارد چون
اکثر اوقات آن سید سالار لشکر بقصبہ کہرام بروز جمعہ
بجامع مسجد متصل مزار مبارک حضرت صاحب شاہ
کہو کہو صاحب ولایت قدس سرہٗ آمدے نماز جمعہ ادا
کردے مخصوص بدو خدمتگار بودے و کسان قصبہ را
تلقین یقین کردے و بازمراجعت جانب آرامگاہ کردے
نماز دیگر در اثنار راہ ادا کردندے چون آن مقہوران ازین بہیہ
کار اطلاع یافتہ بروز جمعہ چندین کسان فراہم ساختہ
گفت کہ امروز سالار لشکر نیاز اد نماز جمعہ بقصبہ کہرام
خواہند رفت و نماز دیگر برلب دریا موضع کلسا ادا خواہند کرد
ہمانوقت در کمین گاہ مخفی بودہ از تعاقب آمدہ شہید نمائید
آن بدکیشان بموجب گفتہ آن لعین بدامن آن دریا
پوشیدہ شد چون آن سید سالار لشکر از نماز جمعہ
فراغ یافتہ متوجہ آرامگاہ گردید بدستور سابق در اثنا
راہ برلب دریا مذکور بنماز دیگر پرداختند دو رکعت
ادا نمودہ بودند آن بدکیشان از کمین گاہ بر جستند و تیغ بدریغ
بر سر مبارک سپردند سر مبارک از تن جدا شد بعدہٗ فراری
شدہ رفتند تن مبارک سجدہ باقی ادا ساختہ بعدہٗ شہید شد

فرمایا ہے سجگہ سے ہم کہاں جایں لفور سننے اس بات کے
اُن بدذاتوں نے کثرت سے آدمی اُن اطراف کے جمع
کر کے جنگ شروع کیا چونکہ اُن ناعاقبت اندیشوں نے
اپنے ملک کا غرور کیا تقدیر الٰہی کا خیال نکیا چونکہ حق پرست
اسلام کے لشکر کی نیت محض درستی و کفر کی بنیاد اکھڑنے
پر تھی بہت سے زبردست شقی خون آشام تلوار کے نقمہ ہو
چند روز اسیطرح پر گذری اُسکے بعد صلح کی گفتگو درمیان
آئی ظالموں کے سردار نے فتحیاب لشکر کے آدمیوں سے دوستی
و ملاقات مضبوط کی تاکہ حالات لشکر کے دریافت کرے چنانچہ
ایک روز حضرت کے خاص آدمیوں سے پوچھا کہ مبارک جسم پر
ہتھیار کارگر نہیں ہوتا ہے شاہ مرداں کی مثل ہے مگر جسوقت
کہ نماز میں مشغول ہوتے ہیں اُسوقت موم کی مثال ہوجاتا ہے
اُسوقت مضائقہ نہیں چونکہ اکثر اوقات وہ سالار لشکر قصبہ
کہرام میں بروز جمعہ جامع مسجد متصل مزار مبارک حضرت صاحب
شاہ کہو کہو صاحب ولایت قدس سرہ کے آکر جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے
ایک خدمتگار مخصوص ساتھ تھا اور قصبہ کے آدمیوں کو یقین کی
تعلیم کرتے تھے اور پھر آرامگاہ کیطرف تشریف لیجاتے تھے نماز عصر
راستہ میں ادا کرتے تھے جبکہ اُن ظالموں نے تیاری کام سے اطلاع پائی
جمعہ کے روز چند آدمیوں کو جمع کر کے کہا کہ آج سالار لشکر جمعہ کی نماز
ادا کرنیکے لئے قصبہ کہرام میں جاویں گے اور نماز عصر قصبہ کلسا کے
دریا کے کنارے پر ادا کرینگے اسیوقت گھاٹ کی جگہ پوشیدہ ہو کر
پیچھے سے آکر شہید کریں وہ بدذات اُس لعین کے کہنے
کے موافق اُس دریا کے دامن میں چھپ گئے جبکہ
سالار لشکر جمعہ کی نماز سے فراغت پا کر متوجہ آرام
گاہ کے ہوئے مثل پہلے کے رستہ میں دریا مذکور
کے کنارے پر نماز عصر میں مشغول ہوئے دو رکعت
دو رکعت ادا کی تھی کہ وے بدذات گھاٹ کی جگہ سے نکلے
اور بلا تامل سر مبارک پر تلوار ماری سر مبارک تن سے جدا ہوا
پھر بھاگ گئے تن مبارک نے باقی سجدہ ادا کیا بعدہٗ شہید ہو گئے

بروماں پیچیدہ بدست چپ گرفتہ واز دست راست شمشیر
علم ساختہ بر اسپ سوار شدہ راست جانب سیانہ تعاقب
آں مخذولان جلو ریز گشتند اعدے مقابل نشد چندیں
از منتفا ہیر بہ تیغ بیدریغ گذرانیدہ شد بلا البلور رسانید خبر
بفوج رسید بجنگ در پیوستند ہمیں نوع متصل سیانہ رسید
چند عورت بر چاہے آب میکشیدند گفتند ایں چہ حالت
است کہ مسلمان بغیر از سر جنگ میکنند و میکشند چند قدم
پیش رفتہ ساکت شدند بزمین اشارت شد کہ بشگاف
تا خلوت کدہ ارواح قدسیاں گردد بمجرد ارشاد در زمین شگاف
پیدا شد سر و قد نزول اجلال فرمود سر مبارک را بر تن وطن
ساختند بخدمتگاران ارشاد شد چیزے موجود بیارید تا تناول
کنم خدمتگار عرض کرد کہ آب و کباب تیار است ہرچہ ارشاد
شود فرمودند بیار پیش آوردہ افطار ساختند دیوارے بخشت
پختہ متصل بود بہ آں دیوار اشارت شد از ایں جہان فانی
نقاب بر افگن دیوار در افتاد آستانہ بوس عتبہ گیری گردید
و بمشاہدہ جمال خاص الخاص چہرہ مراد روشن و مزین گردید
چوں از واقعہ شہادت آں سید سالار لشکر شش پسر
و دو برادر بودند متفق شدہ مصلحت کردند کہ از ینہا جنگ
باید کرد لیکن حضرت سید حامد و سید حسین برادران سید محمد
و سید شہاب الدین پسران سید سالار لشکر ہمیں مصلحت
کردہ کہ ڈیرہ در ینجا مسلم باید داشت خصوص کہ سردارے
لشکر بحضرت سید شاہ میر جیو مقرر شد درین وقت بادشاہ
اسلام شمس الدین ایبک با انتظام ہندوستان با ہندام
کفار در رسید تلافی و تدارک ایں امر نا گزیر باید ساخت
ہر چہار تن بملازمت بادشاہ اسلام روانہ شدند وقت
رخصت سید شاہ میر فرمودند از فوج خبردار و ہوشیار
باشند قطع منازل و طے مراحل نمودہ بملازمت
بادشاہ پرداختند احوال خود را یک بیک بیان فرمودند
کہ حضرت سید شاہ زید قدس سرہ سرداراں با نہدام

رومال میں لپیٹکر بائیں ہاتھ میں پکڑا دائیں ہاتھ میں تلوار لیکر
گھوڑے پر سوار ہوکر سیانہ کی سیدہی طرف سے ان ذلیلوں کا
پیچھا کرکے سبک عنان ہوئی ادہیں سے کوئی مقابل نہ ہوا
چند ظالموں کو بے تامل تلوار مارکر جہنم رسید کیا خبر فوج میں
پہونچی لڑنا شروع کیا اسیطرح سے سیانہ کے پاس پہونچے
چند عورتیں کنوئیں سے پانی نکالتی تھیں انہوں نے کہا تعجب
ہے کہ مسلمان بے سر کے لڑکر مارتے ہیں چند قدم آگے جاکر ٹہر
گئے زمین کو اشارہ ہوا کہ پھٹکر پاک روحوں کا خلوتکدہ ہو جاوے
بفور حکم کے زمین میں شگاف ظاہر ہوا ذات شریف نے نزول
اجلال فرمایا سر مبارک کو بدن پر لگایا خادموں کو حکم ہوا جو چیز
موجود ہو لاؤ تا کہ میں تناول کروں خادم نے عرض کیا پانی و
کباب تیار ہے جو کچھ حکم ہو فرمایا کہ لاؤ سامنے لایا افطار
کیا ایک دیوار اینٹ کی بنی ہوئی پاس موجود تھی اس دیوار
کو اس جہان فانی سے پردہ ڈالنے کا حکم ہوا چنانچہ دیوار
گر پڑی چوکھٹ عالیہ آستانہ بوس زمانہ ہوئی اور جمال
خاص کے مشاہدہ سے مراد کا چہرہ روشن اور مزین ہوا
سالار لشکر کی شہادت کے واقعہ سے چھ لڑکوں اور دو
برادران نے اتفاق کرکے مشورہ کیا کہ ان سے لڑائی کرنی
چاہئے لیکن حضرت سید حامد و سید حسین دونوں بھائی سید
شہاب الدین و سید محمد سپہ سالار لشکر کے
بیٹے نے یہی مصلحت دیکھی کہ ڈیرہ اسی جگہ کرنا چاہئے اور
سرداری لشکر بالخصوص شاہ میر جی کو ہونی چاہئے اوسی
زمانہ میں اسلام کا بادشاہ شمس الدین ایبک ہندوستان کے
انتظام اور کفار کے انہدام کیلئے پہونچا اس ضروری امر کی
تلافی او تدارک کرنا چاہئے چاروں آدمی اسلام بادشاہ
کے سہنچیں روانہ ہوئے رخصت کے وقت سید شاہ میر نے
فرمایا کہ فوج سے ہوشیار او مطلع رہو منزلیں اور راستہ طے
کرنیکے بعد بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنے ایک
ایک حال کو بیان فرمایا کہ ہمارے سردار حضرت شاہ زید قدس سرہ

کفار این سرزمین از حکم خاتم النبیین در اینجا تشریف فرمودند
وآں حضرت فرمودہ بودند کہ مسکن در ہندوستان نمایند کہ
وطن شما در اینجا باشد کہ از زیر علم کٹوری پر از صندل و تنکہ
زر خالص خواہد بر آمد در انجا باشند چوں بموجب حکم اقدس
نشان از ڈیرہ سیانہ دریافت شد چنانچہ کافران
ازیں معنی خبر یافتہ مترکب پرخاش شدند و آں سید
سادات بنا بر نماز جمعہ جریدہ بقصبہ کہرام تشریف
می فرمودند آں کافران بکمیں نشستہ در عین نماز شہید
ساختند امید از انصاف و مہربانیہای سلطانی آنست
کہ مدد و اعانت فرمایند دراں وقت وکلاے راجہ گہہلہ و
سیانہ زنار دار بدربار حاضر بودند بعرض رسانیدند
کہ آنہا جمعیت کثیر بدعوی سلطنت عازم دہلی بودند
ما بندگان کہ نمک پروردہ و رعیت ایں بارگاہ ایم آنہا
سد راہ شدہ جنگ ساختہ نگذاشتہ کہ پیشتر قدم نہند چوں
اختیار بدست مختار است بادشاہ نظر بر تسلط سلطنت
خود ساختہ والتماس صحیح و درست پنداشتہ آنہا
حکم زندان نمود چند روز محبوس ماندند روزے در خواب
حضوری آنحضرت سرور کائنات میسر فرمودند کہ سید
حامد و سید حسین و سید شاہ محمد و سید شہاب الدین ترمذی اینہم
فرزندان من بنا بر طلب کمک پیش شما آمدہ اند تا الآن کمک
آنہا نہ پرداختی بلکہ خلاف آن بظہور آمد کہ آنہا در قید اند
چوں بادشاہ از خواب بیدار شد از پلنگ خود با ادب
سیداں بر زمین نشست شاید کہ صاحبزادہ ہا را بستر یا چہار
پائی در قید میسر آمدہ باشد یا نہ ہماں وقت خدمتگار خاص برا
استفسار احوال بزندان فرستاد چہ می بیند کہ بر آتشکدہ نشستہ
حفظ سر میکنند و از میان آں چہار یکے می فرماید کہ جد شریف ما
مدد کردہ است دیگرے می فرماید کہ مدد کردہ تا الآں خبر نگرفتہ
خدمتگار دواں دواں پیش بادشاہ رسید از سرگذشت اطلاع
داد از استماع حالات بادشاہ جانب زندان رواں شد

اسجگہ کے کفار کے انتظام کے لئے رسول مقبول صلعم کے حکم سے
اسجگہ تشریف فرما ہوئے اور آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا
تھا کہ ہندوستان میں سکن کرو کہ تمہارا وطن اسجگہ ہوگا جھنڈے
کے نیچے سے ایک کٹوری تر صندل سے پر و تنکہ زر خالص سے
برآمد ہوگا اسی جگہ قیام کرنا جبکہ حکم اقدس کے موافق سیانہ کے ڈیرہ
کا نشان معلوم ہوا کافر اسکی خبر پاکر لڑے اور وہ سید سادات جمعہ
کی نماز کیواسطے تنہا قصبہ کہرام میں تشریف فرما ہوئے کافروں
نے موقع پاکر عین نماز میں شہید کیا امید الطاف شاہانہ اور شاہی
انصاف سے یہ ہے کہ اعانت اور مدد فرمائیں اسیوقت گہہلہ کے
راجہ کے وکیل و سیانہ زنار دار دربار میں حاضر تھے عرض
کیا کہ وہ جماعت کثیرہ دعوی سلطنت دہلی کے ارادہ کر نیوالے تھے
چونکہ ہم بندگان نمک پروردہ اور رعایا اس درگاہ کے
ہیں ان کو اس راستے سے منع کرکے لڑائی کی تاکہ آگے
نہ بڑھیں آئندہ اختیار بدست مختار بادشاہ نے اپنی
سلطنت و تسلط پر نظر کرکے ان کے التماس کو صحیح اور درست
جان کر ان کو قید کا حکم کیا چند روز مقید رہے
ایک روز سرور کائنات آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی حضوری میسر ہوئی فرمایا کہ سید حامد و سید حسین و سید
شاہ محمد و سید شہاب الدین ترمذی ہوا نیہ میرے بیٹے مدد
طلب کرنیکے لئے تمہارے پاس آئے ہیں تو انکا مدد گار نہیں ہوا
بلکہ اسکے خلاف ظہور میں آیا کہ وہ قید میں ہیں جبکہ بادشاہ
خواب سے بیدار ہوا اپنے پلنگ سے سیدوں کے ادب کی وجہ
سے زمین پر بیٹھا شاید کہ صاحبزادوں کو بستر یا چارپائی قید میں
ملی یا نہیں اسوقت خادم خاص کو حالات پوچھنے کے لئے قید
خانہ میں بھیجا کیا دیکھتا ہے کہ سردی کی وجہ سے آتشخانہ میں
بیٹھے ہوئے ہیں ان چاروں میں ایک فرماتے ہیں کہ ہمارے دادا
نے مدد کی ہے دوسرے فرماتے ہیں کہ مدد کی مگر خبر نہیں لی خادم
دوڑتا ہوا بادشاہ کے سامنے پہونچا حالات سے اطلاع
دی بادشاہ حالات کے سننے سے قید خانہ کی طرف روانہ ہوا

صاحبزادہ ہا باستقبال بادشاہ برخاستند بادشاہ باعزاز
تمام حصول ملازمت نمود و بہ آداب تمام بہ نشست وگفت
کہ احوال ما بشنوند صاحبزادہ ہا فرمودند کہ اول در اظہار احوال ما
مستحق ایم خوب ایشان بیان نمایند فی الجملہ بادشاہ احوال خود
ظاہر ساخت وگفت کہ از چہار کس یکے از شما دختر مرا قبول
فرمایند بحضرت سید شہاب الدین نسبت مقرر شد ہمانجا
عقد بستند و فوج بہ کمک متعین ساخت و معذرت بسیار
نمود و عذرہا خواست و بدختر خود از جہیز وغیرہ انچہ لایق بود
بداد و رخصت ساخت تا کہ یک منزل کوچ کرد در وقتیکہ بادشاہ
را حضوری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شدہ بود کہ ہمانوقت
بخدمت حضرت شاہ سلیمان کفار شکن نیز حضوری شدہ بود
کہ اے فرزند من برخیز کفار را بزن صبح تیاری جنگ نمودہ
سیانہ را تاراج کردہ بقتل رسانیدند و سیوانہ نام نہادند
برائے جنگ راجہ گنتھلہ عازم گردیدند رفتہ او را مطیع اسلام
ساختند و نامہ فتح و نصرت بجانب عموں و برادران نوشتند
بمجرد وصول راقمہ راحت شمول فوج بادشاہ رخصت
کردہ ہمانوقت بادشاہ برائے ملاقات آمدہ بدختر خود
نصیحت کرد کہ بہ آداب تمام باشند نشود کہ بعتاب گرفتار
گردد حضرت ملکہ یگانہ عصمت وعفت بی بی نوابات جیو بیکسال
باداب تمام باسیدانی ہا بسر برد غرور سلطنت ہیچ بدماغ
نہ پیچید نامہ جانب بادشاہ نوشت کہ تا حال بہ آداب ماندہ
ام آیندہ شاید قایم ماند یا نہ جائے وطن برائے ما مرحمت فرمایند
تا از ترک ادب محفوظ باشم بادشاہ موضع گنتھلہ باسم سید
شہاب الدین رحمہم اللہ مرحمت فرمودہ و گوجران کہ ساکن
آنجا بودند آنہا را بدامن قلعہ دہلی کہ تغلق آباد مشہور است
وطن مرحمت شد

---

صاحبزادے بادشاہ کے استقبال کے لئے اٹھے بادشاہ
کامل عزت کیساتھ حاضر خدمت ہوا اور ادب سے بیٹھا اور
کہا کہ ہمارے حالات سنو صاحبزادوں نے فرمایا کہ اول آپ
حالات کے اظہار کے مستحق ہیں انکو بیان کرو حاصل کلام کا
بادشاہ نے اپنے حالات کو ظاہر کیا اور کہا کہ تم چاروں میں سے
ایک میری بیٹی کو قبول فرماؤ حضرت سید شہاب الدین
عقد کیلئے مقرر ہوئے اسیجگہ نکاح ہوا اور فوجکو مددگاری کے لئے
مقرر کیا اور بہت عذر کرکے معافی کا خواستگار ہوا اور اپنی بیٹی
کو جہیز وغیرہ جو کچھہ کہ مناسب تہا دیا اور رخصت کیا ایک منزل
تک پہونچے تھے جسوقت کہ بادشاہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی حضوری ہوئی تھی اسیوقت حضرت شاہ سلیمان کفار شکن کو
بھی حضوری ہوئی فرمایا کہ اے میرے بیٹے ہوشیار ہو جاؤ
کفار کو مارو صبح کو تیاری جنگ کی کرو چنانچہ سیانہ کو لوٹ کر
قتل کیا اور سیوانہ نام رکھا گنتھلہ کے راجہ کی ساتھ لڑنے کے لئے
عازم ہوئے اوسکو بھی جاکر مسلمان کیا اور فتح کا خط اپنی چچا
وبرادران کو لکھا بفور خط کے پہونچنے کے بادشاہ کی فوج کو
رخصت کیا اسیوقت بادشاہ ملاقات کے لئے آیا اپنی
لڑکی کو نصیحت کی کہ ادب سے رہنا ایسا نہ ہو کہ عتاب میں گرفتار
ہو حضرت ملکہ یگانہ عصمت وعفت بی بی نوابات جیو نے یکساں ادب
تمام سیدانیوں کی ساتھ بسر کیا سلطنت کا غرور کوئی دماغ میں نہیں تہا
بادشاہ کی حضور میں خط لکھا کہ ابتک میں ادب سے رہی ہوں آیندہ
شاید قایم رہے یا نہ ہمارے قیام کیلئے کوئی جگہ مرحمت فرمائی
جاوے تاکہ میں بے ادبی سے محفوظ رہوں چنانچہ موضع گنتھلہ بادشاہ نے
سید شہاب الدین رحمہم اللہ کے نام سے مرحمت فرمایا اور گوجران
کہ اسجگہ قیام رکھتے تھے انکو دہلی کے قلعہ میں کہ تغلق آباد سے
مشہور ہے قیام کے لئے جگہ مرحمت ہوئی۔

**فصل دوم** دربیان نسب نامہ والد حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ العزیز اسم شریف والد آنحضرت مولانا سید محمد یوسف ترمذی سیوانیہ بن سید قطب بن سید عبد الواحد بن سید احمد بن سید امیر سعید بن سید نظام الدین بن سید عزیز الدین بن سید شاہ تاج الدین بن زفر الدین نوبہار بن سید عثمان بن سید شاہ سلیمان کفار شکن بن حضرت شاہ زید سالار لشکر قدس سرہٗ بن امیر سید احمد زاہد بن سید امیر حمزہ بن سید ابابکر علی بن امیر سید عمر علی بن سید محمد سعید احمد یحیٰی امثال رسول بن سید علی شاہ رہبر کا کی بن سید حسین ثانی ملقب جمیص بن سید محمد مدنی بن حسن شاہ ناصر ترمذی بن سید موسیٰ جمیص بن سید علی حسن جمیص بن سید علی اصغر زین العابدین بن امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حضرت شاہ مرداں مرتضیٰ علی زوج فاطمۃ الزہرا بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

**فصل سوم** در بیان نسب نامہ جد مادری بدیں تفصیل است کہ اسم والدہ شریفہ بی بی ملکوہ ہمشیرہ سید علی اکبر بن سید صادق بن سید احمد بن سید محسن بن سید علی اکبر بن سید حسین سید خان کلتھی راجہ کال دتار فاقہ بدار غریب پرور بن سید شاہ نظام الدین ساکن ساڈھورہ بن حضرت شاہ عزیز الدین ساکن سیوانیہ بن شاہ تاج الدین بن شاہ عزیز الدین نوبہار بن حضرت شاہ عثمان بن حضرت شاہ سلیمان بن حضرت شاہ زید شہید

**فصل چہارم** دربیان تولد آنحضرت و اسم شریف و لقب مبارک و وجہ تسمیہ و لوونہ نام۔

ولادت باسعادت آں آفتاب سپہر ولایت بدر فلک ہدایت بتاریخ نہم شہر رجب المرجب روز دوشنبہ پیش از طلوع آفتاب مطابق سنہ یکہزار و چہل و شش ہجری بظہور آمد و عمر آنحضرت ہشتاد و چہار سال کسے زیادہ بحساب می آید و ماہ وسال و روز وفات وا و آخر باب ہفتم مشرحاً بیان کردہ آید انشاء اللہ تعالیٰ اسم مبارک آں قافلہ سالار طریقت بود احمد

**دوسری فصل** حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ العزیز کے والد بزرگوار کے نسب نامہ کے بیان میں۔ آنحضرت کے والد کا اسم شریف مولانا محمد یوسف ترمذی سیوانیہ بن سید قطب بن سید عبد الواحد بن سید احمد بن سید امیر سعید بن سید نظام الدین بن سید عزیز الدین بن سید شاہ تاج الدین بن زفر الدین نوبہار بن سید عثمان بن سید شاہ سلیمان کفار شکن بن حضرت شاہ زید سالار لشکر قدس سرہٗ بن امیر سید احمد زاہد بن سید امیر حمزہ بن سید ابابکر علی بن امیر سید عمر علی بن سید محمد سعید احمد یحیٰی امثال رسول بن سید علی شاہ رہبر کا کی بن سید حسین ثانی ملقب جمیص بن سید محمد مدنی بن حسن شاہ ناصر ترمذی بن سید موسیٰ جمیص بن سید علی حسن جمیص بن سید علی اصغر زین العابدین بن امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حضرت شاہ مرداں مرتضیٰ علی زوج فاطمۃ الزہرا بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

**فصل سوم** دربیان نسب نامہ جد مادری این تفصیل است۔ کہ اسم والدہ شریفہ بی بی ملکوہ ہمشیرہ سید علی اکبر بن سید صادق بن سید احمد بن سید محسن بن سید علی اکبر بن سید حسین سید خان کلتھی راجہ کال دتار فاقہ بدار غریب پرور بن سید شاہ نظام الدین ساکن ساڈھورہ بن حضرت شاہ عزیز الدین ساکن سیوانیہ بن شاہ تاج الدین بن شاہ عزیز الدین نوبہار بن حضرت شاہ عثمان بن حضرت شاہ سلیمان بن حضرت شاہ زید شہید

**فصل چہارم** آنحضرت کی پیدائش کے بیان میں اور اسم شریف اور لقب مبارک و وجہ تسمیہ و شالونہ نام

اس ولایت کے آسمان کے آفتاب ہدایت کے آسمان کے بدر کی پیدائش نویں تاریخ ماہ رجب پیر کے روز آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے مطابق ۱۰۴۶ھ ایک ہزار چھیالیس ظہور میں آئی اور آنحضرت کی عمر شریف چوراسی ۸۴ سال سے کچھ زیادہ حساب میں آتی ہے وفات کا دن ماہ و سال ساتویں باب کے آخر میں انشاء اللہ تفصیلاً بیان کیا جاوے گا طریقت کے قافلہ کے سردار کا نام مبارک حدیث

شریف السعید من سعد فی بطن امہ سید محمد سعید است قدس سرہٗ
لقب مبارک آنحضرت شاہ بھیکہ است پوشیدہ نیست کہ لقب اسمی است
شامل بصفات موسوم چون مومن وزاہد کہ لقب اہل ایمان و صاحب
تقوی است وصفت حالتیست کہ در خداوند حال موجود باشد مانند
ایمان و زہد در مومن و زاہد پس لقب ہر شے مشتمل بر حالات
آن شے باشد چون غرض ازین فقیر از تحریر این رسالہ تفسیر
حالات پیر دستگیر است لہذا معنی لقب را املا می نماید و پیش
ازانکہ شروع بہ تفصیل رود نمونہ واحد یا اندکے از بسیاری
یا یکے از ہزاری بموجب این بیت

بیت من از دیدۂ خویش گویم سخن * چون داستان نامہائے کہن

بطفیل گذارش معانی لقب جواہر خصائل و درجات سلوک
و حالات را بسلک تحریر می در آرد تا طالبان را شوق بہبود
و دیدہ وران را بصارت روز افزون گردد بدانکہ درین لقب
مبارک عجائب بیشمار است کہ طاقت ادراک این بیچارہ نافہمید
ہر یکے ازان عاجز لیکن بوقوفے کہ ازان جناب عطا شدہ
و اشارتے صریح رفتہ انموذجی نگاشتہ اوقات را آبادی سازد
اول عجیب تر وضع این لقب است کہ واضع معلوم نیست دفع
شک عوام را دلیل آنکہ اگر واضع بودے لقب را بزبان عرب
یا فارس یا ہند نامزد کردے کہ در فراخنائے ہند اکثر این ہر سہ زبان
رواج دارد و ہم اسمے بودے از اسمہائے بزرگان سلف یا حال
چون این ہر دو صورت نیست بلکہ نامی ست بزبان سنسکرت کہ
باعتقاد برہمنان ملائک بدان زبان گویا اند پس ناانصاف
درست شناسد لقب آسمانی ست حکمت درین آنست کہ
بزبان عام و خاص سہل گذرد و فرقہ ہنود نیز متنفر نبودہ و
پیشوائے خود دانستہ فیضہا معنوی بردارند تا ہیچ کس محروم نماند
عجیب دویم آنست کہ نامہا در ہر گروہ متمیز است از گروہ دیگر
این علمی ست کہ در ہر فرقہ مروج نادرہ سوم دریافت معنی است
در خور حوصلۂ ادراک خود چنانچہ عوام بزبان ہندی ہیچ پنداشتہ
اسم مناسب مسمی قرار دہند و خواص موافق فہم و گفتار

شریف کے مضمون کے موافق نیک وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں نیک ہو
سید محمد سعید قدس سرہٗ ہے آنحضرت کا لقب مبارک شاہ بھیکہ ہے
پوشیدہ نہیں ہے کہ لقب وہ اسم ہے جو بوجہ کسی صفت کے مشہور ہو
جیسے کلیم حضرت موسیٰ کا لقب یا مومن و زاہد ایماندار و پرہیزگاروں کا
لقب ہے اور صفت وہ حالت ہے کہ اپنے موصوف میں موجود
ہو جیسے ایمان و پرہیزگاری کہ مومن و زاہد میں موجود ہے پس ہر چیز
کا لقب اُس چیز کے حالات پر شامل ہوتا ہے چونکہ اس فقیر کی غرض
اس رسالہ کے لکھنے سے پیر دستگیر کے حالات کا بیان کرنا ہے لہذا لقب
کے معنی کو لکھتا ہے اور قبل اس سے کہ شروع تفصیل سے ہو ایک نمونہ
یا بہت سے تھوڑا یا ہزار میں سے ایک اس بیت کے موافق

بیت من از دیدۂ خویش گویم سخن * چون داستان نامہائے کہن

معنی کے بیان کے طور پر اصل خصائل کے لقب اور حالات کو
تحریر کرتا ہے تاکہ طالبان کا شوق اور اہل بصیرت کی بصیرت
زیادہ ہو تو جان کہ لقب مبارک کے عجائبات بے حساب ہیں
کہ اس نادان کے ادراک کی طاقت اور ہر ایک عقل اُس کے بیان سے
عاجز ہے جو کچھ کہ درگاہ عالی سے مرحمت ہوا اور صریح اشارہ ہوا
کچھہ لکھکر اپنی اوقات کو آباد کرتا ہے اول عجیب وضع اس لقب کی
یہ ہے کہ اس کا واضع معلوم نہیں عام کے شک رفع کرنیکے لئے دلیل
یہ ہے کہ اگر اس کا واضع ہوتا تو لقب کو عربی یا ہندی یا فارسی یا ہن
نامزد کرتا کہ اکثر ہند کے اطراف میں یہ تینوں زبانیں مروج ہیں بزرگان
قدیم و یا موجودہ سے کسی کا نام ہوتا حالانکہ یہ دونوں صورتیں نہیں ہیں
بلکہ یہ سنسکرت زبان میں ایک نام ہے کہ حسب اعتقاد برہمنان زبان
مذکور ملائک کی زبان ہے پس عاقل منصف اسکو لقب آسمانی جانے اور حکمت
اس میں یہ ہے کہ خاص و عام کی زبان پر آسانی سے گذرے ہنود کا گروہ
بھی نفرت نکرے اور اپنا پیشوا جانکر باطنی فیض اٹھاویں تاکہ کوئی آدمی
محروم نرہے عجیب دوم یہ ہے کہ ہر گروہ کے نام دوسرے گروہ سے تمیز ہے
اور اسم مذکور ہر گروہ میں مروج ہے نادرہ سوم معنی کا دریافت کرنا
اپنے ادراک کے حوصلے کے لائق ہوتا ہے چنانچہ عام لوگ ہندی زبان میں اسکو
رائج جانکر اسم کو مسمی کے مناسب قرار دیتے ہیں اور خاصیات عقل کے موافق

سنسکرت دانسته بمطالعه معنیش لذتها و فیضها می اندوزند
طرفه چهارم آنکه مرکب از دو حرف است که دانایان هند اسم
دو حرف بس مبارک دانسته اند نهایت تا چار حرف و این در
مرتبه اول واقع شده پنجم آنکه عرب را کلامی نیست خالی از
حروف فارسی و هندی زبانش بحروف هر دو ولایت آشنائی ندارد
و اسم مبارک بکسر با و یا ساکن و کاف مفتوح عربی بخوانند و همچنان
پارسی نژاد بفتح با و کاف فارسی برگویند و همچنین با وصف تباین اسم
معنی موافق حاصل آید چنانچه بر ترکیب گزارده آید چون شگرفها
این از احاطه فهم و فراست و حوزه عقل و کیاست بموجب این

قطعه
چسان غرائب این اسم را کنم انشا ❊ چگونه اشعه خورشید را
کنم احصا ❊ شماره ذره نبود در ریگ روان ❊ کواکب است فلک را
برون ز فکر و ذکا۔ بیرون می‌شمارند لهذا در اینجا غرض من انشاء این
طرفگیهاست آنرا می‌نویسم که همچنانکه اسم مبارک شامل است
بهر گروه بهمان قسم بهر طائفه از هند و عرب و فارس وغیره از دور
و نزدیک بحضور پرنور مشرف شده و پیشوا خود دانسته مقاصد
صوری و معنوی را گزارش مینمودند آن دریای فضل و کرم هر کدام
از هندو و مسلمان وغیره بچشم فیض توام نگریسته زبان فصاحت
بیان کرامت ترجمان پرسیده و بعضی را نادیده و پرسیده
همه آغوش مرادات ظاهر و باطن درخور این حوصله مینمود و فیض عامش
بموجب این قطعه نه از کشت دانه نه از شور زار ❊ چو باران کرا او
راست و راکار ❊ بتابانش در آن چو مهر سپهر ❊ مساوی بود لولو را و
شهر او تشنگی از هر گروه و غربت میرود بهر کس بر تبه لطف دیگری
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

زبان سنسکرت میں جانکر اسکے معنی کے مطالعہ سے لذتیں اور فیض
اٹھاتے ہیں طرفہ چہارم یہ کہ مرکب دو حرف سے ہے کہ عاقلان ہند نے
دو حرفی نام کو چار حرف تک نہایت مبارک جانا ہے چنانچہ اول
مرتبہ میں واقع ہے پنجم یہ کہ کلام عرب حروف ہندی فارسی سے خالی ہے اور یہ حروف
ہندی اور فارسی دونوں ولایت کے حروف سے آشنائی نہیں رکھتا
ہے چنانچہ اسم مبارک کو بکسر با و یا ساکن و کاف مفتوح عربی کی ساتھ پڑھتا ہے اور ایسے ہی
فارسی والا فتح با و کاف فارسی کیساتھ کہتا ہے باوجود اختلاف کے بانوں کے
معنی موافق حاصل ہوتے ہیں چنانچہ ترکیب میں ادا کیا جاتا ہے چونکہ انکے
عجائب فہم اور دانائی کے احاطہ سے باہر ہیں قطعہ کے موافق ؎
چسان غرائب این اسم را کنم انشا ❊ چگونہ اشعہ خورشید را کنم احصا
شمارہ ذرہ نبود در ریگ روان ❊ کواکب است فلک را برون ز فکر و ذکا
باہر نہیں جانتا ہوں لہذا جو کچھ کہ میری غرض ان عجائبات کے لکھنے سے
ہے اسکو لکھتا ہوں جیسا کہ اسم مبارک ہر گروہ پر شامل ہے ویسے ہی
ہر گروہ ہندو و عرب و فارس وغیرہ دور و نزدیک کا حضور پرنور کی خدمت
سے مشرف ہو کر اپنا پیشوا جانکر ظاہری اور باطنی مقاصد کو گذارش کرتے تھے
وہ فضل اور کرم کے دریا تھے کسی ہندو و مسلمان وغیرہ کو فیض کی آنکھ سے
دیکھا اور زبان فصاحت بیان کرامت ترجمان سے پوچھا اور بعض کو
بدون دیکھے و پوچھے ظاہر و باطن کی مرادات سے ہر ایک کے حوصلہ کے موافق
مستفیض کرتے تھے اور انکا عام فیض اس قطعہ کے موافق ؎
نہ از کشت دانہ نہ از شور زار ❊ چو باران کرا او راست و راکار ❊
بتابانش در آن چو مہر سپہر ❊ مساوی بود لولو را و شہر را ❊ ہر گروہ [illegible]
جانتا تھا ہر ایک آدمی سے جدید طریقہ سے لطف فرماتے تھے چنانچہ ایک
کہتا تھا کہ جو توجہ مہر میری طرف رکھتے ہیں وہ دوسرے کی طرف نہیں
دوسرا جانتا تھا کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شنوندگان این آتهی داستان را از شوق از یک ده میگردانند
هرانکه بھیکه بکسر با و ہا خفی و یا ساکن و کاف مفتوح و ہائے خفی
اتھی ست بزبان سنسکرت که معنی آن خائف باشد یعنی مدام
در خوف الٰہی بود ہویدا ست که از ترس آتھی تری چشم و تاسف و
توبه و بیقراری و تبدیل رنگ و نا آمدن میل طعام و شراب و
تنفر طبیعت از لباس و آرایش و آمیزش خلق و گفتار و نا آمدن
خواب پیدا آید یقینا تراوش چشم گریه ندامت ست از کرده خویش
و تاسف باعث بر توبه از ناہمواری گذشته و اختیار ہمواری
آئنده و بیقراری و تبدیل رنگ از انتظار منتظر خود را فراموش
میکند آرایش لباس و آمیزش خلق چه رسد و چون دل بجائے
بسته شد زبان نمی جنبد و خواب چگونه بچشم منتظر راه یابد
العظمت لله در ہمه وقت چشم تر بودن و در جہاد کوشیدن
و بحضور دل متوجه بودن و استغفار گفتن و تقلیل طعام و شراب
کردن و میل و آمیزش خلق و آرایش را بخود راه ندادن و سوائے
التہاب بر زبان نراندن و شب زنده داشتن عادت آن
پیر دستگیر بود این است درجه اوسط از سلوک در طی گفتار ترتیب
درجات سلوک لابد نیست چون معنی لقب را بفتح کاف
نوشتیم الحال بضم کاف می نویسم و جویندگان این راه را
تیز رو وادی طلب می سازم بھیکه زبان زد عالم ست خاص
آنرا بھکش گویند بکسر با و ہا خفی و سکون کاف تازی و ضم
شین معجمه معنی آن زاہد طالب که بشورش طلب سلسله
تعلق را گسیخته بقافله سالاران این راه پیوندد و دریوزه
گری ادا این سالک شود و این تفاوت حالات چند قسم
باشد اما من به اعتبار ابتدا و انتہا دو گونه شرح میدہم
اول آنکه ارشد رہنما آداب طہارت و بول و غائط [illegible]
وصلاة [illegible] آسمانی یاد کند [illegible] ذکر و فکر
تعلیم [illegible] تقلیل غذا خواب و گفتار و گردش نماید و اکثر
لذات [illegible] عادت کند و [illegible]
و زیاده [illegible]

اس داستان آتھی کے سننے والوں کا شوق ایک سے دس گنا کرتا ہے جاننا
چاہئے کہ لفظ بھیکہ بکسر با و ہا خفی و یا ساکن و کاف بفتح و ہائے خفی
زبان سنسکرت کا اسم ہے جسکے معنی ڈرنیوالا ہوتے ہیں یعنی خدا کے خوف
میں ہمیشہ رہے ظاہر ہے کہ اللہ کے ڈر سے تری چشم اور افسوس و توبہ
و بیقراری و رنگ کا بدلنا اور نہ کھانے پینے کی آرزو اور طبیعت کا لباس
اور آراستگی سے نفرت کرنا مخلوق کے ملنے اور گفتگو سے خواب کا نہ آنا
ظاہر ہو یقینا آنکھ کی تراوش اپنے عمل کی ندامت سے ہوتی ہے اور افسوس
توبہ کا سبب اپنی گذشتہ ناکارگی پر اور آئندہ کو درست کام کا اختیار کرنا
اور بیقراری اور تبدیل رنگ انتظار سے منتظر خود کو فراموش کرتا ہے
اپنے لباس کی آراستگی اور مخلوق سے ملنے تک کی نوبت کہاں پہنچے اور
اور دل جبکہ کسی جگہ مقید ہوا زبان حرکت نہیں کرتی ہے اور
خواب کس طرح منتظر کی آنکھ میں آویگی العظمت لله تمام وقت
میں چشم تر رہنا اور جہاد میں کوشش کرنا اور دل سے متوجہ ہونا اور
استغفار کرنا اور کھانے پینے کی کمی کرنا اور مخلوق سے ملاقات کی رغبت
اور اپنی درستگی کی فکر نہ کرنا بلا فائدہ کلمات زبان سے نکالنا اور راتکو
بیدار رہنا پیر دستگیر کی عادت تھی یہ اوسط درجہ سلوک کا ہے
گفتگو میں ترتیب درجات سلوک نہیں جبکہ پہلے لقب کے معنی
بفتح کاف لکھے اب بضم کاف لکھتا ہوں اور اس راستہ کے تلاش
کرنیوالے کو تیز رو کرتا ہوں بھیکہ زبان زد عالم کا ہے خاص اسکو
بھکش کہتا ہے با بکسر ہا خفی و کاف ساکن عربی و شین بضم سمجھو
اسکے معنی زاہد طالب کے ہیں طلب کی شورش سے تعلق کو توڑ کر
اس راستہ کے قافلہ سالاروں میں ملے اور گداگری اس راستہ کا نوشتہ ہو
اختلاف حالات کی وجہ سے چند قسم کا ہوتا ہے لیکن میں ابتدا و انتہا
کے اعتبار سے دو قسم کو بیان کرتا ہوں اول یہ ہے کہ مرشد رہنما سے
طہارت بول و براز و غائط روزہ نماز کے سیکھے اور آسمانی کتاب یاد
کرے اور طریقہ جس ذکر و فکر کا تعلیم پاوے اور وہ کم غذا اور خواب اور
کم سخنی اور پھرنا کی اور جسمانی لذات کے ترک کی عادت کرے اور تیزی
کھاوے اور بعض [illegible] کو کبھی کھاتا ہے اور دو چادر سے زیادہ
نہ رکھتا اور [illegible] کے پاس نہ جاوے اور آدمیوں سے

بمردم نکنند گوشه گزینند تا روئے بصحرا نهند و ذخیره قوت نسازند و در خواس ظاهر و باطن را جمع کنند و هجیکه ارشاد یافته بذکر و فکر مشغول باشد و تصفیه و تزکیه دل کوشد و واردات را عرض نماید و در خواب جهد کنند تا جادهٔ مستقیم این ملک را بچشم یقین بینا گردد بارک الله مرشد برحق از ابتداء شعور سررشتهٔ تعلق گسیختهٔ بخداشناسان پیوند گرفتند و آنچه می بایست دانستند و بکار گرد آوردند در ابتدائے غذا از برگ درختان ساختندے روئے بصحرا نهادندے از آبادی و آمیزش مردم تنفر کردندے شبانروز بذکر بودندے چنانچه آواز ذکر مردمان را برقت آوردے و لباس ستر پوش پوشیدندے چیزے بخود نداشتندے آخر کار رچله هائے متواتر کشیده گوهر مقصود بدست آوردند این ست ابتدائے سلوک دوم گاهے از جوش عرفان مانند دریا قطره یکرنگ و محو مطلق باشد و وقتے بدریافت وحدت چون آفتاب واشعه او در بحر تمنا غوطه زدن ولیکن خود را نیابد زد زمانے از افراد صفا آئینه شیشه وار نسبت پیدا کند حتے که از زنگ رو ائے آئینه آسا محل پرتو گردد روزگارے از درستی عقل شناسا آمده تسکین پذیرد و زمانے براستی فکر دریافت اندوخته خشنود گردد گاهے بتصور اسم ذات مهارت نموده تخم زدائشودلیبا درخور حالات باقسام بیشمار منقسم میشود درین تذکره شرح آنرا گنجائے نه و بیخبر بودن دست و پا زدن و حرکات کردن و نعرها کشیدن و سر زدن و دم سرد یا گرم برآوردن و گریه نمودن و بسمل وار طپیدن و بے اختیار برقص درآمدن باستماع آوازها موزون و دیدن اشکال معتدله و سبزه و آب روان و گلزار وغیره و ظهور رویات صادقه رحمانی و اطلاع از آئنده و قبول دعا مقدمه درستی عقل و صفائی دل ست و در انتها نیز می باشد با وصف این حالات سررشته سلوک را از دست ندید و نفس سرکش راعنان کشیده دارد الحمد لله و المنة که پیر دستگیر با وجود معرفت تام و محویت تمام هر روز مراتب ذکر و فکر را پایه فی فزودند هر لحظه نفس را مسخر و مطیع میداشتند و ارادت گزینان را در خور حالات هر گاه رهنمائی فرمود و شناسا می ساختند این آ

ندملے اور گوشہ نشینی اختیار کرے یہانتک کہ توجہ جنگل کی طرف رکھے کہانی وغیرہ کا ذخیرہ نکرے اور حواس ظاہر و باطن کو جمع کرے اور جس طرح سے حکم ہوا ہو ذکر و فکر میں مشغول رہے اور دلکی صفائی میں کوشش کرے اور واقعات کو عرض کرے اور خواب کی کوشش کرے تاکہ اس ملک کے سیدہی رستہ کی یقین کی آنکھ سے بینا ہو بارک اللہ مرشد برحق نے ابتدا شعور سے تعلق سلسلہ کو توڑ کر خداشناسان کی ساتھ تعلق پیدا کیا اور جو کہ لائق تہا جانا اور عملدرآمد کیا ابتدا میں درختوں کے پتوں سے غذا کرتے تھے اور جنگل میں قیام کرتے تھے اور آبادی اور ملاقات مخلوق سے نفرت تہی رات دن ذکر میں رہتے تھے چنانچہ آدمیوں کو ذکر کی آواز رقت میں لاتی تھی اور لباس بقدر ستر پوشی کے پہنتے تھے کوئی چیز اپنے پاس نہیں رکھتے تھے انجام کار چلے پے در پے کرکے مقصود کو حاصل کیا سلوک کی ابتدا یہ ہی کہ کبھی عرفان کے جوش سے دریا کے قطرہ کی مانند ایکدم مطلق محو ہوا اور کبھی وحدت کے حاصل ہونے سے آفتاب اور اسکے چمکارو کی مانند تمنا کے دریا میں غوطہ زن و لیکن اپنے آپکو جانے اور ایک زمانہ آئینہ شیشہ جیسے پاک و صاف افراد سے نسبت پیدا کرے یہانتک کہ جیسے آئینہ کی مانند عکس کا محل ہو کبھی درستی عقل سے شناسا ہو کر تسکین قبول کرے اور ایک زمانہ ادراک کے فکر کی درستی جمع کرکے خوش ہو کبھی اسم ذات کے تصور سے مہارت کرکے غم کو صاف کرے یہ حالات کیموافق بے تعداد قسموں پر تقسیم ہوتا ہے اس تذکرہ میں اسکے ذکر کی گنجائش نہیں اور بیخبر رہنا اور ہاتھ پاؤں مارنا اور حرکتیں کرنا اور آوازیں کھینچنا اور سر مارنا اور سرد یا گرم سانس نکالنا اور رونا اور بسمل کی مانند تڑپنا اور بے اختیار رقص میں آنا موزوں آواز کا سننا اور شکلیں اور سبزہ اور پانی رواں اور باغات وغیرہ کا دیکھنا اور خوابات صادقہ رحمانی کا ظہور اور واقعات آئندہ کی اطلاع اور دعا کا قبول کرنا دل کی درستگی اور صفائی کا مقدمہ ہے اور انتہا میں یہی ہوتا ہے باوجود ان حالات کے سلوک کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ دے اور نفس سرکش کی باگ قبضہ میں رکھے الحمد للہ والمنہ کہ ہمارے پیر کامل معرفت کے اور تمام محویت کے باوجود ہر روز مراتب ذکر و فکر کے بڑھتے تھے

جماعتہ صبیان را دیدا ز آبا و اجداد ہر یک استفسار نمودہ از حسب و نسب حضرت پیر دستگیر بہ تقید تحقیقات مینمودند گویندگان بعرض رسانیدند کہ از سادات سیوانیہ خلف الصدق محمد یوسف ترمذی اند و ما ہم بجان و دل زیادہ از اولاد و اطفال خود ہا در پرورش و خدمت حاضر ایم و عزیز تر میداریم حضرت شیخ قدس سرہٗ پیش خود نشاندہ دست التفات بر سر و پشت گردانیدن و پرسیدند کہ معلم ایشاں کیست حضار مجلس عرض کردند اخوند فرید است بحضور خود طلبیدہ پنج روپیہ از کیسہ بر آوردہ بہ اخوند مرحمت کردہ فرمودند کہ ایں طفل قطب زمان و غوث دوراں خواہد شد کہ متاخرین را با ایں خیال ہمسری محال و دغدغہ برابری را چہ مجال و سایہ عالیش ربع مسکون را محیط خواہد بود و از ہمہ اولیا عالمین عصر خویش ممتاز خواہد گشت باید کہ در سعی تحصیل علوم ظاہری کوتاہی نکنند و کوشش کماینبغی نمایند چوں مشیت ازلی بتربیت آں مظہر لم یزلی قرار گرفتہ بود در اندک زمان از علوم ظاہری بہرہ وافی برداشتند حتیٰ کہ از ختم کلام اللہ انفراغ حاصل فرمودہ کتاب گلستاں شروع کردہ بودند دراں مکتب اکثر طالبان علم کتب ہا از علوم صرف و نحو و منطق و معانی و تفسیر و نظم و نثر میخواندند و آنحضرت باستعداد باطنی در سبق ہر یک دخل میکردند و فراموش شدہ را یاد میدہانیدند و انچہ عوام الناس میگویند کہ حضرت پیر دستگیر را اخوند فرید دست گرفتہ از مکتب خانہ بدر کردہ محض افترا است از کسے مقربان بارگاہ ایں چنیں شنیدہ نشدہ و راوی دیگر چنیں نقل میکرد روزیکہ والد بزرگوار متوجہ سفر آخرت گردیدہ حضرت پیر دستگیر در جماعت کودکان می باختند غلغلہ افتاد کہ پدر مہیکہا رحلت نمود چوں ایں آواز بگوش مبارک رسید ہماں وقت رداے مبارک را از میان چاک زدہ بطور کفنی در گلو خود انداختند راہ صحرا گرفتند میاں محمد برادر کلاں کہ از با در دیگر بود خبر یافتہ تعاقب دویدہ از صحرا بخانہ آورد در عین ماتم بیقرار بودہ ایستادند چوں از چشم مردم نادیدہ فرصت می یافتند راہ صحرا میگرفتند ہر چند با زمی آوردند

لڑکوں کی جماعت کو دیکھا ہر ایک کے باپ دادا کو پوچھا اور حضرت پیر دستگیر کے حسب و نسب کی خوب جستجو کرتے تھے کہنے والے عرض کرتے تھے کہ سادات سیوانہ سے حضرت محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ ترمذی کے لڑکے ہیں اور ہم جان و دل سے اپنے لڑکوں اور بچوں کی پرورش سے زیادہ خدمت کے لئے حاضر ہیں اور عزیز رکھتے ہیں حضرت شیخ قدس سرہٗ نے اپنے پاس بلایا اور توجہ کا ہاتھ سر اور پیٹھ پر پھیرا اور پوچھا کہ ان کا معلم کون ہے حاضرین مجلس نے عرض کیا اخوند فرید ہے اپنے سامنے اخوند فرید کو بلا کر پانچ روپیہ تھیلی سے نکال کر مرحمت کر کے فرمایا کہ یہ لڑکا قطب اور غوث زمانہ ہوگا کہ متاخرین کو اسکی ساتھ برابری کا خیال محال اور مساوات کے خدشہ کی کیا قدرت اور اسکا بلند سایہ تمام دنیا کو محیط ہوگا اور اپنے زمانہ کے تمام اولیاء کمل میں باعث ممتاز ہوگا چاہیے کہ علوم ظاہری کی تحصیل میں کوتاہی نکریں اور پوری کوشش کریں چونکہ مشیت ازلی نے اس مظہر خدا کی پرورش کا ذمہ خود لیا تھا تھوڑے ہی زمانہ میں علوم ظاہری سے ایک حصہ کامل حاصل کر لیا جس وقت کلام اللہ کے ختم سے فارغ ہوئے کتاب گلستاں شروع کی اس مکتب میں اکثر طالب علم علم صرف و نحو و منطق و معانی فقہ و تفسیر و نظم و نثر وغیرہ کی کتابیں پڑھتے تھے آنحضرت باطنی استعداد سے ہر ایک کے سبق میں دخل دیتے تھے اور بھولے ہوئے کو یاد دلاتے تھے عام آدمی جو کہتے ہیں کہ حضرت پیر دستگیر کو فرید نے پکڑ کر مدرسہ سے نکال دیا محض جھوٹ ہے کسی مقرب درگاہ سے ایسا نہیں سنا گیا اور دوسرا راوی ایسا کہتا ہے نقل ہے کہ جس روز والد بزرگوار متوجہ آخرت کے سفر کے ہوئے حضرت پیر دستگیر لڑکوں کی جماعت میں کھیلتے تھے شور ہوا کہ مہیکہا کے باپ نے کوچ کیا جبکہ یہ آواز کان مبارک میں پہونچی اسیوقت چادر مبارک کو درمیان سے چاک کر کے بطور کفنی کے اپنے گلے میں ڈالکر جنگل کا راستہ لیا جان محمد کہ بڑے بھائی دوسری ماں سے تھے خبر پا کر پیچھے دوڑے جنگل سے گھر میں لائے اور عین ماتم میں بیقرار تھے جس وقت آدمیوں کی آنکھ سے کچھ فرصت پاتے تھے جنگل کا راستہ لیتے تھے

قرار نمی گرفتند آخر والدہ شریفہ از ایشان پرسیدند کہ خواہش

کہ خواہش خاطر شما در کدام چیز ست عرض کردند کہ حالا طبیعت

من از دنیا در گذشت میخواہم کہ تجرد پیش گیرم و درویشی

اختیار نمایم والدہ صاحبہ فرمودند کہ من اجازت دادم

بشرطیکہ مثل جد بزرگوار خود حضرت شاہ زید و حضرت

غوث اعظم و حضرت خواجہ معین الدین قدس اللہ سرہم

ریاضات و مجاہدات پیش گرفتہ رتبہ اعلی حاصل نمایند

بہتر دگر یک کتک و یک قدح بھنگ و یک پرچہ لنگ

اختیار نمودے باز ہوس ملاقات نکنی کہ بار نخواہی یافت

ہماں طاعت انگشت اجابت بردیدہ و دل نہادہ وداع

شدہ در قصبہ کہرام تشریف فرمودہ در مکتب قانونگویان

برائے طلب علم سکونت اختیار کردند قانونگویان بجان

و دل خدمت بجا می آوردند تا الی آخرہ کہ مذکور یافت الحمد للہ

علی ذلک نقلست روزے منجمے در مکتب خانہ قانونگویان

وارد گردید از حسب و نسب ہر یک اطفال استفسار نمود و بموجب

احکام علوم نجوم بر طالع نامہ آنہا نگاہ کردہ بیان سعد و نحس

ستارگان میکرد چوں نوبت باسم مبارک حضرت پیر دستگیر آمد

بر ناصیہ مبارک نظر کرد کہ آثار بزرگی از جبہہ شان لامع و

ساطع ست اصطرلاب دیدہ اظہار کرد کہ مرا از گردش افلاک

و خواص انجم ثوابت و سیار چناں معلوم میشود ایں طفل را کہ

در عمر خورد سالگی نور نامتناہی از پیشانی مبارک پیداست

بادشاہ روئے زمین چناں با جاہ و جلال شود کہ ثانی خود ندا شتہ

باشد و یا بادشاہ عرفان گردد کہ دبدبہ کوس ولایتش گوش

فلک را کر سازد و طنطنہ جاہش از قاف تا قاف جہاں را

فرو گیرد و گوش معاندان و بیگانگان کر گردد و آئین شرع محمدی روز

بروز رونق و تزئین پذیرد چنانچہ در اندک زمان علو نشر است

بحد کمال رسید و در عہد خویش مرجع خاص و عام گردید

[illegible] پیر دستگیر [illegible]

[illegible]

ہر چند لاتے تھے قرار نہیں پکڑتے تھے آخر کار والدہ شریفہ نے

اُن سے پوچھا کہ تمہارے دل کی خواہش کیا ہے عرض کیا

کہ اب ہماری طبیعت دنیا سے متنفر ہو گئی میں چاہتا ہوں

کہ تنہائی اور فقیری اختیار کروں والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ

میں نے اجازت دی لیکن شرط یہ ہے کہ اپنے دادا بزرگوار حضرت شاہ زید

و حضرت غوث الاعظم و حضرت خواجہ معین الدین قدس سرہم کی مانند

ریاضات اور مجاہدات اختیار کر کے اعلیٰ مرتبہ حاصل کرو بہتر

ہے اگر تو نے ایک گیہوں اور ایک قدح بھنگ اور ایک ٹکڑا

لنگی کا اختیار کیا پھر خواہش ملاقات کی نہ کرنا کہ دخل نہیں ہوگا اسیو قت

قبول کر کے رخصت ہو کر قصبہ کہرام میں تشریف فرما ہوئے قانونگویان

کے مدرسہ میں علم کی طلب کے لئے سکونت اختیار کی اور قانونگو

جان و دل سے خدمت کرتے تھے آخر تک جو مذکور ہوا الحمد للہ علی

ذلک نقل ہے کہ ایک روز ایک نجومی قانونگویان کے مدرسہ میں آیا

ہر ایک لڑکے کو حسب و نسب کو دریافت کیا علم نجوم سے اونکے

اُن کے طالع کی سعادت اور نحوست بیان کرتے تھے جبکہ حضرت

پیر دستگیر کے اسم مبارک کی باری آئی پیشانی مبارک پر نظر کر کے کہا

کہ بزرگی کے آثار اونکی پیشانی سے روشن ہیں اصطرلاب دیکھکر ظاہر

کیا کہ مجھکو آسمانکی گردش اور ثوابت و سیار کی خاصیتوں سے ایسا معلوم

ہوتا ہے کہ اس لڑکے کی پیشانی سے کم عمری میں ہی نور نامتناہی ظاہر

ہے. روئے زمین کا ایسا با جاہ و جلال بادشاہ ہوگا کہ اپنا مثل

نہ رکھتا ہوگا اور یا عرفان کا بادشاہ ہو کہ اُنکی

ولایت کا نقارہ آسمان کو بھی بہرا کر دے اور اُنکے

مرتبہ کا طنطنہ دنیا کے ایک کنارہ سے دوسرے کنارے

تک جاوے اور بدخواہونکا کان بہرا ہوا اور شرع محمدی کا

طریقہ دن بدن رونق اور آراستگی قبول کرے چنانچہ تھوڑے سے

ہی زمانہ میں مرتبہ کی بلندی کمال درجہ پر پہنچی اور اپنے زمانہ میں

[illegible] نجومی کی گفتگو یاد آتی تھی کہ

[illegible] اور

[illegible]

گردید الحمدللہ علیٰ ذالک **فصل دویم** دربیان رسیدن
وماندن بخدمت پیشوا ء سبیل طریقت قافلہ سالار طریق شریعت
معظم ومکرم میاں شاہ قاسم قدس سرہٗ وبعد چند مدت از انجا
رخصت یافتن چناں نقل میکنند کہ در اوائل حال حضرت
پیردستگیر بطلب یاد الٰہی بخدمت نور حدیقۂ شریعت
وشمع محفل طریقت مکرم ومعظم میاں شاہ قاسم قدس
سرہٗ العزیز ساکن نلوی رسیدند وزیادہ از مدت شش ماہ
وکمتر از یکسال بعہدۂ گلخن افروزی قیام میداشتند وہمیشہ
از صحرا خس وخاشاک وپاچکدستی چیدہ می آوردند وہم آب
برائے وضو درویشاں گرم می ساختند وآتش برائے محافظت
سرما مسافران می افروختند وشب بیاد الٰہی مشغول می بودند
چوں مدتے برینموال بگذشت روزے حضرت پیردستگیر برائے چوب چینی
بصحرا رفتہ بودند وہم دراں ایام شاہ موصوف تیاری مکان نو در پیش داشتند
چند کس خادمان برائے برداشتن شہتیرے کہ بعید از خانقاہ افتادہ بود رفتند
شہتیر مذکور بسبب سنگینی وگرانباری برداشتہ نشد وہم در طول کمتر برآمد گذاشتہ
می آمدند درین اثنا حضرت پیردستگیر قدس سرہٗ چوبہا بر سر نہادہ از جانب صحرا
تشریف می آوردند در راہ دوچار آنہا شدند پرسیدند کہ تمامی جماعت
کجا رفتہ بودند گفتند برائے آوردن شہتیری کہ در فلاں جا افتادہ است
رفتہ بودیم گراں بود برداشتہ نشد وہم کوتاہ است بنابریں
گذاشتہ آمدیم حضرت پیردستگیر فرمودند بارے آنرا من ہم
ببینم پشتارہ از سر فرود آوردہ متوجہ شہتیر شدند بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم گفتند دراں چوب سنگین دست انداختند و
برداشتند گویا در سبکی وزن یک برگ گل ہم نداشت بلکہ
[illegible] سر دو [illegible] آوردہ بالا دیوار ہا
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] درویشان [illegible]
[illegible] شیخ [illegible]
[illegible]
[illegible] کرامت بظہور آمد کہ خارج از قیاس است

الحمدللہ علیٰ ذالک **فصل دویم** حضرت کا راہ طریقت کے پیشوا
ا ور سبیل حقیقت کے سالار قافلہ معظم ومکرم میاں شاہ قاسم قدس سرہٗ
کی خدمت میں پہونچکر قیام کرنا اور تھوڑی مدت کے بعد اسجگہ سے رخصت
ہونا حضرت پیردستگیر کے طلب یاد الٰہی کے اوائل حال کے بیان میں ایسا
نقل کرتے ہیں کہ نور حدیقہ شریعت وشمع محفل طریقت مکرم معظم
میاں شاہ قاسم جیو ساکن نلوی کی خدمت میں پہونچے چھ مہینے سے زیادہ اور
ایک سال سے کم گلخن افروزی کی خدمت پر مامور رہے اور ہمیشہ جنگل سے
کانٹے اور اپلے وغیرہ چنکر لاتے تھے اور فقیروں کی وضو کیلئے پانی
گرم کرتے تھے مسافروں کو جاڑہ سے بچانیکے لیئے آگ کو روشن کرتے
تھے اور رات کو خدا کی یاد میں مشغول رہتے تھے جبکہ کچھ مدت اسی
طریقہ پر گذری ایک دن حضرت پیردستگیر جنگل میں لکڑیاں چننے کے
لیئے تشریف لیگئے تھے اور اُسی زمانہ میں شاہ صاحب موصوف کو
مکان کی تیاری درپیش تھی چند آدمی خادم جو خانقاہ سے دور
پڑے تھے شہتیر اوٹھانیکے لیے گئے شہتیر مذکور بسبب گرانی کے
نہ اٹھ سکا طول میں مکان کی برابر بھی نہ تھا اس لیئے اسکو
چھوڑ دیا گیا اسی اثنا میں پیردستگیر لکڑیاں وغیرہ سر پر رکھے
ہوئے جنگل سے تشریف لاتے تھے راستہ میں اُنسے ملاقات کی
پوچھا کہ تمام جماعت کہاں گئی تھی کہا شہتیر لانیکے لیئے کہ فلاں جگہ
میں پڑا ہے بھاری تھا اور طول میں چھوٹا بھی تھا اس لیئے ہم نے
اُسکو چھوڑ دیا حضرت پیردستگیر نے فرمایا کہ میں بھی اُسکو دیکھوں
لکڑیوں کا گٹھہ اتار کر شہتیر کی طرف گئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
کہکر اس گراں شہتیر کو جلدی سے تنہا کندھے پر اٹھا لیا جیسا کہ
کسی کم وزن شے کو اٹھایا کرتے ہیں اور دیوار پر رکھدیا جسقدر
طول میں کم تھا وہ قدرت الٰہی سے پورا ہوگیا حتیٰ کہ دیوار
[illegible] سے زیادہ ہوگیا [illegible]
[illegible] گیا اور اپنے شیخ کے پاس جاکر لوٹی کو زمین پر مارا اور [illegible]
[illegible] کی کہ [illegible] فرمایا ہے کہ آج [illegible]
[illegible] کرامت ظاہر ہوئی کہ قیاس [illegible] خارج ہے اور ہمکو
آپ [illegible] کا حکم [illegible] کہ ہم [illegible] ان رہتے ہیں

وبایا نزالتفعل آب کشتی امر کردہ اند کہ دراں سرگرداں بستیم وہمدراں وقت مرشد شاہ موصوف حاضر بود ایں احوال را شنیدہ بشاہ قاسم قدس سرہٗ فرمود کہ اے قاسم ایں جوان بمنزلہ دریاست کہ پایانے ندارد و اینجا بہ نسبت وے چشمہ ہم بنظر نمی آید ایں چنیں کس را نمی شاید کہ از تلاش باز داری رخصت باید نمود تا مطلب خود را از جائے دیگر حصول کند و نیز منقول است کہ درویشے صاحب کمالے بر در خانقاہ نشستہ بود چہ می بیند کہ حضرت پیر دستگیر پشتارہ ہیزم بر سر نہادہ از جانب صحرا تشریف می آرند لیکن پشتارہ بقدر یک وجب بالاتر از سر مبارک بتفرق اتصال ست از معائنہ ایں صورت علو منزلت ایشاں دریافتہ نزد میاں شاہ قاسم جیو قدس سرہٗ رفتہ گفت ایں طفل راکہ در صغر سن آثار بزرگی از جبہہ مبارکش ہویدا و علامت ولایت از غرہ ناصیہ اش پیدا است بخدمت خود نگاہداشتن در حق او موجب راہزنیست اولی آنست کہ از طرف خود اجازت دہند و رخصت فرمایند تا از جائے دیگر تلاش و حصول درجات نماید آخر الامر میاں شاہ قاسم قدس سرہٗ بہ حضرت پیر دستگیر فرمودند کہ آنچہ درخور حوصلہ خود نہ ایشں بود بہ ایشاں تعلیم و تلقین کردہ شد لیکن حوصلہ شما خیلے وسیع و فراخ می نماید بہتر آنست کہ بقدر استعداد خود از جائے دیگر تلاش کسب سلوک بکنند حضرت پیر دستگیر عرض کردند کہ چندیں مدت در خدمت شریف صرف نمودم و حالا ایں چنیں مرحمت می فرمایند و فقیر ہم میداند کہ از آنحضرت در حق فقیر زیادہ توجہات و کشود مہمات معلوم لیکن ایشاں باید او [illegible] درویشی [illegible] کدام بزرگوار [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ علیٰ ذالک

اُسوقت شاہ صاحب موصوف کے مرشد بھی تشریف رکھتے تھے اس حال کو سنکر شاہ قاسم قدس سرہ سے فرمایا کہ اے قاسم یہ جوان دریا کی مانند ہے کہ انتہا نہیں رکھتا ہے اور اسجگہ اُسکے نسبت کے مقابلہ میں چشمہ بھی نہیں ہے ایسے آدمی کو مناسب نہیں کہ تلاش سے باز رکھا جاوے رخصت کرنا چاہئے تاکہ اپنے مطلب کو دوسری جگہ سے حاصل کرے اور یہ بھی منقول ہے کہ ایک صاحب کمال درویش خانقاہ کے دروازہ پر بیٹھا تھا کیا دیکھتا ہے کہ حضرت پیر دستگیر لکڑیوں کا گٹھہ سر پر رکھے ہوئے جنگل سے تشریف لاتے ہیں لیکن گٹھہ بقدر ایک گز کے سر مبارک سے اوپر معلوم ہوتا ہے اس صورت کے دیکھنے سے اُنکے مرتبہ کی بلندی کو معلوم کرکے میاں شاہ قاسم جیو کے پاس جاکر کہا کہ اس لڑکے کو کم عمری ہے کہ جسکی پیشانی مبارک سے بزرگی کے آثار و ولایت کی علامتیں ظاہر و ہویدا ہیں اپنی خدمت میں رکھنا اوسکی رہزنی کا باعث ہے بہتر یہ ہے کہ اپنے یہاں سے اجازت دو اور رخصت کرو تاکہ دوسری جگہ اپنے حوصلہ کے موافق مدارج علیا تلاش کرے انجام کار میاں شاہ قاسم قدس سرہٗ نے حضرت پیر دستگیر کو فرمایا جو کچھ میرے حوصلہ اور طاقت میں تھا آپ کو سکھلایا گیا لیکن تمہارا حوصلہ بہت وسیع اور فراخ معلوم ہوتا ہے بہتر یہ ہے کہ اپنی استعداد کے موافق سلوک کی تلاش دوسری جگہ کرو حضرت پیر دستگیر نے عرض کیا کہ اتنی مدت خدمت شریف میں صرف کی اور اب آپ ایسا حکم فرماتے ہیں اور فقیر بھی جانتا ہے کہ آنحضرت کی زیادہ توجہ اور کشود مہمات فقیر کے حق میں جو کچھ ہے معلوم لیکن ایشان [illegible] بزرگوار [illegible] تلاش [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فصل سویم در بیان حصول ملازمت و ارادت آوردن بجناب فیضمآب فرمان روائے اقلیم ولایت تکیہ فرمائے دیہیم کرامت قافلہ سالار شریعت محمدی قائد رہروان کیش احمدی مقبول درگاہ لایزالی حضرت شاہ ابو المعالی قدس سرہٗ چنیں نقل میکنند کہ حضرت پیر دستگیر از شاہ قاسم رخصت شدہ با پیشوائے سبیل طریقت مستجمع جمیع فضایل میاں شاہ سجادل کہ از یاراں شاہ قاسم بودند و بخدمت شاہ ابو المعالی جیو ہم رجوع میداشتند ملاقات نمودہ بہمراہ ایشاں بحضرت انبہٹہ رواں شدند و بعضے میگویند کہ بوساطت قافلہ سالار طریق معرفت چشمہ روضۂ رضا نقطہ کعبہ رجا میاں شیخ ضیا کہ از مریدان آں شفیق آفاق قدس سرہٗ بودند کہ آنحضرت در حق اوشاں میفرمودند کہ شیخ ضیا صوفی بے کیف ماست القصہ بحضرت انبہٹہ رسیدند آنجا مجلس عالی با جماعہ درویشاں کہ ہر یک بعلو منزلت ممتاز بودند تزئین و ترتیب یافتہ بود و حضرت مرشد آفاق دراں مجمع مانند نور شمع رونق افزا و تجلی بخش محفل جلوس میداشتند شیخ ضیا گفت ازیں جماعت پیر خود را بشناسید حضرت پیر دستگیر بہ معرفت سابق بر اقدام مبارک آنحضرت جبین نیاز خود بسائیدند حضرت مرشد آفاق از شیخ ضیا استفسار احوال ایشاں نمودند شیخ ضیا عرض کرد از سادات سیوانہ اند و بارادہ بیعت باینجانب رسیدہ حضرت مرشد آفاق بہ تعظیم و تکریم معانقہ نمودہ مرید ساختند و آداب بیعت بیاموختند و بیاد الٰہی امر فرمودند چنانچہ تفصیل مجاہدات و ریاضات در فصل آئندہ مشروحاً ذکر خواہد یافت

فصل سویم فرمانروائے اقلیم ولایت تکیہ فرمائے دیہیم کرامت قافلہ سالار شریعت محمدی قائد رہروان کیش احمدی مقبول درگاہ لایزالی حضرت شاہ ابو المعالی قدس سرہٗ کی درگاہ فیضمآب سے مرید ہونا اور ملازمت حاصل کرنیکے بیان میں ایسا نقل کرتے ہیں کہ حضرت پیر دستگیر شاہ قاسم سے رخصت ہوکر پیشوائے سبیل طریقت مستجمع جمیع فضائل میاں شاہ سجاول کی ساتھ کہ جو شاہ قاسم کے یاروں میں سے تھے اور شاہ ابو المعالی جیو کی خدمت میں رجوع رکھتے تھے ملاقات کرکے اونکی ہمراہ انبہٹہ شریف کی طرف روانہ ہوگئے اور بعضے کہتے ہیں کہ قافلہ سالار طریقت و معرفت چشمہ روضۂ رضا نقطہ کعبہ رجا میاں شیخ ضیا کے وسیلہ سے کہ جو مرشد آفاق قدس سرہٗ کے مرید تھے کہ آنحضرت اکثر اونکی شان میں یہ فرماتے تھے کہ شیخ ضیا ہمارا صوفی بے کیف ہے القصہ انبہٹہ شریف پہنچے مجلس درویشوں سے جو ہر ایک اپنے مرتبہ میں عالی و ممتاز تھا آراستہ و پیراستہ تھی پہونچے حضرت مرشد آفاق اس محفل میں چراغ کے نور کی مانند رونق افروز تجلی بخش محفل جلوس تھے شیخ ضیا نے کہا کہ اس جماعت میں تم اپنے پیر کو پہچانتے ہو حضرت پیر دستگیر نے پہلی معرفت سے آنحضرت کے قدم مبارک پر اپنی پیشانی کو رکھا حضرت مرشد آفاق نے شیخ ضیا سے اُنکے حالات کو پوچھا انھوں نے عرض کیا کہ سیوانہ کے سادات میں سے ہیں اور اس درگاہ میں بیعت کے ارادہ سے آئے ہیں حضرت مرشد آفاق نے تعظیم و تکریم سے معانقہ کرکے مرید کیا اور بیعت کے آداب سکھلائے اور خدا کی یاد کے لئے حکم فرمایا چنانچہ مجاہدات و ریاضات کا بیان آئندہ فصل میں تفصیلاً ہوگا۔

قصیدہ کہ حضرت پیر دستگیر ہمیشہ از فکر خود در مدح حضرت مرشد آفاق انشا نمودہ بحضور اقدس گذرانیدہ و خواندہ ایں ست

خدا از بیچون و الرچون سادہ — ہمہ کس از و پیدا و کس نزادہ
چو می خواست خود را بخود وانماید — محمد پیدا راست برحق شہادہ
بہ باشد ہمہ ہم چون مکر بست — چو پیدا شدہ نام احمد نہادہ
الحم مظاہر ہمہ راست احمد — مبادا از قایم بتقبیر الی ارادہ

ذکر شاہ اربع با تسلیم و دیں
صلوٰۃ بلا حد بر اں روح پاکش
نہاں سر کان بود در صدر احمد
بسا غرق در نور ذات معلےٰ
بسے مرداں در تحیر بسا ندند
بسے مرد مرداں خونخوار خود ہا
بگویند صفاتش ہمہ جن و انساں

ہمہ شہسواراں کسے نہ پیادہ
علی از صحاب از کیس مرادہ
پیاپے رسید سہر فا نوادہ
بسے در فراقش رواں جاں دادہ
برافگندند از خویش ناحق ستادہ
بخوردند خون سہا دستا یادہ
چہ ملک پری چہ مرداں چہ مادہ
امیدار طفیل بزرگاں چناں نست

یکے چار شد زاں شہرت بہاہر
سحرگاہ و شام و فرشتہ دمادم
خصوصاً ازاں فرقہ چشتیاں را
بسے سینہ بریاں شد از ہجر شاد
بسے شہر شہزاں ہنر ہراں طریقت
ہوس در نعت خواجہ زیبد و جنید
ثنایش چگوید گنہگار ایں دراں
کہ ایماں سلامت بود نیک نا

ہما طن یکے واں نوائے نیک زادہ
ز صد شوق ایں نہدہ بکرو ستادہ
بعشق و فقر درد و سوز زیادہ
دراں آرزو تا بخشد ستادہ
بکردند حسرس نفس در قسلادہ
ہمہ چشتیاں را نگہہ دار سجادہ
خلل دار خاطر پرار آز مادہ

چوں ایں ابیات قصیدہ بسمع مبارک مرشد آفاق رسیدند
از حضرت پیر دستگیر پرسیدند کہ بزرگان سلف چیز سے
انکشاف ایں راز بر شما ہم موقوف گذاشتہ اند کہ بعد ازیں
سید بھیک مفصل بر خلایق عیاں خواہد گردانید عرض کردند
کہ پیر مرشد بریں فقیر چہ منحصر ماندہ فرمودند پس شما چرا در
قیل و قال صرف اوقات میکنید بہر شکلے کہ شما را نسبت است
در تصور آں مستغرق باشید ایں ابیات قبول افتاد از انروز
باز قصیدہ دیگر نفرمودہ اند و میاں محمد اعظم میگفتند کہ حضرت
مرشد آفاق بسیار تحسین و آفریں کردند و فرمودند کہ در جناب
پیران خود مدح حسن املا نمودہ اند الحمد للہ علی ذالک۔

فصل دوم۔ در بیان بعضے کشف و کرامات حضرت مرشد
آفاق بطریق تیمنا و تبرکا لیکن آنکہ شنیدہ باید نمونہ خروارے و
خوارق عادات آں ذات جناب اظہر من الشمس است و فی الحقیقت
احوال حضرت پیر دستگیر نیز مرشد آفاق است بسبب طوالت
کتابت بقدر نمونہ خروارے یکے از ہزارے اکتفا نمودہ
نوشتہ میآید صاحبزادہ والا قدر میاں محمد باقر قدس سرہ
کہ حضرت مرشد آفاق را ہمسایہ بود نہایت بد طبع و بد مزاج
و بغیر از تحقیر نام آنحضرت بزبان نمی آورد و ہمنشینان از
ایں چنیں حرکات زشت وے منغص گردیدہ عرض میکردند
اگر حکم شود ایں مرد کہ بے ادب است تادیب نمایم آنحضرت ہرگز

جبکہ اس قصیدہ کی اشعار مرشد آفاق کے سمع مبارک میں پہنچی
حضرت پیر دستگیر سے پوچھا کہ بزرگان سلف نے اس بھید کا
انکشاف تم پر موقوف رکھا ہے کہ اس سے بعد سید بھیک مخلوق
پر مفصل ظاہر کرے گا عرض کیا کہ پیر و مرشد اس فقیر پر کیا منحصر
رہا فرمایا ہے کہ تم قیل و قال میں کیوں اپنے وقت کو صرف کرتے
ہو جس شکل سے کہ تم کو نسبت ہے اُسکے تصور میں مستغرق رہو یہ
تمہارے اشعار قبول ہوئے اُس روز سے پیر دستگیر نے پھر کوئی
قصیدہ نفرمایا اور میاں محمد اعظم کہتے تھے کہ حضرت مرشد آفاق
نے بہت تعریف کی فرمایا کہ تم نے اپنے پیران کی جناب میں
مدح خوب لکھی ہے الحمد للہ علی ذالک۔

فصل دوسری حضرت مرشد آفاق کے کشف و کرامات کے بیان میں
جو تبرکا و تیمنا نمونہ کے طور پر لکھے جاتے ہیں اگرچہ خوارق عادات
آنحضرت کے اظہر من الشمس ہیں لیکن بسبب طوالت کلام کے مختصر لکھے گئے
اور حضرت پیر دستگیر کے حالات بھی حضرت مرشد آفاق کا حق حقیقی ہے
صاحبزادہ والا قدر میاں محمد باقر قدس سرہ کی زبانی نقل ہے کہ حضرت
مرشد آفاق کا ہمسایہ نہایت بد مزاج و بد خلق تھا اور آنحضرت
کا نام بدون حقارت کے زبان سے نہیں لیتا تھا اور حضرت
مرشد آفاق کی ہمنشین اسکی ایسی بری حرکتوں سے مکدر ہو کر عرض کیا
کرتے تھے کہ اگر حکم ہو تو ہم اس بے ادب کو سزا دیں آنحضرت
اُس کو ہرگز جائز نہ رکھتے تھے ایک مدت اس طرح بیت پر

جانبر نداشتند مدتے برہمنوال بگذشت آخر الامر کل نفس ذائقة الموت
واقع ست اجل او را در ربود کسے بعرض رسانید کہ فلاں
ہمسایہ رخت ہستی از جہان فانی بر بست آنحضرت را بے اختیار
گریہ سر زد و آب از دیدہ ہا جاری شد تا مدت ہفت روز در ماتم
وے ہیچ نخوردند و نہ آشامیدند بندہ عرض کرد کہ آن شقی بے
ادب ناحق پرست چناں سلوک میکرد و آنحضرت براے وے
ایں قسم غم و الم میکنند فرمودند کہ شما از حقیقت کار خبر
ندارید گرد ناسوت بدامن انبیا و ہم اولیا می چسپد و ملوث
می سازد پس زائل شدن آں بغیر مالش چنیں کساں
ممکن نیست حالا براے وے بجہت آں اندوہ کنیم کہ آں عزیز
فی الحقیقت مثل گازر بود زداینده و صاف کننده چرک و
آلودگی جامہاے ایں فقیر بود اکنوں آں داغ را کہ تواند زدود
پس ازاں نعرہ کشیدند و ایں دوہرہ ہندی بر زبان
راندند دوہرہ جو کوکری نند یا ہماری میت ہمار اسوی ۔
آپ وہ دہوی نرک میں پاپ ہمارے دہو سبحان اللہ
چہ قدر فراخی و وسعت حوصلہ و مزاج عالی بود کہ در نظر
کیمیا اثر موافق و منافق مساوی می نمود الحمد للہ علی
ذالک ۔ نقلست بزبان شیخ مداشیخ موسی ساکن سیوانہ
و شاہ غلام محمد مکرر مستمع گردیدہ کہ زمانے مرشد
آفاق را محویت رو دادہ و استغراق چناں طاری شدہ بود
کہ ازیں عالم ہیچ اطلاع نداشتندے و تا مدت سہ ماہ دو ماہ
اکل و شرب نفرمودے ہر گاہ وقت نماز میرسیدے
خادمان دوش مبارک را حرکت دادہ آگاہ می ساختند
کہ وقت نماز رسیدہ است میفرمودند کہ مارا خبر نیست [illegible]
وضو بنمایند و بر نماز استادہ نمائید چنان میکردند مدتے
برہمنوال بگذشت بعدہ حالتے رو داد و ہر گاہ وقت نماز
میرسید از خود آگاہ گردیدہ وضو نمودہ [illegible]
[illegible]
استفسار [illegible] آنحضرت ازیں عالم

گذری آخر کل نفس ذائقة الموت کے حکم کے موافق وہ مرگیا
کسی نے عرض کیا کہ فلاں ہمسایہ مرگیا آنحضرت بے اختیار رونے
لگے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے سات روز تک اُس کے
ماتم میں کچھ کھایا اور نہ پیا بندہ نے عرض کیا کہ وہ بدبخت
ناحق پرست حضور کی ساتھ ایسا سلوک کرتا تہا اور آنحضرت
اُسکے لئے اسقدر رنج و غم فرماتے ہیں فرمایا تم حقیقت حال
نہیں جانتے ہو کہ دنیا کی گرد انبیا اور اولیا کے دامن پر پڑکر
آلودہ کرتی ہے پس اُسکا زائل ہونا بدوں ایسے دہبوں کی مالش کے
ممکن نہیں اس لئے ہم اُس کے لئے غم کرتے ہیں کہ وہ عزیز حقیقت
میں دہوبی کی مانند اس فقیر کے کپڑے کے میل اور آلودگی کا صاف
کرنیوالا تہا اب ہمارے داغ کو کون صاف کریگا پس آپنے
نعرہ مارا اور یہ دوہرہ زبان مبارک سے فرمایا۔
دوہرہ جو کہ بہرنا کرے ہماری میت ہمارا سوی ۔ آپ
وہ دہوے نرک میں پاپ ہمارا دہو ۔ سبحان اللہ وہ
کسقدر حوصلہ وسیع اور کشادہ تھا کہ نظر کیمیا اثر میں موافق
و منافق برابر دکھائی دیتا تھا الحمد للہ علی ذالک
نقل ہے بزبان شیخ موسی ساکن سیوانہ اور شاہ غلام
محمد سے مکرر سنا گیا کہ ایک زمانے میں حضرت مرشد
آفاق کو محویت ہوئی اور اس درجہ استغراق طاری ہوا
کہ اس عالم سے کچھ بھی خبر نہ تھی یہانتک کہ دو تین مہینے
کھانا وغیرہ بھی نہیں کھایا جسوقت نماز کا وقت ہوتا تہا
خادمان کندہے مبارک کو حرکت دیکر آگاہ کرتے
تھے کہ نماز کا وقت آگیا ہے فرماتے تھے کہ ہم کو
کچھ خبر نہیں وضو کراؤ اور نماز پر کھڑا کرو ایسا ہی
کرتے تھے ایک زمانہ اسی طریقہ پر گذرا اوسکے بعد ایک حالت
ایسی ظاہر ہوئی کہ جسوقت نماز کا وقت آتا تہا از خود آگاہ
ہو کر وضو کرکے نماز [illegible] اور
[illegible] کے موافق ادا کرتے تھے مریدان نے اُس
معنی سے پوچھا کہ اس سے پہلے آنحضرت اس عالم سے

خبر نداشتند بغیر اظہار دیگرے نماز و اوقات نماز از خاطر
مبارک محو بود اکنون آگاہی کمال است کہ از خود بدین امر
مشغول می شوند خالی از حکمت و اسرار نخواہد بود فرمودند در
ایام ماضی ہیچ اطلاعے نداشتیم الحال نماز صورت گرفتہ پیش نظر
حاضر می شود فرض می گوید کہ ما فرض خدائیم و سنت خبر میدہد
کہ ما سنت رسولم بموجب اظہار فرائض و سنن نیت می کنم
و نمازہا ادا می نمایم چندے بدین حالت بگذشت آخر
محویت و استغراق بدرجہ اتم رو داد تا دم واپسین ازین
عالم اطلاعے نداشتند الحمد للہ علی ذالک نقل است
کہ بدولت سرائے حضرت مرشد آفاق اکثر اوقات
بعسرت میگذشت و عیال و اطفال بران راضی بودہ بصبر
و سکوت میگذرانیدند حضرت پیر دستگیر را از دیدن سختی
فقر و فاقہ اقربا و خاندان مرشد خود تاب نماند و دل شکست
روزے از دائی مشکین کہ مہمات خانگی معمور بود پرسیدند
کہ چیست غلہ در خانہ موجود ہست دائی مشکین گفت بقدر
سی و ہشت آثار موجود خواہد بود فرمودند ما را بر سر ظرف
غلہ مذکور باید برد دائی بر سر آوند مذکور حضرت پیر دستگیر را
ببرد آنحضرت بدست خود غلہ را تہ و بالا نمودہ فرمودند کہ ازین
ظرف بغیر وزن ہر قدر مطلوب بودہ باشد برآوردہ صرف
می نمودہ باشند و این اسرار بر کسے ظاہر نکنند از آن روز
ہر چہ میخواستند غلہ برآوردہ بقدر احتیاج بتصرف
می آوردند قریب دو ماہ بدین منوال بگذشت روزے
بخاطر مبارک حضرت مرشد آفاق بگذشت کہ دیریست
شکایت خرچ بسمع نرسیدہ اما چگونہ میگذرد از مردم
خانہ استفسار فرمودند کسے ماجرا اظہار نکرد باردیگر تفحص
نمودہ پرسیدند کہ گاہے میرا [illegible] آمدہ [illegible]
حضرت بی بی صاحبہ [illegible]
چون تکرار مرشد عرض کردند [illegible]
بدین منوال ہست فرمودند [illegible]

خبر نہیں رکھتے تھے دوسرے کے ظاہر کرنیکے بدون نماز اور
نماز کے اوقات کی بھی خبر نہ تھی اب یہ حالت ہے کہ از خود
اس کام میں مشغول ہوتے ہیں یہ امر ضرور حکمت اور اسرار
سے خالی نہیں ہے فرمایا کہ پہلے میں کچھ خبر نہیں رکھتا تھا
اب نماز صورت بنکر میرے سامنے حاضر ہوتی ہے فرض
کہتا ہے کہ میں خدا کا فرض ہوں اور سنت کہتی ہے کہ میں رسول
علیہ السلام کی سنت ہوں فرض اور سنت کے اظہار کے موافق میں
نیت کرتا ہوں اور نمازوں کو ادا کرتا ہوں کچھ مدت اسی
حالت پر گذری آخر محویت اور استغراق اس درجہ پر
ظاہر ہوا کہ آخر دم تک اس عالم سے خبر نہیں رکھتے تھے الحمد للہ
علی ذالک نقل ہے کہ اکثر اوقات حضرت پیر مرشد آفاق کی تنگی
سے گذرتے تھے اور بال بچے اسپر راضی ہو کر صبر اور سکوت سے گذارتے
تھے حضرت پیر دستگیر کو اپنے مرشد اور خاندان کے فقر و فاقہ کے سختی
دیکھنے سے طاقت نہ رہی اور نہایت صدمہ ہوا ایکروز دائے
مشکین سے کہ جو گھر کے کاموں پر مقرر تھی پوچھا کہ کچھ گھر میں موجود ہے
دائی مشکین نے کہا کہ قریب اڑتیس سیر کے موجود ہوگا فرمایا کہ ہمکو غلہ
مذکور پر لیجانا چاہیے دائی غلہ مذکور کے مٹکہ پر حضرت پیر دستگیر کو
لیگئی آنحضرت نے اپنے ہاتھ سے غلہ کو اوپر نیچے کر کے فرمایا کہ اس
برتن سے جسقدر ضرورت ہو بدون تولے خرچ کرو اور ان اسرار کو کسی
پر ظاہر نکرنا اس روز سے جسقدر چاہتے خرچ کے موافق غلہ نکالکر خرچ
کرتے تھے اسی حالت پر قریب دو مہینہ کے گذر گئے ایکروز حضرت
مرشد آفاق کے دلمیں خیال ہوا کہ مدت سے شکایت اخراجات کی نہیں سنی گئی معلوم
کہ کس طرح سے گذرتی ہوگی متعلقان سے پوچھا تو کسی نے کچھ نہ ظاہر کیا
پھر نہایت تاکید سے پوچھا کہ میرا مجھو کبھی اس جگہ آتے تھے
کہا حضرت بی بی صاحبہ نے پہلی بار تو کچھ نہ کہا جسوقت آپنے
بہت [illegible] کیا عرض کیا کہ [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت مرشد آفاق [illegible]
فرمایا کہ [illegible]

اشارہ بہ آں ظرف کردند حضرت مرشد آفاق آں ظرف را
نگونسار ساختند و فرمودند کہ ایں ظرف تا قیامت خالی نخواہد
شد و میراں صاحب را طلبیدہ فرمودند کہ اے میرانجو در فقر
من خرابی می اندازید ایں فقر اختیاری ست اضطراری نیست
الفقر فخری حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ
بار دیگر مرتکب ایں چنیں حرکات نباید شد و دریں باب
نصائح بسیار فرمودہ اند الحمد للہ علی ذلک نقلست بزبانے
صوفی غلام حسین کہ روزے در قصبہ تھانیسر مجلسے ترتیب
یافتہ بود و از انفاس متبرکہ اکثر اولیاء کرام مثل موسی طور حقیقت
سلیمان ملک طریقت الیاس بحر معرفت خضر وادی ہدایت
حضرت شاہ ابوالمعالی و قطب زماں و غوث دوراں حضرت
پیر دستگیر سید شاہ بھیکہ قدس سرہ و دیگر اولیاء عصر کہ
ہر یک چراغ شرع و ملت و شمع دین و دولت اند
مثل شیخ ابوالفتح سرہندی بنی اسرائیل و شیخ سوندھا بہوبری
و شیخ بولاتی و شیخ محمد و شاہ محمد شاہ آبادی و محمد یوسف
و شیخ عبد القادر سنوری و شاہ نصیر الدین گڈھی وال
و سید غریب ساکن کیرانہ قدس اللہ سرہم مزین و آراستہ
بودند و بایکدیگر تذکرات بزرگان سلف می نمودند
اکثر کلمات سلوک و تصوف و تعریف و توصیف اولیاء
کرام و کشف و کرامات ایشاں درمیان بود دریں اثنا
شیخ ابوالفتح سرہندی از راہ طبیعت طبع فرمودند بھائی
ابوالمعالی در بحث نفی و اثبات چہ طور میفرمایند حضرت
مرشد آفاق فرمودند ایں سخن بگفتن راست نمی آید دیدن
را شاید دراں وقت یک گائے پیشہ روبرو استادہ بود
فرمودند اگر لا نفی در گوش ایں حیوان کشیدہ شود بیجاں
شدہ بزمیں افتد و چوں آواز کلمہ اثبات را مستمع
گردد بحکم آفریننده مردہ احیا شدہ برخیزد یاراں حضار
مجلس کہ ہر یک دعوائے ہمہ بینی داشتند در پہلو تمنائی
[illegible] آوردند کہ امتحان باید کرد حضرت مرشد

کو بلا کر فرمایا کہ اے میرانجو تم ہمارے فاقہ میں خرابی ڈالتے
ہو یہ ہمارا فاقہ اختیاری ہے بے اختیاری نہیں الفقر
فخری حضرت سرور کائنات صلعم کا فرمودہ ہے
پھر ایسی حرکتیں اختیار نہ کرنا چاہئیے اور اس
بارہ میں بہت نصیحت فرمائی الحمد للہ علی ذلک
صوفی غلام حسین کی زبانی نقل ہے کہ ایک روز قصبہ
تھانیسر میں مجلس آراستہ تھی اور انفاس
متبرکہ سے کہ اکثر اولیاء کرام مثل موسئے طور حقیقت
سلیمان ملک طریقت الیاس بحر معرفت خضر وادی
ہدایت حضرت شاہ ابوالمعالی و قطب زماں
و غوث دوراں حضرت پیر دستگیر سید شاہ بھیکہ
قدس سرہ اور دوسرے بزرگان زمانہ کہ ہر ایک شرع
ملت کے چراغ اور دین و دولت کے شمع ہیں شیخ ابو الفتح
سرہندی بنی اسرائیل و شیخ سوندھا بہوبری و شیخ بلاقی و شیخ محمد
و شاہ محمد شاہ آبادی و محمد یوسف و شیخ عبد القادر سنوری و شاہ
نصیر الدین گڈھی وال و سید غریب ساکن کیرانہ قدس سرہم
رونق افروز تھے اور آپس میں بزرگان سلف کا ذکر کرتے تھے
اکثر کلمہ سلوک و تصوف اور اولیاء کرام کی تعریف اور انکی
کرامات کا بیان تھا اسی اثنا میں شیخ ابو الفتح سرہندی نے بطور
خوش طبعی کے فرمایا کہ بھائی ابو المعالی صاحب نفی و اثبات کی
بحث میں کیا فرماتے ہو حضرت مرشد آفاق نے فرمایا کہ یہ بات
کہنے میں نہیں آتی بلکہ دیکھنے کی لائق ہے اس وقت میں ایک بیل روبرو
موجود تھی فرمایا کہ اگر لا نفی کی آواز اس حیوان کے کان میں پہنچائی
جاوے تو بے جان ہو کر زمین پر گر پڑے اور جبکہ اثبات
کے کلمہ کی آواز سنے اللہ کے حکم سے مردہ زندہ ہو کر
اٹھے یاران حضار مجلس نے کہ ہر ایک ساوات
اور ہمہ بینی کا دعوے رکھتا تھا اس بات کو تکرار
بیان کیا کہ امتحان کرنا چاہئیے چنانچہ حضرت مرشد
آفاق مجلس سے اٹھکر بیل کے قریب تشریف

آفاق از مجلس برخاسته نزدیک گاومیش رفته مدلول نفی بگوش
وے دمیدند گاومیش چرخ زده بر زمین افتاد و جان بجاں
آفریں داد بار دیگر چوں کلمه الا الله بزبان آوردند بمجرد استماع
آواز کلمهٔ اثبات بقدرت خالق الارض و السموات زنده گشت
و چریدن گرفت همه یاران از معائنه ایں واردات زبان
بثنا و صفات پیشوایان سبیل طریقت و قافله سالاران طریق
معرفت حضرت شبلی و حضرت جنید بکشودند و میگفتند که
از انها هم همیں قسم خوارق عادات بظهور آمده دریں اثنا
حضرت پیر دستگیر بجوش آمدند و بخروش میفرمودند که در هر وقت
و هر دور شبلی و جنید بود و دریں عصر هم شبلی و هم جنید است و از
همیں قبیل اکثر کلمات شطحیات گفتن گرفتند و از تاثیر ایں
کلمات مجلس را شورشے عظیم روداد وقتے که هنگامه جوش و
خروش بطوالت کشید حضرت مرشد آفاق دست حضرت
پیر دستگیر گرفته بنشاندند و فرمودند حالا ایں سخنان را ختم
سازند هماندم بامر پیر مرشد سکوت ورزیدند و ایں دوهره
هندی زاد طبع بخواندند دوهره بھیکھا نکھه سکھه پیا ہے روم
روم تن ناتھه ہوں ناہیں ہوں ناتھه رہی ہوں ناتھه ہیں [illegible]
ناتھه — الحمد لله علی ذالک نقلست فرمایند زبدة السالکین
میاں شرف الدین قدس سره سهارنپوری که روزے
حضرت پیر دستگیر از جناب کرامت مآب حضرت مرشد
آفاق رخصت یافته بمنزلے نزول فرمودند وقت شب پیش
آنجناب نان ماش و دال ماش حاضر کرد بمجرد خوردن انوار تجلیات
شریعت و طریقت مخفی شد و خویشتن را از نعمت خالی
یافتند از وقوع ایں واقعه حالات فراق روداد مکدر و پریشان
خاطر گردیده باز بجناب مرشد آفاق رسیده آداب تسلیمات
بجا آوردند آنحضرت در ظاهر بحال ایشاں هیچ التفات
نفرمودند وقت نماز عشا نان ماش و دال ماش بدست غلام
برائے خوردن ایشاں فرستادند چراکه نزد ایشاں [illegible] شده
بود چوں حضرت پیر دستگیر سابق از خوردن غذا مذکور [illegible] مشکل

بیٹھ گئے اور لا نفی اُسکے کانوں میں کہا تو بھینس چکر کھا کر زمین پر گر کر مرگئی
دوبارہ جبکہ کلمہ الا الله کا زبان پر لائے کلمہ اثبات کی آواز سنتے
ہی فوراً خدا تعالی کی قدرت سے زندہ ہوئی اور چرنا شروع کیا
تمام یاران اس حال کے دیکھنے سے پیشوایان سبیل طریقت و
قافلہ سالار طریق معرفت حضرت شبلی اور حضرت جنید کی تعریف
کرنے لگے اور کہا کہ اُنسے بھی اس قسم کی کرامات ظاہر ہوئی ہیں
اسی اثنا میں حضرت پیر دستگیر جوش میں آئے اور آواز بلند فرمایا
کہ وہ اپنے زمانہ کے شبلی و جنید تھے اس زمانہ میں ہم شبلی و
جنید ہیں اسی قبیلہ سے اکثر کلمات شطحیات فرمانے
شروع کئے اور ان کلمات کی تاثیر سے مجلس
میں شور عظیم واقع ہوا جبکہ محفل کا جوش و خروش بہت
بڑھا حضرت مرشد آفاق نے حضرت پیر دستگیر کا ہاتھ
پکڑ کر بٹھلایا اور فرمایا کہ اب ان باتوں کو ختم کرو
اسی وقت پیر مرشد نے سکوت فرمایا اور یہ ہندی
دوہرہ طبع زاد پڑھا دوہرہ بھیکھا نکھہ سکھہ پیا ہے
روم روم تن ناتھہ ہوں ناہیں ہوں ناتھہ رہی ہوں
ناہیں ہوں ناتھہ — الحمد لله علی ذالک نقل ہے زبدة السالکین
میاں قطب الدین سہارنپوری قدس سرہ کی زبانی کہ
ایک روز حضرت پیر دستگیر نے حضرت مرشد آفاق
کی درگاہ کرامت مآب سے رخصت ہوکر ایک منزل میں قیام
فرمایا اسجگہ کے رئیس نے رات کو ماش کی روٹی اور ماش کی دال
حاضر کی کھاتے ہی تجلیات شریعت و طریقت کے انوار پوشیدہ
ہوئے اور اپنے آپ کو نعمت سے خالی پایا اس واقعہ کے ظاہر ہونے
سے فراق کی حالت ظاہر ہوئی مکدر اور پریشان ہوکر پھر حضرت مرشد
آفاق کی درگاہ میں پہنچکر آداب تسلیمات بجالائے آپ ظاہر میں
حضرت مرشد آفاق نے کچھ توجہ نہ فرمائی عشا کی نماز کے وقت
ماش کی روٹی اور ماش کی دال خادم کی معرفت حضرت پیر دستگیر کے
کھانے کیلئے بھیجی اُس دن وہی کھانا موجود تھا چونکہ حضرت
پیر دستگیر پہلی غذا مذکور کے کھانے سے وسوسہ کر رہے تھے

بخاطر داشتند عرض کردند فقیر را ازین غذا نقصان رو
نموده است حضرت مرشد آفاق فرمودند این نان از خانه
فقیر است هیچ ضرر نخواهد کرد بل منافع متصور است بلا دریں
بخورید بے تامل بخوردند همان دم از انوار تجلیات معرفت سینه
مبارک متجلی گردید باز مع حصول مقاصد رخصت گرفته
روانه کهرام گردیدند الحمد لله علی ذلک نقل است روزے
بخاطر مبارک بگذشت که سیر دیهات باید کرد و درویشان را
از نیشکر و شیره آن و قند سیر باید نمود با جماعت درویشاں
بر سر چرخ تشریف بردند زمینداران نیشکر و قند وغیره پیش
کش گذرانیدند بعد ازاں آنجا دهقان نرگاؤ نو آموز را در کار
خود آراسته میکرد و بسا گفتگوها به آواز حزیں بگوش وے
میرسانید چنانچه رسم کنجد گراں ست نرگاواں را در وقت
آموختن کلام موزوں به الحان خوش میشنوانند به همان
طریق دهقان در پس گاؤ آواز میکرد ناگهان گاؤ نافرمانی
نمود دهقان تازیانه بر پشت وے بزد حضرت مرشد
آفاق بمجرد استماع آواز تازیانه آهے کشیده و بے تابانه
جسته در کڑاهی شیره نیشکر در جوش بود دراں
افتادند مردم بکمال تعجیل تمام دست بدست آوردند و پارچها
که از شیره قند آلوده گشته بود از بدن مبارک کشیدند
دیدند که بر پشت مبارک نشان زخم تازیانه [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

عرض کیا کہ فقیر کو اس غذا سے نقصان ظاہر ہوا
ہے حضرت مرشد آفاق نے فرمایا کہ یہ روٹی فقیر کے گھر کی ہے
کچھ نقصان نکریگی بلکہ نفع کا خیال ہے بلا تامل کھاوے تامل
آپنے کھانا تناول فرمایا اُسیوقت انوار تجلیات معرفت سے
سینہ مبارک روشن ہوا پھر بحصول مقاصد خدمت والا سے
اجازت حاصل کرکے کہرام کو روانہ ہوئے۔ نقل ہے کہ ایک روز
خاطر مبارک میں گذرا کہ گانوں کی سیر کرنی چاہئے فقیروں کو گنے
اور شیرہ و گڑ وغیرہ سے سیر کرنا چاہئے ایک درویشوں کی جماعت
چرخی پر ہمراہ تشریف لے گئے۔ زمینداروں نے گنے و گڑ وغیرہ
پیش کئے اُسیوقت میں دہقان بیل نو آموز کو اپنے کام میں
آراستہ کرتے تھے بہت سی آوازیں دردناک اُسکے کان میں
پہونچاتے تھے چنانچہ تیلیوں کی رسم ہے کہ بیل کی تعلیم کیوقت کلام
موزوں دردناک لہجہ میں کہا کرتے ہیں اسی طریقہ سے دہقان بیل
کے پیچھے آواز کرتا تھا اچانک بیل نے سرکشی کی دہقان نے اسکی
پیٹھ پر ایک کوڑا مارا حضرت مرشد آفاق کوڑے کی آواز سنتے
ہی آہ کرکے بیقرار ہوئے شیرہ نیشکر کی کڑاہی میں کہ جوش کرتا
تھا اوسمیں گر پڑے تمام آدمیوں نے نہایت جلدی سے
ہاتھوں ہاتھ لاکر کپڑے کہ شیرہ اور گڑ وغیرہ سے
آلودہ ہوگئے تھے تن مبارک سے نکالے کیا دیکھتے ہیں
کہ کوڑے کے زخم کا نشان پیٹھ مبارک پر اوبھرا ہوا
اور کھال پھٹی ہوئی ظاہر ہے دیکھنے والوں کی حیرت زیادہ
ہوئی خاص لوگوں نے دریافت کیا کہ وحدت وجودیہی ہے
چنانچہ کتاب فوائد الفواد میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت
سلطان المشائخ فرماتے تھے کہ ایک بزرگ [illegible]
ایکدن آدمی کھانا کھاتا تھا اسکا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

برآمدہ بود گویند بجناب سلطان المشائخ عرض کرد کہ حالت دیگرے بدیگر اثر کند اما نمیدانم کہ حقیقت حال چگونہ است در جواب آن فرمودند روح چوں قوی میشود بکمال میرسد قلب را جذب میکند پس بحکم اتحاد ہرچہ بر قلب رسد روا باشد کہ اثر آں بر قالب ظاہر شود ایں نقل از کتاب فوائد الفواد بجہت سند درد انکار منکر بتحریر درآمدہ تا مدعی را گنجائش انکار نباشد الحمد للہ علےٰ ذالک نقل است کہ حضرت مرشد آفاق را عیال بسیار و درویشاں بیشمار بودند و معاش بعسرت میگذشت کل سر سید گلبن وجود برگزیدہ حضرت رب المعبود بندگی شیخ داؤد قدس سرہٗ نظر بر کثرت اطفال واہل وعیال نمودہ دو روپیہ روزمرہ بجہت خرچ ز سرکار خود مقرر فرمودہ بودند بلاناغہ میرسید بحسب نرخ بازار غلہ وغیرہ انچہ سرانجام می یافت آش ویا نان پختہ بے کم وزیادہ ہرکدام مساوی قسمت میفرمودند وایام بسر می بردند اتفاقاً حضرت شیخ قدس سرہٗ روزے صبح ادا نمودہ در حجرہ تشریف بردہ زنجیر محکم کردند تا مدت دو سال درنکشودند وحالتے روداد دریں مدت یکقطرہ آب ویا یک چمچہ آش از حلق فرو نبردہ بعد انقضاء ایام مذکورہ افاقت روداد امر کردند کہ ہمہ یاراں حاضر آیند وازواقعات وواردات خود ہا بعرض رسانند جمیع خلفاء ودرویشاں صاحب قال مثل شیخ عبد القادر سنوری وسید غریب ساکن کیرانہ وشیخ سوندہا بہوبری وشاہ محمد شاہ آبادی حالات خود را بحضور انور گذارش نمودند چوں نوبت بحضرت مرشد آفاق رسید از راہ عاطفت پرسیدند آنچہ دو روپیہ روزینہ بجہت خرچ اخراجات ما یحتاج کساں خود از سرکار می یافتند دریں مدت موقوف ماندہ باشد معاش چگونہ گذشت اول احوال گذران بیان کنند حضرت مرشد آفاق عرض کردند بتوجہات پیر مرشد بآسودگی گذشت دو عدد ہاون چوبی شالی کوب ودو عدد سنگ آسیا در صحن فقیر خانہ مرکوز ست

کرکے دکھلایا تو اوس چمڑے کے تسمہ کا اثر پیٹھ مبارک پر موجود تھا کھینے والے نے سلطان المشائخ کی درگاہ میں عرض کیا کہ کہ ایک کی حالت کا اثر دوسرے میں ہوتا ہے لیکن میں نہیں جانتا ہوں کہ حقیقت حال کسطرح ہے اُسکے جواب میں فرمایا کہ جب روح قوی ہوتی ہے انتہا پر پہنچتی ہے قلب کو جذب کرتی ہے پس اس اتحاد کی وجہ سے ایک کا اثر دوسرے کو محسوس ہوتا ہے یہ نقل کتاب فوائد الفواد سے وحدت الوجود کی سند کیلئے منکر کے انکار رفع کرنے کے لئے تحریر میں آئی تاکہ مدعی کو گنجائش انکار کی نہ ہو الحمد للہ علےٰ ذالک نقل ہے کہ حضرت مرشد آفاق کی اولاد و درویش بہت تھے معاش تنگی سے گذرتی تھی گلبن وجود برگزیدہ حضرت رب المعبود بندگی شیخ داؤد قدس سرہٗ نے اولاد ومتعلقین کی کثرت کا خیال کرکے دو روپیہ یومیہ خرچ کے لئے اپنی سرکار سے مقرر فرمائے تھے بلاناغہ پہونچتے تھے بازار کے نرخ کے موافق غلہ روزانہ خرید کر کھانا پکاکر بلا کسی کمی زیادتی کے ہر آدمی کو کھانا برابر تقسیم فرماتے تھے اسیطرح گذر اوقات ہوتا رہا اتفاقاً حضرت شیخ قدس سرہٗ ایک روز صبح کی نماز ادا کرکے حجرہ میں تشریف لے گئے زنجیر بند کرلی دو سال تک دروازہ نکھولا اس حالت میں ایک پانی کا چمچہ اور کھانیکا حلق میں نہیں پہونچا ایام مذکورہ کے گذرنیکے بعد افاقت ظاہر ہوئی حکم کیا کہ تمام یار حاضر ہوں اور اپنے واقعات کو عرض کریں تمام خلیفہ درویش صاحب حال وقال مثل شیخ عبد القادر سنوری وسید غریب ساکن کیرانہ وشیخ سوندہا بہوبری وشاہ محمد شاہ آبادی نے اپنے حالات کو حضور انور میں عرض کیا جبکہ حضرت مرشد آفاق کی نوبت پہونچی از روے مہربانی کے پوچھا جو کہ دو روپیہ روزینہ ضرورت کے موافق اپنے آدمیوں کے اخراجات کے لئے معاش سرکار سے پاتے تھے اس مدت میں موقوف رہی کس طرح گذری پہلی گزران کا حال بیان کرو حضرت مرشد آفاق نے عرض کیا کہ پیر مرشد کی توجہات سے آرام سے گزرا دو عدد دہان کے کوٹنے کی چوبی اوکھلی دو عدد چکی فقیر کے گہر کے صحن میں گڑی ہوئی ہیں اور اکثر

واکثر عالم‌نسا رقوم دوگرد و گوجران برائے سائیدن و کوفتن
می آمدند شالی برنج اعلیٰ برآورده وسبوس ازاں صاف نموده
و بزعم آنکه میرفتند قشرے که بر ہاون ہا افتاده می ماندند از مالکان
اجازت آں گرفته از آسیا گذرانیده نانہا پخته مع وابستگاں
میخوردیم و شکر ایزد تعالیٰ بجا می آوردیم و آں ایام موصوف
بسیار خوش گذرانیدم آنحضرت بسیار تحسین نموده فرمودند
که شما شاه باز معرفت الٰہی ہستید ایں چنیں جهاد از کسے دیگر
بوقوع نیاید مگر ازاں کسے که موہبت الٰہی باشد دیگر معمول
حضرت مرشد آفاق چناں بود آنچه بعد از فاقه دویم یا سیوم
چیزے نقد میسر میشد از بازار شالی یا غله دیگر خادمان خرید
می آوردند و بعرض میرسانیدند که ایں قدر غله شالی از بازار خرید
آورده ایم میفرمودند بقدر پنج آثار برنج اعلیٰ ازیں جمله
برآورده نگاه دارند و باقی شالی را سائیده نانہا پخته قسمت
نمایند و آں برنج برائے صادر و وارد داشته باشد که
رسول خدا مہمان را عزیز و دوست داشته اند شیر گوسفندان
به مہمانان میخورانیدند و خود بفاقه میگذرانیدند مہمان را
حرمت کردن سنت رسول صلی اللہ علیه وسلم ست الحمد للہ
علیٰ ذالک

## فصل چہارم

دربیان ریاضات و مجاہدات
حضرت پیر دستگیر قدس سره بعضے پیش از خلافت و بعضے
بعد آں و احوال سوزش و مستی و قناعت چنیں نقل می کنند
چوں حضرت پیر دستگیر از خدمت عالی متعالی مرشد آفاق
حضرت شاه ابوالمعالی قدس سره مرخص شدند تا سه روز
حالت مستی و شورش و جنوں غالب ماند چنانچه از دہان مبارک
کف جاری و از آبادی نفرت و بیزاری بود و با ہیچکس
موانست نداشتند بعد از سه روز در مسجد فاضل محمد قانونگو
که واقع ہست در قصبه کہرام سکونت ورزیده بیاد الٰہی
مشغول شدند و ہمراں محل شخصے سرود میکرد و بر سر
دستارے بست چوں بمزاج مبارک بسبب شورش و جنوں
نافرمانی وے ناپسند آمد بے اختیار از زبان مبارک ایں کلمه

عورتیں دوکرد و گوجر قوم کی کوٹنے اور پیسنے کیواسطے آتی تہی اور
دہان کے عمدہ چاول نکالکر اور بہوسی صاف کرکے لیجاتی تہی
بہوسی که جو اوکہلی پر پڑی رہتی تہی اُسکے مالکان سے اجازت
لیکر چکی میں پیسکر روٹیاں پکاکر مع متعلقین کے کھاتے تھے اور
خدا کا شکر بجالاتے تھے اور ایام موصوف ہمنے بہت اچھی طرح
بسر کئے آنحضرت نے تحسین فرمائی که تم معرفت الٰہی کے شاہباز ہو
ایسا جہاد سوائے اُس آدمی کے که جسپر خدا کا انعام ہو کبھی دوسرے
سے ظاہر نہیں ہوا دوسرے معمول مرشد آفاق کا ایسا تھا که دوسرے
یا تیسرے فاقه کے بعد نقد وغیرہ میسر ہوتا تہا بازار سے دہان یا
غله خادمان خرید کر لاتے تھے اور عرض کرتے تھے که اتنا غله دہان
بازار سے ہم خرید لائے فرماتے تھے که بقدر پانچ سیر کے چاول عمدہ
تمام میں سے نکال کر رکھلو اور باقی دہان کو پیسکر روٹیاں پکاکر
تقسیم کردو اور وہ چاول صادر و وارد مہامان کے لئے
رہینگے اس لئے که رسول خدا صلی اللہ علیه وسلم
مہمان کو عزیز و دوست رکھتے تھے بکریوں کا دودہ
مہمانوں کو پلاتے تھے اور خود فاقه کرتے تھے مہمان کی
عزت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله واصحابه وسلم کی
سنت ہے الحمد للہ علیٰ ذالک

## فصل چہارم

حضرت پیر دستگیر
کے مجاہدات اور ریاضتوں کے بیان میں کچھ خلافت سے پہلے
اور بعض اُسکے بعد اور حالات سوزش و مستی و قناعت کے ایسا
نقل کرتے ہیں که جب حضرت پیر دستگیر مرشد آفاق حضرت شاہ
ابوالمعالی قدس سره کی خدمت عالی متعالی سے رخصت ہوئے تین
روز تک مستی اور شورش کی حالت اور جنون غالب رہا چنانچه
مونہه مبارک سے کف جاری اور آبادی سے نفرت تھی اور کسی
سے اُنس نہیں رکھتے تھے تین روز کے بعد فاضل محمد قانونگوے کی
مسجد میں جو که قصبه کہرام میں واقع ہے سکونت اختیار کرکے
یاد الٰہی میں مشغول ہوئے اور اُسجگه ایک آدمی گاتا تہا اور سر پر
پگڑی باندہے ہوئے چونکه بسبب شورش و جنون اُسکی نافرمانی
مزاج مبارک کو ناپسند ہوئی بے اختیار زبان سے یه کلمه جدا ہوا

سر زد جوانا مرگ باز نمی آئی و بیہودہ میسر لی بقدرت
الٰہی در عرصہ دو پاس رخت ہستی ازیں جہان فانی بربست
اتفاقاً روزے از مسجد مذکور بیرون آمدہ غلیل بدست گرفتہ
بشکار طیور پرداختند روزے طائرے بزبان حال میگفت
کہ اے میران جیو برائے تغذیہ جان ولذتِ زبان جانہائے
طائران میکشی بعید از خدا پرستی می نماید پیر دستگیر بمجرد
استماع ایں کلام بہ انتباہ تمام غلیل را بشکست و ترک
شکار گرفتند بعدہٗ در مسجدے کہ بصحن آں درخت بیر نو سبز
استادہ بود بہ نشستند و بیاد الٰہی مشغول و مستغرق
گشتند و نیز منقول ست در حینیکہ از شاہ قاسم قدس سرہٗ
رخصت شدہ بیرون تکیہ آمدند ہماں درویش سابق الذکر
بر در خانقاہ نشستہ بود و کمالات پیر دستگیر معائنہ نمودہ بود
علم کیمیا میدانست بخدمت عالی عرض کرد کہ احتیاج
پوشش و خورش بہر انسان لاحق ست باید کہ ایں نسخہ یاد
گیرند و بخاطر دارند گاہے بوقت حاجت بکار خواہد آمد حضرت
پیر دستگیر میفرمودند کہ ازاں درویش آموختم و بخاطر داشتم
و در تمام عمر خویش بقدر قیمت یک ثوب پاجامہ یکمرتبہ بعمل
آمدہ بار دیگر برائے ساختن نقرہ یا طلا خواہش خاطر نگردیدہ
نہ حاجتے در پیش آمدہ کہ ضرورت افتد بلکہ ازاں امر اکراہ
است و نیز منقولست کہ مسجد مذکور کہنہ و منہدم بود زیر
محراب سکونت اختیار کردند و تنہ ہا درخت بر تمام صحن
محیط گشتہ جانوران کہ براں مے نشستند و بیخال می افگندند
اکثر پارچہ و فرش مسجد ناپاک و غلیظ میشد روزے بخاطر
مبارک بگذشت اگر اہالی مسجد ایں درخت را بریدہ مسجد را
تعمیر سازد و مسقف کند از بیخال جانوران محفوظ گردد مسجد ہم
تیار میشود اتفاقاً روزے بجہتہ تفرج بیرون تشریف
فرمودند تنہ ہا درخت بغیر صدمات بادو تیشہ و تبر خود بخود بر
زمیں افتادند بعد دیر یکہ تشریف آوردند چوبہا افتادہ دیدند
بر داشتہ طرفے گذاشتہ مالک مسجد را آرزو دلبود کہ درخت را بریدہ

کہ اے جوانا مرد تو باز نہیں آتا اور بیہودہ گنائے جاتا ہے
خدا کی قدرت سے دو گھڑی کے بعد وہ مرگیا اسی روز مسجد سے
باہر آکر غلیل ہاتھ میں لیکر جانوروں کے شکار میں مشغول ہوئے
ایک روز ایک جانور نے زبان حال سے کہا کہ اے میراں جیو
جان کی غذا اور زبان کے مزہ کیلئے جانوروں کو مارتے ہو خدا پرستی
سے دور دکھائی دیتا ہے اس کلام کے سنتے ہی کامل بیداری
کیساتھ غلیل کو توڑا شکار کرنا ترک کیا اُسکے بعد مسجد میں
کہ اس کے صحن میں ایک درخت بیری کا موٹا سبز کھڑا تھا
قیام کر کے اوقات بسری کی اور خدا کی یاد میں مشغول
اور مستغرق ہوئے اور منقول ہے کہ جسوقت شاہ قاسم قدس
سرہٗ سے رخصت ہو کر تکیہ سے باہر آئے وہی سابق الذکر فقیر
خانقاہ کے دروازہ پر بیٹھا تھا اور پیر دستگیر کے کمالات کا
معائنہ کئے ہوئے تھا کیمیا کا علم جانتا تھا خدمت عالی میں
عرض کیا کہ کھانے پینے کی ضرورت انسان کی ساتھ لاحق
ہے چاہئے کہ یہ نسخہ یاد کریں بوقت ضرورت کام آوے گا
حضرت پیر دستگیر نے فرمایا کہ اس فقیر سے میں نے نسخہ سیکھا
اور یاد رکھا اپنی تمام عمر میں ایک پاجامہ کے کپڑے کی مقدار
ایکدفعہ کام میں آیا دوبارہ چاندی و سونا بنانیکی خواہش
دلمیں نہوئی اور نہ کوئی حاجت لاحق ہوئی کہ ضرورت ہوتی
بلکہ اس امر سے کراہیت ہے اور یہ بھی منقول ہے کہ مسجد مذکور
پرانی و منہدم تھی محراب کے نیچے سکونت اختیار کی اور درخت
کا تنہ تمام صحن میں محیط ہوا جانور کہ اسپر بیٹھتے تھے اور بیٹ
کرتے تھے اکثر کپڑا اور فرش مسجد کا ناپاک ہوتا تھا ایک روز خاطر
میں گذرا کہ اگر مسجد والے اس درخت کو کٹوا کر مسجد کی تعمیر کریں
اور چھت ڈالیں ان جانوروں کی بیٹ سے حفاظت ہو جاوے مسجد بھی
تیار ہو اتفاقاً ایکروز سیر کیلئے باہر تشریف لائے درخت کا تنہ بغیر
صدمات ہوا و بسولے و کلہاڑے کے خود بخود زمین پر گرا اور تھوڑے
بعد تشریف لائے لکڑیاں پڑی ہوئی دیکھیں اٹھا کر ایکطرف کر دیں
مسجد کے مالک کو بھی آرزو تھی کہ درخت کو کٹوا کر مسجد تیار کرے

مسجد را تیار سازد از سر نو مسجد و حجرہ تعمیر ساخت چنانچہ
الحال حجرہ و مسجد داخل است در خانقاہ الحمد للہ علی
ذالک۔ نقلست از بابا بھولا ناتھ جوگی کہ مقرب طالب
و مرید و محرم اسرار حضرت پیر دستگیر بود و اکثر اوقات از معمولات
گیان و دھیان خود بحضور حضرت پیر دستگیر عرض میکرد و تقرب
کمال داشت و میگفت کہ روزے حضرت پیر دستگیر سرگذشت
خود چنان بیان میفرمودند کہ فقیر بموجب امر حضرت مرشد
آفاق بزیارت پیران پیر قطب فلک طریقت آفتاب سپہر
معرفت کعبہ ارباب دین قبلہ اہل یقین حضرت خواجہ
معین الحق والدین قدس سرہ العزیز مشرف و مستفید گردیدم
از جناب عالی امر شد کہ در کوہ سیر نماید گفتم اجابت و علیہ
جان و دل نہادہ آن روز بقدر چہل کروہ مسافت طے کردہ
لیکن درین اثنا در ہیچ جا از آبادی اثرے یافتہ نشد بلی
از وحوش و طیور ہم نشانے و آثار نبود آخر روز بالا کوہ
یک بزرگے بنظر آمد چون از دور بر فقیر نگاہ کرد فرمود دور
باش عرض کردم کہ مسافر غریبم و مسافرم و شب درینجا وارد
گردیدہ ازین جہت لاچارم فرمودند زیر ظلال درخت فرود
آئید در انجا نشستم چہ می بینم کہ یک شیرے غران معہ رمہ
گوسفندان می آید آن بزرگوار گوسفندان را بجا بجا بنشاند
و شیر یکطرف بنشست و شیر گوسفندان را دوشیدہ چیزے
از شیر از ان جملہ قدرے خود تناول نمود و یک پیالہ بہ
فقیر عطا فرمود باقی بہ شیر خورانید روز دیگر بدستور پیشتر روانہ
گردیدم تا چہل کروہ مسافت طے کردم ہیچ آبادی و از وحوش
و طیور اثرے ندیدم آخر روز یک بزرگے پیدا شد از دور دید
بہ آواز بلند ندا کرد کہ کجا می آئی ہمانجا قرار گیر قیام و آنجا اسباب
الماکولات و مشروبات ہیچ ندیدم آن بزرگوار وقت
افطار بقدر اشتہا طعامے مرحمت فرمود کہ در تمام عمر خود
بآن لذت گاہے نخوردہ و نچشیدہ ام سیر نخوردہ و شبا
بسر بردم علی الصباح فرمودند کہ فرمودہ کعبہ ارباب

اور نئے سرے سے حجرہ و مسجد تیار کیا چنانچہ اب مسجد و حجرہ
خانقاہ میں داخل ہے الحمد للہ علی ذالک۔ بابا بھولا ناتھ
جوگی سے نقل ہے جو حضرت پیر دستگیر کا مقرب اور رازدار مرید
تھا اور اکثر اوقات اپنے گیان اور دھیان کے مقولات
حضور حضرت پیر دستگیر میں عرض کرتا تھا اور تقرب کمال کا
رکھتا تھا کہ ایک روز حضرت پیر دستگیر اپنی سرگذشت
اس طرح سے بیان کرتے تھے کہ فقیر حضرت مرشد آفاق کے
حکم کے مطابق پیران پیر فلک طریقت قطب اور سپہر معرفت
آفتاب دینداروں کے کعبہ اہل یقین کے قبلہ حضرت خواجہ معین الحق
والدین قدس سرہ العزیز کی زیارت سے مشرف و مستفیض ہوا
جناب عالی سے حکم ہوا کہ پہاڑ پر سیر کرو میں نے جان و دل سے قبول
کیا اسی روز چالیس کوس کی مقدار مسافت طے کی لیکن اوس اثنا
میں کہیں جگہ آبادی نہ تھی بلکہ وحشی اور پرندوں سے بھی کوئی
علامت اور نشان نہ تھا شام کو پہاڑ پر ایک بزرگ نظر آیا
جنہوں نے دور سے فقیر کو دیکھا فرمایا دور رہو میں نے عرض کیا کہ میں غریب
ہوں اور مسافر ہوں اور رات کو اس جگہ آیا ہوں اور ناچار ہوں
فرمایا فلانے درخت کے سایہ میں ٹھہرو میں اسجگہ بیٹھ گیا دیکھتا
ہوں ایک شیر گرجتا ہوا بکریوں کے ریوڑ کی ساتھ آتا ہے اس
بزرگ نے بکریوں کو جگہ بجگہ بٹھایا اور شیر ایک طرف بیٹھ گیا
اور دودھ بکریوں کا نکالا کسیقدر اس میں سے خود تناول فرمایا اور
ایک پیالہ فقیر کو عطا فرمایا بقایا شیر کو پلا دیا دوسرے روز دستور
کے موافق میں روانہ ہوا تا کہ چالیس کوس کی مسافت طے کرلی
بستی اور وحشی پرندوں سے میں نے کوئی نشان نہ دیکھا شام کو
ایک بزرگ ظاہر ہوئے اور دور سے دیکھکر باواز بلند پکارا کہ تو
کہاں سے آتا ہے میں اسی جگہ ٹھہر گیا اور میں نے اسباب ماکولات
اور مشروبات سے کچھ نہ دیکھا اس بزرگ نے افطار کیوقت
بقدر خواہش کھانا عنایت فرمایا میں نے اپنی ساری عمر میں
ایسی لذت کیساتھ کبھی نہ کھایا تھا اور نہ چکھا تھا میں نے پیٹ بھر کے
کھایا اور شب بسر کی صبح ہی ڈھنی پیشواؤں کے کعبہ اہل یقین کے

قبلهٔ اہل یقین حضرت خواجہ معین الدین قدس اللہ سرہ العزیز
از دل و جان قبول کردم پیش بیائید و زبان ما بلیسید
ہمچناں کردم فرمودند تا روز قیامت کوس صولت و عظمت
از شرق تا غرب بنام شما خواہند نواخت و روز بروز بلند
آوازہ خواہد شد بمجرد لیسیدن زبان پردہ حجاب از رویم بکشود
و قسمے انوار تجلیات رو نمود کہ بیان آں ممکن نیست فرمودند حالا
رخصت شوید و از جانب ما بہ پیر خود سلام برسانید فقیر از انجا
رخصت شدہ شاداں و دواں بہ حضرت اجمیر رسیدہ بہ آستانہ
بوس و بزیارت جناب عالی مشرف گردیدہ بعدہٗ از آنجناب
ہم حکم رخصت صادر شد و ارشاد گردید کہ بہ پیر خود سلام
رسانند فقیر بموجب امر اقدس روانہ شدہ بعد طے منازل
بمنزل مقصود رسید و جبین نیاز بہ آستانہ بارگاہ حضرت
مرشد آفاق بسائیدہ و بشرف قدمبوسی مشرف گردید تحفہ
پیام سلام بعرض رسانیدم صلوٰۃ بر رسول علیہ السلام
فرستادہ فرحناک و منبسط خاطر گردیدہ نوازشہا فرمودند
الحمد للہ علیٰ ذالک نقل ست در ایام اوائل در مسجد سابق الذکر
چاہے بود شہتیرے در قطر او گذاشتہ حضرت پیر دستگیر بر آں
شہتیر بیاد الٰہی مشغول بنشستند و بانفس خود مجادلہ میکردند کہ اگر
بغنودے و غافل شدے در چاہ خواہی افتاد و ہلاک خواہی شد
و اگر براستی طریق عبادت بجا آوری علی الصباح ترا آرام
و آسائش خواہم داد چوں روز می شد بر دوختن گدڑی
مشغول میگشتند و یا بسیر صحرا میرفتند باز شب ہماں مجادلہ
در پیش میکردند تا مدتے بریں منوال بریاضت شب و روزے
گذرانیدند و ہرگز آرام یک لمحہ و یک لحظہ بر جسم و جاں خود روا
و منظور نمی داشتند الحمد للہ علیٰ ذالک۔ نقل ست قبلہ
حضرت پیر دستگیر بجناب حضرت مرشد آفاق ارادت آوردند
مدور و نزدیک ایں خبر شائع و واضح گردید و بسمع مبارک
برہان العارفین حجۃ الواصلین شیخ محمد بندگی کہ برادر حقیقی
آفتاب سپہر شریعت و بدر فلک طریقت برگزیدہ حضرت

قبلہ حضرت خواجہ معین الدین قدس سرہٗ کا فرمان جان اور
دل سے قبول کیا سامنے آؤ اور ہماری زبان چاٹو میں نے اسی
طرح سے کیا فرمایا قیامت کے دن تک مشرق سے مغرب تک
تمہارا آوازہ بلند ہوگا اور ہمیشہ تمہاری شہرت زیادہ ہوتی
رہیگی زبان کے چاٹتے ہی میرے چہرے سے حجاب کا پردہ
کھلا اور ایسی تجلیات ظاہر ہوئیں کہ جو بیان میں نہیں آسکتی
اور فرمایا کہ ہماری جانب سے اپنے پیر کو سلام پہنچانا فقیر جگہ
سے رخصت ہوکر شاداں و دواں اجمیر کی درگاہ میں پہونچکر
چوکھٹ چومی اور زیارت عالی سے بزرگی حاصل کی اُسکے بعد
جناب سے بھی رخصت کا حکم صادر ہوا کہ اپنے پیر کے پاس ہمارا
سلام پہنچانا موافق حکم پاک کے روانہ ہوا منزلیں طے کرنیکے بعد
منزل مقصود پر پہونچا اور جبین نیاز کو حضرت مرشد آفاق کی
درگاہ کی چوکھٹ سے گھسا اور قدمبوسی سے مشرف ہوا سلام
و پیام کا تحفہ عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود
بھیجکر خوش و خرم ہوکر عنایات فرمائی الحمد للہ علے
ذالک نقل ہے پہلے زمانہ میں مسجد میں ایک کنواں تھا اُسکے
قطر میں شہتیر رکھکر پیر دستگیر اُس شہتیر پر یاد الٰہی میں مشغول
ہوتے تھے اور اپنے نفس کی مخالفت کرتے تھے کہ اگر تو سویا یا
غافل ہوا کنوئیں میں گر جائیگا اور ہلاک ہوجاویگا اور
اگر تو سچائی کے ساتھ عبادت کا طریقہ بجا لاویگا صبح کو
تجھکو آرام و آسائش دونگا جبکہ دن ہوتا تھا گدڑی سینے میں
مشغول ہوتے تھے یا جنگل کی سیر کے واسطے تشریف لیجاتے
پھر رات کو وہی لڑائی درپیش کرتے ایک مدت تک اسی طریقہ
پر خوشی کے ساتھ رات اور دن گذارتے تھے اور ہرگز اپنے
جان اور جسم پر ایک لمحہ و یک لحظہ آرام جائز اور منظور
نہیں رکھتے تھے الحمد للہ علیٰ ذالک نقل ہے جس وقت حضرت
پیر دستگیر حضرت مرشد آفاق کی درگاہ میں معتقد ہوئے زمانہ میں
یہ خبر پھیلی اور ظاہر ہوئی برہان العارفین حجۃ الواصلین شیخ محمد بندگی
جو کہ حقیقی بھائی آفتاب سپہر شریعت و بدر فلک طریقت برگزیدہ

رب المعبود حضرت شیخ داؤد بندگی گنگوہی قدس سرہٗ بودند
خبر رسید بخدمت حضرت مرشد آفاق گفته فرستادند اطلاع
یافته سیدزاده از سادات سیوانه باینخاندان ارادت آورده
باینجانب هم شوق دیدنش غلبه نموده البته بفرلیسند حضرت
مرشد آفاق فرمودند میرانجیو بگنگوه باید رفت عرض کردند
غلام تابع امرست همانوقت از انبهٹه بگنگوه روانه شدند
مسافت پنج کروه خواهد بود وقتیکه بسعادت قدمبوس
مشرف شدند حضرت بندگی قدس الله سره العزیز تفقد
بحال ایشان مبذول فرموده طلب استفسار خیر و عافیت
نمودند عرض کردند بتوجهات پیر مرشد بخیریت ست تعظیم
و تکریم بجا آوردند تا دیر خاموش نشسته ماندند هیچ سخنے
درمیان نه آمد بعده رخصت یافته بجناب مرشد آفاق
رسیده رو ئیداد بعرض رسانیدند روز دویم حضرت شیخ
محمد بندگی قدس سره بدست و زبانی همشیرزاده خود پنج روپیه نقد
و مبارکباد و پیغامے گفته فرستادند که در دام شما شهباز
معرفت الٰهی آمده است مبارک باشد در تهنیت آں پنج
روپیه را شیرینی تقسیم نمایند رسول موصوف پیغام رسانید
و هدیه مع مبارکباد بگذرانید آنحضرت شکر ایزد سبحانه تعالیٰ
بجا آوردند و شادیها نمودند نقل ست بزبانی قدوة الواصلین
میاں امین خاں و شیخ موسیٰ و حاجی هبتہ الله و جان محمد
رحیم الله که برادر دینی و از یاران خاص پیر دستگیر و همیشه
بخدمت عالی باریاب بوده اند حالات و واقعات چنیں
بیان ست وقتیکه بعد بیعت حضرت مرشد آفاق ارشاد
فرمودند که در کهرام یکجا نشسته بیاد الٰهی مشغول باشید و
هرگز قصد آمدن اینطرف نکنید من خود آنجا خواهم رسید
بموجب امر اقدس رخصت گرفتند و در قصبه کهرام بحجره
مسجد بذکر و اشغال مشغول گشتند و از شام تا صبح و از صبح
تا شام دو پهر روز و از نماز ظهر تا نماز شام بیاد الٰهی مستغرق
می بودند و نماز پنجوقتی با جماعت ادا نموده بدریچه این حجره

حضرت رب المعبود حضرت شیخ داود بندگی گنگوہی قدس سرہٗ
کے ملنے اُنکے کان مبارک میں خبر پہونچی حضرت مرشد آفاق
کی خدمت میں کہلا کر بھیجا سُنا گیا کہ ایک سیدزادہ
سادات سیوانہ سے اِس خاندان کا اعتقاد رکھتا ہے ہمکو
بھی اُس کے دیکھنے کا شوق غالب ہے اونکو بھیجیں حضرت
مرشد آفاق نے فرمایا میرانجیو گنگوہ جانا چاہئے عرض کی
غلام حکم کا تابع ہے اسیوقت انبہٹہ سے گنگوہ روانہ ہوئے
پانچ کوس کی مسافت طے کی تھی جسوقت قدمبوسی کی سعادت
سے مشرف ہوئے حضرت بندگی قدس اللہ سرہ العزیز نے
اُنکے حال پر مہربانی فرماکر خیر و عافیت کے دریافت کرنیکی خواہش
کی عرض کیا پیر مرشد کی عنایات سے بخیریت ہوں تعظیم و تکریم
بجالائے تھوڑی دیر خاموش بیٹھے رہے کوئی بات درمیان
نہ آئی اجازت پاکر مرشد آفاق کی درگاہ میں پہونچکر حقیقت
عرض کی دوسرے روز حضرت شیخ محمد بندگی قدس سرہٗ نے
اپنے بھانجہ کی معرفت پانچ روپیہ نقد اور مبارکباد اور پیغام کہلاکر
بھیجا کہ تمہارے دام میں شاہباز معرفت الٰہی آیا ہے مبارک ہو
اور اُسکی مبارکبادی دینے کے لئے پانچ روپیہ کی شیرینی تقسیم کریں
قاصد موصوف نے پیغام پہونچایا اور تحفہ مع مبارکباد پیش کیا
آنحضرت پاک اور بلند خدا کا شکر بجالائے اور نہایت خوش
ہوئے نقل ہے قدوة الواصلین میاں امین خاں اور شیخ موسیٰ
اور حاجی ہبتہ اللہ اور جان محمد رحیم اللہ کی زبانی کہ خاص پیر
دستگیر کے دینی برادر و یاران سے ہیں اور ہمیشہ خدمت عالی میں
باریاب رہے حالات اور واقعات کا بیان اس طرح ہے کہ
بیعت کے بعد اسوقت مرشد آفاق نے ارشاد فرمایا کہ کہرام میں
ایک جگہ بیٹھکر یاد الٰہی میں مشغول ہو ہرگز اسطرف کے آنیکا ارادہ
نکرو میں خود وہاں پہونچوں گا پاک حکم کے موافق اجازت لی اور
قصبہ کہرام کی مسجد کے حجرہ میں ذکر اور وظیفوں میں مشغول ہوئے
اور شام سے صبح تک اور صبح سے شام دوپہر دن تک اور ظہر کی
نماز سے مغرب کی نماز تک یاد الٰہی میں مشغول رہتے تھے اور

و مسجد واقع بود چون آواز تکبیر بسمع مبارک میرسید در حجرہ ادا کردہ
فرائض داخل جماعت میگذاردند و سنن بحجرہ خویش میخواندند
وخود بیفرمودند کہ دراں ایام شب و روز ذکر جہر چہل ہزار
مرتبہ با مرشد ادا میکردم نظام الدین نام چوڑی فروش
کہ برادر دینی بود و رابطہ اتحاد بدرجہ کمال میداشت باو
فرمودہ بودند کہ بعد روز سیوم یک نان شالی و قدرے رشتہ ہا
تافتہ بطاق مسجد گذاشتہ برود بموجب امر بجا می آورد بعد
سہ روز یک پارچہ نان در آب تر کردہ تناول میفرمودند
و بہ نیم شب ہرگاہ تمام خلائق بجا نہائے خود می آسود از
کوچہ و بازار لتہا چیدہ و بدست خود شست و شو نمودہ دوپہر کہ
وقت فرصت بود بر گدڑی و پاجامہ چسپانیدہ می دوختند
ہمی روش دوازدہ سال شب و روز بسر بردند و زینہار
باخلائق الفتے نگرفتند بعد انقضاء مدت مذکورہ حضرت مرشد
آفاق ناگہاں بہماں مسجد تشریف آوردند حضرت پیر دستگیر
بمجرد استماع آواز فرخندہ تشریف شریف بے تابانہ از
حجرہ بر آمدہ جبین نیاز بر اقدام مبارک بسائیدند چوں حضرت
مرشد آفاق بر لباس شاں نظر کردند کہ پاجامہ صد تو مثل
گدیلہ از ہر جا کہ بسبب اندراس گسستہ می شد براں لتہا
می چسپانیدند و بدن مبارک بسیار حقیر و نزار ست فرمودند
کہ اے میرا نجو نہایت ضعیف و نحیف دیدم سبب چیست عرض
کردند پیر مرشد سبب آنست کہ در نظر خلائق حقیر باشم فرمودند
ایں چہ حرفیست شما خود بنظر خلق معزز باشید بلکہ عالم را از
نظر خود بیندازید بعد از دوازدہ سال آں پاجامہ و گدڑی
جدا کردہ پوشاک دیگر تبدیل فرمودند و آں لباس حاضر الی
یومنا ہذا در تبرکات موجود ست خلق اللہ بزیارت آں فیضہا
برمیدارد و نیز از مردم صادق القول منقول ست ہرگاہ پلاس
شگوفہ می آرد بر حضرت پیر دستگیر جذبہ حق چناں مستولی میشد
کہ در صحرا انگہلہ و کیتل و ہانسی و حصار صحرا نوردی می بودند تا
مدت چہل روز طعام و شراب نمی خوردند مہر دیہے کہ شب

پانچوں وقت کی نماز جماعت کیساتھہ ادا کرتے تھے کہڑکی
کہ جو مسجد اور حجرہ کے درمیان واقع تھی جسوقت تکبیر کی
آواز کان مبارک میں پہونچتی تھی کہولکر فرائض جماعت کے
ساتھہ ادا کرتے تھے اور سنن اپنے حجرہ میں پڑہتے تھے اور خود
فرماتے تھے کہ اُس زمانہ میں رات اور دن میں ذکر جہر چہل
ہزار مرتبہ مرشد کے ساتھہ ادا کرتا تھا نظام الدین نام چوڑی
فروش کہ جو میرا دینی بھائی تھا اور میرے ساتھہ کمال اتحاد رکھتا
تھا اسکو فرمایا تھا کہ تیسرے دن کے بعد ایک ٹکی روٹی
اور تاگے بٹے ہوئے مسجد کے طاق میں چھوڑ کر چلے جانا ارشاد
کی تعمیل کرتا تھا تین روز کے بعد ایک روٹی کا ٹکڑا پانی
میں تر کرکے تناول فرماتے تھے اور آدہی رات جسوقت تمام
آدمی سو جاتے تھے کوچوں اور بازاروں سے پڑے ہوئے ٹکڑے
چنکر اور اپنے ہاتھہ سے دہوکر دوپہر کو کہ فرصت کا وقت ہوتا تھا،
گدڑی اور پاجامہ میں پیوند لگاتے تھے اسی طریقہ سے بارہ
سال دن رات پورے کئے ہرگز مخلوق کے ساتھہ الفت
نہ پکڑتے تھے مدت مذکورہ گذرنیکے بعد حضرت مرشد آفاق اتفاقا
اُسی مسجد میں تشریف لائے حضرت پیر دستگیر نے فوراً پہلی ہی آواز
سنتے ہی بے تابانہ حجرہ سے نکلکر جبین نیاز کو قدم مبارک پر رکھا
جبکہ حضرت مرشد آفاق نے اُنکے لباس پر نظر کی کہ پاجامہ میں
ٹکیاں مثل گدیلہ کے جہاں کہنہ ہونیکی وجہہ سے پھٹا تھا اسپر پیوند
لگاتے تھے اور بدن مبارک بیحد ضعیف اور لاغر ہے فرمایا کہ
اے میرانجو میں تمکو بہت کمزور ضعیف دیکھتا اس کا کیا سبب ہے،
عرض کیا پیر مرشد سبب اس کا یہ ہے کہ میں مخلوق کی نظر میں
حقیر رہوں فرمایا کہ یہ کیا بات ہے تم خود مخلوق کی نظر میں
معزز ہو بلکہ عالم کو اپنی نظر سے گراؤ بارہ سال کے بعد وہ پاجامہ
اور گدڑی جدا کرکے دوسری پوشاک تبدیل فرمائی اور وہ لباس
خاص تا الی یومنا ہذا تبرکات میں موجود ہے اللہ کی مخلوق
اُسکی زیارت سے فیض اُٹھاتی ہے اور صادق القول آدمی
سے بھی منقول ہے جسوقت درخت ڈہاک پھولتا تھا حضرت

واقع میشد ہمانجا بیتوتہ فرمودند وقتیکہ این واقعات بضمیر انور
حضرت مرشد آفاق رونق و ہویدا گشت بشغل سہ پایہ
و نماز معکوس ارشاد فرمودند و در ہشت پاس یعنی در تمام
شب و روز بوزن پنج بہلولی آب دال منگ برائے غذا
امر شدہ بود تا دوازدہ سال ہمین غذا و ہمین اشغال
مقید بودند و در مدت مذکورہ گاہے از قسم ماکولات
دیگر و لذائذ و نعمتہا ملتفت نشدند و در ہمین ایام مذکور ست
کہ بمرشد آفاق استغراق باین درجہ طاری بود کہ ہنگام
نماز بآواز بلند خادمے عرض میکرد کہ وقت نماز رسیدہ
است آنزمان آگاہی یافتہ نماز ادا می فرمودند و ازین
عالم ہیچ خبرے نداشتند روزے ہنگام رفاقت مخدرہ
جملہ خاص بی بی صاحبہ والدہ صاحبہ میاں محمد باقر قدس سرہٗ
عرض نمودند کہ عاجزہ بحد بلوغ رسیدہ و کار خیر اینہا منجملہ
فرایض ست خانہا و دیوار ہا منہدم افتادہ و آنحضرت استغراق
فرو بردہ لوازمہ کدخدائی را تدبیر چیست فرمودند کہ میر انجیو را
بگوئید ہمہ سرانجام آمادہ خواہند کرد بی بی صاحبہ زبدۃ المحققین
سید عبد المومن را فرمودند کہ میر انجیو را بطلبند ایشان ہمازدم
روانہ شدند بکہرام رسیدہ در حجرہ بکوفتند پیر دستگیر طلب نام
شان کردند کہ کدام کس در را میکوبد گفتند کہ سید عبد المومن ست
فرمودند کہ سبب تشریف آوردن خود بفرمایند گفتند کہ بی بی
صاحبہ یاد فرمودہ اند گفتند کہ سابق بہ برآوردن اربعین ارشاد
شدہ بود حالا بدین قسم حکم میرسد پس بجا آوردن امر
مرشد بہتر از اربعین ست کمر خدمت چست بستہ ہمان ساعت
روانہ شد بقدمبوس حضرت مرشد آفاق سعادت ابدی حاصل
کردند آنحضرت پرسیدند کیست سید عبد المومن بعرض
رسانید سید بھیکہ بموجب امر قدس حاضر است ارشاد شد
پیش والدہ خود بروند انچہ بفرمایند بجا آرند اندرون رفتہ
بقدمبوس سعادت اندوز گردیدہ عرض کردند کہ غلام حاضر است
ہرچہ امر شود بجا آرد فرمودند کہ کدخدائی ہمشیرہ با شما در پیش ست

پیر دستگیر پر جذبہ حق ایسا غالب ہوتا تہا کہ کہتلہ وہانسی و خصار کے
جنگل میں پہرتے تہے چالیس روز تک کہانا اور پانی نہیں کہاتے تھے
جس گانوں میں رات واقع ہوتی تہی اسی جگہ رات بسر کرتے تہے
جسوقت کہ یہ واقعات روشن دل حضرت مرشد آفاق پر روشن
اور ظاہر ہوئے نماز معکوس اور شغل سہ پایہ کا حکم فرمایا آٹھ پہر
یعنی تمام دن اور رات پانچ بہلولی کی وزن کی موافق مونگ
کی دال کے پانی کا غذا کیواسطے حکم ہوتا تہا بارہ سال تک انہیں اشغال
اور اسی غذا میں مقید رہے اور مدت مذکورہ میں کبہی دوسرے کھانے اور لذائذ
نعمتوں کی قسم سے متوجہ نہ ہوتے تھے اور اسی زمانہ میں مذکور ہے حضرت
مرشد آفاق کو استغراق اسدرجہ طاری ہوا کہ نماز کیوقت ایک خادم
پکار کر عرض کرتا تہا کہ نماز کا وقت آگیا ہے اسوقت خبر پاکر
نماز ادا کرتے تھے اور اس جہان سے کچہہ خبر نہیں رکھتے تھے ایک روز
رفاقت کیوقت میں جناب بی بی صاحبہ یعنی والدہ صاحبہ میاں
محمد باقر صاحب قدس سرہٗ نے عرض کیا کہ عاجزہ کی عمر سن بلوغ کو
پہنچی اور انکی شادی منجملہ فرایض سے ہے گہر اور دیواریں گر پڑیں اور
آنحضرت استغراق کی حالت میں رہے شادی کے لوازمہ کا کیا
انتظام ہوگا فرمایا کہ میر انجیو کو کہیں تمام امور کا انتظام کرینگے بی بی
صاحبہ نے زبدۃ المحققین سید عبد المومن کو فرمایا کہ میر انجیو کو طلب کریں وہ
اسیوقت روانہ ہوئے کہرام میں پہونچکر حجرہ کا دروازہ کھٹکھٹایا پیر دستگیر
نے اسکا نام پوچہا کہ کون شخص دروازہ کو کھٹکھٹاتا ہے کہا کہ سید
عبد المومن ہے فرمایا کہ اپنی تشریف آوری کا سبب بیان کریں کہا
کہ بی بی صاحبہ نے یاد فرمایا ہے کہا کہ پہلے اربعین کے پورا کرنیکا حکم ہوا
تھا اب اس قسم کا حکم پہنچتا ہے چنانچہ مرشد آفاق کے حکم کے بجالانے سے
سعادت ابدی حاصل کی آنحضرت نے پوچہا تو کون ہے سید عبد المومن نے عرض
کیا کہ سید بھیکہ بموجب حکم پاک کے موجود ہے ارشاد ہوا اپنی والدہ کے
پاس جاویں جو کچہہ وہ فرماویں بجالاویں اندر جاکر سعادت
قدمبوس حاصل کر کے عرض کیا کہ غلام حاضر ہے جو کچہہ حکم ہو
بجالائے فرمایا تمہاری ہمشیرہ کی شادی درپیش ہے
اور گہر بے مرمت اور دیواریں شکستہ ہیں بنانا چاہئے اور

دخانہاے مرمت و دیوارہا منہدم افتادہ اند تعمیر باید کرد و تدبیر
ہمہ سوختنی نیز ضرورست حضرت پیر دستگیر ہمانوقت سید عبدالمومن
و شیخ نعمت اللہ و شیخ مدارا ہمراہ خود مددگار گرفتہ بہ تعمیر دیوارہا
و سقفہا مستعد گردیدند تمام روز بدست خود بیل میگرفتند و گل
میکردند و دیوارہا برپا میساختند پیش ازین جسم مبارک از
ریاضت و کم خوری بسیار ناتوان و لاغر بودہ است و در
حین این کار و مشقت بیشمار تمام روز روزہ داشتہ وقت
افطار ہمان غذا و پنج بہلوے آب مونگ اکتفا میکردند تا مدت
سہ ماہ ہمین مہم سرگرم بودہ چار دیواری و یازدہ کوٹھا تیار ساختہ
بعد انفراغ آں تبر بدست گرفتہ از بیشہ صحرا درختہا پلاس بریدہ
اعرابہا بار کردہ از ہیزم ذخیرہ ہا و انبارہا ساختند و ہم شغلی کہ
ارشاد شدہ بودند بلاناغہ بعمل می آوردند و قتیکہ فراغت دست
داد بجہتہ حصول سعادت قدمبوس بحضور فائض النور حضرت
مرشد آفاق حاضر گشتند باریافتگان حضور بجناب
اقدس عرض کردند کہ میر الہ صاحب ہمہ روز روزہ میداشتند
و بکار بیل و تبر می پرداختند و بشام بقدر پنج بہلوے آب
مونگ افطار میساختند و شب بشغل بعمل سہ پایہ بسر می بردند
این چنین محنت و مشقت کہ خارج از قیاس و بیرون از مقتضا
بشریت می نماید بعمل آمدہ حضرت مرشد آفاق از استماع حالات
واقعات مذکورات متعجب و متحیر گردیدہ انگشت حیرت بدندان
گرفتہ فرمودند اے میراں برنفس خود بسیار جبر نمودی غنیمت ست
کہ جان بسلامت آوردی غذا مذکورہ در ہنگام نشستن اولی
بود نہ کہ تمام روز در محنت گذرد و تمام شب بفاقہ بسر برد اگر
درین صعوبات چشم زخم میرسید یا آزارے عارض میگردید
ہم آں بود ا جلبت ہی ربود پس مثل تو کجا پیدا میشد ہم درین
اثنا محاسن شریف خود را بدست مبارک گرفتہ استدعا
از جناب الٰہی چناں کردند خداوندا مارا از روئے این درویش سرور دار
بحرمت النبی و آلہ الامجاد والحمد للہ علیٰ ذلک نقل است بزبانی سید مرتضیٰ
کہ ز بری شاہ و غلام درویش کہ راجپوتان زمینداران دشمرداران موضع

سوختہ کا بھی فکر کرنا ضرور ہے حضرت پیر دستگیر اسیوقت سید
عبدالمومن اور شیخ نعمت اللہ اور شیخ مدا کو اپنی ہمراہ بطور
امداد کے لیکر دیواروں اور چھتوں کی تعمیر کے واسطے مستعد
ہوئے تمام دن اپنے ہاتھ میں پھاوڑے لیکر گارا بنا کر دیواریں
بناتے تھے اس سے پہلے جسم مبارک ریاضت اور کم کھانے
سے بہت کم طاقت اور لاغر ہو گیا تھا اور پھر اس طرح کے کام
میں بیشمار محنت تمام دن روزہ رکھکر اور افطار
کے وقت وہی غذا ایک بہلولی اور پتلی دال کے پانی
پر اکتفا کرتے تھے عرصہ تین ماہ تک اسی کام میں سرگرم
رہکر چار دیواری اور گیارہ کوٹھے تیار کئے فارغ ہونیکے
بعد وہی کلہاڑی ہاتھ میں لیکر جنگل سے ڈھاک کے درخت
کاٹکر گاڑیاں بھر کر لکڑیوں کا ذخیرہ جمع کیا اور حسب معمول کا
کہ حکم ہوا تھا بلاناغہ پورا کرتے تھے جسوقت کہ فراغت ہوئی
سعادت قدمبوسی حاصل کرنیکے لئے حضور فائض النور حضرت مرشد
آفاق میں حاضر ہوئے غلام نے جناب اقدس میں عرض کیا کہ میر الہ جیو
تمام دن روزہ رکھتے تھے اور کلہاڑے اور پھاوڑے کے کام میں
مشغول رہتے تھے اور شام کو پانچ بہلولے کے وزن کے موافق مونگ
کے پانی سے افطار کرتے تھے اور رات کو شغل سہ پایہ میں گذارتے
تھے اس طرح کی محنت و مشقت کہ قیاس سے خارج اور انسانی طاقت
سے زیادہ ہے عمل میں آئی حضرت مرشد آفاق نے حالات اور واقعات
مذکورہ کے سننے سے متعجب اور متحیر ہو کر حیرت کی انگلی کو دانتوں میں
پکڑ کر فرمایا کہ اے میراں تو نے اپنے نفس پر بہت جبر کیا غنیمت ہے
کہ تو جان سلامت لایا غذا مذکورہ بیٹھنے کیوقت بہتر تھی نہ کہ تمام
روز محنت میں گذرے اور تمام رات فاقہ میں گذاری جائے کہ ایسی
دشواریوں میں سخت تکلیف عارض ہونیکا اندیشہ ہے کہ جسمیں تو
مرتا پھر تجھ جیسا شخص کہاں پیدا ہوگا اسیوقت اپنی محاسن شریف
کو دست مبارک سے پکڑ کر جناب الٰہی سے اسطرح خواہش کی یا خداوند
اس درویش کو اپنا وصال عطا فرما بحرمت النبی و الہ الامجاد والحمد للہ
علیٰ ذالک نقل ہے سید مرتضیٰ کردیزی اور شاہ غلام محمد درویش سے

نلوی کہ از دائرہ شریف بمسافت چہار پنج کروہ واقع
ست دعوت حضرت پیر دستگیر نمودہ بود چند روز آنحضرت
بہ آنجا تشریف میداشتند روزے بوقت دوپہر بر سریر
استراحت غلطیدہ بودند با بہر دہا بخدمت گاری حاضر بود
اثنا یکے جوگی در رسید پرسید باباجیو بیدار اند یا خفتہ
بندہا باشارت نشاندادند کہ ہمیں زمان آرام نمودہ اند
جوگی گفت اکنوں میروم باز گاہے بملاقات گرامی اوقات
بعزت و افتخار حاصل خواہم کرد آنحضرت روشن ضمیر بیدار شدہ
پرسیدند کہ بود عرض کردیم شخصے جوگی آمدہ آنحضرت را
بخواب دیدہ نزدیک میرود ہر چہ حکم فرمودند بطلبید
طلبیدیم جوگی سلام عرض کرد باباجیو سلامت آنحضرت
گفتند کہ بعد مدت بسیار پس از سی سال آمدہ جوگی عرض
کرد آرے باباجی سی سال ست کہ بزیارت شریف رسیدہ بودم
و آنحضرت مدہوکری دہانیدہ بودند مدہوکری بزبان جوگیان
نان را گویند حضرت پیر دستگیر بلے ہمچنین ست اما دراں ایام
تو کسب بہونکم مینمودی الحال بکدام شغل مشغولے و دم چہ قدر
می توانی نگاہداشت عرض کرد اکنوں کسب بینکم می کنم و تا
یکپاس دم نگاہ میدارم حضرت پیر دستگیر در آنوقت از حالات
خود چناں بیان میفرمودند کہ فقیر پیش از دادن دست
بیعت بجناب کرامت مآب حضرت مرشد آفاق چوں بصحرا
میرفتم از چہار سو جمیع نباتات و روئیدگی ہر یکے بزبان
حال باواز بلند اظہار خواص خود ہا میکردند کہ من بانکار می آیم
و چنیں خاصیت دارم و مراتب حبس را بایں درجہ رسانیدہ بودم
کہ از نماز صبح دم میگرفتم وقت نماز شام میگذاشتم و دہ کروہ و
پانزدہ کروہ راہ میرفتم و پاس نمی گذاشتم از اں وقتیکہ
بخدمت پیر مرشد مشرف گشتم و بذکر کلمہ طیبہ ارشاد شد
چناں لذت یافتم کہ در بیان نمی آید از آنروز از دیگر اشغال
و از کسبہا دل برداشتم الحمد للہ علی ذالک۔

ربانی کہ اپنے زمان قدر بیداران دیندار ان موضع نلوی نے کہ دائرہ
شریف سے چار یا پانچ کوس کی مسافت پر واقع ہے حضرت پیر دستگیر
کی دعوت کی تھی چند روز آنحضرت اُسی جگہ تشریف فرما ہوئے
ایکروز دوپہر کیوقت استراحت کے بستر پر آرام فرماتے تھے اور اشخاص
مذکورہ خدمتگاری میں حاضر تھے اسی اثنا میں ایک جوگی پہنچا
پوچھا باباجیو بیدار ہیں یا سوتے ہیں خادموں نے اشارہ سے بتلایا کہ
ابھی آرام فرمایا ہے جوگی نے کہا کہ میں اب جاتا ہوں پھر کبھی ملاقات
گرامی اوقات سے عزت اور افتخار حاصل کرونگا آنحضرت روشن
ضمیر بیدار ہوکے پوچھا کون تھا ہمنے عرض کیا کہ ایک شخص جوگی
آنحضرت کو سوتے دیکھکر قریب نہ ہوا کہ چلا گیا ہے جو کچھ حکم فرماو
ہم طلب کریں جوگی نے سلام کیا آنحضرت نے فرمایا کہ بہت مدت
میں تیس سال کے بعد تو آیا ہے جوگی نے عرض کیا آرے باباجیو
تیس سال ہوئے ہیں کہ زیارت شریف کو میں پہنچا تھا اور آنحضرت
نے مدہوکری دلوائی تھی اور مدہوکری زبان جوگیان میں روٹی
کو کہتے ہیں حضرت پیر دستگیر نے کہا ہاں اسیطرح سے ہے لیکن تو اُس
زمانہ میں شغل بہونکم کرتا تھا اب تو کیا شغل کرتا ہے اور دم کی تو
کسقدر حفاظت کر سکتا ہے عرض کیا کہ اب میں شغل بینکم کرتا ہوں
اور ایک پاس تک دم کو میں تھمہ رکھتا ہوں حضرت پیر
دستگیر اسوقت اپنی حالت اس طرح بیان فرماتے تھے
کہ فقیر نے بیعت ہونیسے پہلے کرامت مآب حضرت مرشد آفاق
کی درگاہ میں جبکہ میں جنگل میں جاتا تھا چاروں طرف سے تمام
نباتات اور روئیدگی زبان حال سے باواز بلند اپنی خاصیتیں بیان
کرتی تھیں کہ میں اس کام میں آتی ہوں اور یہ خاصیت رکھتی ہوں
اور حبس دم کے مدارج کو یہانتک پہونچایا تھا کہ صبح کی نماز سے
دم روکتا تھا اور شام کی نماز کیوقت چھوڑتا تھا اور دس پندرہ
کوس چلتا تھا اور نفس کی محافظت نہیں چھوڑتا تھا جس وقت
سے کہ میں خدمت پیر مرشد سے مشرف ہوا اور کلمہ طیبہ کے ذکر کا
حکم ہوا ایسی لذت پائی کہ بیان میں نہیں آتی ہے اسروز سے دوسرے
اشغال سے برداشتہ خاطر ہو گیا الحمد للہ علی ذالک۔

## باب سیوم دربیان خلافت یافتن وبعضے از رسوم بعیت واداب آں واقسام خلافت مشتمل برچہار فصل۔

**فصل اول۔** دربیان عطا شدن دستار وخرقۂ خلافت از طرف مرشد آفاق قدس سرہٗ نقل رقعۂ خاص بعینہ در تحریر تبّے تیمّی می آید رقعہ حقائق ومعارف آگاہ مشیخت وحقیقت انتباہ برگزیدہ اہل حق برادرم میراں سید بھیکہ جیو ہمیشہ خوشوقت وسلامت ومعمور ومسرور در حضور پر نور الٰہی باشند از فقیر حقیر پر تقصیر اسیر نفس شریر ابوالمعالی بعد دعوات لانہایات وتحیات بلاغایات مکشوف الضمیر انوار آنکہ مجاری امور مشکور ست للہ الحمد دائما المقصود ہو اللہ لا المقصود سواہ دستار وخرقۂ پیران عظام بدست فقیر غریب اللہ صوفی فرستادہ شدہ است باید کہ بہ تعظیم وتکریم گرفتہ وضو ساختہ بہ ساعت خوب ونیک بپوشند ودوگانہ شکرانہ ادا نمایند ادائے برادر چنانچہ بزرگان فرمودہ اند خرقۂ درویشاں پوشیدنی باید کہ کار درویشاں کنی کار درویشاں فقر وفاقہ ومحنت شاقہ کشیدنست ورنج دیدن واندوہ وشادی نزد ایشاں برابرست راحت وجراحت بہ ایشاں مساوی درویش مجست با فقیراں وغریباں ومسکیناں کند وبا درویشاں آں واز اہل دنیا محترز باشد چنانچہ بزرگے فرمودہ است بیت اہل دنیا چوں سگ دیوانہ اند ٭ دور شو زیشاں کہ بس بیگانہ اند۔ اللہ تعالیٰ استقامت پیران عظام جمیع طالبان را نصیب کند بحرمت النبی وآلہ الامجاد والسلام علیکم فرزندیم محمد باقر بندگی ولورنش میرساند خرقۂ پیران عظام مبارک باشد منقول است چوں صوفی غریب اللہ مع رقعہ وخرقہ ودستار رسید حضرت پیر دستگیر بدائرہ تشریف میداشتند استقبال نمود بہ اعزاز وامتیاز تمام بصوفی موصوف ملاقی شدند ووضو نمودہ بہ اداب تمام دستار بر سر بستند وخرقہ در بر

## باب سوم دربیان خلافت پانے اور بعضے رسوم بیعت اور آداب سے اور اقسام خلافت مشتمل اوپر چار فصل کے۔

**فصل پہلی۔** دستار خلافت اور خرقہ مرشد آفاق قدس سرہٗ کی جانب سے عطا ہونیکے بیان میں نقل رقعہ خاص اسطرح سے لکہا گیا ہے رقعہ حقائق ومعارف آگاہ مشیخت پناہ وحقیقت انتباہ برگزیدہ اہل حق میرے بہائی میراں سید بھیکہ جیو ہمیشہ خوشوقت اور سلامت معمور حضور پر نور الٰہی میں رہیں فقیر حقیر پر تقصیر اسیر نفس شریر ابوالمعالی بے انتہا دعاؤں اور بیحد تحفوں کے بعد تمکو معلوم ہو روزمرہ کی حالت قابل شکر ہے الحمدللہ دائماً المقصود ہو اللہ ولا مقصود سواہ خرقہ اور دستار پیران عظام معرفت فقیر صوفی غریب اللہ بہیجی گئی ہیں چاہیے کہ تعظیم اور تکریم سے لیکر وضو کرکے نیک وقت اور سعید زمانہ میں پہنیں اور دوگانہ شکر کا ادا کریں اے بہائی جیسا کہ بزرگوں نے فرمایا ہے اگر تو درویشوں کا لباس پہنے تو تجہکو درویشوں کے کام کرنے چاہئیں درویشوں کا کام فقر وفاقہ اور محنت شاقہ کہینچنا ہے اور رنج دیکہنا اور رنج اور خوشی اُنکے نزدیک برابر ہے اور راحت اور تکلیف اور صحبت مسکینوں سے اور فقیروں سے رکہے اور درویشوں کے پاس بیٹہے اور دنیاداروں سے پرہیز کرے جیسا کہ کسی بزرگ نے فرمایا ہے بیت اہل دنیا چوں سگ دیوانہ اند ٭ دور شو زیشاں کہ بس بیگانہ اند۔ اللہ تعالیٰ تمام طالبوں کو استقامت پیران عظام نصیب کرے بحرمت النبی وآلہ الامجاد والسلام علیکم میرا لڑکا محمد باقر بندگی کورنش پہونچاتا ہے خرقہ پیران عظام کا مبارک ہو۔ نقل کیا گیا ہے جبکہ صوفی غریب اللہ مع رقعہ اور خرقہ اور پگڑی کے پہونچے حضرت پیر دستگیر دائرہ شریف میں تشریف رکہتے تھے اونکا استقبال کیا نہایت اعزاز وامتیاز تمام صوفی صاحب موصوف سے ملاقات کی اور وضو کرکے باداب تمام پگڑی باندہی اور خرقہ کو پہنا اور دوگانہ شکرانہ کا

کردند و دوگانہ شکرانہ بجا آوردند و جمیع درویشاں واکثر مردم
قریب وجوار مبارکباد گفتند و منقولست کہ حضرت مرشد
آفاق بارہا مصر این معنی بودند کہ میرالضاحب خرقۂ خلافت
بپوشند ایشاں عرض میکردند کہ ازیں امر معاف فرمایند
فقیر در یاد آلہی مشغول ست ہمیں اشفاق پیر مرشد در حق
غلام نجات دارین بس ست واز ہجوم خلایق خوف
آنست کہ در یاد آلہی قصورے سرزند حضرت مرشد آفاق
بہ تکرار میفرمودند کہ میرا نجیو شبلی عصر و جنید و بایزید دہر
خویش ہستید و عالم ہزار در ہزار بواسطہ ذات ایشاں
بفیض خواہد رسید و شما از عذر این معنی میخواہید کہ
خلق اللہ از فیض محروم ماند ہرگز شدنی نیست و پیش رفت
نخواہد شد آخر الامر ارشاد پیر مرشد را اجابت فرمودند
قریب یک لکھ بل زیادہ از انفاس متبرکہ فیضیاب گردید
وتا روز قیامت انچہ تابعین و تبع تابعین آنجناب خلایق
کامیاب خواہد شد آنرا حسابے و تعدادے معین نیست
الحمد للہ علی ذالک ۔ نقلست بزبانی زبدۃ المحققین قدوۃ
الواصلین یگانہ آفاق میاں محمد اسحٰق ساکن ہاچی واڑہ از
خلفا مقتدائے طریقت واقف اسرار حقیقت شیخ اسمٰعیل
بندگی سرہندی قدس سرہٗ بودند کہ روزے بخاطر فقیر وسوسہ
[illegible] [illegible] تخان و درویشان خلیفہا مقرر کردہ
[illegible] قدس سرہٗ کسے را از مریداں و یاراں
خویش خلیفہ مقرر نفرمودہ از دو شق خالی نخواہد بود یا کسے
درویشے را قابل ولائق ایں دولت نمی دانند و یا دور آں
مبارک چناں گذشتہ باشد کہ ایں نعمت را با خود بہ بردند
اتفاقاً ہماں شب بر من چناں واقعہ رو داد می بینم کہ جا
ہنگامہ مجلس ست و اکثر درویشاں عالی مقدار در آں مجلس
میروند فقیر ہم خواست کہ داخل مجلس گردد چوں بہ در وازہ
رسید ہم دربانان اندروں نگذاشتند و [illegible]
ہر چند التجا کردم سودے نہ کرد خجل و منفعل گشتہ بدیوار سے

بجالائے اور تمام درویشوں اور قرب وجوار کے آدمیوں نے
مبارکبادی منقول ہے کہ اکثر حضرت مرشد آفاق اصرار
فرماتے تھے کہ میرالضاحب خرقہ خلافت کا پہنیں نہوں نے عرض
کی کہ آپ اس امر سے معاف فرماویں فقیر خدا کی یاد میں مشغول
ہے پیر مرشد کی بھی عنایات غلام کے حق میں دونوں جہان کی
نجات کے لئے کافی ہے اور مخلوق کے ہجوم سے خوف یہ ہے کہ
یاد الٰہی میں نقصان آجاوے حضرت مرشد آفاق اصرار
فرماتے تھے کہ میرا نجیو اپنے زمانہ کا شبلی اور جنید اور بایزید
اور تمام عالم کو اونکی ذات سے فائدہ پہونچے گا اور تم اس سے
عذر کرتے ہو کہ اللہ کی مخلوق فیض سے محروم رہے ہرگز یہ امر
ہونیکی لائق نہیں ہے اور کوئی عذر در پیش نہ ہوگا انجام کار
پیر مرشد کے حکم کو قبول فرمایا اور تقریباً ایک لاکھ بلکہ
زیادہ انفاس متبرکہ سے فیضیاب ہوئے اور روز قیامت
تک جو کچھ تابعین سے اور تبع تابعین آنجناب تک کی
مخلوق کامیاب ہوگی ور اُسکا کوئی حساب اور تعداد مطلق
نہیں الحمد للہ علے ذالک زبدۃ المحققین قدوۃ الواصلین یگانہ
آفاق میاں محمد اسحٰق کی زبانی نقل ہے کہ جو رہنے والے ہاچی واڑہ
اور خلفا مقتدائے طریقت واقف اسرار حقیقت شیخ اسمٰعیل
بندگی سرہندی قدس سرہٗ سے تھے کہ ایکروز فقیر کے دل میں وسوسہ
ہوا کہ تمام مشائخان اور درویشان نے خلیفہ مقرر کئے ہیں مگر حضرت
سید بھیکہ قدس سرہٗ نے اپنے مریدوں اور یاروں میں سے کبھی خلیفہ
مقرر نہیں فرمایا یہ حال دو شق سے خالی نہیں ہے یا کسی درویش کو
اس دولت کے قابل اور لائق نہیں جانتے ہیں یا ان کے مبارک میں
ایسا گذرا ہو کہ اس نعمت کو اپنی ساتھ لیجاویں اتفاقاً اُسی شب
کو ایسا واقعہ درپیش ہوا ہنگامہ مجلس قایم ہے اکثر درویش عالی
مقدار اس مجلس میں جاتے ہیں فقیر بھی چاہتا تھا کہ داخل مجلس ہو
جب کہ میں دروازہ پر پہونچا دربانوں نے اندر جانے سے منع کیا اور
مجکو اجازت اندر جانیکی نہ دی میں نے ہرچند التجا کی کچھ فائدہ نہ حاصل ہوا
میں نہایت شرمندہ ہوا ایک دیوار سے لگا ہوا کھڑا تھا

مذق شده استاده بودم دریں اثنا یک درویش در رسید
بخدمت وے اشتیاق خود و ماجرائے خشم و زجر دربان عرض
کردم آں درویش مارا ہمراہ گرفتہ بر دروازہ برد دربانان
گفتند کہ شیخ اندرون برند ایں مرد منکر است و ایں مکان
منکران نیست ایں را بگذارید تا راہ خود گیرد درویش گفت
کہ الحال بوسیلہ فقیر ایں جا آمدہ است برائے خاطر ما بگذارید
ایں بیچارہ ہم سیر مجلس بکند بارے دربان اجازت داد ہمراہ
درویش اندرون رفتم مجلس عالی با جاہ و جلال بنظر آمد کہ عظمت
شان آں بیان نمی توانم کرد شافع یوم العرصات حضرت
سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم میر مجلس اند و فقیر ہمچو
وحشیان ہر چہار سو نگران بود ہیچکس بمن التفات نمی کرد
مگر ہماں شخص وسیلہ من بود ازو پرسیدم کہ ایں چہ مجلس است
او گفت کہ حضرت یوسف صلوٰۃ اللہ علیہ علی نبینا اشتیاق
دیدن میراں صاحب سید بھیکہ قدس سرہ بدرجہ کمال دارند
و بجناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم خواہش خاطر خود
اظہار نمودند چنانچہ امروز مجلس آراستہ شدہ عنقریب است
کہ میراں صاحب تشریف فرمایشوند دریں اثنا حضرت پیر
دستگیر قدس سرہ تشریف آوردہ بزیارت حضرت خاتم النبیین
صلے اللہ علیہ وسلم فیضیاب گردیدہ بہ الطاف و مرحمتے
کہ شایان ذات مبارک بود از جناب رسولکریم ممنون دل
یافتند آداب بجا آوردند و آنحضرت صلعم فرمودند کہ حضرت
یوسف صلعم اشتیاق دیدار شما زیادہ از حد بیان دارند ہمیں
جہت ایشانرا طلبیدہ شدہ عقب آنحضرت صلعم دریچہ بود پردہ
مکلف افتادہ بر داشتند و حضرت یوسف صلعم ازاں
دریچہ بیروں آمدند حضرت پیر دستگیر آداب کورنشات تسلیم
رسانیدند و بمصافحہ و معانقہ ممتاز گردیدہ بعطائے خلعت
یک دستار سبز رنگ سبز از جناب خلاصہ کائنات [illegible] مقصود
موجودات [illegible] خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم
و دستار دیگر سبز رنگ اول از طرف شعلہ انوار [illegible]

اسی اثنا میں ایک درویش اندر پہنچا اسکی خدمت میں میں نے
اپنا اشتیاق اور دربانوں کے غصہ اور جھڑکنے کا قصہ بیان کیا
وہ درویش مجھکو ہمراہ لیکر دروازہ پر لے گیا دربانوں نے
کہا کہ شیخ اندر جاویں یہ آدمی منکر ہے اور یہ مکان منکروں کا
نہیں ہے اسکو چھوڑ دو تاکہ وہ اپنا راستہ لے درویش نے
کہا کہ اب یہ اسجگہ فقیر کے وسیلہ سے آیا ہے ہماری خاطر سے
چھوڑ دو تاکہ یہ بیچارہ بھی مجلس کی سیر کرے ایکبار دربانوں
نے اجازت دی میں درویش کی ہمراہ اندر گیا مجلس عالی جاہ
وجلال کی ساتھ نظر میں آئی کہ اسکی شان کی عظمت میں بیان
نہیں کرسکتا اور شافع یوم العرصات حضرت سرور کائنات
صلعم میر مجلس ہیں اور فقیر وحشیوں کی طرح چاروں طرف دیکھتا
تھا کوئی شخص میری طرف توجہ نکرتا تھا مگر وہی شخص کہ میرا وسیلہ
تھا میں نے اُس سے پوچھا کہ یہ کیسی مجلس ہے اُسنے کہا کہ حضرت
یوسف صلوٰۃ علی نبینا علیہ السلام میراں صاحب سید بھیکہ قدس
سرہ کے دیکھنے کا کمال درجہ کا اشتیاق رکھتے ہیں اور حضرت
رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کی درگاہ میں اپنی خواہش
ظاہر کی چنانچہ آج مجلس آراستہ کی گئی عنقریب آئینگے کہ میراں صاحب
تشریف فرما ہوتے ہیں اسی اثنا میں حضرت پیر دستگیر قدس سرہ
تشریف لائے حضرت خاتم النبیین صلعم کی زیارت سے فیضیاب
ہوکر مہربانیوں اور اُس رحمت کی ساتھ کہ شایان ذات مبارک
تھی جناب رسول کریم صلعم سے ممنون دل پایا آداب بجا لائے اور
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت یوسف صلوٰۃ
اللہ علیہ اشتیاق تمہارے دیکھنے کا بیان سے زیادہ رکھتے
ہیں اسی واسطے انکو بلایا گیا آنحضرت صلعم کے عقب کھڑکی کے
تھی پردہ مکلف پڑا ہوا اٹھایا اور حضرت یوسف صلوٰۃ اللہ
علیہ اُس کھڑکی سے نکلے حضرت پیر دستگیر نے آداب [illegible]
اور مصافحہ اور معانقہ سے ممتاز ہو کر [illegible]
کہ [illegible] مقصود موجودات [illegible] خاتم النبیین [illegible]
درگاہ سے بطور خلعت عطا ہوئی اور دوسری دستار پیلی رنگ

غمزدہ خاطر آشفتگان حضرت یوسف صلعم سرفرازی یافتہ
از ہر دو جناب رخصت شدہ روانہ گردیدند و ہمہ یاران از
اعلیٰ و ادنیٰ در رکاب فیض مآب حاضر آمدند و آنحضرت ہر کدام
از یاران خود ارشاد میفرمایند کہ اگر از خلائق برائے طلب
ارادت و یاد الٰہی و راہ مولیٰ بیاید ہمہ یاران اجازت ہست
کہ بے تاخیر و بے تامل تلقین نمایند و مرید سازند تا ہیچ کسے از
فیض عام محروم برنگردد چوں سواری مبارک از دروازہ
برون شد حضرت شیخ اسمٰعیل بندگی سرہندی نیز حاضر اند
چوں نظر ایشاں برین فقیر افتاد بسیار زجر کردند کہ ایں
چنیں خطرات فاسد را انجا خطر راہ دادن بعید از حق پرستی ست
بارے بیا برائے عفو تقصیرات عرض کردہ آید دست مارا
گرفتہ پیش حضرت پیر دستگیر پردہ ظاہر ساختند کہ ایں غریب از
درویشان فقیر ست تقصیرش معاف فرمایند آنحضرت بخاطر
داشت حضرت شیخ از سر تقصیرمن در گذشتند و دفع و فرمودند
از امروز دغدغہ خاطر بالکل زائل گردید فی الواقع با ذات
ستودہ صفات آں والا درجات ہیچ کس را خیال ہمسری
محال ست و دغدغہ خاطر را چہ مجال ست الحمد للہ علیٰ ذالک
فصل دویم در بیان اقسام خلافت وغیرہ اقسام
خلافت بر ہفت نوع مروج ست کہ بیان ہر یک
تفصیلاً بقلم می آید اول اصالتاً دویم اجازتاً سیوم اجماعاً
چہارم وراثتاً پنجم حکماً ششم تکلیفاً ہفتم اویسے اصالتاً
آنکہ بزرگے بامر الٰہی شخصے را خلیفہ خود گیرد و جانشین گرداند
و ایں نوع را خلافت الٰہی نیز نامند و باید دانست مشائخ
کہ خلفا را خرقہ خلافت میدہند اصل ایں از رسول علیہ السلام
است در لطائف اشرفی می نویسند کہ رسول علیہ السلام
در شب معراج یافتہ بود آنرا چہار پارہ کردہ بہر چہار یار قسمت
نمودہ فرمود کہ بروقت حاضر آرند روزے رسول علیہ السلام
آنرا طلب کرد سہ کس رفتند خرقہ را بجا خود نیافتند حضرت
علی کرم اللہ وجہہ آں ہر چہار پارہ را کہ باہم متصل شدہ

جیسی شعلہ انوار ایزد سبحان غمزدہ آشفتگان حضرت یوسف
علیہ السلام کی طرف سے سرفرازی پاکر دونوں کی جناب سے
رخصت ہوئے اور روانہ ہوئے اور تمام یار اعلیٰ سے ادنیٰ تک
ہمرکاب فیض مآب ہوئے اور آنحضرت نے اپنے یاروں میں سے ہر ایک کو
ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی مخلوق سے ارادت اور یاد الٰہی اور راہ مولیٰ
کی طلب کے لئے آوے تمام یاروں کو اجازت ہے کہ بے تاخیر و بے تامل
تلقین کریں اور مرید کریں تاکہ کوئی شخص فیض عام سے محروم نہ ہو
اور جبکہ سواری مبارک دروازہ سے نکلی حضرت شیخ اسمٰعیل بندگی
سرہندی بھی حاضر تھے پس جبکہ اونکی نظر فقیر پر پڑی بہت
جھڑکا کہ ایسے فاسد خطرات کو دل میں راستہ دینا حق پرستی سے بعید ہے
البتہ او عفو تقصیرات کیلئے عرض کیا جاویگا میرا ہاتھ پکڑ کر حضرت
پیر دستگیر کے سامنے لیجا کر ظاہر کیا کہ یہ فقیر کے درویشوں سے ہے
اسکے قصور کو معاف فرماویں آنحضرت نے شیخ کی پاس خاطر کی
وجہ سے میرے قصور کو معاف فرمایا آج روز سے دلکا دغدغہ بالکل
نکل گیا درحقیقت ذات ستودہ صفات آں والا درجات کی
ساتھ کسی شخص کو طاقت ہمسری کے خیال کی ناممکن ہے دل کے
دغدغہ کی کیا مجال ہے الحمد للہ علیٰ ذالک دوسری فصل
خلافت وغیرہ کی اقسام کے بیان میں اقسام خلافت سات
قسم پر مروج ہے ہر ایک کا بیان تفصیلاً لکھا جاتا ہے اول
اصالتاً دوم اجازتاً سوم اجماعاً چہارم وراثتاً پنجم حکماً ششم
تکلیفاً ہفتم اویسی اصالتہ یہ ہے کہ کوئی بزرگ خدا کے حکم سے
کسی آدمی کو اپنا خلیفہ اور جانشین کرے اور اس قسم کی خلافت کو
خلافت الٰہی بھی کہتے ہیں جاننا چاہئے کہ مشائخ خلفا کو خلافت کا
لباس جو دیتے ہیں اسکی اصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے
لطائف اشرفی لکھتے ہیں کہ جو کملی رسول صلعم نے معراج کی رات میں
پائی تھی اسکے چار ٹکڑے کرکے چاروں یاران کو تقسیم کیا اور فرمایا
کہ ضرورت کے وقت حاضر کریں ایک روز رسول صلعم نے ان کو طلب
کیا تین آدمی گئے لباس کو اپنی جگہ نہ پایا حضرت علی کرم اللہ
وجہہ ان چاروں ٹکڑوں کو کہ باہم متصل ہو کر لباس کی صورت

صورت خرقہ یافتہ بود آورد رسول علیہ السلام فرمود یا علی
این خرقہ ترا مبارک باد بپوش و بپوشان و آن خرقہ
از حضرت علی بخواجہ حسن بصری رسید و بعضے اہل تحقیق برانند کہ از
حضرت علی بہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسید و از
دست حضرت امام حسن خواجہ حسن بصری پوشید و از خواجہ
حسن بصری بخواجگان چشت عاید گردید و حالا آں مروج ست
و اجازتاً آنکہ شخصے مرید را خواہ وارث باشد خواہ بیگانہ قابل
کار دیدہ برضا و رغبت خود خلیفہ گیرد چنانچہ رسم جمہور مشائخ
است رحمۃ اللہ علیہم اجمعین و این نوع را خلافت رضائیہ
نامند و اجماعاً آنکہ شخصے ازیں عالم نقل کرد و کسے را خلیفہ
نگرفت قوم و قبیلہ وارثے یا مریدے را بخلافت وے تجویز
نمایند چنانچہ رسم عام ست اما ایں خلافت نزدیک مشائخ روا
نیست و ایں نوع را خلافت افترائی میگویند و اتفاقاً آنکہ مشائخ
ازیں جہاں درگذشت و خلیفہ را بجائے خود نگذاشت وارثے
کہ شایان ایں امر بود بر سجادۂ او بنشست و خود را خلیفہ
گرفت ایں نوع را مشائخ منظور نداشتہ اند اگر احیاناً آں
شیخ او را بباطن امر فرماید روا بود کہ نزد صوفیہ امر باطن جائز
است حکماً آنکہ بزرگے وفات یافت و خلیفہ نگذاشت
وارثان او بایکدیگر مناقشہ برپا کردند بادشاہ وقت
وارثی را لایق دانستہ بخلافت ممتاز نمود ایں نوع خلافت
بر حکم اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم جائز مینماید
و دیگر حدیث قدسی قلوب الملوک بیدی تکلیفاً آنکہ مریدے
از پیرے بتکلف سفارش یا حمایت دیگرے یا بہ تکلف
مزاحمت خود خلافت را دریافت روا نباشد و ہم برخورداری
دراں نیست اویسی آنکہ شخصے از روح بزرگے کہ ازیں عالم
نقل کردہ است تربیت گردد و خلافت دریابد ایں نوع
خلافت را بزرگان ما تقدم روا داشتہ اند و وجہ تسمیہ
آنکہ حضرت اویس ہرگز زیارت حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نکردہ اند فیضہا از روح مبارک

ہوئی تھی لاسکے رسول صلعم نے فرمایا یا علی کرم اللہ وجہہ یہ لباس
تمکو مبارک ہو جیو تم پہنو اور پہنا ؤ اور وہ لباس حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے
پاس پہونچا اور بعض محقق اس بات پر ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ
وجہہ سے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچا اور پھر
حضرت امام حسن سے خواجہ حسن بصری رحمۃ علیہ نے پہنا اور
خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے خواجگان چشت کو پہنچا
یا اور جاری ہوا اب اسیطرح مروج ہی اور اجازتاً یہ ہی کہ
کوئی شخص کسی بیگانہ یا وارث لائق اور تجربہ کار مرید کو
اپنی خوشی سے اپنا خلیفہ بناوے چنانچہ یہ رسم تمام مشائخ کی
ہے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور اس قسم کی خلافت کو رضائی
کہتے ہیں اور اجماعاً یہ ہی کہ کوئی شخص مرگیا اور کسی کو خلیفہ نکیا
قوم یا قبیلہ کسی وارث یا مرید کو اسکی خلافت کیلئے تجویز کرتے ہیں
چنانچہ یہ رسم عام ہی لیکن یہ خلافت مشائخ کبار کے نزدیک جائز
نہیں اور ایسی خلافت کو افترائی کہتے ہیں اور اتفاقاً یہ ہی کہ کسی
بزرگ نے انتقال کیا اور کسی کو اپنا خلیفہ نہ بنایا کوئی لائق
وارث اسکی مسند پر بیٹھا اور آپکا خلیفہ بنا اس خلافت کو
مشائخ نے منظور نہیں کیا اگر کسیوقت شیخ روحی طور پر اسکو حکم
کرے تو جائز ہو جاتی ہی اس لئے کہ صوفیہ کے نزدیک باطن کا حکم
جائز ہے حکماً یہ ہی کہ کسی بزرگ نے وفات پائی اور خلیفہ نہ
چھوڑا اسکے وارثان نے آپس میں جھگڑا کیا بادشاہ وقت نے کسی
وارث کو لائق جانکر خلافت کیلئے ممتاز کیا اور اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول
و اولی الامر منکم کے حکم کے موافق جائز کرتے ہیں اور دوسری حدیث
قدسی قلوب الملوک بیدی کی موافق بھی ہی تکلیفاً یہ ہی کہ کوئی
مرید پیر سے بتکلیف سفارش یا حمایت دوسرے کی یا اپنی مزاحمت
کی بتکلیف سے خلافت کو پاوے یہ خلافت ناجائز ہوا اور اس میں
برخورداری نہیں ہوتی اویسی یہ ہی کہ کوئی شخص کسی بزرگ متوفی
کی روح سے تربیت پاکر خلافت حاصل کرے ایسی خلافت کو
بزرگان ما تقدم نے جائز رکھا ہی اور اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضرت

بر داشته اند بهذا این نوع خلافت بدان نام اشتهار
یافت صاحب کتاب جوامع الکلم مینویسد که خلافت
رسول علیه السلام بر دو نوع ست خلافت کبری و خلافت
صغری خلافت کبری خلافت باطن ست که آن مخصوص
به امیر المومنین علی کرم الله وجهه گردیده و خلافت
صغری خلافت ظاهر ست آن میان امت مختلف
فیه گشته صاحب کتاب مرات الاسرار مینویسد که خواجه
عبید الله احرار در رساله اشتغال آورده که خلافت کبری
به امیر المومنین علی کرم الله وجهه رسیده تقریب این ست
که رسول علیه السلام به امر الٰهی مامور بود که راز باطن را بے
طلب صدق بکسی نگوید مدتے برین بگذشت طالب صادق
نرسید بخاطر عالی بگذشت که کسے طالب اسرار باطن نرسیده
شاید در پرده گور همراه خواهد رفت هنوز بخاطر حضرت
امیر المومنین علی کرم الله وجهه بگذشت که تمام احکام شریعت
اخذ نموده ام اما اسرار ولایت هم خبر باید گرفت پیش رسول
علیه السلام آمده سوال از احوال باطن نمودند حضرت
بشگفتگی تمام اسرار ولایت را بحضرت علی ارشاد فرمود
و این رسم سینه بسینه و گوش بگوش در فرقه صوفیه تا بقیامت
جاری خواهد بود و تفصیل این مقدمه بشرح و بسط تمام در کتاب
فتوحات مکیه از تصنیفات شیخ محی الدین عربی و عروة الوثقی
تصنیف شیخ علاء الدوله سمنانی بوجه احسن مرقوم است
و دیگر روایت می کنند که رسول علیه السلام از معراج
باز گشته صحابه را طلب فرمود و گفت که من از حضرت
عزت خرقه یافته ام و فرمان این ست که از شما به یکے
بدهم و روے سوے حضرت صدیق اکبر رضی الله تعالی
عنه نمود و فرمود اگر این خرقه بتو بدهم چه کنی گفت صدق
ورزم و طاعت کنم بعده از حضرت عمر رضی الله تعالی عنه
پرسید گفت انصاف ورزم و حق آں نگهدارم
بعد ازاں از حضرت عثمان رضی الله تعالی عنه پرسید گفت

اویس نے حضرت رسول صلعم کی زیارت کا ارادہ ظاہر میں نہیں کیا ہے
فیض روح مبارک سے حاصل کئے ہیں لہذا اس خلافت نے انکے نام
سے شہرت پائی صاحب کتاب جوامع الکلم لکھتا ہے کہ رسول صلعم
کی خلافت دو قسم پر ہے خلافت کبریٰ و خلافت صغریٰ خلافت
کبریٰ باطن کی خلافت ہے اور امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کیلئے
مخصوص ہوئی خلافت صغریٰ ظاہر ہے اور وہ امت کے درمیان
مختلف فیہ ہے صاحب مرآۃ الاسرار لکھتا ہے کہ خواجہ
عبید اللہ احرار نے رسالہ اشتغال میں تحریر فرمایا ہے کہ
خلافت کبریٰ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو پہونچی تقریب یہ ہے
کہ رسول صلعم خدا تعالیٰ کی جانب سے مامور تھے کہ باطن کا راز
بدون طلب صدق کی کسی سے ظاہر نکریں اسی حالت پر ایک
عرصہ گذرا کوئی طالب صادق نہ پہونچا خاطر عالی میں گذرا کہ
کوئی باطن کا طالب نہیں پہونچا شاید قبر میں ساتھ ہی جاوے
اسی روز امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے دل میں گزرا کہ شریعت
کے تمام احکام تو حاصل کئے اب ولایت کے اسرار سے بھی خبر لینی
چاہئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر باطن کے بابت
سے سوال کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شگفتہ خاطر ہو کر
تمام ولایت کے اسرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ارشاد فرمائے
اور یہ رسم سینہ در سینہ و گوش بگوش صوفیہ کی جماعت میں
قیامت تک جاری رہیگی اس کے مقدمہ کی تفصیل پوری
شرح اور بسط سے فتوحات مکیہ میں کہ منجملہ تصنیفات شیخ
محی الدین ابن عربی سے بھی اور عروۃ الوثقی شیخ علاء الدولہ
سمنانی کی تصنیف سے اچھے طریقے پر لکھی ہوئی ہے دوسری
روایت کرتے ہیں کہ رسول علیہ السلام نے معراج سے واپس تشریف
لا کر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو طلب فرمایا اور کہا کہ میں نے
حضرت عزت سے خرقہ پایا ہے اور فرمان یہ ہے کہ تم میں سے کسی کو
دوں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کیطرف چہرہ مبارک
کر کے فرمایا کہ اگر یہ خرقہ تمکو دوں تو تم اس کا کیا حق ادا کروگے
جواباً عرض کیا کہ میں صدق اختیار کرونگا اسکے بعد حضرت عمر

سخاوت نمایم و انفاق را لازم گیرم پس از حضرت علی کرم اللہ
وجہہ پرسید گفت عیب بندگان خدا بپوشم و بر ہیچکس عیاں
نسازم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آں خرقہ بعلی کرم اللہ
وجہہ داد و فرمود مرا فرمان ہمچنیں بود ہر کہ ایں چنیں جواب
گوید بہ او بدہی و آں خرقہ جابجا دست بدست بہ شیخ فریدالدین
گنج شکر قدس سرہ رسید و ایشاں شیخ نظام الدین قدس
سرہ پوشانید و ایشاں شیخ نصیرالدین چراغ دہلوی عطا
فرمودہ بودند ایشاں آں خرقہ را آخر ہمراہ خود در گور بردند
باید دانست مشائخ کہ کلاہ بخلفا میدہند اصل ایں کار ہم
از رسول علیہ السلام ست چنانچہ امیر خسرو در کتاب افضل الفواد
می نویسند امام ابواللیث سمرقندی بروایت خواجہ حسن بصری
در کتاب تنبیہ کہ تصنیف اوست آوردہ روزے حضرت
رسول علیہ السلام نشستہ بود کہ جبرئیل علیہ السلام در رسید
چہار کلاہ یک ترکی و دو ترکی و سہ ترکی و چہار ترکی آوردہ
پیش آں حضرت نہاد و گفت یا رسول اللہ فرمان میشود
کہ ایں ہر چہار کلاہ بر سر نہادہ تبرک کردہ بہر کہ خواہی بدہ
آنحضرت ہر چہار کلاہ را بر سر مبارک خود نہادہ کلاہ یک
ترکی بر سر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دو ترکی بر
سر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و سہ ترکی بر سر حضرت
عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ و چہار ترکی بر سر حضرت
علی کرم اللہ وجہہ بدست مبارک خود نہاد و فرمود
کہ شما ہر چہار یار را خلافت الٰہی مبارک باد و باید دانست
کہ عبارت از کلاہ یک ترکی آنست ہر کہ آنرا بر سر نہد بجز اللہ
محبت باری تعالیٰ خطرہ دیگر بخاطر راہ ندہند و دو ترکی آنکہ
یکے ترک دنیا دوئم اگر چیزے بدو برسد تا شام نگاہ
ندارد و سہ ترکی آنکہ یکے ترک دنیا کند دوئم با اہل دنیا
ننشیند سوم حسد را از دل دور دارد و چہار ترکی آنکہ یکے
ترک دنیا دوئم ترک اللسان یعنی زبان را از لغو باز دارد
باز دارد [illegible] سوم [illegible] ترک [illegible]

رضی اللہ عنہ سے پوچھا عرض کیا کہ میں عدل اختیار کروں گا
اور اسکے حق کو نگاہ رکھونگا پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے پوچھا عرض کیا میں سخاوت کرونگا اور خدا کے رستہ میں خرچ
کرنیکو ضروری جانونگا پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا
عرض کیا کہ خدا کے بندوں کے عیوب کو چھپاؤں گا رسول مقبول
صلعم نے وہ خرقہ علی کرم اللہ وجہہ کو دیا اور فرمایا کہ مجھکو ایسا ہی
حکم تھا کہ جو ایسا جواب دے اوسکو یہ خرقہ دیا جاوے اور وہ خرقہ
دست بدست حضرت شیخ فریدالدین شکر گنج قدس سرہ کے پاس
پہونچا اور انہوں نے حضرت شیخ نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ کو
پہنایا اور اُنھوں نے حضرت شیخ نصیرالدین قدس سرہ کو
عطا فرمایا اور وہ اس خرقہ کو اپنی ہمراہ قبر میں لیگئے جاننا چاہیے
کہ کلاہ جو مشائخ اپنے خلفا کو دیتے ہیں اسکی بھی اصلیت رسول
اللہ صلعم سے ہے چنانچہ امیر خسرو علیہ الرحمتہ کتاب افضل الفواد
میں تحریر فرماتے ہیں کہ امام ابواللیث سمرقندی رحمتہ اللہ علیہ اپنی
مفید کتاب تنبیہ میں بروایت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ
علیہ نقل کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت رسول علیہ السلام بیٹھے
ہوئے تھے کہ جبرئیل امین علیہ السلام تشریف لا چہار کلاہ ایک ترکی
اور دو ترکی اور تین ترکی اور چار ترکی لاکر آنحضرت صلعم کے سامنے
رکھیں اور فرمایا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حکم ہوا ہے کہ یہ
چار کلاہ سر پر رکھکر تبرک کر کے جسکو کہ تم چاہو دیدو آنحضرت نے
چاروں کلاہ کو اپنے سر مبارک پر رکھکر کلاہ ایک ترکی حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر اور دو ترکی حضرت عمر [illegible]
عنہ کے سر پر اور تین ترکی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
سر پر اور چہار ترکی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سر پر اپنے دست
ہاتھ سے رکھکر فرمایا کہ تم چاروں یاران کو خلافت الٰہی مبارک ہو
[illegible] جاننا چاہیے کہ کلاہ [illegible] ترکی [illegible] سر پر رکھے
خدا کی محبت کے [illegible] اور
دو ترکی [illegible] دل [illegible] دنیا [illegible]
[illegible]

نظر از نادیدنی باز دارد چہارم طہارت القلب
یعنی دل را از کدورات ظاہری و باطنی پاک گرداند ہر کہ
ازیں خصائل مذکورہ بعمل نیارد کلاہ پوشیدن اورا
حرام است الحمد للہ علیٰ ذالک فصل سیوم دربیان
رسوم بیعت نقل است از فوائد السالکین کہ خواجہ
قطب الاسلام بر لفظ مبارک راند کہ شیخ را
ایں مقدار قوت دل و تصحیح خاطری باید کہ چوں یکے
برائے بیعت بیاید براو پس اورا واجب ست کہ
بقوت باطن خود زنگار سینہ آنکس را کہ بدنیا
و خبر آں آلودہ باشد صیقل دہد و ہیچ کدورتے را از
غل و غش و حسد و فحش و آلایش دنیا در سینہ او نماند
بعد ازاں دست او بگیرد و محرم اسرار معرفت گرداند اگر
پیر را ایں مقدار قوت نباشد پس تحقیق بداں کہ پیر و
مرید ہر دو در بادیہ ضلالت افتند و در کتاب سیر الاولیاء
نیز ہمیں قسم مسطور است ایضاً از راحت القلوب
و لطائف اشرفی پیر را شاید بوقت مرید نو گرفتن صالحان را
حاضر آرد و ہمہ مریدان خود را دراں مجلس جمع کند و مصلے
فراز کند و رو بقبلہ نشیند و خیریت خود و آں مرید
از درگاہ الوہیت استدعا نماید پس دوگانہ نماز
بگزارد چوں سلام دہد بایستد و مرید را ہم برابر خود
رو بقبلہ بایستاند اول سورۂ فاتحہ خواندہ بر روئے
وے بدمد ابتدا زاں قدرے شیرینی بدست راست
خود در دہن وے نہد و سہ بار بگوید الٰہی بندۂ خود را
[illegible] خود [illegible] و شیریں گرداں پس [illegible] بار
[illegible] بلند بر زبان آرد و
[illegible] وقت سنت [illegible] زبان ست کہ [illegible]
[illegible] فرشتگان مدد نمایند
چوں از تکبیر فارغ شود دست راست خود بر دست
[illegible] مرید را [illegible] یک بار

دوسرے دنیا والوں کی ساتھ نہ ملے تیسرے حسد کو دل سے دور رکھے چوتھے
ترکی یہ ہے کہ ایک تو دنیا کو ترک کرنا دوسرے زبان کو چھوڑنا یعنی
زبان کو لذتوں سے روکے اور بری بات اُس سے نہ نکالے تیسرے اپنی
نظر کو نہ دیکھنے کی لائق چیز سے باز رکھے چوتھے صفائی دل کی یعنی دل کو
ظاہری اور باطنی کدورات سے پاک کرے جو آدمی ان مذکورہ خصائل پر
عمل نکرے ٹوپی اُسکو پہنی حرام ہے الحمد للہ علیٰ ذالک تیسری
فصل بیعت کے بیان میں فوائد السالکین سے نقل ہے کہ خواجہ قطب الاسلام
نے زبان مبارک سے فرمایا کہ شیخ کو اسقدر قوت دل اور تصحیح دل کی
چاہیے کہ جبکہ کوئی بیعت کیلئے آوے اوسکو واجب ہے کہ باطن کی
قوت سے سینہ کو دنیا اور ماسوا کے زنگ سے صاف کرے اور اُسکے سینہ
میں دنیا اور کینہ اور حسد اور فحش کی کدورت باقی نرہے
اُسکے بعد اُس کا ہاتھ پکڑے اور اسرار معرفت سے واقف کرے
اگر پیر کو اتنی قوت نہو پس یقیناً جانو کہ دونوں پیر اور مرید گمراہی
کے جنگل میں پڑینگے اور یہ بھی سیر الاولیاء میں لکھا ہے یہی راحت
القلوب اور لطائف اشرفی میں منقول ہے پیر کو چاہیے کہ
نیا مرید کرنیکے وقت نیک آدمیوں کو موجود کرے اور اپنے تمام
مریدوں کو مجلس میں جمع کرے اور مصلےٰ بلند کرے اور منھ
قبلہ کیطرف کرکے بیٹھے اور اپنی اور اُس مرید کی خیریت خدا کی درگاہ
سے طلب کرے پھر دو رکعت ادا کرے جبکہ سلام پھیرے کھڑا ہو
اور مرید کو بھی اپنی برابر قبلہ کیطرف منھ کرکے کھڑا کرکے اول
سورہ فاتحہ پڑھکر اُسکے منھ پر دم کرے پھر کچھ شیرینی اپنے ہاتھ
سے اوسکے دہن میں رکھے تین مرتبہ کہے الٰہی اپنے بندہ کو اپنی
طلب عنایت فرما اور اپنا راستہ چلا اور شیریں کر پھر
تین دفعہ تکبیر اور تین بار لاحول آہستہ آہستہ بلند آواز سے
پڑھے اور اس وقت میں تکبیر کا کہنا نماز بان کی سنت
ہے [illegible] وقت غزا سے [illegible] تکبیر کہتے ہیں تاکہ فرشتے
مدد کریں جبکہ تکبیر سے فارغ ہو اپنا ہاتھ مرید کے
داہنی ہاتھ پر رکھے اور مضبوطی سے پکڑے اور مرید کو
[illegible]

استغفار تا آخر بخواند پس شیخ دست خود را بگرداند یعنی
دست مرید بالا دست خود کند و بگوید بیعت کردی
برین فقیر و پیر من و پیران من و پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
و با حضرت عزت عہد بستی کہ دست و پا و چشم و زبان و گوش
و ہوش خود را از افعال قبیح نگاہداری و بر منہج شریعت
باشی و مرید گوید آرے و بلے و بعد ازاں بہ استعداد او ارشاد
نماید و دریں کار رکن اصلی دست بر دست نہادن است
آنکہ دست بدست مرید نہند نزد بعضے صوفیہ بیعت
روا نبود چوں پیر دست بر گیرد آنگاہ مقراض بردارد بر
سر مرید براند و در وقت مقراض راندن ایں آیتہ بخواند
محلقین رؤسکم و مقصرین لا تخافون اللھم قص اصله
کما قصرت شعرہ پس یکمو از ناصیہ او قصر نماید و بگوید الٰہی
بندہ تو از تو گریختہ الحال میخواہد کہ در بندگی تو در آید و چوں
بندگان بندگی نماید بعدہ یک مو از جانب راست و یک مو
از جانب چپ بستاند اما از سہ مو زیادہ نگیرد کہ ممنوع ست
و ایں ہر سہ مو را گرہ دادہ در زمین پاک دفن فرماید و بعضے مشائخ
گفتہ اند کہ از یکمو زیادہ نستاند و سہ موئے گرفتن از پیشانی
مرید پیر را سنت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ و امام حسن بصری ست
و در کتاب معدن المعانی مینویسند کہ سنت پیغمبر
علیہ السلام ست و در راحت القلوب سنت ابراہیم خلیل اللہ
صلوٰۃ اللہ علیہ و علی نبینا مسطور ست فائدہ از گرفتن
سہ موئے برداشتن سہ حجاب ست از روئے مرید پیر را
اول حجاب نفس دوم حجاب دنیا سوم حجاب عقبے و حدیثے
منقول الدنیا حرام علی اہل الاخرۃ و الاخرۃ حرام علی اہل
المعرفت چوں از لوازم بیعت فارغ شود مرید را کلاہ و شجرہ
کہ سنت مشائخ عظام ست دادہ اگر شایان خلوت بیند
بخلوت اشارت فرماید والا نہ در حضور خود داشتہ تربیت
نماید و در کتاب مراد المریدین و آداب الکاملین می نویسند
کہ چنیں [illegible] درست مسطور [illegible] خواہد دارا [illegible] پیر [illegible] آید و بدست

بعد میں شیخ اپنا ہاتھ پھیرے یعنی مرید کا ہاتھ اپنے ہاتھ پر کرے
اور کہے کہ تو نے اس فقیر اور میرے پیر اور پیران اور پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم پر بیعت کیا اور خدا تعالیٰ کیساتھ عہد کیا کہ
اپنے ہاتھ اور پیر اور آنکھ اور زبان اور کان اور ہوش کو
بُرے کاموں سے نگاہ رکھے اور شریعت کے راستہ پر قائم
رہنا مرید کہے کہ ہاں اُسکے بعد اوسکی استعداد کے موافق حکم
کرے اور اس کام میں اصل رکن ہاتھ کو ہاتھ پر رکھنا ہے اگر
ہاتھ کو ہاتھ پر نہ رکھے تو بعض صوفیہ کے نزدیک بیعت
جائز نہ ہو جبکہ پیر ہاتھ پکڑے اُسوقت قینچی اُٹھاوے اور
مرید کے سر پر چلاوے اور قینچی چلانیکے وقت یہ آیت پڑھے
محلقین رؤسکم و مقصرین لا تخافون اللھم قص اصله کما قصرت
شعرہ پس ایک بال اوسکی پیشانی سے تراشے اور کہے
یا اللہ تیرا بندہ تجھسے بھاگا ہوا چاہتا ہے کہ تیری بندگی میں
داخل ہو اور بندوں جیسی بندگی کرے اوسکے بعد ایک ایک بال
دائیں بائیں طرف سے لیوے لیکن تین بال سے زیادہ نہ لے کہ ممانعت
ہے اور ان تینوں بالوں میں گرہ دیکر پاک زمین میں دفن کرے
اور بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ ایک بال سے زیادہ نہ کرے اور
پیر کو مرید کی پیشانی سے تین بال کترنا امیر المومنین علی کرم اللہ
وجہہ و امام حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کی سنت ہے اور صاحب
معدن المعانی لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت
ہے اور کتاب راحت القلوب میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی سنت لکھی ہے فائدہ تین بال کے کترنے سے تین پردوں کا
اُٹھانا ہے مرید کے منہ سے خاص پیر کو اول نفس کا پردہ دوسرے
دنیا کا پردہ تیسرے آخرت کا پردہ اور ایک حدیث منقول الدنیا
حرام علی اہل الاخرۃ و الاخرۃ حرام علی اہل المعرفۃ جبکہ بیعت کی ضروریات سے
فارغ ہوئے اور مرید کو کلاہ اور شجرہ دے اس سے کہ مشائخ عظام
کا طریقہ ہے کہ اگر تنہائی کے قابل دیکھے تنہائی کے لئے فرمائے ورنہ
اپنی خدمت میں رکھکر پرورش کرے چنانچہ کتاب مراد المریدین و آداب
الکاملین لکھتے ہیں کہ جبکہ [illegible] چاہیے کہ مرید [illegible]

توبہ نماید پیر را باید کہ نقابے درمیان کند وطشتے یا قدحے پر از آب زیر پردہ نہادہ باشد بمقدارے گذارد کہ از گوشہ اندرون پردہ وگوشہ بیرون پردہ نہادہ باشد پس شیخ وآں مستورہ انگشتان شہادت خود ما را در زیر ہر یک کنارہ طشت فرو گذارند ورسوم ارادت بجا آرند ودر اوراد چشتیہ مسطور است کہ دست خود را از صندل یا زعفران یا گل پاک آلودہ کردہ بر پارچہ سفید یعنی داسنے بنہند تا نقش پیدا آید پس آں را بدست وے دہد وبگوید تا بر نقش دست راست خود را فرو گذارد وداسنے او را بخشد ودست گرفتن عورت نزد جمہور اہل معرفت روا نیست وقیچی زدن مر عورت را جائز نہ وبعضے مشائخ در مرید گرفتن عورت شخصے را از محرمان وے وکیل خود کردہ رسوم بیعت ادا نمایند ودر بیعت شخص غائب نقش دست خود نوشتہ بفرستند تا مرید دست خود بر آں دست داشتہ عمل بجا آرد یا وکیل تعیین نماید تا وے مرید غائب را بمراد رساند وشجرہ فرستادن غائب را دلیل بر قبول کردن بیعت او است شیخ را فائدہ در فوائد الفواد مذکور است بعضے عزیزاں کہ بر مزار شیخ ارادت می آرند ومرید می شوند روا نیست چنانچہ نقل است از آں کتاب کہ شیخ فریدالدین گنج شکر قدس سرہ پسرے بود از پسران مہتر او رفت ودر بیابان ناگور شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین قدس سرہ مخلوق شد ومرید گردید ایں خبر بسمع مبارک شیخ فریدالدین گنجشکر قدس سرہ رسید فرمودند خواجہ قطب الدین قدس سرہ کا پیر وخواجہ ما است اما ایں بیعت درست نباشد بیعت آنست کہ بدست شیخ گیرند وبعضے مشائخ میگویند اگر بیعت از قبور روا می بود سے سر حلقہ مشائخان جناب نبوت است بر مزار شریف رجوع میکردند وہر گز نبشائخان عہد رجوع نمی کردند ودر آداب السالکین کہ برائے ارادت ہفت شرط است اول حیات پیر دوئم بلوغت مرید کہ تنخ خود فہم کنند واگر خورد

اور پیر کے ہاتھ پر توبہ کرے پیر کو چاہئے کہ پردہ درمیان میں کرے اور کوئی پیالہ یا طشت پانی سے بھرا ہوا پردہ کے نیچے رکھے اس مقدار پر رکھے کہ پردہ کے اندر کے کونہ سے پردہ کے باہر کے کونہ پر رکھا ہو پس شیخ اور وہ عورت اپنی انگشت شہادت طشت کے اندر رکھے اور ارادت کے طریقے پورے کرے اور اوراد چشتیہ میں لکھا ہوا ہے کہ اپنے ہاتھ کو صندل یا زعفران یا پاک مٹی سے آلودہ کر کے سفید کپڑے پر یعنی اوڑھنی پر رکھے تاکہ نقش ظاہر ہو پس اسکو اسکے ہاتھ میں دے اور کہے کہ نقش پر اپنے داہنے ہاتھ کو رکھے اور اوڑھنی اسکو عطا کرے اور عورت کا ہاتھ پکڑنا تمام اہل معرفت کے نزدیک جائز نہیں اور کترنا بھی عورت کے لئے جائز نہیں اور بعض مشائخ عورت کے مرید کرنیکے وقت اسکے محرم کو اپنا وکیل کر کے بیعت کا طریقہ پورا کرتے ہیں اور بیعت میں غائب آدمی اپنے ہاتھ کا نقش لکھکر بھیجے تاکہ مرید اپنا ہاتھ اس ہاتھ پر رکھکر عمل بجا لاوے یا وکیل مقرر کرے تاکہ وہ غائب مرید کو مراد پر پہنچاوے اور غائب کو شجرہ بھیجنا شیخ کی بیعت قبول کرنیکی دلیل ہے فائدہ فوائد الفواد میں مذکور ہے کہ بعض آدمی عزیز کہ شیخ کے مزار پر ارادت لاتے ہیں اور مرید ہوتے ہیں جائز نہیں ہے چنانچہ نقل ہے اس کتاب سے کہ شیخ فریدالدین گنجشکر قدس سرہ کا تمام لڑکوں سے ایک بڑا لڑکا شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین قدس سرہ کی قبر مبارک پر گیا اور مرید ہوا یہ خبر حضرت شیخ فریدالدین گنجشکر رحمۃ اللہ کے سمع مبارک میں پہونچی فرمایا کہ خواجہ قطب الدین قدس سرہ ہمارے پیر اور خواجہ ہیں لیکن بیعت درست نہیں ہوئی بیعت یہ ہے کہ شیخ کا ہاتھ پکڑیں اور بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ اگر بیعت قبروں سے درست ہوتی مشائخان کے حلقہ کے سردار جناب سرور کائنات حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم ہیں انکے مزار مقدس پر رجوع کرتے اور ہرگز مشائخان وقت کی طرف رجوع نکرتے اور آداب السالکین میں ہے کہ ارادت کے واسطے سات شرطیں ہیں اول پیر کی زندگی دوسرے مرید کا بالغ ہونا

سال باشد اورا پدر یا مربی مطلق مریدکنانند روا بود که ہرگز حکم پدر را لغزشے و گردشے نیست و اگر غیر والی کسے دیگر را مرید کنانند بعد بلاغت اختیار بدست اوست چنانچہ در نکاح سوم دست بر دست نہادن چہارم مقراض راندن پنجم خرقہ با کلاہ پوشاندن ششم دوگانہ شکرانہ و توبہ کردن ہفتم نصیحت و وعظ کردن پیر مرید را چوں ایں ہفت شرط بجا آرد ارادت مرید قبول نماید الا شک را شاید در کتاب فوائد الفواد می آرد پیر را از مرید طمع نباید و آوردہ فتوحات را نشاید چنانچہ نقل ست ہم ازاں کتاب کہ وقتے مریدے بخدمت پیر خود خوردہ زر آورد وے نگرفت و باز داد حاضران دریں معنی سوال کردند فرمودند کہ پیر در کار دین محتاج مرید نباید و ہم در اسباب دنیا نیز نشاید تا اعتقاد او سستی نیابد و نداند کہ نوعے بہ من محتاج است۔

فصل چہارم در آداب بیعت مر مرید را و حقوق پیری در کتاب راحت القلوب می نویسند کہ چوں مسلمانے خواہد کہ در ارادت پیری در آید و بدست او توبہ نماید باید کہ شب پنجشنبہ یا دوشنبہ زندہ دارد و روز صائم باشد و غسل سازد و لباس نو پوشد و خوشبو و شیرینی حاضر آرد و بین العشائین مرید گردد و اگر عذرے داشتہ باشد لعین وقت و صوم و غسل دریں کار شرط نیست محض برائے ادب ست ہر وقت طالب بر شیخ برسد بشرف بیعت مشرف گرداند فائدہ در کتاب معارف می نویسند چوں مرید از ادائے رسوم فارغ شود دو رکعت نماز بگذارد در رکعت اول فاتحہ و الم نشرح و در رکعت دوم فاتحہ و الم ترکیف بخواند کہ سنت مشائخ ست و بعد از سلام ہر دو دست بر داشتہ بر سینہ دارد و خیر بیند پیر و محبت وے و معرفت الٰہی طلب نماید چوں آں وقت نزول رحمت ست ہرچہ دراں وقت از خدا تعالیٰ بخواہد بیابد چرا کہ بسبب توبہ دراں ساعت پاک گشتہ دو عا را پاکا نرا اثر ست فائدہ از کتاب

تاکہ اپنے فائدہ کو سمجھے اور اگر چھوٹا ہو تو اُس کا کوئی مربی یا باپ وغیرہ مرید کرا وے جائز ہے اِس لئے کہ باپ کے حکم کو ہرگز کوئی لغزش اور گردش نہیں ہے اور اگر کوئی کسی غیر کے لڑکے کو مرید کرا وے بالغ ہونیکے بعد اوسکو اختیار ہے چنانچہ نکاح میں تیسرے ہاتھ کو ہاتھ پر رکھنا چوتھے قینچی چلانا پانچویں خرقہ مع کلاہ کے پہنانا چھٹے شکرانہ کی دو رکعت ادا کرنا اور توبہ کرنا اور ساتویں نصیحت کرنا پیر کا مرید کو جبکہ یہ شرطیں بجا لاوے مرید کی ارادت کو قبول کرے وگرنہ قابل شک ہے کتاب فوائد الفواد میں منقول ہے کہ پیر کو مرید سے طمع نہ کرنی چاہئے اور اُسکے تحفہ کو قبول نہ کرنا چاہئے چنانچہ اُسی کتاب سے منقول ہے کہ ایک زمانہ میں ایک مرید اپنے پیر کی خدمت میں قلیل المقدار سونا لایا پیر نے قبول نہ کیا اور واپس کر دیا حاضرین نے اس بات سے سوال کیا فرمایا کہ پیر کو دین کے کاموں میں مرید کا محتاج نہ ہونا چاہئے اور دنیا کے اسباب میں بھی نہ چاہئے اس لئے کہ اُسکے اعتقاد میں سستی نہ آوے اور نہ جانے کہ پیر لیے کسی قسم کا ضرور محتاج ہے۔

چوتھی فصل بیعت کے آداب میں خاص مرید اور پیر کے حقوق میں کتاب راحت القلوب میں لکھتے ہیں کہ جبکہ کوئی مسلمان چاہے کہ کبھی پیر کی ارادت میں داخل ہو اور اُسکے ہاتھ پر توبہ کرے چاہئے کہ جمعرات یا پیر کی رات کو جاگے اور دن میں روزہ رکھے اور غسل کرے اور نیا لباس پہنے خوشبو اور شیرینی حاضر کرے اور عشا کے درمیان مرید ہو اور اگر کوئی عذر رکھتا ہو مقرر کرنا وقت کا اور روزہ کا اس کام میں شرط نہیں محض ادب کے لئے ہے جس وقت طالب شیخ کے پاس آوے بیعت سے مشرف کرے فائدہ کتاب معارف میں لکھتے ہیں کہ جبکہ مرید بیعت کے طریقہ سے فراغت پاوے دو رکعت پڑھے اول رکعت میں الم نشرح دوسری رکعت میں الم ترکیف فاتحہ کے بعد پڑھے اس لئے کہ مشائخ کی سنت ہے اور سلام کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر سینہ کے برابر رکھے اور خیریت پیر اور اسکی محبت اور معرفت الٰہی کو طلب کرے کیونکہ وہ وقت نزول رحمت کا ہے جو کچھ اُس وقت میں خدا تعالیٰ سے طلب کرے پورا ہو اس لئے کہ توبہ کی وجہ سے

مطلوب الطالبین ست چوں مرید در ارادت و توبہ
مستقیم آید پیش ازاں گناہے کہ کردہ باشد بسبب توبہ
بداں ماخوذ نیست حق تعالیٰ او را عفو فرماید و ہم خلایق را
باید کہ بر گناہان ماضی او عیب نگیرند و اگر بعد از توبہ حرکتے
نامناسب بوجود آرد مرتد حقیقی گردد و مردم طعن و لعن بروے
لازم آید فائدہ ایضاً از مطلوب الطالبین چوں سالک
قدم در راہ سلوک نہد باید کہ اول توبہ کند و توبہ بر دو
نوع است توبہ خاص و توبہ عام توبہ عوام از گناہان ست
و توبہ خاص دل برداشتن ست از ماسوائے اللہ و نیز
طائفہ اہل معرفت توبہ را بر سہ قسم مقرر کردہ اند توبہ حال است
و توبہ ماضی و توبہ استقبال توبہ حال آنست کہ در حال توبہ
ندامت آرد و پشیمان شود از انچہ کردہ است و توبہ
ماضی آنکہ بہر کسے کہ تظلم کردہ است یا مال او را
ناحق گرفتہ خوردہ است نزد او برود و ویرا خوشنود
گرداند و توبہ استقبال آنکہ باز او معصیت نکند اگر توبہ بر
زبان کرد و دل بر آں ننہاد و آں توبہ نباشد بل بازی بود
با بار تیعالیٰ نعوذ باللہ در کتاب مطلوب الطالبین مینویسد
سالک طلبید از جادہ خود جدا نشود مگر بقدر حاجت آنرا
[illegible] گفتہ اند اگر دانشمند ہر روز در طلب دنیا
گردد بیان حلال و حرام کہ نماید اگر صوفی در کوچہ و بازار رود
[illegible] سلوک و سجادہ کہ فرماید و سالک را کہ صحبت مدام
با [illegible] غنیا اجتناب ورزد و حدیثے برین معنی
واقع است [illegible] الصالحین نور و صحبت الاغنیاء نار
در مطلوب الطالبین می نویسد روئے پیر و استاد و پدر
[illegible] کہ ترک ادب است و ادب پیش بزرگان
[illegible] استاد چیانہ بینند [illegible] گانشد و بنشینند
ادب ہر چہ از پیر و استاد بشنود سخن ایشاں را بصدق با
ظاہر و باطن اعتراض نکند اگر چہ مخالف شریعت یا طریقت
[illegible] مطلوب الطالبین [illegible] اولیا می آرد کہ [illegible]

وہ پاک ہوا اور نیکوں کی دعا میں اثر ہے فائدہ مطلوب الطالبین
سے منقول ہے کہ جبکہ مرید توبہ اور ارادت میں قایم ہو اوس سے پہلے
جو گناہ ہوں گے توبہ کیوجہ سے اُنکا مواخذہ نہو گا خدا اوسکو
معاف فرماوے اور مخلوق کو بھی چاہئے کہ اُسکے گذشتہ گناہان پر
عیب نہ پکڑیں اور اگر توبہ کے بعد کوئی حرکت بری کرے حقیقی
مرتد ہوا اور آدمیوں کو اُسپر طعنہ کرنا لازم آوے فائدہ مطلوب
الطالبین سے منقول ہے کہ جبکہ سالک سلوک کے راستہ میں قدم رکھے
چاہئے کہ اول توبہ کرے اور توبہ کی دو قسمیں ہیں توبہ خاص اور توبہ عام
توبہ عام گناہوں سے ہوا اور توبہ خاص دل ماسوائے اللہ سے بیزار
ہونا اور یہی اہل معرفت نے توبہ کو تین قسم پر مقرر کیا ہے توبہ حال
توبہ ماضی توبہ مستقبل - توبہ حال یہ ہے کہ حال میں توبہ ندامت اور
پشیمانی لاوے اُس سے جو کہ کیا ہے - اور توبہ ماضی یہ ہے کہ جس آدمی پر ظلم
کیا ہے یا مال اُسکا لیکر ناحق کھایا ہے اوسکے پاس جاکر اُسکو خوش کرے
اور توبہ استقبال یہ ہے کہ پھر اُس گناہ کو نکرے
اگر لفظ توبہ زبان پر جاری ہوا اور اس کا اثر دل میں
کچھ نہ ہو تو وہ توبہ نہو بلکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ کھیل
ہو نعوذ باللہ مطلوب الطالبین میں لکھتے ہیں کہ سالک کو چاہئے
کہ اپنے رستہ سے علیحدہ نہو مگر ضرورت کی وجہ سے اوسکو جیسا کہ
اہل طریقت نے فرمایا ہے کہ اگر عقلمند ہر روز دنیا کی طلب میں
سرگرداں رہے حلال و حرام کو کون بیان کرے اگر صوفی
کوچہ و بازار وغیرہ میں پھرے تو قیام سلوک اور سجادہ کا کون
فرماوے اور سالک کو چاہئے کہ ہمیشہ صحبت پرہیزگاران کے ساتھ
رکھے مالداران کی مجلس سے پرہیز کرے - حدیث اس بات پر واقع ہے
کہ صالحان کی صحبت نور کی مانند ہے اور مالداروں کی صحبت آگ
کی مانند ہے مطلوب الطالبین میں لکھتے ہیں کہ [illegible] اور مال اور
استاد اور پیر کا منھ [illegible] نہ دیکھے اس لئے کہ ادب کا چھوڑنا ہے
ادب بزرگان کے سامنے باتیں نکرے اگر استاد یا پیر کو آتا دیکھے
اُنکے سامنے سر جھکا کر بیٹھے ادب استاد اور پیر سے جو سنے
کلام کی تصدیق کرے اور ظاہر اور باطن میں اعتراض نکرے اگرچہ

بگذارد که غیر پیر من دیگرے ہم در عالم ہست که بخدا میرساند بالقطع شیطان ملعون اعتقاد او تصرف کند و آں مرد را از مشغولی محبت پیر خود بیروں می آرد کافر حقیقی میگرداند اصل دریں کار اعتقاد ست چنانچه گفته اند مومن بگناه کافر نگردد و مرید بلغزشے مرتد شود آداب در کتاب سیر الاولیا میگوید که یکے در خدمت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیه آمد و گفت من مرید تو میشوم شیخ فرمود بشرطے ارادت تو قبول کنم که ہرچه امر نمایم بجا آری گفت ہرچه حکم شود بجاں کوشم فرمود کلمه طیب چگونه میگوئی گفت ہمچنیں میگویم لا الٰه الا الله محمد الرسول الله شبلی فرمود ہمچناں بگو لا الٰه الا الله شبلی رسول الله مرید بفور ہماں بر زبان آورد بعد ازاں شبلی فرمود که اے عزیز شبلی یکے از چاکران کمینه آنحضرت رسول ہماں ست من اعتقاد ترا امتحان میکردم و نیز در کتاب فوائد السالکین ہمچنیں مذکور ست با خواجه قطب الدین قدس سره که از خواجه بزرگ بعمل آمده آداب از مطلوب الطالبین پیش پیر نوافل و اوراد مشغول نشود که ہیچ شغلے بالاتر از شناختن پیر نیست اگر نتواند بگوشه برود و وظیفه خود را تمام کند اگر گوشه نیابد پس پشت نشسته بگذارد آداب پیر را در ہیچ وقت پشت ندہد اگر ضرور افتد پس پا برود چوں از نظر غائب شود برگردد۔ اکثر مریداں شیخ فرید گنجشکر قدس سره و سلطان المشائخ قدس سره چنیں میکردند آداب کفش و نعلین پوشیده ملاقات بزرگاں نکنند و در مقام بزرگان کفش و نعلین پوشیده نروند که بے ادبی ست آداب پس خورده پیر یا بزرگے در پا ایستاده بخورد اگرچه در حکمت ایستاده خوردن ممنوع ست اما آداب ایستاده بخورد یکے آب زمزم دوم آب پس خورده پیر یا بزرگے سوم آب بقیه وضو تا برکت آں تمام اعضا برسد آداب پیش پیر بحکم او امامت کند [illegible]

شریعت اور طریقت کے مخالف ہو مطلوب الطالبین میں سیر الاولیا سے نقل کرتے ہیں کہ اگر مرید یہ خیال کرے کہ میرے پیر کے سوا جہان میں کوئی ہے کہ خدا تک پہونچا دے یقیناً شیطان ملعون اُسکے اعتقاد میں تصرف کرے اور وہ ہر طریقہ سے اپنے پیر کی محبت سے مانع ہوتا ہے اور کافر حقیقی بناتا ہے اصل اس کام میں اعتقاد ہی چنانچہ فرمایا ہے کہ مومن گناہ سے کافر نہیں ہوتا ہے اور مرید ایک لغزش سے مرتد ہوتا ہے ادب مصنف کتاب سیر الاولیا میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک آدمی شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میں آپکا مرید ہونا چاہتا ہوں شیخ نے فرمایا کہ میں تو تب اس شرط پر قبول کرونگا کہ جو کچھ میں حکم کروں تو بجا لاوے عرض کیا جو کچھ حکم ہو میں جان سے کوشش کرونگا فرمایا تو کلمہ طیب کس طرح پڑھتا ہے کہا کہ اس طرح پڑھتا ہوں لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایسے کہو لا الٰہ الا اللہ شبلی رسول اللہ مرید وہی زبان پر لایا اُسکے بعد شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے عزیز شبلی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں سے ایک کمینہ غلام ہے رسول صلی اللہ علیہ وہ ہی ہیں میں تیرے اعتقاد کو آزماتا تھا اور کتاب فوائد السالکین میں بھی ایسا ہی مذکور ہے کہ خواجہ قطب الدین قدس سرہ کیساتھ بھی خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ سے ایسا ہی عمل میں آیا۔ ادب مصنف کتاب مطلوب الطالبین کہتے ہیں کہ پیر کے سامنے نوافل اور وظائف میں مشغول نہو اسلئے کہ کوئی شغل اچھا زیادہ پیر کی شناخت سے نہیں ہے اگر نہ ہوسکے تو گوشہ میں جاوے اور اپنے وظائف کو پورا کرے اگر گوشہ بھی نپاوے پیٹھ کے پیچھے بیٹھکر ادا کرے ادب پیر کی کسیوقت میں پیٹھ نکرے اگر کوئی ضرورت ہو الٹے پیروں جاوے اور جبکہ نظر سے غائب ہو پھر لوٹے اور اکثر شیخ فرید الدین گنجشکر قدس سرہ کے مرید ایسا ہی کرتے تھے ادب جوتے اور نعلین پہنکر بزرگوں سے ملاقات نکرے اور بزرگوں کے مقام میں جوتے نعلین پہنکر نجاوے اسلئے کہ بے ادبی ہے ادب پیر یا کسی بزرگ کا پس خوردہ کھڑا ہوکر کھانا چاہئے اگرچہ حکمت میں کھڑا ہوکر کھانا منع لکھا ہے [illegible] ہوکر پیو ایک آب زمزم [illegible]

دعاء مختصر خواند ه برخیزد پس پشت برآید سنت بگذارد ادب هر یار که خرقه یا کلاه یا پیراهن از پیر بیابد بپوشد دوگانه تحیت بگذارد و چیزے شکرانه پیش پیر برد و التجاء قبول آں دارد چوں قبول افتد پابوس و تسلیمات بجا آرد ادب چوں ایں کس در روضه پیر یا استاد یا بزرگے دیگر بزیارت برود باید که گل یا شیرینی و چیزے نقد با خود ببرد اگر نتواند سبزه هم کافی ست خالی دست نرود از چپ قبر پایان قبر تقبیل نماید بعده سه طواف کند چوں از طواف فارغ شود مقابل روئے راست مزار بایستد و بگوید علیکم السلام یا اهل لا اله الا الله پس گل یا سبزه بدست راست خود بر راست مرقد نزدیک روئے میت بنهد و بنشیند و شیرینی و نقد را در پیش خود دارد و آیته چند از قرآن شریف نیز بخواند و ثواب آں نذر کند بعده هر دو دست بردارد فاتحه آیته الکرسی و اذا زلزلت الارض و الهکم التکاثر یگاں یگاں بار و اخلاص یازده بار و لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک و له الحمد یحیی و یمیت و هو حی لا یموت ابداً ابداً ذو الجلال و الاکرام بیدک الخیر و هو علے کل شیئ قدیر یک بار بخواند و بگوید قرأت القرآن و جعلت ثوابها بروح فلاں بن فلاں بعد ازاں انگشت سبابه به مزار گذارد و سه بار درود بخواند و هر حاجتے که داشته باشد عرض نماید و شیرینی و نقد را بوارثان آں بزرگ یا بخادمان بدہد و خود رخصت شود فائده چوں از زیارت مقبرت باز گردد بدیدن مریض نرود که امید صحت او نباشد اگر رفتن ضرور افتد بمسجدے یا در خانه فرود آید و یک دوگانه نماز ادا نماید و ازینجا به نیت پرسش مریض قصد دارد فائده چوں بدیدن مریض آید اول سلام گوید بعده پرسش نماید پس حکایات فال نیک...

پس خوردہ تیرے وضو کا بچا ہوا پانی تاکہ اُسکی برکت تمام اعضا میں پہونچے ادب پیر کے سامنے اُسکے حکم سے امامت کرے نماز کے بعد دعا مختصر پڑھکر اُٹھے بیٹھے پیچھے آوے اور سنت ادا کرے ادب جو یار کہ خرقہ یا کلاہ پیر سے پاوے اوسکو پہنے اور شکرانہ کی دو رکعت ادا کرے اور کوئی چیز شکرانہ کی پیر کے سامنے لیجاوے اور اُسکی قبولیت کی التجا کرے جبکہ قبول ہو پابوس اور تسلیمات بجا لاوے ادب جبکہ کوئی آدمی پیر یا اُستاد یا کسی دوسرے بزرگ کے روضہ کی زیارت کیلئے جاوے چاہئے کہ پھول یا مٹھائی یا نقد اپنی ہمراہ لیجاوے اگر نہ ہوسکے سبزہ ہی کافی ہے غرض خالی ہاتھ نجاوے قبر کے بائیں جانب قدمبوسی کرے اور اُسکے بعد تین طواف کرے جبکہ طواف سے فارغ ہو مزار کی داہنی جانب کھڑا ہو اور علیکم السلام یا اہل لا الٰہ الا اللہ کہے پس پھول یا سبزہ اپنے داہنے ہاتھ سے مزار کے داہنی جانب میت کے منہ کے سامنے رکھے اور بیٹھے مٹھائی اور نقد کو اپنے سامنے رکھے اور قرآن شریف کی چند آیت پڑھے اور اُسکا ثواب نذر کرے پھر دونوں ہاتھ اُٹھاوے الحمد شریف و آیۃ الکرسی و اذا زلزلت الارض و الہکم التکاثر ایک ایک مرتبہ اور سورہ اخلاص گیارہ دفعہ و لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد یحیی و یمیت و ہو حی لا یموت ابداً ابداً ذو الجلال و الاکرام بیدک الخیر و ہو علی کل شیئ قدیر ایکبار پڑھکر کہے کہ اس قرأت کا ثواب فلاں بن فلاں کی روح مبارک کو پہونچایا اسکے بعد شہادت انگلی کو مزار مقدس پر رکھکر تین مرتبہ درود پڑھے اور جو حاجت کہ رکھتا ہو عرض کرے اور مٹھائی اور نقد کو اُس بزرگ کے وارثان یا خادمان کو دے اور خود رخصت ہوئے فائدہ جبکہ مقبرت کی زیارت سے لوٹے ایسے مریض کو دیکھنے نجاوے کہ جس کی صحت کی امید نہو اگر جانا ضروری ہو کسی مسجد یا گھر میں آکر نماز کی دو رکعت مریض کے پوچھنے کی غرض سے ادا کرے فائدہ جبکہ مریض کو دیکھنے آوے پہلے سلام کہے پھر مزاج پرسی کرے پس نیک فالی اور اُمید واری شفا کی باتوں میں مشغول ہو اور خود کو موت...

باب ہم آہستگی کند از حجاب تبفاصل کشد چہ شود آں دوست از وجدائی گزیند پس اول اعراض پیش بود چون عذر نخواست حجاب شد و چوں ہم بران ناپسندیدگی مصر بود تفاصل شود پس اگر ہم آں دوست مستغفر نشود سلب مزید شود مزیدے کہ اورا بود دما اورا دو ذوق و عبادت و غیر آں مرید از و باز ستانند اگر ہم عذر آں نخواہد و بران بطالت بماند سلب قدیم شود طاعتے و راحتے کہ پیش از مزید داشت آنرا ہم بستانند پس اگر اینجا ہم در توبہ تقصیرے رود تسلی باشد یعنی دوست اورا بر جدائی او دل بیارایدپس اگر باز در انابت اہمال رود عداوت پیدا شود آں محبت کہ بود بعداوت مبدل شود نعوذ باللہ منہا از ینجا چند نقل از واقعات حضرت پیر دستگیر در آداب و خدمت گزاری مرشد خود کہ بجا آوردہ اند نقل است روزے حضرت مرشد آفاق بمحاسن مبارک خود شانہ گردانیدہ بودند یک تار موئے از محاسن شریف جدا شدہ در بستر خواب بماند حضرت پیر دستگیر بنور باطن دریافت بجناب آنحضرت عرض کردند یک موئے محاسن مبارک در فراش افتادہ است غلام امیدوار است تبرکاً تعویذ کردہ ہمراہ خود دارد تا حرز جان و محافظ ایمان باشد فرمودند مضائقہ ندارد ولیکن برین دستگاہ فریفتہ و مفتون نخواہند شد درویشی چیزے دیگر است آداب خدمت بجا آوردہ عرض کردند ہمہ از تصدق حضرت پیر مرشد ست بعد ازاں تا سہ روز در بندگی حاضر بودند گوشت مرغ با مصالحہ و مرغن برائے تناول مرحمت می شد روز سوم رخصت فرمودند الحمد للہ علی ذالک نقل است از عارف کامل سید عبد المومن کہ حضرت مرشد آفاق را استغراق چناں بردہ بود کہ ازیں عالم ہیچ اطلاع نداشتند اتفاقاً ہفت روز علی التواتر بگذشت صاحبزادہ ہا و درویشاں و فقیران و عیال و اطفال بفاقہ صاف گذرانیدند و از قسم ماکولات و مشروبات یکدانہ و یکقطرہ

کوشش کرے اور توبہ کرے اور اگر اس بات میں سستی کرے حجاب سے فصل تک نوبت پہونچے کیا ہو کہ وہ دوست اس سے علیحدہ ہو پس اول اعراض ہوا جب عاشق نے اسپر اصرار کیا تو حجاب ہو گیا جو اسپر بھی اسکا اصرار رہا تو تفاصل ہوا اور جو اسپر بھی اُسنے توبہ و استغفار سے کام نہ لیا تو سلب مزید ہوا کہ جبکی وجہہ سے اوراد و وظائف کی لذت نہ ہوگی اگر اس سے پھر بھی آسنے معذرت نہ کی تو سلب قدیم ہو جاویگا جو کہ طاعت و راحت کہ پہلے زیادہ رکھتا تھا اس سے لیں پس اگر یہاں بھی توبہ میں کوئی قصور ہوا تسلی ہو یعنی اُسکا دوست اُسکی جدائی پر دل آراستہ کرے پس اگر توبہ میں فروگذاشت ہو دشمنی پیدا ہو جو محبت کہ تھی دشمنی سے بدل ہو نعوذ باللہ منہا یہاں سے حضرت پیر دستگیر کے آداب اور اپنے مرشد برحق کی خدمت گذاری میں کہ جو ادا کی ہے اونکی واقعات سے چند باتیں نقل کی جاتی ہیں۔ نقل ہے۔ ایکروز حضرت مرشد آفاق اپنی محاسن مبارک میں کنگھا کرتے تھے ایک بال محاسن شریف سے جدا ہو کر سوتے ہوئے بستر پر رہا حضرت پیر دستگیر نے باطن کے نور سے دریافت کرکے آنحضرت کی درگاہ فیضِ مآب میں عرض کیا کہ ایک بال محاسن مبارک کا بستر پر پڑا ہے غلام اُمیدوار ہے کہ بطور تبرک کے تعویذ کر اپنے ساتھ رکھے تاکہ جان اور ایمان کا محافظ رہے فرمایا کہ اچھا مگر اس طاقت و قوت پر تمکو مفتون و فریفتہ نہونا چاہئے فقیری دوسری چیز ہے خدمت کے اداب بجا لاکر عرض کیا کہ تمام حضرت پیر مرشد کے صدقہ سے ہے اُسکے بعد تین روز تک بندگی میں حاضر رہے مرغ کا گوشت مع مصالحہ اور مرغن کھانیکے لئے مرحمت ہوتا تھا تیسرے روز رخصت فرمایا الحمد للہ علی ذالک عارف کامل سید عبد المومن سے منقول ہے کہ حضرت مرشد آفاق کو ایسا استغراق ہوا تھا کہ اس جہان سے کچھ خبر نہیں رکھتے تھے اتفاقاً سات روز پے درپے گذرے سب صاحبزادگان اور فقیران و عیال و اطفال نے فاقہ سے گذاری اور کھانے پینے کی چیزوں سے ایک دانہ اور ایک قطرہ میسر نہوا ساتویں روز کے بعد شریف زیادہ

میسر شد بعد یک دو ہفتہ مردم سکنۂ سہارنپور بچیار و شرفا و سادات و غیرہ در بندگی رسیدہ تقریب دعوت بمیان آوردہ حضرت مرشد آفاق را با جماعت درویشان بمکان خود بردند و طعامہا رنگارنگ حاضر آوردند حضرت پیر دستگیر بہنگام فراز کردن مائدہ امر کردند چیزے طعام علیحدہ بحفاظت نگاہدارند آنہا بموجب ارشاد بجا آوردند و پیر دستگیر بخورانیدن طعام مشغول گشتند و خود ہیچ تناول نفرمودند چرا کہ احوال فاقہ اقربا و صاحبزادہ ہا ہویدا بود وقتے کہ حضرت مرشد آفاق از خوردنی دست باز کشیدند حضرت پیر دستگیر وضو عشا کنانیدہ بدیگر یاران فرمودند الحال من بکار میروم شما در خدمت باشید آن طعامیکہ علیحدہ نگاہداشتہ بودند از پلاؤ و زردہ و نان و حلوا و غیرہ ہمہ را در ردائے خود محکم بستہ دیگ قلیہ بر سر گرفتہ روانہ انبہٹہ گردیدند قریب نصف اللیل آنجا رسیدند در بکوفتند از اندرون خفتگان بیدار شدہ آواز دادند کیست کہ در میکوبد عرض کردند بھیکہ غلام این خاندان است ہمہ اطفال بیدار شدند و ہر یک بے اختیار میر الرضا حسب گویان برخاستند ہماندم چراغ افروختہ روشنی نمودہ طعام پیش نہادند و خود بدست آبکشی ایستادہ ماندند تا کہ ہمہ کس از طعام سیر گشتند ظروف خالی کنانیدہ بر سر گرفتہ قریب نماز صبح شبا شب بسہارنپور رسیدند و وقت وضو بخدمت مرشد آفاق حاضر گشتند از سہارنپور تا بہ انبہٹہ مسافت راہ دوازدہ کروہ بودہ باشد گویا شش فرا طے فرمودند حساب بست و چہار کروہ شد ہرگز آرام بنفس خود جائز و منظور نداشتند و انیقدر مشقت جہاد و تبدل نمودہ بخدمت گذاری مرشد آفاق و عیال و اطفال مصروف گشتند ہمین منوال تا مدت بست روز آنحضرت در سہارنپور تشریف میداشتند و ہر روز بخانہ یکے از شرفا و قوم دعوت می بود و پیر دستگیر با تن تنہا بعد عشا خوان ہائے طعام و دیگ گوشت قلیہ بر سر و دوش خود گرفتہ بدولتخانہ

اور سادات وغیرہ ساکنان سہارنپور حاضر خدمت عالی ہوکر تقریب دعوت پیش کی حضرت مرشد آفاق کو مع جماعت درویشان کی اپنے مکان میں لے گئے اور طرح طرح کے کھانے حاضر کئے اور حضرت پیر دستگیر نے دسترخوان بچھانیکے وقت حکم کیا کہ کچھ کھانا علیحدہ رکھدو ارشاد کے موافق بجالائے اور پیر دستگیر کھانا کھلانے میں مشغول ہوئے اور خود کچھ تناول نفرمایا اس لئے کہ اقربا اور صاحبزادگان کے فاقہ کا حال معلوم ہی تھا اور جس وقت کہ حضرت مرشد آفاق کہانا کھاچکے حضرت پیر دستگیر عشا کی وضو کرا کر دوسرے یاران کو فرمایا کہ اب میں ایک کام جاتا ہوں کہ تم خدمت میں حاضر رہو جو کہانا کہ علیحدہ رکھا تھا پلاؤ و زردہ اور نان اور حلوا وغیرہ تمام کو اپنی چادر میں مضبوط باندھکر اور قلیہ کی ہانڈی سر پر لیکر انبہٹہ روانہ ہوئے آدھی رات کے قریب پہونچے دروازہ کھٹکھٹایا اندر کے آدمی سوتے ہوؤں نے بیدار ہوکر پوچھا کہ کون دروازہ کھٹکھٹاتا ہے عرض کیا کہ بھیکہ اس خاندان کا غلام ہے تمام لڑکے بیدار ہوئے اور ہر ایک بے اختیار میر الرضا حسب کہتے ہوئے اٹھے اسیوقت چراغ روشن کرکے روشنی کی اور کھانا سامنے رکھا اور خود پانی پلانیکے لئے کھڑے رہے یہانتک کہ تمام کھانا کھانیسے سیر ہوگئے برتن خالی کرکے سر پر لیکر قریب صبح کی نماز کے راتوں رات سہارنپور وضو کیوقت مرشد آفاق کی خدمت میں حاضر ہوئے سہارنپور سے فاصلہ انبہٹہ تک بارہ کوس ہوگا ایک مرتبہ سہارنپور سے انبہٹہ جانا ایک مرتبہ واپس آنا مشغول رہتے تھے اور ۴۸ میل کا سفر کیا اپنے نفس پر آرام ہرگز جائز نہیں رکھتے تھے اور بہت مشقت قبول فرماکر خدمت گذاری مرشد آفاق و بال بچوں وغیرہ میں مشغول رہتے اسی طریقہ پر آنحضرت بیس روز تک سہارنپور میں تشریف فرما رہے اور ہر روز ہر ایک قوم شرفا میں سے دعوت رہتی تھی اور پیر دستگیر تن تنہا عشا کی نماز کے بعد خوان و کھانا اور گوشت اور قلیہ کی دیگ سر اور کندھے مبارک پر رکھکر

مرشد آفاق رسانیدہ باز بہ تعجیل مراجعت نمودہ پیش از نماز صبح ہنگام وضو بخدمت شریف حاضر می گشتند و این ماجرا تا مدت مذکور بر کسے ظاہر نشد وقتیکہ حضرت مرشد آفاق بدولت سرائے تشریف آوردند از فرزندان خود پرسیدند کہ ایان طعام گوناگون میخوردیم شما ہم چیزے میسر آمد صاحبزادہ ہا عرض کردند ہر طعامے کہ آنحضرت تناول فرمودند ہمان طعام گرما گرم و تازہ بتازہ ما ہم خوردہ ایم آنحضرت بتکرار پرسیدند شاید یکروز چنین اتفاق افتادہ باشد عرض کردند تاکہ آن قبلہ کونین در قصبہ سہارنپور تشریف داشتہ اند ہمیشہ متواتر بلا ناغہ تا روز معاودت بوجہ احسن محفوظ و معمور گشتہ ایم آنوقت مرشد آفاق دریافتند کہ این قسم جہاد از کسے دیگر بوقوع آمدن دشوار می نماید مگر از سید بھیکہ و ہمدران ہنگام محاسن شریف بدست گرفتہ بجناب الٰہی استجابت دعا درخواستند بخداوندا این کس را مقبول درگاہ خویش و از نور معرفت خود منور گردان کہ مارا ہم از طرف این سید زادہ سرخروئی حاصل گردد بکمال کرمہ الحمد للہ علیٰ ذالک نقل است حضرت پیر دستگیر از دائرہ شریف بقصبہ گھرام قصد فرمودند و ثمر شجر بوستان عزت و اجلال و گل سر سبد گلستان فضل و کمال صاحبزادہ والا قدر شاہ محمد باقر قدس سرہٗ نیز ہمراہ بودند و حضرت پیر دستگیر بپاس ادب صاحبزادہ را بفاصلہ پاؤ کروہ پیشتر روانہ میفرمودند و خود متعاقب ایشان میرفتند در اثنائے راہ سائیس اسپ سوارے صاحبزادہ بار بر سر متصل جہانیان بگذشت پیر سید نا تو کیستی و بر سر تو چیست عرض کردند سائیس اسپ پیرزادہ شما ہستم و بر سر تنگ و توبرہ وغیرہ اسباب اسپ مذکور است ہمالوقت از جہانیان فرود آمدہ اسباب را از سر نفر گرفتہ بر سر خود برداشتہ روان شدند ہر چند درویشان عرض کردند کہ بما یان مرحمت فرمائید بر سر و چشم برداشتہ بمنزل رسانیم ہرگز منظور نداشتند

مرشد آفاق کے دولتخانہ پر تشریف لاکر پھر جلدی سے لوٹ کر صبح کی نماز سے پہلے وضو کیوقت خدمت شریف میں حاضر ہوتے تھے اور یہ حالت مدت مذکور تک کسی پر ظاہر نہیں ہوئی مگر جب کہ حضرت مرشد آفاق دولت سرائے میں تشریف لائے اپنے فرزندان سے دریافت فرمایا کہ ہم طرح طرح کے کھانے کھاتے تمکو بھی کچھ میسر آیا صاحبزادگان نے عرض کیا کہ جو کھانا آنحضرت تناول فرماتے تھے وہی کھانا گرما گرم ہمنے کھایا ہے آنحضرت نے مکرر پوچھا کہ شاید ایکروز اتفاق ہوا ہوگا عرض کیا کہ جبتک آں قبلہ کونین سہارنپور میں تشریف رکھے رہے ہمیشہ متواتر بلا ناغہ آنکے واپس تشریف لانے تک ہم خوب خوش و خرم رہے اسیوقت مرشد آفاق نے دریافت کیا کہ ایسا جہاد کسی دوسرے سے واقع ہونا نہایت دشوار ہے مگر سید بھیکہ سے اور اسیوقت ریش مبارک کو دست مبارک میں لیکر درگاہ خدا میں مقبولیت دعا کی درخواست کی بخداوند عالم اس آدمی کو اپنی درگاہ کا مقبول اور اپنی معرفت کے نور سے روشن کر تاکہ ہمکو بھی اس سید زادہ کیطرف سے سرخروئی حاصل ہو بکمال کرمہ الحمد للہ علیٰ ذالک نقل ہے۔ کہ حضرت پیر دستگیر نے دائرہ شریف سے قصبہ گھرام کیطرف قصد روانگی فرمایا اور ثمر شجر بوستان عزت و اجلال وگل سر سبد گلستان فضل و کمال صاحبزادہ والا قدر شاہ محمد باقر صاحب قدس سرہٗ بھی آنحضرت کی ہمراہ تھے اور حضرت پیر دستگیر بوجہ ادب صاحبزادہ کو بقدر چہارم کوس کے آگے روانہ فرماتے تھے اور خود انکے پیچھے تشریف لاتے تھے راستہ میں صاحبزادے کی گھوڑی کا سائیس بوجھ سر پر لئے ہوئے جہانیانکی سواری کے قریب کو گذرا پوچھا کہ تو کون ہے اور تیرے سر پر کیا ہے عرض کیا کہ آپکے پیرزادہ کی گھوڑی کا سائیس ہوں اور سر پر اسباب تنگ و توبرہ وغیرہ گھوڑی مذکور کا ہے اسوقت جہانیان سے اتر کر اسباب کو آدمی سے لیکر اپنے سر مبارک پر رکھکر روانہ ہوئے چند درویشان نے عرض کیا کہ ہمکو مرحمت فرماویں ہم اور آٹھویں منزل پر پہونچا دینگے

میفرمودند که این کار من ست خود سرانجام خواهد کرد و شما
بکار خود مشغول باشید اختیار خان که مریدان راسخ الاعتقاد
این جناب بود از اسپ فرود آمده عرض کرد که این بار و اسباب
بغلام مرحمت شود هرگز قبول نه افتاد آخر الامر اختیار خان
سوار شده اسپ را دوانیده به صاحبزاده ملاقی شده
صورت واقعه بسمع مبارک رسانیده صاحبزاده بمجرد استماع
این سخن جلو ریز بخدمت آنحضرت رسیده برائے فرود آوردن
اسباب از سر مبارک عرض کردند فرمودند اے صاحبزاده اسباب
ایشانرا از برائے خدا بر سر خود گرفته ایم که نجات دارین دریں
منتصور است صاحبزاده به آرزوئے تمام اسباب را
بدست خود از سر مبارک فرود آورده بدیگران سپرد
فرمودند و اکثر اوقات اسپ سوارے صاحبزاده را
بدست خود تیار میکردند و از کاه و دانه خبر میگرفتند و زین
می بستند و سرگین میکشیدند و اعتماد بر دیگرے نمی نمودند
هر چند درویشان بعرض میرسانیدند که غلامانرا امر شود
تا این کارها را بانجام رسانیم در جواب آنها ارشاد میشد
که شمارا بایں کار غرضے نیست و مارا آبروے کونین حاصل
است اگر کسے دیگر بریں کار مامور شد پس مارا چه فائده
و بارها بدیں اقسام بعمل آمده که بیان هر یک طول کلامے
دارد بہمیں قدر اکتفا کرد که مشتے باشد نمونه خروارے
الحمد لله علے ذالک نقل ست از عارف کامل
میاں شاه سجاول که حاجی رحمة الله مرید خاص آنحضرت
بود از زیارت بیت الحرام معاودت نموده شبے در بلده
گجرات بخانقاه پیشوائے عارفان شاه قیام الدین قدس سره
وارد گردید شیخ که بوقت تهجد بیدار شد از درویشاں استفسار
کرد که امروز صادر و وارد ایں خانقاه را از آب و آتش تواضع
و تکریم بعمل آورده اند خادمان عرض کردند بهمه کس طعام رسانیده
و خدمت بجا آورده ایم باز فرمودند که در باغ خبر بگیرند که کسے
مسافر بے آب و نان مانده است به جستجو بسیار دریافتند

ہرگز منظور نفرمایا اور فرماتے تھے کہ یہ کام میرا ہے میں خود سرانجام
کرونگا اور تم اپنے کام میں مشغول رہو اختیار خاں نے کہ اس
درگاہ کے مریدان راسخ الاعتقاد میں سے تھا اتر کر عرض کیا کہ یہ اسباب
وغیرہ مجھ غلام کو مرحمت ہو ہرگز قبول نہیں کیا آخر کار اختیار خاں
سوار ہو کر گھوڑی کو دوڑا کر صاحبزادہ صاحب سے ملاقی ہوا اور واقعہ
مذکور کو خدمت میں عرض کیا صاحبزادہ صاحب اس واقعہ کے
سنتے ہی بہت جلد آنحضرت کی خدمت میں پہونچکر سر مبارک سے
اسباب نیچے اتارنیکے لئے عرض کیا فرمایا کہ اے صاحبزادہ آپکے
اسباب کو میں نے خدا کیواسطے سر پر لیا ہے اس لئے کہ مجھکو اس میں
دونوں جہانکی نجات منصور ہے صاحبزادہ صاحب نے بہت ارزو
سے اپنے ہاتھ سے اسباب کو سر مبارک سے اتار کر دوسروں کو
سپرد فرمایا اکثر اوقات اختیار صاحبزادہ کی گھوڑی کو خود تیار کرتے
تھے اور گھاس دانہ وغیرہ سے خبر لیتے تھے اور زین باندہتے تھے
اور لید وغیرہ کو صاف کرتے تھے اور کسی دوسرے پر بھروسہ
نہیں کرتے تھے ہر چند درویشان عرض کرتے تھے کہ غلامان کو
حکم ہو تاکہ ہم ان کاموں کو انجام دیں انکے جواب میں فرماتے تھے
کہ تمکو اس کام سے کچھ غرض نہیں ہے اور ہمکو دونوں جہانکی عزت
حاصل ہے اگر کوئی دوسرا اس کام پر مقرر ہوا پس ہمکو کیا فائدہ اور
بارہا اسطرح عمل میں آتا تھا کہ ہر ایک کا بیان کلام درازی کو چاہتی
ہے اسپر ہی اکتفا کیا اس لئے کہ انبار کا نمونہ ایک مٹھی ہوتی ہے
الحمد لله علے ذالک عارف کامل میاں شاہ سجاول سے نقل ہے
کہ حاجی رحمۃ اللہ آنحضرت کے خاص مرید تھے کعبہ
شریف کی زیارت سے لوٹکر ایک رات شہر گجرات میں پیشوائے عارفان
شیخ قیام الدین قدس سرہ کی خانقاہ میں قیام کیا شیخ تہجد
کے وقت بیدار ہوئے درویشان سے پوچھا کہ کیا آج اس
خانقاہ کے صادر و وارد کی تواضع و تکریم اچھے طریقہ سے کی ہے
خادمان نے عرض کیا کہ تمام آدمیوں کو ہم نے کھانا پہونچایا
اور انکی خدمت بجا لائے پھر فرمایا کہ باغ میں جاکر خبر لو کہ کوئی
مسافر بدون کھانے وغیرہ کے باقی رہا ہے بہت تلاش کے بعد

دیدند که در باغ شخصے گلیم از سر تا پا کشیدہ خفتہ است پیش شیخ عرض کردند خادمان و درویشان امر کردند که حالا من برائے ادائے وظائف در حجرہ می نشینم و شما بہر دو دروازہ نگہبان باشند وقتیکه این درویش بیدار شود بگویند که ہنگام شب از تشریف ایشان اطلاع نیافتیم ازیں جہت از خدمت گزاری مقصر ماندہ ام امروز ہمیں جا منزل باید فرمود اگر قبول و منظور کردند بہتر والا برائے چاشت عرض کنند که چیزے تناول نمودہ خواہند رفت اگر ازاں ہم ابا نمایند به فقیر خبر رسانند درویشان بہر دو دروازہ منتظر نشستہ بودند وقت طلوع صبح صادق حاجی رحمت الله کمر بستہ رواں شد خادمان بموجب فرمودہ شیخ ہر چند آرزو و الحاح نمودند که شیخ ما چنیں فرمودہ است که بغیر تناول لقمہ طعام روانہ شدن مناسب نیست ہرگز قبول نکرد و گفت مارا شوق ملازمت پیر مرشد نہ چنداں گریبان گیر است که از آب و نان احتیاجے یا اطلاعے بودہ باشد مجال توقف ندارد خادمان به شیخ خبر کردند شیخ از حجرہ بیروں آمدہ بحاجی رحمت الله ملاقی شدہ دریافت احوال نمود که بکدام سلسلہ و خاندان بزرگ داخل اند و بفقیر خانہ شب بفاقہ گذرانیدند اطلاع نه بخشیدند بل برائے نماز عشا و فجر و در مسجد ہم تشریف نیاوردند حاجی گفت اشتیاق دیدار فرحت آثار پیر دستگیر ہمراہ خاطر ما محو ساختہ از نماز و روزہ و خواب و خور ہیچ آگاہی ندارم میخواہم بہر وجہ پریدہ و دویدہ بخدمت حضرت پیر دستگیر رسیدہ سعادت کونین حاصل نمایم شیخ ہر چند آرزو کرد لیکن حاجی توقف نکرد و گفت الحال ہمیں بہتر است در حق فقیر عاطفت فرمودہ زود زود رخصت فرمایند تا که بجلدی تا ستر آستانہ بوس پیر مرشد برحق میسر آید لاچار شیخ رخصت کرد و گفت از جانب ایں ضعیف و نحیف بخدمت پیر خود سلام و نیاز رسانید

معلوم ہوا کہ ایک شخص کو بائیں کمبل سر سے پاؤں تک تانے ہوئے سوتا ہوا پایا اس حال کو شیخ سے عرض کیا خادمان اور درویشان کو حکم کیا کہ اب میں وظیفہ وغیرہ کے ادا کرنیکے لیے حجرہ میں بیٹھتا ہوں تم دونوں دروازوں پر محافظ رہو جس وقت کہ یہ فقیر بیدار ہو اُنسے عرض کرو کہ انکو آپکے تشریف لانیکی ہم کو خبر نہیں ہوئی اس وجہ سے ہم آپکی خدمات سے قاصر رہے آج یہیں قیام فرمائے اگر قبول کیا بہتر دگرنہ چاشت کے کہانیکیلئے عرض کرو کہ کچھ کہانا وغیرہ تناول کرکے جاویں اگر اُس سے بھی انکار فرماویں مجھکو اطلاع کرنا درویشان دونوں دروازوں پر منتظر بیٹھے تھے کہ صبح صادق کیوقت حاجی رحمت اللہ تیار ہو کر روانہ ہوئے خادمان نے شیخ کے حکم کی موافق اصرار اور تمنا کی کہ ہمارے شیخ نے ایسا ہی فرمایا ہے کہ بدون کہانا تناول کئے آپکا روانہ ہونا مناسب نہیں ہرگز قبول نفرمایا اور کہا کہ مجھکو پیر و مرشد کی ملازمت کا شوق بہت زیادہ ہے کہ کہانے پینے کی ضرورت یا خبر ہو قیام کی قدرت نہیں رکھتا خادمان نے شیخ کو خبر دی شیخ حجرہ سے نکلکر حاجی رحمۃ اللہ سے ملاقی ہو کر حالات کو دریافت کیا کہ کونسے سلسلہ اور کس بزرگ کی خاندان میں داخل ہوا اور فقیر کے گھر پر آپنے رات فاقہ سے گذاری خبر نکی بلکہ عشا اور صبح کی نماز پر بھی تشریف نہیں لائے حاجی صاحب نے کہا پیر دستگیر کے دیدار فرحت آثار کے شوق نے تمام کو میرے دل سے محو کیا کہ روزہ و نماز و کہانے وسونے وغیرہ سے کچھ خبر نہیں رکھتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ کسی طرح اڑ کر یا دوڑ کر حضرت پیر دستگیر تک پہنچکر دونوں جہانکی سعادت حاصل کروں شیخ نے ہر چند آرزو کی لیکن حاجی صاحب نہیں ٹہیرے اور کہا کہ اب فقیر کے حق میں یہی بہتر ہے کہ مہربانی فرماکر بہت جلد اجازت مرحمت فرماویں تاکہ جلدی سے پیر مرشد برحق کی چوکہٹ کا بوسہ میسر ہو لاچار شیخ نے اجازت دی اور کہا کہ اس ناتوان وضعیف کی طرف سے بھی اپنے پیر کی خدمت میں سلام پہونچا دینا اور اپنے درویشانکی طرف

درویشے ہدرویشاں خود کردہ گفت کہ مرید را محبت پیر این چنین باید و پیر را حفاظت مرید ہمچناں لازم کہ در سفر و حضر از احوال مرید غافل نماند چنانچہ عاطفت میرانصاحب ہمریں درویش سایہ افگن ست اگر حیات از مرگ امان میدہد من خود بملازمت میرانصاحب فیضیاب خواہم شد وہر کس از طالبان و مریدان من بزیارت ایشاں مستفید خواہد شد نجات دارین اوست چنانچہ از جملہ مریدان ایشاں شیخ سراج الدین بہرہ این دولت را تنہا دریافتہ ذکر او در باب بدل و ایثار مشروحاً بیان خواہد یافت چوں حاجی رحمت اللہ بخدمت شریف سعادت اندوز گردید فرمودند اے رحمت اللہ ما ہم در سفر و حضر ہمراہ تو بودہ ایم حاجی عرض کرد از بسکہ توجہات عالی در حق غلام بے نہایت در ہمہ جا حاضر میدیدیم و از برکات ذات سامی بخیریت و عافیت بشرف قدمبوس مشرف گشتم۔

نقل ست در انبہٹہ دیوار خانہ حضرت مرشد آفاق منہدم گردیدہ بود بی بی صاحبہ میراں صاحب را طلبیدہ برائے مرمت آں امر کردند ایشاں معمار را طلبیدہ بہ تعمیر دیوار بہ پرداختند ہرگاہ آواز تیشی و کرنی بگوش مبارک حضرت مرشد آفاق رسید یک درویش را امر کردند کہ ہمراہ میراں صاحب بودہ باشد روزے حضرت پیر دستگیر بنا بر حاجتے بیروں شہر رفتہ بودند و آں درویش ہم متعاقب ہمراہ می آمد ناگاہ سوارے امرد بسیار حسین جلوہ گر بیامد درویش مذکور بمجرد دیدنش از ہوش برفت و آں سوار بحر و پیہ نیاز پیر دستگیر نمودہ غائب شد درویش را افاقت آمد ہیچ ندید وقت دیگر حضرت مرشد آفاق درویش را طلبیدہ پرسیدند کہ ترا ہمراہی میراں صاحب گذاشتہ ام تا ہر چہ رود اظہار نماید تو ہیچ حقیقت باز نگفتی عرض کرد بموجب امر ہمراہ می باشم امروز کہ بیروں شہر تشریف فرمودند یک سوار خوش شکل پیدا شد من از دیدن او بیخبر گشتم لیکن از اطلاع

متوجہ ہوکر کہا کہ مرید کو پیر کی محبت ایسی چاہیے اور پیر کو بھی مرید کی حفاظت ایسی ہی لازم ہے کہ سفر و حضر میں مرید کے حالات سے غافل نہ رہے چنانچہ میراں صاحب کی مہربانی اس فقیر پر محیط ہے اگر زندگی موت سے امن دے تو میں خود میراں صاحب کی خدمت سے فیضیاب ہوں گا اور جو شخص مریدان و طالبان میں سے انکی زیارت سے مستفید ہوگا اسکے لیے دارین کی نجات ہے چنانچہ انکے جملہ مریدان سے شیخ سراج الدین نے اس دولت کو تنہا معلوم کیا اسکا ذکر ایثار اور بدل کے باب میں تفصیلاً بیان ہوگا جبکہ حاجی رحمت اللہ خدمت مبارک میں سعادت اندوز ہوئے فرمایا کہ اے رحمت اللہ ہم بھی سفر اور حضر میں تمہارے ہمراہ تھے حاجی صاحب نے عرض کیا کہ غلام کے حق میں توجہات عالی بہت ہیں تمام جگہ حضور کو موجود دیکھتا تھا اور ذات سامی کی برکات سے بخیریت قدمبوسی سے مشرف ہوا۔ نقل ہے کہ قصبہ انبہٹہ شریف میں حضرت مرشد آفاق کے گھر کی دیوار خراب ہوگئی تھی بی بی صاحبہ نے میراں صاحب کو بلا کر اسکی تعمیر کے لئے حکم صادر فرمایا انھوں نے معمار کو بلایا اور دیوار کی تعمیر میں مشغول ہوئے جبکہ کرنی اور بسولہ کی آواز حضرت مرشد آفاق کے کان مبارک میں پہونچی ایک درویش کو میراں صاحب کی ہمراہ رہنے کیلئے حکم فرمایا ایک روز حضرت پیر دستگیر کسی ضرورت سے شہر سے باہر گئے تھے اور وہ درویش بھی پیچھے ہمراہ آتا تھا اچانک ایک بہت حسین نوعمر بے ریش سوار جلدی سے آیا درویش مذکور فوراً اسکے دیکھتے ہی بیہوش ہوگیا اور وہ سوار پیر دستگیر کی پانچ روپیہ نذر کرکے غائب ہوا جبکہ درویش ہوش میں آیا کچھ نہ دیکھا حضرت مرشد آفاق نے درویش کو غیر وقت میں بلا کر پوچھا کہ تجھکو ہمنے میراں صاحب کی ہمراہ چھوڑا ہے تاکہ کچھ ظاہر ہو سکا اظہار کرے تونے پھر کچھ نہ کہا اسنے عرض کیا کہ میں بموجب ارشاد کے ہمراہ رہتا ہوں آج جو شہر سے باہر تشریف لے گئے تو ایک سوار خوبصورت ظاہر ہوا میں اسکے دیکھنے سے بیہوش ہوگیا

ندارم کہ با سوار چہ معاملہ پیش آمد ہرگاہ بہوش آمدم سوار را ندیدم حضرت مرشد آفاق میر الضاحب را طلبیدہ فرمودند دیوار را از دست خود مرمت باید ساخت از امداد غیب مناسبت ندارد چونکہ اعجاز معجزہ برانبیا فرض است ہماں قسم اخفائے خرق عادات براولیا فرض ست آیندہ میر الضاحب بمشقت و محنت تمام از دست خود تیار کردند چنانچہ تا حال دیوار قایم موجودست و در آنخانہ برکت بسیارست الحمد للہ علے ذالک

## باب چہارم دربیان اوراد و وظائف و صوم و صلوٰۃ معمول پیران چشت مشتمل چہار فصل

### فصل اول در اوراد و وظائف

در کتاب مطلوب الطالبین مسطورست فائدہ برائے برآمدن حاجات ایں سہ شرط بجاآرد اول آنکہ پیش از دعا موافق استعداد خود صدقہ بدہد و بعد از برآمدن کار صدقہ بسیار بدرویشاں بدہد تا بار دیگر دعا او را بدرگاہ اللہ سبحانہ تعالیٰ قبول گردد و بوقت دعا نظر خاص برحمت حق دارد و معصیت و طاعت بیاد نیارد تا سستی و عجب پیدا نگردد دوم ہر دعائے کہ خواند اول بسم اللہ خواند سوم مکانے اختیار کند کہ در وے گذر عورتے نباشد تا از خطرہ شیطانی محفوظ ماند برائے شفاء بیمار مجرب است اللہ الشافی اللہ الکافی اللہ المعافی نوشتہ در بازو یا گلوے مریض ببندد زود شفا یابد درد و وغیرہ و صلوٰۃ خواندن و دمیدن بر مریض موجب شفاست اسم یا سلام یکصد و یازدہ بار خواندہ بر مریض بدمد امید صحت ست گر مریض تمام شب بیدار ماندہ سوئے وے دم کند بصحت یابد برائے کشایش حال و فیروزی و نصرت و امان از شر دشمنان سورۂ جمعہ ہر شب بخواند اگر نتواند شب جمعہ کافی ست کشایش و فیروزی رو دہد معمول است برائے برآمدن ہر مہم چہل بار متصل بسم اللہ و کلمہ

پس اس وجہہ سے کچھ خبر نہیں رکھتا ہوں کہ سوار سے کیا معاملہ پیش آیا جب میں باخبر ہوا سوار کو نہ دیکھا حضرت مرشد آفاق نے میر الضاحب کو طلب کرکے فرمایا کہ دیوار کو اپنے ہاتھ سے بنانی چاہئے کہ غیب کی امداد سے مناسبت نہیں رکھتی ہی چونکہ انبیا علیہ السلام پر معجزات کا اظہار فرض ہی لہذا اولیا اللہ پر خرق عادات کا پوشیدہ کرنا فرض ہی میر الضاحب نے محنت اور شفقت سے اپنے ہاتھ سے دیوار کو تیار کی چنانچہ اب تک دیوار قایم ہی اور اس گھر میں برکت بہت ہی الحمد للہ علی ذالک

## چوتھا باب اوراد و وظائف و روزہ نماز کے بیان میں کہ جو پیران چشت کا معمول ہے چار فصلوں پر شامل ہے

### فصل اول وظائف اوراد میں

کتاب مطلوب الطالبین میں لکھا ہے فائدہ حاجات پورا کرنیکے لئے یہ تین شرطیں بجا لاوے اول یہ کہ دعا سے پہلے صدقہ اپنی حیثیت کے موافق دے پھر کام پورا ہونیکے بعد درویشوں کو صدقہ بہت دے تاکہ اسکی دعا پھر خدا تعالیٰ کی درگاہ میں قبول ہو اور دعا کے وقت نظر خاص محض خدا کی رحمت کی طرف رکھے اور گناہ اور بندگی کو یاد نکرے تاکہ سستی اور عجب نہ پیدا ہو دوسرے جو دعا کہ پڑھے اسکے اول بسم اللہ پڑھے تیسرے ایسے مکان کو اختیار کرے کہ اوسجگہ عورت کا گذر نہو تاکہ شیطان کے خطرہ سے محفوظ رہے بیمار کی شفا کیلئے مجرب ہے اللہ الشافی اللہ الکافی اللہ المعافی لکھکر مریض کے بازو یا گلے میں باندہے بہت جلدی شفا پاوے درد وغیرہ پڑھنا اور مریض پر دم کرنا شفا ہونیکا سبب ہے اسم یا سلام کو ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھکر مریض پر دم کرے صحت کی امید ہے اگر مریض تمام شب بیدار رہے تو پڑھکر منہ اوسکی طرف کرکے دم کرے صحت پاوے کشایش حال و فتحمندی و نصرت اور دشمنوں کی شر سے بےخوف رہنے کے واسطے سورۂ جمعہ کو ہر شب پڑھے اگر نہو سکے جمعہ کی رات کو ہی کافی ہے تاکہ کشایش و فتحمندی حاصل ہو موقوف فاتحہ ہر کام کے پورا کرنیکے لئے چالیس مرتبہ بسم اللہ کا لام

الرحمٰن الرحیم سہ مرتبہ و نیز لفظ آمین سہ مرتبہ بر زبان رانده
باشد تا ہفت روز بعمل آرد شب اول چون ماه نو به بیند ہمان
زمان با بسم اللہ سی بار سوره فاتحہ بخواند تمام از آفات دنیا
و عقبیٰ محفوظ ماند اگر آنوقت خواندن میسر نیاید بعد نماز مغرب
بخواند کلمہ لاحول را تا آخر صد مرتبہ ہر صبح بخواند فراخی رو نماید
بعد از نماز فریضہ سوره مزمل بخواند از شر دشمنان و فقر و فاقہ
ایمن باشد برائے حل مشکلات و کشائش حال باین دعا
مداومت نماید ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من
حیث لا یحتسب برائے برآمدن حاجات شب پانزدہم
ہر ماه مستقبل قبلہ بدو زانو نشستہ ده ہزار بار بخواند ہر مرتبہ کہ
ہزار بار تمام شود سر بسجده نہد و سہ کرت این بگوید واللہ
المستعان علی ما تصفون این آیتہ را بسیار خواند روزی
بروے فراخ گردد ربنا انزل علینا مائدة من السماء
تکون لنا عیدا لاولنا و اخرنا و آیتہ منک وارزقنا
وانت خیر الرازقین ما بین سنت و فرض بامداد چہل و
یکبار ہر روز بخواند ہرگز محتاج دیگرے نشود خدا رزق
متواتر برساند بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا حی یا قیوم یا حنان یا
منان یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام اسالک
ان تحیی قلبی بنور معرفتک یا اللہ سہ بار ہر کہ این آیتہ را بسیار
خواند در ہمہ حال صابر آید و نصرت بروے پرده کشاید ربنا افرغ
علینا صبرا و ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین برائے
کشودن ابواب فتح و دولت و حفاظت از شر ظالمان
یا دایم العز والبقا یا ذا الجلال والجود والعطا یا اللہ یا رحمٰن
یا رحیم بحق ایاک نعبد و ایاک نستعین این آیتہ بعد ہر نماز
بخواند بشرف قبولیت حضرت حق در آید ربنا تقبل منا انک
انت السمیع العلیم بجہت طلب بہشت بسیار بخواند ما شا
اللہ لا حول ولا قوة الا باللہ این آیتہ بعد ہر نماز فرض
یکبار یا سہ بار بخواند نیکی آخرت و دنیا بیابد و از آتش دوزخ
بر ہد ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا

الحمد کے ساتھ ملا کر پڑھے اور کلمہ الرحمٰن الرحیم اور لفظ آمین تین
مرتبہ پڑھتا رہے سات روز تک عمل کرے پہلی رات یعنی جبکہ چاند
دیکھے اسوقت مع بسم اللہ سوره فاتحہ تیس مرتبہ پڑھے تمام مہینہ
تک دنیا و آخرت کی آفات سے محفوظ رہے اور اگر اسوقت
پڑھنا میسر نہو تو مغرب کی نماز کے بعد پڑھے کلمہ لاحول تا آخر ہر صبح
کو سو مرتبہ پڑھنے سے کشادگی ظاہر ہوتی ہے صبح کی نماز کے بعد
سوره مزمل پڑھے فقر و فاقہ و دشمنان کے شر سے بخوف رہے
مشکلات کے حل اور کشادگی کیواسطے اس دعا کو ہمیشہ پڑھے ومن
یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب حاجات بر آرنے کے
لئے ہر ماه کی پندرہویں رات کو قبلہ کیطرف منھ کرکے دو زانو بیٹھکر
دس ہزار مرتبہ پڑھے ہر مرتبہ کہ ہزار بار تمام ہو سر سجده میں رکھکر
تین مرتبہ یہ دعا پڑھے واللہ المستعان علی ما تصفون اس آیتہ کو
بہت پڑھے روزی کشاده ہووے ربنا انزل علینا مائدة من السماء
تکون لنا عیدا لاولنا و اخرنا و ایتہ منک وارزقنا وانت خیر الرا
زقین درمیان سنت اور فرض کے صبحکو اکتالیس مرتبہ ہر روز
پڑھے ہرگز دوسرے کا محتاج نہو خدا تعالیٰ رزق متواتر پہونچاوے
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا حی یا قیوم یا حنان یا منان
یا بدیع السموات والارض ذا الجلال والاکرام اسالک
ان تحیی قلبی بنور معرفتک یا اللہ تین بار جو کوئی اس آیتہ
کو بہت پڑھے ہر حالت میں صابر رہے اور نصرت اس پر
ظاہر ہو ربنا افرغ علینا صبرا و ثبت اقدامنا وانصرنا
علی القوم الکافرین کشادگی اور فتح کے دروازے کھولنے کیلئے
اور ظالمان کے شر سے حفاظت کیلئے یا دایم العز والبقا یا
ذا الجلال والجود والعطا یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم بحق ایاک
نعبد و ایاک نستعین یہ آیتہ ہر نماز کے بعد پڑھے خدا تعالیٰ کی
قبولیت سے مشرف ہو ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم بہشت
کی طلب کرنیکے لئے پڑھے ما شا اللہ لا حول ولا قوة الا باللہ
یہ آیت بعد ہر نماز فریضہ کے ایک مرتبہ یا تین بار پڑھے آخرت
اور دنیا کی بھلائی پاوے دوزخ کی آگ سے بچے ربنا آتنا فی الدنیا

عذاب النار ہر کہ این آیہ بخواند دلش روشن شود و ہدایت
نصیب او گردد ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب
لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب ہر کہ این
آیہ مداومت کند مسلمانش میراند و شفا بحالش ساند
توفنی مسلما والحقنی بالصالحین ہر کہ این درود ورد
خود سازد حق تعالی از صغیرہ و کبیرہ او را پاک گرداند
اللہم صلی علی محمد عبدک ونبیک وحبیبک رسولک
النبی الامی وعلی آلہ برای خلاصی یافتن از قید
و اضطرار دیگر سورہ یٰسین بخواند با وضو اولیست والا
تیمم ہم کافیست برای رفع غم و الم بخواند لا الہ الا انت
سبحانک انی کنت من الظالمین از برکت این دعاہا از
شر ظالمان ایمن گردد حسبی اللہ نعم الوکیل نعم المولیٰ
ونعم النصیر ایضا وافوض امری الی اللہ ان اللہ
بصیر بالعباد ایضا ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین
ونجنا برحمتک من القوم الکافرین ایضا بعد ہر نماز
صد بار بخواند دشمن او دوست شود بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا دایم بلا فناء ویا قایم بلا زوال ویا مشیر بلا وزیر یا
صانع بلا نصیر چون بسفر برآید آیۃ الکرسی بخواند
حق تعالی کامیاب و با مقصود باز بخانہ رساند و وقت
برآمدن خانہ بخواند برکت پیدا شود و از بلاہا محفوظ ماند
برای طلب فرزند صالح بخواند رب ہب لی من لدنک
ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعا و نیز برای بندہ گریختہ
صبح و شام تا چند روز بخواند باز برسد برای ملاقات
مہجور ربنا انک جامع الناس لیوم لا ریب فیہ ان اللہ
لا یخلف المیعاد شب اول ماہ محرم چہل و یکبار فاتحہ
متصل میم بسم اللہ بخواند حق سبحانہ تعالی او را بمطلب رساند
شب ماہ محرم صد بار کلمہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو حی لا یموت ابدا
ابدا ذو الجلال والاکرام بیدک الخیر وہو علی کل شی قدیر

حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار جو کوئی یہ آیت
پڑھے اسکا دل روشن ہو اور اسکو ہدایت نصیب ہو ربنا لا تزغ
قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت
الوہاب جو کوئی اس آیت کو ہمیشہ پڑھے وہ مسلمان مرے گا یعنی اسلام
پر اسکا خاتمہ ہوگا اور اسکے حال کی درستگی حاصل ہو توفنی مسلما
والحقنی بالصالحین جو کوئی اس درود کو اپنا ورد کرے اللہ تعالیٰ
اسکے چھوٹے بڑے گناہ معاف کرے اللہم صلی علی محمد عبدک
ونبیک وحبیبک ورسولک النبی الامی وعلی آلہ قید سے چھوٹنے
کے لئے و یا کسی دوسری مشکل کے حل کے لیے سورہ یٰسین باوضو پڑھنی
بہتر ہے ورنہ تیمم ہی کافی ہے رنج اور غم کے دور کرنیکے لیے آیہ کریمہ
پڑھے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ان
دعاؤں کی برکت سے ظالمان کے شر سے بیخوف رہے حسبی اللہ
نعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر ایضا وافوض امری الی اللہ
ان اللہ بصیر بالعباد ایضا ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین
ونجنا برحمتک من القوم الکافرین ایضا ہر نماز کے بعد سو
مرتبہ پڑھے اسکے دشمن دوست ہوں بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا دایم بلا فناء و یا قایم بلا زوال و یا مشیر بلا وزیر یا صانع بلا
نصیر جبکہ سفر کیلئے تیار ہووے آیۃ الکرسی پڑھے حق تعالیٰ با مقصود
و کامیاب گھر پر پہونچاوے اور گھر میں داخل ہونیکے وقت بھی پڑھے
برکت ہو اور بلا وغیرہ سے محفوظ رہے۔ فرزند نیک طلب کرنیکے
لئے رب ہب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعا
پڑھے اگر غلام گریختہ ہو تو صبح اور شام چند روز تک
اسکو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اوسکو واپس لاوے جدا آدمی کی ملاقات
کے لیے پڑھے ربنا انک جامع الناس لیوم لا ریب فیہ
ان اللہ لا یخلف المیعاد ماہ محرم کی پہلی رات کو اکتالیس مرتبہ
سورہ فاتحہ کو بسم اللہ کی میم کیساتھ ملاکر پڑھے اللہ تعالیٰ اوسکا
مطلب پورا کرے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد یحیی و یمیت ابدا ابدا ذو الجلال والاکرام
بیدک الخیر وہو علی کل شیء قدیر پڑھے دوزخ کی

بگویدازآتش دوزخ خلاصی یابد هرکه هرشب ماه رجب
صدبارسوره اخلاص بخواند حق تعالی او را با جمیع اقربا واحبا
مغفور گرداند هرکه هفت روز هر صبح هزار بار تکبیر بخواند حق
تعالی کار بستهٔ او آسان گرداند هرکه ارزقنی طیبا واستعملنی
صالحا بسیار گوید او را رزق بخیر حلال برسد وهم اعمال نیک
بعمل درآید

## فصل دویم در بیان نمازها معمول پیران چشت

در افضل الفوائد می آرد که جماعهٔ جهودان
از رسول علیه السلام سوال کردند که این پنجگانه نماز که برامت
تو فرض گشته سبب آن چه بود و ثواب آن چه باشد
فرمودند وقت نماز پیشیں حق تعالی خلائق را آفریده است
وآں وقت رحمت ست ونیز دراں وقت آتش دوزخ
می تابند بنده دراں ساعت خدارا عبادت کند رحمت
حق نثار و آتش دوزخ بروے حرام گردد و وقت دیگر حضرت
آدم علیه السلام گندم خورده بود از بهشت بیرون آمده
هرکه دریں وقت بیاد الٰهی مشغول گردد از صعوبت آنوقت
واز غضب باریتعالی محفوظ ماند و وقت نماز شام بعد
سی صد سال توبه حضرت آدم علیه السلام قبول درگاه
الٰهی شد هرکه نماز سه رکعت ادا کند بهرا و از رحمت حق
گردد و وقت نماز خفتن را انبیا و اولیا از دست نداده اند
هرکه نماز خفتن بگذارد حق تعالی جاے او در زمرهٔ انبیا
واولیا گرداند و وقت نماز فجر وقت نزول رحمت ست
ودراں وقت توبه قبول می افتد هرکه نماز بامداد ادا بگذارد
از گناهاں پاک ومغفور و مرحوم گردد جهوداں گفتند راست
گفتی یارسول الله که درکتاب توریت نیز همیں مسطور است در سنت بامداد در رکعت
اول بعد از فاتحه الم نشرح و در رکعت دویم بعد از فاتحه الم ترکیف بخواند
از علت بواسیر محروس ماند نیز ترتیب نمازها و نوافل ما معمول
پیران چشت نماز اشراق چوں آفتاب یک نیزه برآید دو
رکعت نماز اشراق بگذارد و در رکعت اول فاتحه و آیة الکرسی
تا هم فیها خالدون و در رکعت دویم آمن الرسول تا آخر سوره

آگ سے خلاصی پاوے جو کوئی کہ ماہ رجب کی ہر شب کو سورۂ
اخلاص سو بار پڑہے حق تعالی اُسکو مع تمام اقربا و احباب کے
مغفور کرے جو کوئی کہ صبح کو سات روز تک ہزار مرتبہ تکبیر
پڑہے اللہ تعالی اُسکے مشکل کام کو آسان کرے جو کوئی ارزقنی
طیبا واستعملنی صالحا بہت پڑہے اوسکو رزق حلال پہونچے اور
نیک اعمال صادر ہوں

## دوسری فصل نمازوں کے بیان میں کہ جو پیران چشت کا معمول ہے

جیسا کہ کتاب
افضل الفوائد نقل کرتے ہیں کہ جماعہ یہودیان نے رسول علیہ
السلام سے سوال کیا کہ یہ پانچ نمازیں تمہاری امت پر جو فرض
ہوئیں اس کا کیا سبب ہے، اور اُسکا کیا ثواب ہے فرمایا کہ حق تعالی نے
پہلی ظہر کی نماز کیوقت مخلوق کو پیدا کیا ہے اور وہ رحمت کا
وقت ہے اور یہی اُسوقت میں دوزخ کی آگ کو روشن کرتے
ہیں اگر بندہ اُس گھڑی میں خدا کی عبادت کرے تو خدا کی
رحمت اُسپر قربان اور دوزخ کی آگ اُسپر حرام ہو دوسرے وہ
وقت کہ جسمیں حضرت آدم علیہ السلام نے گیہوں کہایا تہا اور بہشت
سے باہر کئے گئے تھے جو کوئی اُسوقت میں خدا کی یاد میں مشغول ہوا تین
وقت کی تکالیف اور اللہ کے غضب سے محفوظ رہی شام کی نماز
کا وقت تین سو سال کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ خدا کی
درگاہ میں مقبول ہوئی جو کوئی تین رکعت نماز کی ادا کرے خدا
کی رحمت کی قابل ہوا اور سونے کی نماز کا وقت انبیا اور اولیاء
نے نہیں چھوڑا ہے جو کوئی کہ سونیکے وقت کی نماز ادا کرے حق
تعالی اُسکو انبیا اور اولیا کے گروہ میں شمار کرے صبح کی نماز کا
وقت رحمت کے نزول کا وقت ہے اور اُسوقت میں توبہ قبول
ہوتی ہے جو شخص کہ صبح کی نماز ادا پڑہے گناہوں سے پاک اور مغفور اور
رحمت کیا گیا ہو یہودیان نے کہا کہ یارسول اللہ آپنے سچ فرمایا
اسیطرح سے کتاب توریت میں لکھا ہوا ہے صبح کی سنت میں پہلی
رکعت میں فاتحہ کے بعد الم نشرح اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے
بعد الم ترکیف پڑہے بواسیر کی تکلیف سے محفوظ رہے نیز ترتیب نوافل
نمازوں کی کہ جو پیران چشت کا معمول ہے اشراق کی نماز جبکہ آفتاب ایک

آیتہ اللہ نور السموات والارض تا کل شئ علیم بعد فراغ
آں سر بسجدہ نہد و ہر حاجتے و مقصدے کہ در دل داشتہ
باشد درخواست نماید حق تعالیٰ روا گرداند نماز استعاذہ
بعد آں دو رکعت ست بعد اشراق در رکعت اول بعد از
فاتحہ قل اعوذ برب الفلق و در رکعت دوم بعد از فاتحہ
قل اعوذ برب الناس بعد ازاں نماز استخارہ و آں نیز دو
رکعت ست و در رکعت اول فاتحہ و قل یا ایہا الکافرون
و در رکعت دوم قل ہو اللہ احد و بعد ازاں دو رکعت صلوۃ
النور ست در رکعت اول بعد از فاتحہ ابتدائے اول سورہ انعام
و در رکعت دوم از الم یروکم اہلکنا تا یستہزؤن دیگر برائے
خلاص آسیب روز قیامت دو رکعت در ہر رکعت بعد از
فاتحہ قل یا ایہا الکافرون پنج پنج بار بخواند و بعضے مشائخ چشت
پیش از نماز اوابین و بعد آں نیز خواندہ اند و دوگانہ آسانی
گور و قبر شب دوگانہ نماز در ہر رکعت بعد از فاتحہ
پنج پنج بار قل ہو اللہ احد بخواند و اکثر پیران ما نماز ہائے
نوافل بجماعت ادا کردہ اند و بجماعت آں بہتر ست
نماز چاشت وقت آں از یک پاس روز تا نصف النہار ست
دوازدہ رکعت بسہ سلام بگذارد و اگر نتواند چہار رکعت
بیک سلام ہم کافیست در چہار رکعت اولیٰ بعد از
فاتحہ در اول انا فتحنا و در دوم انا ارسلنا و در سوم انا
انزلنا و در چہارم انا اعطینا و در چہار رکعت ثانی بعد از
فاتحہ در اول والشمس در دوم واللیل در سوم والضحیٰ در
چہارم الم نشرح و در چہار رکعت ثالث بعد از فاتحہ چہار
قل در ہر رکعت یک قل بخواند ہرگز روزی بروے تنگ
نگردد و بعد آں دو رکعت صحت النفس بخواند در رکعت اول
بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی یکبار و سورہ اخلاص پنجبار بخواند
و در رکعت دوم بعد از فاتحہ آمن الرسول یکبار والضحیٰ
یکبار سورہ اخلاص پنج بار بخواند ہیچ مرض نگیرد و در نماز
فی الزوال چوں اندک سایہ آفتاب بگردد چہار رکعت

نیزہ نکلے اشراق کی دو رکعت ادا کرے پہلی رکعت میں فاتحہ
اور آیۃ الکرسی ہم فیہا خالدون تک اور دوسری رکعت میں
آمن الرسول سورۃ کے ختم تک اور اللہ نور السموات والار
ض کل شی علیم تک بعد فراغت کے سر سجدہ میں رکھے اور جو حاجت
اور مقصود دل میں ہو درخواست کرے حق تعالیٰ پورا کرے استعاذہ کی
نماز اور وہ بھی دو رکعت ہیں اشراق کے بعد پہلی رکعت میں فاتحہ
کے بعد قل اعوذ برب الفلق اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد قل
اعوذ برب الناس پڑھے اسکے بعد استخارہ کی نماز اسکی بھی دو رکعت
ہیں پہلی رکعت میں فاتحہ اور قل یا ایہا الکافرون اور دوسری
رکعت میں قل ہو اللہ احد اور اسکے بعد دو رکعت صلوۃ النور کی
ہیں پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ انعام کی اول آیتیں اور
دوسری رکعت میں الم یروکم اہلکنا سے یستہزؤن تک دوسرے
قیامت کے روز کے حساب سے خلاصی کیلئے دو رکعت ہیں ہر رکعت میں
فاتحہ کے بعد قل یا ایہا الکافرون پانچ پانچ مرتبہ پڑھے اور چشتیہ کے
بعضے مشائخ نے نماز اوابین سے پہلے اور اسکے بعد پڑھی ہیں اندھیری
رات کی آسانی کیلئے دو رکعت ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پانچ پانچ بار قل
ہو اللہ احد پڑھے اور ہمارے پیران نے اکثر نوافل جماعت کے ساتھ
ادا کی ہیں اور وہ جماعت سے بہتر ہیں چاشت کی نماز اسکا وقت
ایک گھڑی دن سے آدھے دن تک ہے بارہ رکعت تین سلام سے
ادا کرے اگر طاقت نہ ہو تو چار رکعت ہی ایک سلام سے کافی ہے
چار رکعت میں بہتر ہے کہ اول فاتحہ کے بعد انا فتحنا اور دوسری میں
انا ارسلنا اور تیسری میں انا انزلنا اور چوتھی میں انا اعطینا اور
دوسری چار رکعت میں اول فاتحہ کے بعد والشمس اور دوسری میں
واللیل اور تیسری میں والضحیٰ اور چوتھی میں الم نشرح اور تیسری
چار رکعت میں فاتحہ کے بعد چاروں قل ہر ایک رکعت میں ایک
قل پڑھے ہرگز اسپر روزی کی تنگی نہ ہو اسکے بعد دو رکعت نماز صحت
النفس پڑھے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی یکبار اور
پانچ بار سورہ اخلاص اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد آمن
الرسول اور والضحیٰ ایک بار سورہ اخلاص پانچبار پڑھے کسی مرض میں

بیک سلام بگذارد و در ہر رکعت بعد از فاتحہ سورہ اخلاص
پنجاہ بار یا دہ بار یا سہ بار و نصف النہار در عظمت
و کرامت برتر از نصف اللیل ست چوں وقت نماز
ظہر آید چہار رکعت نماز سنت قبل از فرض بعد از فاتحہ
چہار قل بخواند و در دو رکعت سنت بعد از فرض پس از
فاتحہ در رکعت اول آیۃ الکرسی و در دوم آمن الرسول
بخواند صلوٰۃ الخضر بعد از فراغ نماز ظہر بہ پنج سلام
ادا نماید و دراں دہ رکعت بعد از فاتحہ سورہ آخر قرآن
بخواند خضر علیہ السلام را دریابد بعدہ دو رکعت صلوٰۃ
الاستقامت در رکعت اول بعد از فاتحہ سورہ والضحیٰ
یکبار و در رکعت دویم بعد از فاتحہ سورہ الم نشرح یکبار پیش
از نماز عصر چہار رکعت سنت اگرچہ موکدہ نیست ادا نماید
بخواند در چہار رکعت از سورہ اذا زلزلت الارض تا الہٰکم
التکاثر کہ ایں چہار سورہ متصل اند و اگر بجای سورہ اذا زلزلت
الارض سورۂ البروج ضم کند دفع مارہا و بواسیر گردد مجرب ست
چوں از نماز فرض فارغ شود سورہ نبأ پنج بار بخواند تا اسیر
محبت حق تعالیٰ گردد و بعد ازاں یکبار سورہ والنازعات
بخواند مقام بار احت در بہشت یابد بعدہٗ بخواندن مسبعات
عشر مشغول گردد بدیں ترتیب ہفت بار سورہ فاتحہ ہفت بار
قل اعوذ برب الناس ہفت بار قل اعوذ برب الفلق۔
ہفت بار قل ہو اللہ احد ہفت بار قل یا ایہا الکافرون
ہفت بار آیۃ الکرسی ہفت بار کلمہ تمجید الی آخرہ یکمرتبہ
ایں دعا بخواند بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عدد ما علم اللہ
وزنتہ ما علم اللہ ملاء ما علم اللہ بعدہٗ ایں درود ہفت
بار اللھم صل علی محمد عبدک و نبیک و حبیبک و رسولک
النبی الامی و علی الہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الرا
حمین بعدہ ہفت بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم اغفر لی
ولوالدی ولمن توالد وارحمہما کما ربیانی صغیراً واغفر لجمیع
المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منہم

مبتلا ہو نماز فی الزوال بوقت زوال آفتاب چار رکعت ایک
سلام سے ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پچاس مرتبہ
یا دس مرتبہ یا تین مرتبہ پڑھے اور نصف النہار بزرگی اور کرامت
میں نصف اللیل سے بہتر ہے جبکہ ظہر کا وقت آوے چار
رکعت نماز سنت فرض سے پہلے فاتحہ کے بعد چاروں قل پڑھے
اور فرض کے بعد دو رکعت سنت فاتحہ کے بعد اول رکعت میں آیۃ
الکرسی اور دوسری رکعت میں امن الرسول پڑھے صلوٰۃ الخضر ظہر کی
نماز کے بعد پانچ سلام کیساتھ دس رکعت ادا کرے فاتحہ کے بعد قرآن
مجید کی آخر کی دس سورہ پڑھے خضر علیہ السلام سے ملاقات ہو اسکے بعد دو
رکعت صلوٰۃ الاستقامت پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد والضحیٰ
ایکبار اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد الم نشرح ایکبار پڑھے
عصر کی نماز سے پہلے چار رکعت سنت اگرچہ موکدہ نہیں ہیں
ادا کرے چاروں رکعتوں میں سورہ اذا زلزلت الارض سے الہٰکم
التکاثر تک پڑھے اس لئے کہ یہ چار سورتیں ملی ہوئی ہیں اگر
بجائے اذا زلزلت الارض کے سورہ بروج کو ملاوے مرض مارہا اور
بواسیر کو فائدہ ہے مجرب ہے جبکہ فرض سے فارغ ہو سورہ نبأ پانچ
مرتبہ پڑھے تاکہ اسیر خدا کی محبت کا ہو اور اسکے بعد سورہ والنا
زعات ایکبار پڑھے بہشت میں راحت کیجگہ پاوے پھر مسبعات
عشر کے پڑھنے میں اس ترتیب سے مشغول ہو سات بار سورہ فاتحہ
اور سات ہی بار قل اعوذ برب الناس اور سات دفعہ قل اعوذ برب
الفلق سات بار قل ہو اللہ احد اور سات دفعہ آیۃ الکرسی اور
سات مرتبہ کلمہ تمجید تا آخر پڑھے پھر ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عدد ما علم اللہ وزنتہ ما علم اللہ ملاء
ما علم اللہ اسکے بعد یہ درود سات بار پڑھے اللھم صل علی محمد
عبدک و نبیک و حبیبک و رسولک النبی الامی و علی الہ واصحا
بہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین پھر سات مرتبہ یہ دعا
پڑھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم اغفر لی ولوالدی ولمن
توالد وارحمہما کما ربیانی صغیراً واغفر لجمیع المومنین والمومنات
والمسلمین والمسلمات الاحیاء منہم والاموات انک

والاموات انک مجیب الدعوات ورافع الدرجات بفضلک
وکرمک برحمتک یا ارحم الراحمین ہفت بار بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم - اللھم یارب افعل لی وبہم عاجلاً واجلاً
فی الدین والدنیا والآخرۃ ما انت لہ اھل ولاتفعل بنا یا
مولٰنا ما نحن لہ اھل انک غفور جواد کریم ملک برؤف
الرحیم بعدہ ہفت بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - سبحان اللہ
العلی الدیان سبحان اللہ الحنان المنان سبحان اللہ شدید
الارکان سبحان اللہ فی کل مکان سبحان اللہ من لا یشغلہ
شان عن شان سبحان من یذھب باللیل ویاتی بالنھار
بعدہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سبحان اللہ ونحمد لک علی
حلمک بعد علمک ونحمد لک علی عفوک بعد قدرتک سبحان
من لا یطلع خفیۃ فسبحان اللہ حین تمسون وحین
تصبحون ولہ الحمد فی السمٰوات والارض عشیاً
وحین تظھرون یخرج الحی من المیت ویخرج المیت
من الحی ویحی الارض بعد موتھا وکذلک تخرجون
سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام
علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین فللہ الحمد
رب السمٰوات ورب الارض ورب العالمین ولہ
الکبریاء فی السمٰوات والارض وھو العزیز الحکیم فا
لحمد للہ ونحمدہ ونستعینہ ونستغفرک ونؤمن بک
ونتوکل علیک ونشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ ونشھد ان محمداً عبدہ المصطفٰی ورسولہ المجتبٰی
ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ
علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون من یھدی اللہ فلا
مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونعوذ باللہ من
شرور انفسنا وسیات اعمالنا یک بار بخواند یا
جبار بست ویکبار بخواند تا غروب آفتاب یا اللہ
یا رحمٰن یا رحیم میخواندہ باشد تا حق تعالیٰ حاجت اورا
برآرد ودر زمرہ دوستان خود شمارد - نماز بمغرب

مجیب الدعوات ورافع الدرجات وبفضلک وکرمک برحمتک
یا ارحم الراحمین پھر سات مرتبہ یہ دعا پڑھے بسم اللہ الر
حمٰن الرحیم - یارب افعل لی وبہم عاجلاً واجلاً فی الدین والدنیا
والآخرۃ ما انت لہ اھل ولاتفعل بنا یا مولانا ما نحن لہ اھل
انک غفور جواد کریم ملک برؤف الرحیم اسکے بعد سات
مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سبحان اللہ العلی الدیان
سبحان اللہ الحنان المنان سبحان اللہ شدید الارکان
سبحان اللہ فی کل مکان سبحان اللہ من لا یشغلہ شان
عن شان سبحان من یذھب باللیل ویاتی بالنھار پھر
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سبحان اللہ ونحمد لک علی حلمک
بعد علمک ونحمد لک علی عفوک بعد قدرتک سبحان
من لا یطلع خفیۃ فسبحان اللہ حین تمسون وحین
تصبحون ولہ الحمد فی السمٰوات والارض عشیاً وحین
تظھرون یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی و
یحی الارض بعد موتھا وکذلک تخرجون سبحان ربک
رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ
رب العالمین فللہ الحمد رب السمٰوات ورب الارض
ورب العالمین ولہ الکبریاء فی السمٰوات والارض وھو
العزیز الحکیم فالحمد للہ ونحمدہ ونستعینہ ونستغفرک
ونؤمن بک ونتوکل علیک ونشھد ان لا الٰہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان محمداً عبدہ المصطفٰی
ورسولہ المجتبٰی ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین
الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون من یھد
ی اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونعوذ باللہ
من شرور انفسنا وسیات اعمالنا ایک بار پڑھے
اور یا جبار اکیس مرتبہ پڑھے اور غروب آفتاب تک
یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم پڑھتا رہے تاکہ خدا تعالیٰ اوسکی
حاجت کو پورا کرے اور اپنے دوستوں کے گروہ میں شمار
کرے دو رکعت با جماعت متبرک اور مبارک سورتیں پڑھے

دردو رکعت چہر سورۃ ہا متبرکہ مبارک وتبین بخواند اگر کسے
تفاول کرد نیک آید دردو رکعت نماز سنت بعد از فاتحہ
قلیا و قل ہو اللہ یا سبحان اللہ حین تمسون تا تخرجون
و سبحان ربک رب العزت تا آخر سورۃ بخواند بعدہ
دو رکعت حفظ الایمان در رکعت اول بعد از فاتحہ
اخلاص ہفت بار و قل اعوذ برب الفلق یکبار و بعد از
سلام سر بسجدہ نہادہ سہ بار بگوید یا حی یا قیوم ثبتنی
علی الایمان بعدہ بست رکعت نماز اوابین بدہ سلام
بگذارد و اقل آں شش رکعت ست بسہ سلام بخواند در ہر
رکعتے بعد از سلام سر بسجدہ نہد و سہ بار بگوید اللھم
ارزقنی توبۃ یوجب محبتک فی قلبی یا مجیب التوابین
بعدہ دو رکعت صلوۃ البروج بگذارد در رکعت اول
بعد از فاتحہ والسماء ذات البروج یکبار و در رکعت دویم
بعد از فاتحہ والسماء والطارق یکبار بخواند ہر کہ بعد از ہر نماز
ایں دعا بخواند حق تعالیٰ نماز او را قبول گرداند اللھم انت
السلام و منک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام
ایں دعا ہفتاد بار بخواند حاجت او روا گردد یا شفیق یا رفیق
نجنی من کل ضیق نماز عشا پیش از فرض چہار رکعت
سنت در رکعت اول بعد فاتحہ آیتہ الکرسی تا ہم فیہا
خالدون و در رکعت دویم آمن الرسول تا آخر و در رکعت
سیوم شہد تا آخر و در رکعت چہارم قل اللھم مالک الملک
تا آخر بخواند اما ہم در تہجد سورتہا مبارک ضم نماید تا برائے
تفاول نیکو آید دو رکعت بعد فرض در رکعت اول بعد از
فاتحہ قلیا یکبار و در رکعت دویم بعد از فاتحہ قل ہو اللہ
یکبار و سہ رکعت واجب الوتر در رکعت اول بعد از فاتحہ
انا انزلنا و در رکعت دویم بعد فاتحہ قلیا و در رکعت سیوم
بعد فاتحہ قل ہو اللہ احد بعد از قل تکبیر گوید و دعاء قنوت
بخواند و بعد از وتر چہار رکعت صلوۃ السعادت و اگر نماید نزد
بعض از وتر در ہر رکعتے بعد از فاتحہ آیتہ الکرسی یکبار انا انزلنا

اگر کوئی تفاول کرے نیک ہو اور سنت کی دونوں رکعت
میں فاتحہ کے بعد قلیا اور قل ہو اللہ یا سبحان اللہ حین
تمسون سے تخرجون تک پڑھے و سبحان ربک رب العزت
سے سورہ کے آخیر تک پڑھے اوسکے بعد دو رکعت ایمانکی
حفاظت کیلئے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سات مرتبہ
اخلاص اور ایکدفعہ قل اعوذ برب الفلق اور بعد سلام کے
سر سجدہ میں رکھکر تین مرتبہ یاحی یا قیوم ثبتنی علے
الایمان پھر بیس رکعت نماز اوابین کو دس سلام کیساتھ
ادا کرے اور کم سے کم چھ رکعت میں تین سلام سے ادا کر
اور تین مرتبہ اللھم ارزقنی توبۃ یوجب محبتک فی قلبی
یا مجیب التوابین پڑھے پہر دو رکعت صلوۃ البروج ادا
کرے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد والسماء ذات البروج ایکبار
اور دوسری رکعت میں ایکبار والسماء والطارق پڑھے جو
کوئی ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھے حق تعالیٰ اوسکی نماز قبول کرے
اللھم انت السلام و منک السلام تبارکت یا ذا الجلال
والاکرام اور یہ دعا ستر مرتبہ پڑھے اوسکی حاجت پوری
ہو یا شفیق یا رفیق نجنی من کل ضیق عشا کی نماز فرض سے
پہلے چار رکعت سنت اول رکعت میں فاتحہ کے بعد
آیتہ الکرسی ہم فیہا خالدون تک اور دوسری رکعت میں
آمن الرسول ختم تک اور تیسری رکعت میں شہد اللہ ختم تک
اور چوتھی رکعت میں قل اللھم مالک الملک آخر تک پڑھے
امام تہجد میں مبارک سورتیں پڑھے تاکہ تفاول کیلئے خوب ہو
فرض کے بعد رکعت سنت اول رکعت میں فاتحہ کے بعد قلیا
اور دوسری رکعتمیں فاتحہ کے بعد ایک دفعہ قل ہو اللہ تین
رکعت واجب الوتر پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد انا انزلنا اور
دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد قلیا اور تیسری رکعت میں فاتحہ کے
بعد قل ہو اللہ احد قل کے بعد تکبیر کہے اور دعا قنوت پڑھے
وتر کے بعد چار رکعت صلوۃ السعادت کی ادا کرے ایک روایت کے
موافق وتر سے پہلے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد ایکمرتبہ آیتہ الکرسی اور انا انزلنا

سہ بار اخلاص یا پانزدہ بار بخواند بعد سلام سر بسجدہ نہاد و سہ بار گوید یا حی یا قیوم ثبتنی علی الایمان اگر مطلبے داشتہ باشد از خدا بخواہد برائے عرض مطلب ہفت روز شرط است اگر تواند ہمیشہ حسبتہ للہ بخواند فیض عظیم ست اگر بمیرد با ایمان بمیرد دو رکعت نماز برائے روشنائی چشم خود یا دیگرے بخواند در ہر رکعتے بعد از فاتحہ انا اعطینا پنج بار و پس از سلام بگوید سہ بار اللہم متعنی بسمعی و بصری واجعلہما الوارث منی و ہر بار کہ خواند ہر دو سر انگشت بدمد بر چشم مالد روشنائی افزون شود اگر حسبتہ للہ بخواند زہے سعادت وقت وقت نیم شب چہار رکعت صلوٰۃ العاشقین ادا نماید در رکعت اول بعد از فاتحہ یا اللہ صد بار و در رکعت دویم یا رحمٰن صد بار و در رکعت سیوم یا رحیم صد بار و در رکعت چہارم یا ودود صد بار تا یکے از عاشقان صادق گردد بعدہٗ دو رکعت صلوٰۃ القرب بگذارد بخواند در ہر رکعتے بعد از فاتحہ سورہ اخلاص و پس از سلام ہفتاد بار استغفار بگوید تا آخر قرب باریتعالیٰ و دوستان نصیب وے گردد بعد ازاں درود ہزار بار و اخلاص ہزار بار حضرت خواجہ قطب الدین ہر شب سہ ہزار بار ایں درود ورد خود کردہ بود اللہم صل علی محمد عبدک و نبیک و حبیبک و رسولک النبی الامی و علی آلہ در ثلث از شب دوازدہ رکعت تہجد بسہ سلام و یا بشش سلام بخواند در ہر رکعتے بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی یکبار و اخلاص سہ بار و اگر تواند فاتحہ و اخلاص سہ بار تا یکبار ہم کافیست و بعضے مشایخ در رکعت اول بعد از فاتحہ دوازدہ بار سورہ اخلاص خواندہ یکیک بار در ہر رکعت کم کردہ اند چنانچہ در رکعت آخر یکبار ماندہ و بعضے مشایخ ہشت رکعت و بعضے چہار رکعت و نماز تہجد بر رسول علیہ السلام فرض بود و بر امت او سنت مؤکدہ است و در بعضے کتابہا ہیچ قرات در نماز تہجد شرط نیست ہر چہ داند یا بجز الحمد الصلوٰۃ بخواند نمازہا ہفتہ رسول

زہے نصیب اور پندرہ بار اخلاص پڑہے سلام کے بعد سر سجدہ میں رکہے اور تین مرتبہ یا حی یا قیوم ثبتنی علی الایمان اگر کوئی حاجت رکہتا ہو خدا سے درخواست کرے مطلب کے عرض کرنیکی لئے سات روز کی شرط ہے اگر ممکن ہو ہمیشہ خدا کے واسطے پڑہے فیض عظیم ہے اگر مرے با ایمان مرے دو رکعت نماز برائے روشنائی چشم یا دوسرے کیلئے پڑہے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پانچبار انا اعطینا اور سلام کے بعد تین مرتبہ اللہم متعنی بسمعی و بصری واجعلہما الوارث منی کہے اور ایک دفعہ میں پڑہکر او نگلی کے دونوں سر پر دم کرکے آنکہ پر ملے روشنائی زیادہ ہو اور خدا کے لئے پڑہے زہے سعادت آدہی رات کو چار رکعت صلوٰۃ العاشقین ادا کرے اول رکعت میں فاتحہ کے بعد یا اللہ سو مرتبہ اور دوسری رکعت میں یا رحمٰن سو بار اور تیسری رکعت میں یا رحیم سو بار اور چوتھی رکعت میں یا ودود سو مرتبہ یہانتک کہ عاشقان صادق سے ہو پھر دو رکعت صلوٰۃ القرب کی ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑہے اور سلام کے بعد ستر مرتبہ استغفار اخیر تک پڑہے خدا تعالیٰ اور اسکے دوستوں کا قرب نصیب ہو پھر درود ہزار بار اور اخلاص ہزار بار پڑہے خواجہ قطب الدین قدس سرہ نے ہر شب کو تین ہزار بار اس درود کو اپنا ورد کیا تہا اللہم صل علی محمد عبدک و نبیک و حبیبک و رسولک النبی الامی و علی آلہ تیسرے حصہ رات میں بارہ رکعت تہجد کی تین سلام یا چہ سلام کیسا تہ پڑہے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایکمرتبہ اور اخلاص تین دفعہ اور اگر ناممکن ہو تو اخلاص تین دفعہ سے ایک مرتبہ تک بہی کافی ہے اور بعض مشایخ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد بارہ مرتبہ اخلاص پڑہکر ایک ایکبار ہر رکعت میں کم کرتے ہیں چنانچہ اخیر کی رکعت میں ایکمرتبہ باقی رہتی ہے اور بعض مشایخ کے نزدیک آٹھ رکعت اور بعض کے نزدیک چار رکعت اور تہجد کی نماز رسول علیہ السلام پر فرض تہی انکی امت پر سنت مؤکدہ ہے اور بعضے کتابوں میں تہجد کی نماز میں قرات کی شرط نہیں بلکہ جو کچھ جانے پڑہے

علیہ السلام میفرماید بروز شنبہ چہار رکعت نماز بیک سلام بخواند بعد از فاتحہ در ہر رکعتے قل یا ایہا الکافرون سہ بار بعد سلام یکبار آیۃ الکرسی بخواند آتش دوزخ بروے حرام بود روز یکشنبہ چہار رکعت نماز بیک سلام بخواند در ہر رکعتے بعد از فاتحہ آمن الرسول تا آخر یکبار ثواب حج یابد روز دوشنبہ دو رکعت در ہر رکعتے بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی و اخلاص یکبار بخواند بعد سلام سر بسجدہ نہد و امرزش پدر و مادر بخواہد روز سہ شنبہ دو رکعت در ہر رکعتے بعد فاتحہ والتین یکبار و اخلاص یکبار و معوذتین یکبار بخواند بکشاید حق تعالی بروے درہا بہشت و بندد ابواب دوزخ روز چہار شنبہ دو رکعت نماز در ہر رکعتے بعد از فاتحہ اخلاص سہ بار پس باریتعالی روشن کند بروے تاریکی گور آسان گرداند عذاب منکر و نکیر و روز قیامت روز پنجشنبہ دو رکعت در ہر رکعتے بعد از فاتحہ اذا جاء پنجبار بیامرزد حق تعالے او را ہفتاد حور دہد و ہر ہا یدرا او را در بہشت روز جمعہ پیش از جمعہ چار رکعت بیک سلام در ہر رکعتے بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی و انا اعطینا پانزدہ بار تا دو بیست سال نماز قضا کفارت گردد و نماز مادر و پدر و اجداد وے را کفایت شود نویت ان اصلی اللہ تعالی اربع رکعت صلوۃ کفارۃ القضا متوجہا الی جہۃ الکعبۃ الشریفۃ اللہ اکبر و اگر روز جمعہ دو رکعت بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی یکبار و اخلاص صد بار و بعد از سلام سر بسجدہ نہد و این دعا ہفت بار بر زبان راند بسم اللہ الرحمن الرحیم - یانور النور یا اللہ یا رحمن یا رحیم افتح ابواب رحمتک و مغفرتک علی و علی من یدخل الجنۃ اعتقنی من النار از عذاب دوزخ و بلیات دنیا و عقبی شب جمعہ دو رکعت در ہر رکعتے بعد از فاتحہ اخلاص صد بار بخواند تا برہد از عذاب منکر و نکیر و تنگی گور دیگر شب جمعہ دو رکعت در ہر رکعتے بعد از فاتحہ اذا زلزلت الارض پانزدہ بار تا از تنگی معیشت خلاص یابد

ہفتہ کی نمازیں رسول علیہ السلام فرماتے ہیں کہ شنبہ کے روز چار رکعت نماز کی ایک سلام سے پڑہے ہر رکعت فاتحہ کے بعد قل یا تین مرتبہ بعد سلام کے ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے دوزخ کی آگ اس پر حرام ہو اتوار کے روز چار رکعت نماز کی ایک سلام سے پڑہے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آمن الرسول ختم تک ایکمرتبہ پڑہے حج کا ثواب پاوے پیر کے روز دو رکعت نماز کی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور اخلاص پڑہے سلام کے بعد سر سجدہ میں رکہے اور اپنے ماں باپ کی بخشش چاہے منگل کے روز دو رکعت ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد ایکمرتبہ والتین اور ایکدفعہ اخلاص اور ایکبار معوذتین پڑہے حق تعالی اسپر بہشت کے دروازے کھولے اور دوزخ کے دروازے بند کرے بدہ کے روز دو رکعت نماز کی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین مرتبہ اخلاص پس خدا تعالی اسپر قبر کی تاریکی کو روشن کرے اور عذاب منکر نکیر اور قیامت کے دن کو آسان کرے جمعرات کے روز دو رکعت نماز کی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ اذا جا پڑہے اللہ تعالی اسکو بخشے اور ستر حورا وسکو عطا کرے اور اوسکو جنت میں [illegible] جمعہ کے روز سے پہلے چار رکعت ایک سلام سے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد ایکمرتبہ آیۃ الکرسی اور پندرہ دفعہ انا اعطینا پڑہے دو سو سال کی قضا نماز کا کفارہ ہوا اور اسکے ماں باپ دادا وغیرہ کی نماز کفایت ہو نویت ان اصلی للہ تعالی اربع رکعت صلوۃ کفارۃ القضا متوجہا الی جہۃ الکعبۃ الشریفۃ اللہ اکبر جمعہ کے روز دو رکعت ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد ایکمرتبہ آیۃ الکرسی اور اخلاص سو بار اور سلام کے بعد سر سجدہ میں رکہے اور یہ دعا سات مرتبہ پڑہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یا نور النور یا اللہ یا رحمن یا رحیم افتح ابواب رحمتک و مغفرتک علی و علی من یدخل الجنۃ اعتقنی من النار عذاب دوزخ سے اور دنیا و آخرت کی بلیات سے چہوٹے اور جمعہ کی رات کو دو رکعت ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سو مرتبہ اخلاص پڑہے تاکہ منکر نکیر اور قبر کی تنگی سے خلاصی ہو دیگر جمعہ کی شب کو دو رکعت ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد اذا زلزلت

شب جمعہ صلوۃ السعادت بگذارد ہرگز بدبخت نشود
کشایش رزق گردد ترتیب نمازہائے ماہیانہ فوائد
نماز محرم شب اول ماہ محرم شش رکعت بسہ سلام
ادا نماید در ہر رکعتے بعد از فاتحہ آیتہ الکرسی پانزدہ بار و
اخلاص سہ بار و بعد ہر سلام سہ بار سبحان الملک القدوس
گوید تمام سال بروے روزی تنگ نگردد دیگر درہمیں شب
شش رکعت در ہر رکعت بعد از فاتحہ اخلاص دہ بار
بخواند ثواب عظیم یابد دیگر درہمیں شب دو رکعت نماز
در رکعت اول بعد فاتحہ سورہ انعام یکبار و در رکعت دوم
بعد فاتحہ سورہ یٰسین یکبار بخواند ابواب بہجت و شادمانی
برو کشادہ گردد در شب عاشورہ چہار رکعت بیک سلام
ادا نماید بخواند در ہر رکعتے بعد از فاتحہ آیتہ الکرسی سہ بار و اخلاص
دہ بار پس از سلام سورہ اخلاص صد بار ہر چہ از وے سبحانہ
بخواہد بیابد روز عاشورہ چوں یک نیزہ آفتاب بلند شود
دو رکعت نماز ادا نماید و بعد از سلام ایں دعا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یا اول الاولین و یا آخر الآخرین لا الٰہ الا
انت خلقت اول ما خلقت فی ہذا الیوم و تخلق
آخر ما تخلق فی ہذا الیوم اعطنی خیر ما اولیت فیہ
انبیائک و اصفیائک ثواب البلاء و اسہم لی مثل
ما اعطیتہم فیہ من الکرامۃ بحق محمد علیہ السلام ہر چہ
از خدا تعالیٰ درخواست کند قبول افتد و ایں نماز معمول
حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ است کہ بے
قضا ادا کردہ اند روز عاشورہ بعد از برآمدن آفتاب
یک نیزہ شش رکعت نماز بسہ سلام در ہر رکعتے بعد
فاتحہ والشمس و انا انزلنا و اذا زلزلت الارض و اخلاص
و معوذتین یکاں یکاں بار و بعد فراغ ہر سلام سر بسجدہ
نہادہ ہفت کرت قل یا ایہا الکافرون بخواند پس ہر حاجتے
کہ از خدا بخواہد روا گردد ماہ صفر در شب اول ماہ صفر چہار
رکعت نماز بیک سلام در رکعت اول بعد از فاتحہ

الارض پندرہ بار پڑھے تاکہ معیشت کی تنگی سے چھوٹے جمعہ
کی رات کو صلوۃ السعادت ادا کرے ہرگز بدبخت نہ ہوا اور
رزق کی کشایش ہو ماہانہ نمازوں کی ترتیب ماہ محرم کے فوائد
ماہ محرم کی پہلی شب کو چھ رکعت تین سلام سے ادا کرے ہر رکعت
میں فاتحہ کے بعد آیتہ الکرسی پندرہ دفعہ اور اخلاص تین بار
اور ہر سلام کے بعد سبحان الملک القدوس پڑھے تمام سال اسپر
روزی کی کمی نہو دیگر اسی رات میں چھ رکعت نماز ہر رکعت میں
فاتحہ کے بعد اخلاص دس بار پڑھے ثواب عظیم پاوے دیگر اسی
رات میں دو رکعت نماز پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ
انعام اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد ایکبار سورہ یٰسین
پڑھے اسپر خوشی اور مسرت کے دروازے کشادہ ہوں عاشورہ
کی شب کو چار رکعت ایک سلام سے ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ
کے بعد تین مرتبہ آیتہ الکرسی اور دس دفعہ اخلاص اور سلام کے
بعد بھی سو مرتبہ اخلاص پڑھے جو کچھہ خدا سے طلب کرے جلد پاوے
عاشورہ کے روز جبکہ آفتاب ایک نیزہ کے برابر بلند ہو دو رکعت
نماز ادا کرے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا اول الاولین و یا آخر الآخرین لا الٰہ الا انت خلقت اول
ما خلقت فی ہذا الیوم و تخلق آخر ما تخلق فی ہذا الیوم اعطنی
خیر ما اولیت فیہ انبیائک و اصفیائک ثواب البلاء و
اسہم لی مثل ما اعطیتہم فیہ من الکرامۃ بحق محمد علیہ السلام
جو کچھہ خدا سے درخواست کرے قبول ہوا اور یہ نماز خواجہ عثمان
ہارونی قدس سرہٗ کا معمول ہے کہ بلاناغہ ادا کی ہے عاشورہ کے
روز ایک نیزہ آفتاب نکلنے کے بعد نماز کی چھ رکعت تین سلام
سے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد والشمس و انا انزلنا اور اذا
زلزلت الارض اور ایک ایکبار معوذتین ہر سلام سے فراغت
کے بعد سر سجدہ میں رکھکر تین مرتبہ قل یا پڑھے پس جو
حاجت خدا سے چاہے پوری ہو۔ ماہ صفر کی پہلی شب
کو چار رکعت نماز ایک سلام سے پہلے رکعت
میں فاتحہ کے بعد قل یا اور دوسری میں سورہ

قلیا ایہا الکافرون و در دویم سورہ اخلاص و در سیوم قل
اعوذ برب الفلق و در چہارم قل اعوذ برب الناس پانزدہ
بار بخواند پس از سلام سر بسجدہ نہادہ ہفت بار ایاک نعبد
وایاک نستعین و ہفت بار درود بخواند از جمیع بلاہا در امان
ماند فائدہ دریں ماہ یک لکھہ و بست ہزار بلا نازل می شود
وسخت ترین روز ہا آخرین چہار شنبہ شمردہ اند بروز
مذکور پیش از نصف النہار چہار رکعت نماز بیک سلام
در ہر رکعتے بعد از فاتحہ انا اعطینا ہفتدہ بار و اخلاص پنجبار
بخواند حق تعالیٰ اورا از بلیات تمام سال در امان خود دارد
ترتیب نماز ماہ رجب اول پنجشنبہ ماہ رجب روزہ گیرد
و شب آدینہ بعد از سنت نماز شام اوابین دوازدہ رکعت
لیلۃ الرغائب بشش سلام ادا نماید در ہر رکعتے بعد از فاتحہ
انا انزلناہ سہ بار و اخلاص دوازدہ بار بخواند بعد فراغ آں
ایں درود بر زبان راند اللہم صل علی محمد النبی الامی وعلی الہ
پس سر بسجدہ نہد ہفتاد بار بگوید بسم اللہ الرحمن الرحیم
سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح
بنشیند ہفتاد بار ایں دعا بگوید رب اغفر وارحم وتجاوز
عما تعلم فانک انت العلی العظیم بعدہ بار دویم سر بسجدہ نہادہ
ہفتاد بار کلمہ سابق بگوید حاجت در سجدہ بخواہد روا گردد بعد ازاں نماز خفتن
نگذارد و سیوم و چہارم و پنجم و بروایتے سیزدہم و چہاردہم و پانزدہم ماہ رجب
بعد از چاشت در سہ تواریخ ہر روز غسل تازہ نمودہ دوازدہ رکعت
نماز معمول خواجہ اویس قرنی قدس سرہ بسہ سلام ادا نماید
در ہر چہار رکعت اول ہر چہ از قرآن داند بخواند بعد از
سلام ہفتاد بار بگوید لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین
لیس کمثلہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم
و در چہار رکعت ثانی بعد فاتحہ اذا جاء نصر اللہ یک یکبار
و بعد از سلام ہفت بار بگوید انک اقوی معین واھدی
دلیل بحق ایاک نعبد وایاک نستعین و در چہار رکعت
ثالث بعد فاتحہ سہ کرت و بعد سلام ہفتاد بار الم نشرح

اخلاص اور تیسری میں قل اعوذ برب الفلق اور چوتھی میں
قل اعوذ برب الناس پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے سلام کے بعد
سر سجدہ میں رکھکر سات مرتبہ ایاک نعبد وایاک نستعین اور
سات مرتبہ درود پڑھے تمام بلیات سے محفوظ رہے فائدہ
اس ماہ میں ایک لاکھ بیس ہزار بلا نازل ہوتی ہیں منجملہ ان دنوں کے
اخیر کا چہار شنبہ بہت سخت شمار کیا ہے روز مذکور میں نصف النہار
سے پہلے چار رکعت نماز ایک سلام ہر رکعت میں فاتحہ کے
بعد سترہ دفعہ انا اعطینا اور پانچ مرتبہ اخلاص پڑھے اسکو اللہ تعالے
تمام سال کی بلیات سے اپنی حفاظت میں رکھیگا ماہ رجب
کی نماز کی ترتیب رجب کے مہینہ میں پہلی جمعرات کو روزہ رکھے
اور جمعہ کی شب کو مغرب کی نماز کی سنت اور اوابین کے بعد نماز
کے بارہ رکعت لیلۃ الرغائب چھ سلام سے ادا کرے اور ہر
رکعت میں فاتحہ کے بعد تین دفعہ انا انزلنا اور بارہ مرتبہ اخلاص
پڑھے اسکی فراغت کے بعد یہ درود پڑھے اللہم صل علی محمد النبی
الامی وعلی الہ پھر سر سجدہ میں رکھے اور ستر مرتبہ بسم اللہ الرحمن
الرحیم سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح پڑھے
پھر بیٹھے ستر مرتبہ یہ دعا پڑھے رب اغفر وارحم وتجاوز
عما تعلم فانک انت العلی العظیم پھر دوبارہ سر سجدہ میں رکھکر
کلمہ سابق الذکر ستر مرتبہ پڑھے اور سجدہ میں حاجت طلب کرے
پوری ہو اسکے بعد عشا کی نماز ادا کرے اور ایک روایت کے
موافق تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں ماہ رجب کے چاشت کے بعد
تین تاریخ میں ہر روز غسل کرکے بارہ رکعت نماز حضرت اویس
قرنی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا تین سلام سے ادا کرے چاروں
رکعت میں اول جو کچھ قرآن سے جانے پڑھے سلام کے بعد ستر مرتبہ
لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین لیس کمثلہ شیء فی الارض ولا
فی السماء وھو السمیع العلیم کہے اور چوتھی رکعت دوسری
میں فاتحہ کے بعد اذا جاء نصر اللہ ایک ایک مرتبہ اور سلام کے بعد سات
مرتبہ انک اقوی معین واھدی دلیل بحق ایاک نعبد وایاک نستعین
اور چوتھی رکعت ثالث میں فاتحہ کے بعد تین تین مرتبہ اور سلام کے بعد

ہر زبان راند و دست بر سینہ گذاشتہ از حق تعالیٰ
حاجت درخواست نماید روا گردد و تا از غسل و نماز فارغ
نشود با کسے سخن نگوید ممنوع ست در شب بست و ہفتم
ماہ مذکور برائے درازی عمر چہار رکعت نماز بیک سلام در
ہر رکعتے بعد از فاتحہ ہر سورہ کہ داند بخواند ایضاً در شب مذکور
دو رکعت نماز بعد از فاتحہ ہر سورہ کہ داند بخواند بعد از سلام
صد بار سبحان اللہ والحمد للہ تا آخر و صد بار استغفار
و صد بار درود بگوید پس ہر حاجتے کہ خواہد روا گردد ایضاً
در شب مذکور دوازدہ رکعت بسہ سلام ادا نماید تا درازی
عمر و ترقی رزق حاصل آید در ہر رکعتے بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی
یکبار و اخلاص سہ بار و بعد از نماز ہر دو دست برآرد
و سہ بار فاتحہ بر زبان راند حق تعالیٰ بمطلب رساند ایضاً
در شب مذکور رسول علیہ السلام را معراج بود کہ این شب
را زندہ دارد او را نیز معراج شود و درین شب صد رکعت
نماز ہر کہ بگذارد در ہر رکعت الحمد یکبار و اخلاص پنجبار بخواند
و چون از نماز فارغ شود صد بار درود و صد بار سبحان اللہ
والحمد للہ تا آخر بگوید و سر بسجدہ نہد ہر حاجتے کہ خواہد
روا گردد ترتیب نماز ماہ شعبان در شب اول ماہ
شعبان دوازدہ رکعت بسہ سلام در ہر رکعت بعد
فاتحہ اخلاص پانزدہ بار بخواند از جمیع گناہان پاک گردد۔
برائے قبول توبہ در شب دوشنبہ اول ماہ غسل کند دوازدہ
رکعت بسہ سلام در ہر رکعتے بعد فاتحہ ہر سورہ کہ داند بخواند
حق تعالیٰ توبہ او قبول نماید و بہ استحکام رساند حضرت
رسول علیہ السلام می فرماید ہر کہ در شب برات یعنی پانزدہم
ماہ صد رکعت بہ پنجاہ سلام در ہر رکعتے بعد فاتحہ اخلاص
دہ بار بخواند او را حصول سعادت ابدی پیدا آید و مغفرت
را شاید ایضاً فرمودہ در شب مذکور دو رکعت در ہر رکعت
بعد فاتحہ آیۃ الکرسی یک بار اخلاص پانزدہ بار بہر روایتے
دوازدہ رکعت بشش سلام در ہر رکعت بعد فاتحہ اخلاص

ستر مرتبہ الم نشرح پڑہے اور سینہ پر ہاتھ رکہکر حق تعالیٰ سے
حاجت درخواست کرے پوری ہو جب تک کہ غسل و نماز سے
فارغ نہو کسی سے بات نکرے ممنوع ہے اور ماہ مذکور کی
ستائیسویں رات میں عمر کی درازی کے لیے چار رکعت نماز
ایک سلام سے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد جو سورۃ کہ یاد ہو پڑہے
ایضاً شب مذکور میں دو رکعت نماز فاتحہ کے بعد جو سورہ
کہ جانے پڑہے سلام کے بعد سو مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ ختم
تک اور سو مرتبہ استغفار اور سو مرتبہ درود پڑہے پس جو حاجت
کہ چاہے پوری ہو ایضاً شب مذکور میں بارہ رکعت تین سلام
کیساتھ ادا کرے تا کہ عمر کی درازی اور رزق میں کھلی ترقی ہو
ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور تین دفعہ
اخلاص اور نماز کے بعد دونوں ہاتھوں کو اٹھاوے اور تین مرتبہ
فاتحہ پڑہے حق تعالیٰ مطلب پر پہونچاوے ایضاً شب مذکور میں
رسول علیہ السلام کو معراج ہوئی جو کوئی اس رات کو بیدار
رہے اوسکو بھی معراج ہو اور اس شب میں جو کوئی سو رکعت نماز
کی ادا کرے ہر رکعت میں ایک دفعہ الحمد اور اخلاص پانچ مرتبہ پڑہے اور
جب نماز سے فارغ ہو سو مرتبہ درود شریف اور سو مرتبہ سبحان اللہ
والحمد للہ ختم تک پڑہے اور سر سجدہ میں رکھے اور جو حاجت کہ چاہے
پوری ہو ماہ شعبان کی نماز کی ترتیب ماہ شعبان کی پہلی رات میں
بارہ رکعت تین سلام سے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ
اخلاص پڑہے تمام گناہوں سے پاک ہو۔ توبہ کی قبول کیلئے پیر کی
رات کو اول ماہ غسل کرے اور بارہ رکعت تین سلام سے ہر رکعت میں
فاتحہ کے بعد جو سورۃ کہ جانے پڑہے اسکی توبہ اللہ تعالیٰ قبول کرے
اور مضبوطی پر پہنچاوے حضرت رسول علیہ السلام فرماتے ہیں کہ
جو کوئی شب برات یعنی ماہ شعبان کی پندرہویں رات کو سو رکعت
پچاس سلام سے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد دس مرتبہ اخلاص پڑہے
اسکو سعادت ابدی حاصل ہو اور مغفرت کے لائق ہے ایضاً اور
یہی ارشاد فرمایا شب مذکور میں دو رکعت ہر رکعت میں فاتحہ کے
بعد ایکمرتبہ آیۃ الکرسی اور پندرہ دفعہ اخلاص اور ایک روایت کے

دہ بار و بروایتے سی رکعت بہ پانزدہ سلام در ہر رکعتے بعد
فاتحہ انا انزلنا یکبار و اخلاص سہ بار بخواند و بعد از ہر سلام
بگوید لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ تا آخر و سبحان اللہ
والحمد للہ تا آخر یکبار و درود صد بار و آیۃ الکرسی سہ بار و ہم
بروایتے دریں شب دو رکعت نماز برائے کشایش حال
در ہر رکعت بعد از فاتحہ اخلاص ہزار بار بخواند حق تعالیٰ
کشایش رزق او گرداند و بمقصود رساند۔ **نماز ہا**
**ماہ رمضان** پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم میفرماید ہر کہ در
شب اول ماہ رمضان دو رکعت نماز در ہر رکعتے بعد از
فاتحہ انا فتحنا یکبار بخواند تمام سال در امان و حفظ حافظ
حقیقی ماند و ہیچ مکروہے و آفاتے بدو نرسد در ہر بست رکعت
سنت تراویح الحمد و اخلاص معین خواند معمول حضرت امیر المومنین
علی و مشائخ چشت ست رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین و در
تراویح تمام قرآن خواندن و شنیدن معمول حضرت امیر المومنین
عثمان وغیرہ صحابہ ست رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہر کہ
در شب قدر یعنی بست و ہفتم ماہ صد رکعت نماز با بست
و پنج سلام در ہر رکعت بعد از فاتحہ انا انزلنا دہ بار و
اخلاص سہ بار و بعد ہر سلام تسبیح تراویح بر زبان راند
حق تعالیٰ او را از دوستان خود مقرر فرماید و سعادت
دریافت شب قدر حاصل آید و بروایتے دوازدہ رکعت
بشش سلام در ہر رکعتے بعد از فاتحہ انا انزلنا دہ بار و اخلاص
سہ بار و بعد ہر سلام کلمہ سبحان اللہ والحمد للہ تا آخر صد بار
بخواند حق تعالیٰ او را بمطلب رساند و در شب قدر اختلاف
بسیار ست شب نوزدہم و بست چہارم و بست و پنجم
و بیشتر مشائخ بست و ہفتم معین نمودہ اند واللہ اعلم بالصواب
**ترتیب نماز ہائے ماہ شوال** در شب عید الفطر دوازدہ
رکعت بسہ سلام در ہر رکعتے بعد از فاتحہ اخلاص پانزدہ
بار یا پنجبار بخواند ثواب عبادت یکسالہ در نامہ اعمال او
بنویسند و اگر دراں سال بمیرد رتبہ شہادت یابد

موافق بارہ رکعت چھ سلام کے ساتھ ہر رکعت میں فاتحہ
کے بعد دس مرتبہ اخلاص اور ایک روایت میں تیس رکعت
میں فاتحہ کے بعد ایکدفعہ انا انزلنا اور تین مرتبہ اخلاص پڑھے اور ہر سلام
کے بعد لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ آخر تک پڑھے اور ایکدفعہ سبحان
اللہ والحمد للہ ختم تک اور سو مرتبہ درود اور تین بار آیۃ الکرسی
اور دوسری روایت کے موافق اس رات میں کشایش حال کیلئے دو رکعت
نماز ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد اخلاص ہزار مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ
اوسکی روزی کشادہ کرے اور مقصود پر پہنچا وے۔ **ماہ**
**رمضان کی نماز کی ترتیب** پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرما
تے ہیں کہ جو کوئی ماہ رمضان کی پہلی رات کو نماز کی دو رکعت ادا کرے
ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد انا فتحنا ایکمرتبہ پڑھے تمام سال خدا
تعالیٰ کی حفاظت میں رہے اور کوئی ایسی آفت نہ پہونچے اور ہر بیس
رکعت سنت تراویح میں الحمد اور اخلاص معمولاً پڑھے حضرت امیر المومنین
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مشائخ چشت کا معمول ہے اور تراویح میں تمام
قرآن پاک پڑھنا اور سننا حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ
عنہم وغیرہ صحابہ کا معمول ہے جو کوئی شب قدر میں یعنی ماہ رمضان
کی ستائیسویں شب کو سو رکعت نماز پچیس سلام کیساتھ ہر رکعت میں
دس مرتبہ انا انزلنا اور تین مرتبہ اخلاص اور ہر سلام کے بعد تسبیح
تراویح پڑھے حق تعالیٰ اوسکو اپنے دوستوں میں داخل فرما دیوے اور شب
قدر کی دریافت کی سعادت حاصل ہووے اور ایک روایت میں بارہ
رکعت چھ سلام کیساتھ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد دس دفعہ انا انزلنا اور
تین بار اخلاص اور ہر سلام کے بعد کلمہ سبحان اللہ والحمد للہ ختم تک سو دفعہ
پڑھے حق تعالیٰ اوسکو مطلب پر پہنچا وے اور شب قدر میں اختلاف
بہت ہے انیسویں شب اور چوبیسویں اور پچیسویں اور اکثر مشائخ کے
نزدیک ستائیسویں مقرر ہے واللہ اعلم بالصواب
**ماہ شوال کی نمازوں کی ترتیب** عید الفطر کی رات کو بارہ رکعت
تین سلام سے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پندرہ دفعہ یا پانچ دفعہ
اخلاص پڑھے ایک سال کی عبادت کا ثواب اوسکے اعمالنامہ
میں لکھیں اور اگر اس سال میں مرجاوے تو شہادت کا درجہ پاوے

روز عید الفطر بعد از نماز عید و خطبہ چہار رکعت نماز
بیک سلام در رکعت اول بعد از فاتحہ سبح اسم یکبار
و در دویم والشمس و در سیوم والضحیٰ و در چہارم قل ہو اللہ
بخواند ثواب ہزار روزہ و ہزار نماز و ہزار حج بدہند و جائے
او در بہشت گردانند۔ ترتیب نماز ہائے ذالحجہ در شب اول ماہ
ذالحجہ دو رکعت نماز بعد از فاتحہ در اول رکعت سہ آیتہ از
ابتدا سورہ انعام و در دویم بعد فاتحہ سورہ اخلاص بخواند
بیامرزد حق تعالیٰ او را و ثواب ہزار حج بدہد حضرت شیخ
فرید الدین گنجشکر قدس سرہٗ میفرماید کہ درویش را باید
در شب عشرہ اول ماہ ذالحجہ بعد از وتر ایں دو رکعت نماز
بخواند در ہر دو رکعت بعد از فاتحہ انا اعطیناک الکوثر
و اخلاص یگاں یگاں بار تا ثواب یابد و آمرزیدہ بود
و کشائش حال او گردد ایضاً فرمود کہ در عشرہ اول شب
جمعہ یک باشد یا دو شش رکعت بسہ سلام در ہر
رکعت بعد از فاتحہ اخلاص پانزدہ بار بخواند و پس از
ہر سلام لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین بگوید ثواب فراواں
یابد و در بہشت شتابد ایضاً فرمودہ در شب عشرہ
دو رکعت در ہر رکعت بعد از فاتحہ آیتہ الکرسی صد بار
بخواند حق تعالیٰ ثواب ہزار حج بخشد و جائے او در بہشت
کند ایضاً فرمودہ در روز عرفہ عید الضحیٰ مابین ظہر و عصر
چہار رکعت نماز بیک سلام در ہر رکعت بعد از فاتحہ
اخلاص پنجاہ بار بخواند پس از سلام صد بار اخلاص
بر زبان راند حق تعالیٰ او را ہرگز از در خود نراند و ہمہ حاجات
روا گرداند در شب عید الضحیٰ دہ رکعت نماز بہ پنج سلام
در ہر رکعت بعد از فاتحہ اخلاص دہ بار بخواند چوں از نماز
فارغ شود صد بار درود و صد بار استغفار و صد بار کلمہ سبحان
اللہ والحمد للہ تا آخر بگوید ہر چہ از خدا بخواہد بیابد و حاجات
روا گردد دوازدہ رکعت در شب عید الضحیٰ بشش سلام در
ہر رکعتے بعد از فاتحہ آیتہ الکرسی یکبار و اخلاص پنجاہ بار

عید الفطر کے روز نماز عید اور خطبہ کے بعد چار رکعت نماز
ایک سلام سے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سبح اسم ایکمرتبہ اور دوسری
میں والشمس اور تیسری میں والضحیٰ اور چوتھی میں قل ہو اللہ پڑھے
ہزار روزہ اور ہزار نمازاور ہزار حج کا ثواب پاوے اور اسکو بہشت
میں جگہ دیں ماہ ذالحجہ کی نمازوں کی ترتیب ماہ ذالحجہ کی پہلی رات کو
دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ انعام کے
شروع کی تین آیتہ اور دوسری میں فاتحہ کے بعد اخلاص پڑھے
اللہ تعالیٰ بخشے اور ثواب ہزار حج کا عنایت فرماوے حضرت
شیخ فرید الدین گنجشکر قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ درویش کو چاہیے
کہ ماہ ذالحجہ کے پہلے عشرہ میں وتر کے بعد دو رکعت نماز کی پڑھے
دونوں رکعت میں فاتحہ کے بعد انا اعطینا اور اخلاص ایک
ایک مرتبہ پڑھے تاکہ ثواب پاوے اور بخشا جاوے اور اس کے
حال کی کشایش ہو اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ پہلے عشرہ میں جمعہ کی
رات ایک ہو یا دو چھ رکعت تین سلام سے پڑھے ہر رکعت
میں فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ اخلاص پڑھے اور ہر سلام کے بعد
لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین کہے بہت ثواب پاوے اور بہشت
میں داخل ہو اور یہی ارشاد فرمایا کہ عشرہ کی رات کو دو رکعت
پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سو مرتبہ آیتہ الکرسی پڑھے حق
تعالیٰ ہزار حج کا ثواب بخشے اور اوسکو بہشت میں داخل کرے
اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ عید الضحیٰ کے عرفہ کے روز میں ظہر اور عصر کے
درمیان چار رکعت نماز ایک سلام سے پڑھے ہر رکعت میں
فاتحہ کے بعد اخلاص پچاس مرتبہ پڑھے سلام کے بعد سو دفعہ
اخلاص پڑھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے مردود نہ ہو اور اسکی
تمام حاجات پوری ہوں عید الضحیٰ کی راتکو دس رکعت نماز پانچ
سلام سے پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد دس مرتبہ اخلاص پڑھے
جبکہ نماز سے فارغ ہو سو دفعہ درود اور سو مرتبہ استغفار اور سو مرتبہ
کلمہ سبحان اللہ والحمد للہ ختم تک پڑھے جو کچھ خدا سے چاہے
پاوے اور حاجت پوری ہو بارہ رکعت عید الضحیٰ کی شبکو چھ سلام
سے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد ایک دفعہ آیتہ الکرسی اور پچاس مرتبہ

بخواند ثواب بسیار یابد و نیکی حج نصیب گردد بعد از نماز
عید الضحیٰ چہار رکعت نماز بیک سلام در اول بعد فاتحہ
والشمس و در دویم واللیل یکبار و در سیوم والضحیٰ یکبار و در
چہارم الم نشرح یکبار بخواند و چون در خانہ آید این دو رکعت
در ہر رکعت بعد از فاتحہ والشمس پنجبار بخواند تا شریک حج و
عمرہ گردد در روز آخر ماہ ذی الحجہ دو رکعت نماز در ہر رکعت بعد
فاتحہ صد آیۃ قرآن از ہر مکان کہ داند بخواند حق تعالیٰ ہمہ
گناہان او بیامرزد فوائد نماز سالیانہ و تسخیر کواکب چون آفتاب
بدقیقہ اول از برج حمل گردد آید دوازدہ رکعت بشش
سلام در ہر رکعت بعد از فاتحہ والشمس دوازدہ بار بخواند
و بعد ہر سلام سر بسجدہ نہادہ دوازدہ بار سبحان اللہ بگوید بعدہ
ششصد و شصت و پنجبار کلمہ اشہد ان لا الہ الا اللہ تا آخر
برائے خوشی و خورمی و بہجت و شادمانی تمام انسان بر
زبان راند ہمہ سال خوش وقت و خورم ماند چون شرف
آفتاب رونماید یعنی شمس در درجہ دہم از برج حمل میل کند
دہ رکعت نماز بہ پنج سلام در ہر رکعتے بعد از فاتحہ الم نشرح
سہ بار بخواند بعد سلام یازدہ بار سورہ یسین بر زبان راند
پس ہر حاجتے کہ خواہد حق تعالیٰ بالضرام رساند و تمام سال خرم
ماند فوائد ترتیب نماز متفرقات رسول علیہ السلام میفرماید
ہر کہ چہار رکعت نماز تسبیح بیک سلام در ہمہ عمر یکبار
بخواند از گناہان کبیرہ و صغیرہ بر ہر و آتش دوزخ بر وے حرام
گردد و اگر در شب اول ہر ماہ بخواند ثواب عظیم یابد و ہر مرا
کہ خواہد روا گردد در ہر رکعت بعد از فاتحہ ہر چہ داند بخواند
بعد قرات در قیام پانزدہ بار کلمہ سبحان اللہ تا آخر تسبیح
بر رکوع پانزدہ بار بعد سمع پانزدہ بار بسجدہ در سجدہ اول تسبیح
کلمہ مذکور پانزدہ بار در جلسہ بعد سجدہ اول دہ بار در سجدہ
دوم دہ بار در جلسہ استراحت بعد سجدہ دوم پانزدہ بار
چنانچہ در ہر رکعت ہفتاد و پنجبار خواندہ شود بعد سلام تعقیبا
و پنجبار درود و ہفتاد و پنجبار استغفار و ہفتاد و پنجبار کلمہ

اخلاص پڑہے ثواب بہت پاوے اور حج نصیب ہو عید الضحیٰ
کی نماز کے بعد چار رکعت نماز ایک سلام سے پہلے رکعت میں فاتحہ
کے بعد والشمس اور دوسری میں واللیل اور تیسری میں والضحیٰ اور
چوتھی میں الم نشرح ایکدفعہ پڑہے جبکہ گھر میں آوے دو رکعت نماز
ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ والشمس پڑہے تاکہ عمرہ اور حج
میں شریک ہو آخری ماہ ذالحجہ کے دن کی دو رکعت نماز میں ہر
رکعت میں فاتحہ کے بعد جسجگہ سے سو آیتہ یاد ہوں پڑہے اللہ تعالیٰ
اُسکے تمام گناہ بخشے تسخیر کواکب و سالیانہ نماز کے فوائد جبکہ آفتاب
برج حمل کے پہلے دقیقہ میں جاوے بارہ رکعت چھ سلام سے ہر رکعت
میں فاتحہ کے بعد بارہ مرتبہ والشمس پڑہے اور ہر سلام کے بعد سر
بسجدہ ہو کر بارہ مرتبہ سبحان اللہ اخیر تک کہے تین سو چھیاسٹھ بار کلمہ
اشہد ان لا الہ ختم تک تمام الکی خوشی کیلئے پڑہے تمام سال خوش
و خرم رہے جبکہ شرف آفتاب ظاہر ہو یعنی آفتاب دسویں جزو میں
برج حمل سے میل کرے دس رکعت نماز پانچ سلام کیساتھ ہر
ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد الم نشرح تین دفعہ پڑہے سلام کے بعد
گیارہ بار یسین پڑہے پس جو حاجت کہ طلب کرے پوری
ہو اور تمام سال خوش رہے متفرق نماز کی ترتیب کے
فوائد رسول علیہ السلام فرماتے ہیں کہ چار رکعت
نماز تسبیح ایک سلام سے ایک مرتبہ تمام عمر میں پڑہے
صغیرہ و کبیرہ گناہ معاف ہوں اور دوزخ کی آگ
اس پر حرام ہو اور اگر ہر مہینہ کی پہلی شب کو پڑہے
ثواب ہو اور جو دلکی مراد ہو پوری ہو ہر رکعت میں فاتحہ کے
بعد جو کچھ یاد ہو پڑہے قرات کے بعد قیام میں پندرہ مرتبہ
کلمہ سبحان اللہ ختم تک پڑہے پھر رکوع کی تسبیح کے بعد
دس مرتبہ پھر قومہ میں دس بار پھر سجدہ میں تسبیح کے بعد
کلمہ مذکور دس مرتبہ پہلے سجدہ کے بعد جلسہ میں دس مرتبہ
دوسرے سجدہ میں دس دفعہ دوسرے سجدہ کے بعد جلسہ استراحت
میں دس دفعہ ہر رکعت میں پچہتر مرتبہ پڑہے سلام کے بعد
پچہتر مرتبہ درود اور پچہتر مرتبہ استغفار اور پچہتر مرتبہ کلمہ

سبحان اللہ بخواند بعدہ طلب حاجت کند حق تعالیٰ
روا گرداند برائے برآمدن حاجات صلوٰۃ السعادت
ہفت شب متواتر ادا نماید معمول پیغمبر علیہ السلام بود
پیش ازین تکرار شدہ است حاجت تحریر نیست ہر کہ
دو رکعت نماز برائے آمرزش مادر و پدر خود ادا نماید از
عذاب برہند در ہر رکعت بعد فاتحہ ہر چہار قل برائے حل
مشکلات دو رکعت نماز بہ تجدید وضو خواہ بروز خواہ
بشب بخواند در ہر رکعت ہر چہ داند بخواند بعد از نماز پانصد بار
درود بخواند پس زانو راست برداشتہ رخسارہ راست
بران گذاشتہ ساعتے بنشیند حاجت روا گردد ہر کہ دو
رکعت نماز گذارد دو دست برداشتہ یا رب یا رب ہزار
بار بگوید حاجتش روا گردد اکثر این ہفت روز ست و اقل
آن سہ روز چون درویش برائے سفر از خانہ بیرون
آید دو رکعت نماز ادا نماید از بلیات سفر و راہ ایمن ماند و
در و بخانہ آرد دوگانہ بخواند از بلا خانہ محفوظ ماند در ہر رکعت
بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی یکبار اگر نماز خواندن نتواند تنہا
آیۃ الکرسی بخواند بعدہ سبحان اللہ و الحمد للہ تا آخر چہار
مرتبہ بخواند غرض حاصل آید اگر بمسجدے رود دوگانہ تحیۃ
المسجد گذاردن نتواند ہمین کلمہ را چہار بار بخواند کفارت
آن گردد فصل سوم فوائد معمول پیران چشت صوم
بر دو نوع ست صوم شریعت و صوم حقیقت صوم
شریعت آنست کہ از صبح تا شام از شراب و طعام خود
باز دارد و صوم حقیقت آنست کہ زبان را از ناسزا گفتن
و چشم را از ناشائستہ دیدن و گوش را از استماع اصوات
و اذکار مخل پذیر محفوظ آرد و دل را از وسوسۂ شیطانی
نگاہدارد و آن زمان خود را صائم پندارد رسول علیہ السلام
فرمودہ من صام الدہر کانہ لا صام و لا افطر یعنی ہر کس
تمام سال روزہ داشت و روز عیدین و سہ روز ایام
تشریق یازدہم دوازدہم سیزدہم ذالحجہ افطار نکند گویا نہ

سبحان اللہ پڑہے پھر حاجت طلب کرے اللہ تعالیٰ پوری کرے
حاجات پورا کرنیکے لیے صلوٰۃ السعادت سات رات تک
متواتر پڑہے پیغمبر علیہ السلام کا معمول تھا اس سے پہلے تکرار
ہوا ہے لکھنے کی ضرورت نہیں جو کوئی دو رکعت نماز اپنے ماں باپ
بخشانیکے لیے پڑہے عذاب سے چھوٹے ہر رکعت میں فاتحہ
کے بعد چاروں قل مشکلات حل کرنیکے لیے دو رکعت نماز
نئی وضو سے خواہ دن کو خواہ شب کو پڑہے ہر رکعت میں جو کچھ
جانے پڑہے اور نماز کے بعد پانسو مرتبہ درود پڑہے پھر اپنا
گھٹنا اٹھا کر اسپر اپنا رخسارہ رکھکر چند ساعت بیٹھے حاجت
پوری ہو جو کوئی دو رکعت نماز ادا کرے اور ہاتھ اٹھا کر یارب
یارب ہزار مرتبہ کہے حاجت پوری ہو اکثر سات روز کا
اور نہایت قلیل تین روز جبکہ درویش سفر کے لیے گھر سے
باہر نکلے دو رکعت نماز کی ادا کرے راستہ کے سفر کی بلیات
سے بیخوف رہے اور جب گھر میں آوے دوگانہ پڑہے گھر کی
بلا سے محفوظ رہے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد ایکمرتبہ آیۃ الکرسی
اگر نماز نہ پڑھ سکے فقط آیۃ الکرسی ہی پڑہے اور پھر سبحان اللہ
والحمد للہ آخر تک چار دفعہ پڑہے وہ ہی غرض حاصل ہو
اگر کسی مسجد میں جاوے دوگانہ ادا نکر سکے اسی کلمہ کو چار مرتبہ
پڑہے اوسکا کفارہ ہو فصل سوم فوائد معمولات پیران
چشت روزہ دو قسم پر ہے روزہ شریعت اور روزہ حقیقت
شریعت کا روزہ وہ ہے کہ صبح سے شام تک اپنے آپکو کھانے
پینے سے باز رکھے روزہ حقیقت وہ ہے کہ زبان کو بری بات
کہنے سے اور آنکھ کو برائی کے دیکھنے سے اور کان کو بری
آوازوں اور بری تذکرات سے نگاہ رکھے اور دل کو
شیطانی خیال سے اسوقت خود کو روزہ دار شمار کرے
رسول علیہ السلام کا فرمودہ من صام الدہر کانہ لا صام
ولا افطر یعنی جو شخص تمام سال روزہ دار رہا اور عیدین
اور تین روز ایام تشریق گیارہ بارہ تیرہ ذالحجہ کو افطار
نکرنا ایسا ہے جیسا کہ نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا

روزہ داشتہ و نہ افطار کردہ سنت رائیگاں کشیدہ
و از صوم مدام صوم داؤدی ثواب بیشتر دارد چراکہ مداومت
بعادت گراید و یکروز افطار و یکروز روزہ داشتن بمحنت
گراید و دریں روزہ اجر بے پایان و ثواب نمایاں ست
فرمود پیغمبر صلعم ہر کہ در ماہ محرم ہر روز پنجشنبہ و بروز آدینہ
و ہر روز شنبہ متواتر روزہ دارد عبادت نہصد سال در
نامہ اعمال او بنویسند و ہماں مقدار گناہان از نامہ او
پاک کنند در حدیث آمدہ من صام یوم عاشوراء فکانما
صام الدھر یعنی ہر کہ روز عاشورہ روزہ دارد گویا تمام
سال روزہ داشتہ است و او چنیں روزیست کہ
دراں روز آہوان و غیرہ جانوران بغم و الم ماتم امام حسین رض
مغفور بچہا را خور اشیر ندادہ اند و زاری و گریہ کناں لحم دند
زہے آدم سنگدل کہ بہ لہو و لعب پردازد و با غم و الم
نباشد و روزہ ندارد ہر کہ روز آخرین چہارشنبہ روزہ
دارد حق تعالیٰ او را از بلیات دنیا برآرد و شب و روز بست
و ہفتم ماہ رجب را عظمت و حرمت بسیارست ہر کہ دریں
روز روزہ دارد ثواب ہزار حج و ہزار روزہ دریابد و لجد
از مردن شتاب بجنت شتابد رسول علیہ السلام
میفرماید ماہ رمضان بزرگ ماہیست دریں ماہ ابلیس
لعین را بند میکردند تا از شر او مسلمانان ایمن باشند و روزہ
سریست میان بندہ و مولیٰ و ہر عبادتے کہ ہست آنرا
مکافات معین ست و ثواب روزہ و اجر آں دریافتن
رویت باریتعالیٰ چنانچہ میفرماید الصوم لی وانا اجزی بہ
یعنی روزہ برائے من ست و اجر آں منم باید کہ شبہا ماہ
مبارک رمضان را بہ تسبیح و تراویح زندہ دارند و روزہا
بصبر و سکوت و تلاوت قرآن آخر آرند اکثر مشائخ شب قدر
در آخر عشرہ ہمیں ماہ یافتہ اند فائدہ رسول علیہ السلام فرمودہ
ہر کہ بعد از عید الفطر شش روزہ بر خود لازم گیرد او را غم دامن
گیر دنیا ید و سے مغفرت را شاید روزہا ایام سفید کہ سیزدہم

بیفائدہ محنت ہوئی اور صوم مدام سے صوم داؤدی زیادہ
ثواب رکھتا ہے اس لئے کہ مداومت عادت سے ہوتی ہے
اور ایکروز روزہ رکھنے میں محنت ہوتی ہے اس روزہ رکھنے
میں ثواب اور اجر بے انتہا ہے پیغمبر صلعم کا فرمودہ ہے جو
آدمی ماہ محرم کے ہر جمعرات اور جمعہ اور شنبہ کے روز متواتر
روزہ رکھے نوسو سالکی عبادت اُسکے اعمالناموں میں لکھیں
اور اوسی مقدار پر گناہ کم کریں حدیث میں آیا ہے من
صام یوم عاشوراء فکانما صام الدھر یعنی جو شخص
عاشورہ کے روز روزہ رکھے گویا اُسنے تمام سال روزہ
رکھا ہے اور وہ ایسا دن ہے کہ اوس روز ہرن و جانوران
وغیرہ امام حسین رض مغفور کے ماتم کے رنج و غم میں اپنے بچونکو
دودھ نہیں دیتے ہیں اور گریہ و زاری میں رہتے ہیں
عجب وہ آدمی سخت دل کہ جو کھیل کود میں مشغول ہو
اور رنج و غم نکرے اور روزہ نہ رکھے جو کوئی آخیر کے چہار
شنبہ کو روزہ رکھے حق تعالیٰ اوسکو دنیا کی بلیات سے نکالے
ماہ رجب کی ستائیسویں دن اور شب کی عظمت بہت ہے
جو کوئی اُس دن روزہ رکھے ہزار روزہ اور ہزار حج کا
ثواب پاوے اور بہت جلد جنت میں جاوے رسول علیہ السلام
فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان ایک بزرگ مہینہ ہے اس ماہ میں
ابلیس علیہ اللعنۃ کو بند کرتے ہیں اس وجہ سے کہ مسلمان
اُسکے شر سے بیخوف رہیں اور روزہ مولیٰ اور بندہ کے درمیان
ایک بھید ہے اور جو عبادت کہ ہے اسکا عوض مقرر ہے اور روزہ کا
اجر اور ثواب خدا تعالیٰ کا دیدار ہے الصوم لی وانا اجزی بہ
اور اس کا اجر میں ہوں کہ ماہ مبارک رمضان کی راتونمیں
تسبیح اور تراویح کیساتھ زندہ رکھیں اور روزہ صبر اور سکوت
اور تلاوت قرآن میں تمام کرے اکثر مشائخ نے اسی مہینہ کی
آخیر کے عشرہ میں شب قدر پائی ہے فائدہ رسول علیہ السلام نے
فرمایا جو کوئی عید الفطر کے بعد چھ روزہ اپنے پر لازم کرے اسکو
رنج و غم نہ ہوا اور وہ بخشش کے لائق ہے ایام بیض کے روزے

دچہاردہم و پانزدہم ماہ است چون حضرت آدم
علیہ السلام از بہشت برآمد ہمہ اندام از غم والم سیاہ
شد بموجب فرمان باری تعالی ایں سہ روز نگاہداشتہ
حق تعالی از برکت ایں روزہ توبہ او قبول فرمود روز
اول ثلث بدن برنگ اصلی آمد روز دویم ثلث روز
سیوم ہمگی صفائی گردید و سیاہی برطرف شد۔
فوائد زکوٰۃ **فصل چہارم** زکوٰۃ برامم ماضیہ ربع
مال بود و رسول ما علیہ السلام در عہد خود چہلم حصہ
بر صاحب نصاب از مال او مقرر کرد و ہم روایت
می نمایند کہ زکوٰۃ بر سہ نوع ست زکوٰۃ شریعت
و زکوٰۃ طریقت و زکوٰۃ حقیقت۔ زکوٰۃ شریعت آنست
کہ از دویست درم پنج درم در راہ خدا تعالی صدقہ نماید
و زکوٰۃ طریقت آنست کہ از دویست درم پنج درم نزد خود
نگاہدارد و ہمگی برائے خدا صدقہ نماید و زکوٰۃ حقیقت
آنست اگر بر درویشے دویست درہم موجود آید باید
کہ ہمانزمان ہمہ را حسبۃ للہ صرف نماید کہ درویش
مالدار نشاید فائدہ در صدقہ پنج شرط لازم است دو
شرط پیش از عطا و دو شرط ہنگام عطا و یک شرط
بعد از عطا اما آنکہ دو شرط پیش از عطاست یکے آنکہ
ہرچہ در راہ خدا تعالی صدقہ نماید از وجہ حلال باید
دویم آنکہ بمردان صالح و متقیان عنایت فرماید تا
بفسق و فساد خرچ نہ نماید و آں دو شرط کہ در حالت عطا است
یکے آنچہ بدہد بتواضع و بشاشت و بہ انشراح دل بدہد
دویم آنکہ خفیہ دہد تا ریا دراں مدخلے نباشد و آں یک
شرط کہ بعد از عطا ست آنست کہ ہرچہ بدہد باز آں را
بزبان نیارد و ذکر آں نکند و جزا آں نخواہد
**باب پنجم** در بیان کشف و کرامت و خرق عادات
و بذل و ایثار مشتمل چہار فصل **فصل اول** نقل است
روزے حضرت پیر دستگیر در دائرہ شریف زیر درخت

کہ تیرہویں چودہویں پندرہویں مہینہ کی ہے جبکہ حضرت آدم
علیہ السلام کو بہشت سے نکالا اونکا تمام بدن غم و رنج سے
سیاہ ہوگیا اللہ تعالی کے حکم کے موافق یہ تین روزے رکھے
رکھنے روزوں کی برکت سے اللہ تعالی نے انکی دعا قبول کی پہلے
روز ثلث بدن کا اصلی رنگ میں آیا اور دوسرے روز ثلث
اور تیسرے روز تمام صاف ہوگیا سیاہی دور ہوئی زکوٰۃ
کے فوائد **چوتھی فصل** گذشتہ امت پر زکوٰۃ مال کا چوتھا
حصہ تھا ہمارے رسول علیہ السلام نے اپنے زمانہ میں صاحب نصاب
پر مال کا چالیسواں حصہ مقرر کیا اور روایت کرتے ہیں کہ زکوٰۃ
تین قسم پر ہے زکوٰۃ شریعت زکوٰۃ طریقت اور زکوٰۃ حقیقت
زکوٰۃ شریعت وہ ہے کہ دوسو درم میں سے خدا تعالی کے راستہ
میں پانچ درم خیرات کرے اور زکوٰۃ طریقت یہ ہے کہ دوسو
درم میں سے پانچ درم اپنے پاس رکھئے اور باقی سب خیرات کرے
اور زکوٰۃ حقیقت وہ ہے کہ اگر کسی فقیر کے پاس دوسو درم موجود
ہوں تو چاہئیے کہ اوسیوقت خدا کے راستہ میں خرچ کرے اسلئے
کہ درویش کو تونگری نہ چاہئیے فائدہ صدقہ میں پانچ
شرطیں لازم ہیں دو شرطیں دینے سے پہلے اور دو شرط
دینے کے وقت اور ایک شرط دینے کے بعد لیکن جو شرطیں
کہ عطا سے پہلی ہیں اُن میں اول چاہئیے کہ خدا کے راستہ میں
حلال روزی سے صدقہ کرے دوسرے یہ کہ نیکبخت اور پرہیز
گار آدمیوں کو صدقہ دے تاکہ خراب جگہ صرف نکریں اور
وہ دو شرط کہ عطا کیوقت ہیں ایک یہ کہ جو کچھ دے عاجزی
اور خوشدلی سے دے دوسرے یہ کہ پوشیدہ دے تاکہ ریا کو
اس میں دخل نہ ہوا اور وہ ایک شرط عطا کے بعد یہ ہے کہ جو
کچھ دے پھر اس کو زبان پر نہ لاوے اور اس کا ذکر نکرے
اور اس کا بدلہ نہ چاہے **پانچواں باب** کشف و کرامت
و خرق عادات و بذل و ایثار کے بیان میں اور اسمیں
چار فصلیں ہیں **پہلی فصل** نقل ہے ایکروز حضرت
پیر دستگیر دائرہ شریف میں جامن کے درخت کے نیچے

جامن تشریف میداشتند دریں اثنا، قدوۂ ارباب
دین زبدۂ اہل یقین بایزید عصر میر سید جعفر عرف
خدائی قدس سرہ کہ خلیفہ حضرت مرشد آفاق وہم خرقہ
وہم کفو حضرت پیر دستگیر بودند سوال کردند کہ چناں مشہور ست
کانہہ یکہزار و ششصد گوپن میداشت واکثر مردم برائے
طلب گوپن سائل میشدند کانہہ در جواب آں میگفت
کہ ہر جا کو ہبنی بغیر من یعنی از من جدا بہ بنید آں گوپن را
بہ برد اجازت است چوں آں شخص سائل سیر میکرد ہیچ یک
گوپن را از کانہہ علیحدہ وجدا نمی دید اگرچہ در مکان علیحدہ علیحدہ
می بودند بغیر کانہہ نمی یافت حضرت پیر دستگیر از زبان درفشاں
فرمودند بہائے صاحب ایں چہ قدر کار ست بیائید ما را
محکم در آغوش بگیرید سید جعفر قدس سرہ بموجب امر عالی
آغوش خود را از وجود مبارک پر ساخت بعدہ فرمودند کہ
ہر برگ و ہر شاخ ایں درخت نظر نمائید کہ چہ چیز پیدا است
چوں بنظر تحقیق نیک نگاہ کردند بر ہر شاخ و ہر برگ وجود
مبارک حضرت پیر دستگیر را و خود را باہم ملزق یکجا میدیدند
کہ مثل آئینہ خانہ ہزار در ہزار شبیہہ ہر دو صاحب کمال علیحدہ
علیحدہ در ہر شاخ و برگ موجود بود و ہیچ برگ از مظہر خالی
ندیدند از معاینہ ایں واقعات میر سید جعفر قدس سرہ
را وسوسہ خاطر کہ از طرف کانہہ خاطر نشین بود برطرف
گردید الحمد للہ علی ذالک نقل است روزے حضرت پیر
دستگیر در اسمعیل آباد کہ متصل دائرہ شریف واقع ست در
مسجد دوگراں زیر درخت بڑ تشریف میداشتند و مجلس
بسماع مقرر بود دریں اثنا شخصے از عالمان بداعیہ
سوالے بخاطر قرار دادہ وارد گردید چوں از مردم کثیر مجلس معمور
بود آں مرد بہیت تفضیل شاں خود بہر نشستن جستجوئے مکان میکرد
وبہر طرف مینگریست حضرت پیر دستگیر دوہرہ درانوقت ارشاد
فرمودند دوہرہ بھیکہ بنایا چونترا بیسم لگائے پیٹھ ہوا گا
پیچھا کیا دیکھے جہاں جانے تہاں بیٹھہ شخص مذکور جائیکہ

تشریف رکہتے تھے اسی اثنا میں قدوۂ ارباب دین زبدۂ
اہل یقیں بایزید عصر میر سید جعفر عرف خدائی قدس سرہ
کہ خلیفہ حضرت مرشد آفاق وہم خرقہ وہم کفو حضرت پیر
دستگیر کے تھے سوال کیا کہ یوں مشہور ہے کہ کانہہ ایکہزار چہ سو
عورتیں رکھتا تھا اور اکثر آدمی عورت کی طلب کے واسطے سوال
کرتے تھے اُنکے جواب میں کہتا تھا کہ جسجگہ کوئی گوپن بغیر
میرے یعنی مجھسے جدا دیکھو اُس گوپن کو لیجاؤ اجازت ہے جبکہ
وہ شخص سائل سیر کرتا تھا کسی عورت کو جدا اور علیحدہ نہیں دیکھتا
تھا اگرچہ مکان علیحدہ علیحدہ ہوتے تھے کانہہ کے بغیر نہیں
پاتا تھا حضرت دستگیر نے زبان درفشاں سے فرمایا بہا صاحب
یہ کیا کام ہے آؤ ہم کو تم مضبوط البغل میں پکڑو سید جعفر قدس
سرہ نے حکم عالی کے موجب اپنی بغل کو جسم مبارک سے پر
کیا اُسکے بعد فرمایا کہ اس درخت کے ہر پتہ و شاخ کو دیکھو کہ کیا
چیز ظاہر ہوتی ہے جبکہ نظر غور سے دیکھا ہر شاخ اور ہر پتہ پر
وجود مبارک حضرت پیر دستگیر کو اپنی ساتھ متصل ایک جگہ
دیکھا کہ مثل آئینہ خانہ کے ہزاروں صورتیں دونوں صاحب
کمال کی علیحدہ ہر شاخ اور ہر پتہ پر موجود تھیں اور کوئی پتہ
مظہر سے خالی نہ دیکھا ان واقعات کے دیکھنے سے میر سید جعفر
قدس سرہ کو جو وسوسہ کہ کانہہ کی طرف سے دل نشین تھا جاتا
رہا الحمد للہ علی ذالک نقل ہے ایکروز پیر دستگیر اسمعیل آباد میں
کہ متصل دائرہ شریف کے واقع ہے مسجد دوگران میں درخت
بڑ کے نیچے تشریف رکھتے تھے اور گانیکے لئے مجلس آراستہ
کی گئی تھی اسی اثنا میں ایک شخص عالموں میں داعیہ کیلئے
سوال دلمیں قرار دیکر آیا چونکہ مجلس زیادہ آدمیوں سے معمور
تھی وہ آدمی اپنی فضیلت شان کی وجہ سے بیٹھنے کے
لئے جگہ کی جستجو کرتا تھا اور ہر طرف دیکھتا تھا حضرت پیر دستگیر
نے دوہرہ اسوقت ارشاد فرمایا دوہرہ بھیکہ بنایا چونترا بیسم لگا
بیٹھے ہوا گا پیچھا کیا دیکھے جہاں جانے تہاں بیٹھہ شخص مذکور
جس جگہ کہ ٹھہرا ہوا تھا اُسی جگہ بیٹھ گیا عرصہ کے بعد گانا ختم

استادہ بود ہمانجا بہ نشست بعد دیرے کہ سماع بآخر رسید آنعزیز سوال کرد حضرت شاہ مردان مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ بوقت رحلت بہ حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما وصیت فرمودند کہ بعد غسل و تکفین تابوت مارا بہ پشت ناقہ گذاشتہ بیرون شہر بہ برید چوں برقع پوشے ملاقی شود مہار ناقہ را بدست او سپردہ شما معاودت بسوئے خانہ نمائید حضرت امامین بعد رحلت بموجب وصیت بعمل آوردند چندے راہ رفتہ بودند کہ برقع پوشے دوچار شد ناقہ را حوالہ او کردہ خود متوجہ بدولت سرائے گردیدند باز بخاطر مبارک صاحبزادہ ہا خیال گذشت کہ ایں برقع پوش را دریافت باید نمود کہ کدام کس ست باز برگشتہ نزدش آمدہ درخواست دیدن روئے او نمودند او قبول نکرد صاحبزادہ ہا باضطرار از روئے وے برقع برکشیدند ہماں ذات مبارک حضرت شاہ مردان شیر یزداں کرم اللہ وجہہ بود کہ در پردہ ناقہ را خود می بردند آیا دریں چہ حکمت بودہ است کہ خود بظاہر ازیں جہاں رحلت فرمودہ و درون برقع ظہور پیدا ساختند حضرت پیر دستگیر فرمودند کہ جواب ایں مسئلہ بگفتگو راست نمی آید بیا مارا محکم بگیر آں شخص ہر دو دست بکمر مبارک انداخت و مستحکم کرد بعدہ فرمودند کہ بہ بیں چہ چیز بنظر می آید آں شخص چشم ہا کشادہ چہ می بیند کہ پیر دستگیر بہ تنہ درخت تشریف می دارند و ہر ہر شاخ و ہر برگ آں درخت ظہور ذات مبارک بود کہ معائنہ جیشد ارشاد کردند کہ ایں چنیں قدرت بغلامان غلام آنجناب ہم ہست و برکت ذات عالی عقل و فہم را عبور نیست اسرار اولیا را اولیا دانند الحمد للہ علیٰ ذلک نقل است حضرت پیر دستگیر از گم تھلہ کوچ فرمودہ براہ قصبہ پونڈری بہ ارادہ دہلی رواں شدند سیدا اللہ یار نامی از قوم مغل قلعہ دار قصبہ مذکور بود بشرف قدمبوس مشرف گردید دراں ایام

ہوا آنعزیز نے سوال کیا کہ حضرت شاہ مردان مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے رحلت کے وقت حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو وصیت فرمائی کہ غسل اور تکفین کے بعد میرے تابوت کو اونٹنی کی پشت پر رکھکر شہر سے باہر لیجاؤ جبکہ کسی برقع پوش سے ملاقات ہو مہار اونٹ کی اسکے ہاتھ میں سپرد کرکے تم گھر لوٹ جاؤ حضرت امامین رحلت کے بعد وصیت کے بموجب عمل میں لائے کچھ راستہ چلے تھے کہ ایک برقع پوش ظاہر ہوا اونٹنی کو حوالہ کرکے آپ دولت سرائے کی طرف تشریف لے گئے پھر خاطر مبارک میں صاحبزادوں کی ایسا گذرا کہ اس برقع پوش کو دریافت کرنا چاہیے کہ کون شخص ہے پھر لوٹ کر اسکے پاس آکر اوسکا دیکھنا چاہا اُسنے قبول نہ کیا صاحبزادوں نے جلدی سے اُس کے منہ سے برقع کھینچا وہی ذات مبارک حضرت شاہ مرداں شیر یزداں کرم اللہ وجہہ کا تھا کہ پوشیدہ اونٹنی کو لیجاتے تھے آیا اس میں کیا حکمت ہوئی کہ آپنے بظاہر اس جہان سے رحلت فرمائی اور برقع میں ظہور رکھتے تھے حضرت پیر دستگیر نے فرمایا کہ جواب اس مسئلہ کا گفتگو میں ٹھیک نہیں آتا ہے آؤ مجھکو مضبوط پکڑو اُس شخص نے دونوں ہاتھ کمر مبارک میں ڈالے اور مضبوط کیا اُسکے بعد فرمایا کہ دیکھ کیا دکھلائی دیتا ہے اُس شخص نے آنکھیں کھولیں کیا دیکھتا ہے کہ پیر دستگیر درخت کے تنہ پر تشریف رکھتے ہیں ارشاد فرمایا کہ ایسی قدرت آنجناب کے غلامان غلام کو بھی ہے اور ذات عالی عقل اور فہم سے باہر ہے اولیا کے اسرار کو اولیا ہی جانتے ہیں۔
الحمد للہ علیٰ ذلک نقل ہے حضرت پیر دستگیر گم تھلہ سے کوچ فرماکر قصبہ پونڈری کے راستہ سے بارادہ دہلی روانہ ہوئے سید اللہ یار نامی قوم مغل سے قصبہ مذکور میں قلعہ دار تھا قدم چومنے کے شرف سے مشرف ہوا اُس زمانہ میں بیان کرتے ہیں کہ سکھاں کا ہنگامہ برپا ہوچکا تھا شر و فساد کے دفع کرنیکے واسطے خضار مجلس

ہنگامہ گویند گروہ سکہاں برپا شدہ بود برائے دفعہ شر و فساد حضار مجلس و قلعہ دار مذکور درخواست دعا کرد فرمودند اے میران شما بہ استقلال تمام درینجا باشید ما ہمراہ شما ہستیم مغل بخاطر خود گذرانید کہ عجب حالتے ست خود گریزان بدہلی میروند مارا بہ ماندن اینجا بہ استقلال تسلی میفرمایند حضرت پیر دستگیر از صفاء باطن بر ارادۂ خاطر او اطلاع یافتند لیکن ہیچ آگاہ نساختند روانہ پیشتر گردیدند اتفاقاً بعد چندے ہنگامہ سکہاں بہ طول انجامید و با مغل مذکور جنگ بمیان آمد در عین ہنگامہ کارزار مغل می بیند کہ حضرت پیر دستگیر سوار بر اسپ و نیزہ در دست دارند و ہمراہ وے شریک حرب ہستند بتوجہ سامی مغل فتحیاب گردیدہ از میدان جنگ جہاد نصرت یافتہ بقلعہ خود مراجعت کرد تا کہ در صف جنگ بود آنحضرت را میدید چون نزدیک شہر آمد نہ یافت متعجب و متحیر ماند بعد انقضاء مدت مدید و رفع ہنگامہ حضرت پیر دستگیر از دہلی بہمان راہ تشریف آوردند میر اللہ یار برسوخ تمام و اعتقاد و ارادت اختیار کرد و داخل مریدان آنخاندان گردید و فیضیاب برد الحمد للہ علی ذلک

نقل است در وقت عالمگیر بادشاہ روح اللہ خان امیرے بود بخدمت اولاد میر قاسم علی سید بارہ کہ صاحب کمال عصر خود گذشتہ اند اعتقاد تمام داشت چنانچہ دست ارادت خود را بمیر امام الدین کہ از اولاد میر مغفور ساکن بارہ بود دادہ بہ بندگی قیام داشت امام الدین موصوف بسبب صحبت ناشائستہ در اختلاف مذاہب افتاد و طریقہ آبا و اجداد فراموش ساخت اکثر سخنان ناشائستہ در حق صحابہ کرام ازو صادر میشد روح اللہ خان چون بودن میر را در شاہجہان آباد و عصر بادشاہ متدین موجب وبال و نکال خود انگاشت کہ مبادا سخنے از گفتۂ میر امام الدین در گوش بادشاہ رسد باعث

اور قلعہ دار مذکور نے دعا کی درخواست کی فرمایا اے میرزا تم استقلال کی ساتھ اسجگہ رہو ہم تمہاری ساتھ ہیں مغل نے دل میں خیال کیا کہ عجب حالت ہے آپ بھاگے ہوئے دہلی جاتے ہیں ہم کو استقلال کی ساتھ اسجگہ رہنے کی تسلی فرماتے ہیں حضرت پیر دستگیر نے صفائی باطن سے اس کے دل کے ارادہ پر اطلاع پائی لیکن کسی کو آگاہ نکیا اور آگے روانہ ہوئے اتفاقاً چند دنوں کے بعد سکہان کے ہنگامہ نے طول پکڑا اور مغل مذکور کے ساتھ لڑائی شروع ہوئی لڑائی کے عین ہنگامہ میں مغل دیکھتا ہے کہ حضرت پیر دستگیر گھوڑی پر سوار اور نیزہ ہاتھ میں رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ لڑائی میں شریک ہیں توجہ بزرگ کی وجہ سے مغل فتحیاب ہوا میدان جنگ سے نصرت پاکر اپنے قلعہ میں مراجعت کی جبتک کہ لڑائی کی صف میں رہا آنحضرت کو دیکھتا تھا جبکہ شہر کے نزدیک آیا نپایا متعجب اور متحیر ہوا مدت مدید گذرنے کے بعد اور ہنگامہ کے رفع ہونیکے بعد حضرت پیر دستگیر اسی راستہ سے دہلی سے تشریف لائے میر اللہ یار نے پختگی اعتقاد ارادت اختیار کی اور اس خاندان کے مریدوں میں داخل ہوا اور فیضیاب ہوا الحمد للہ علی ذلک

نقل ہے عالمگیر بادشاہ کے وقت میں روح اللہ خاں ایک سردار تھا میر قاسم علی کی اولاد کی خدمتیں کہ سادات بارہ سے تھے اور اپنے زمانہ کے صاحب کمال گذرے ہیں اعتقاد کامل رکھتا تھا چنانچہ اپنا دست ارادت میر امام الدین کو اولاد میر مغفور ساکن بارہ سے تھے دیکر اُنکی بندگی میں قائم تھا امام الدین موصوف ناشائستہ صحبت کی وجہ مذہبوں کی اختلاف میں پڑا طریقہ آبا و اجداد کا فراموش کیا اکثر بیہودہ باتیں صحابہ کرام کے حق میں اُس سے صادر ہوتی تھیں چونکہ روح اللہ خان نے امیر کے قیام کو شاہجہان آباد میں اور بادشاہ متدین کے زمانہ میں اپنی تباہی اور وبال کا سبب جانتا تھا کہ مبادا کوئی گفتگو میر امام الدین کی کہی ہوئی بادشاہ کے کان میں

بیحرمتی امیر وکساد بازاری میر گردد بخدمت بادشاہ عرض کردہ وسبب عقیدت خود ظاہر ساختہ جاگیر میر قصبہ پانی پت کردہ داد کہ در آنجا بفراغ بال باشند میر از انجا رخصت شدہ در پانی پت تحکم وسکونت اختیار کرد بعد از چندگاہ حضرت پیر دستگیر بطریق سیر در قصبہ مذکور رونق بخش گردیدند چوں ذات ستودہ صفات شہرۂ آفاق بود اکثر مردان شوکت واجلال آنحضرت پیش میر امام الدین و پسرش نصیر الدین بیان میکردند چوں اہل رفض بروایت ولایت بعد حضرت شاہ مرداں شیر یزداں قائل نیستند انکار میکردند از سنوح تشریف آنحضرت روزی نصیر الدین پسر امام الدین بطریق استہزا واز مایش قاصد خدمت والا درجت شد و در اثنا راہ با ہمرہاں ہم مشرب خود گفتہ می آمد کہ امروز پیش شخصے میروم ببینم کہ چہ کرامت دارد چوں نزدیک بمستقران حضرت ضمیر آگاہ رسید آنحضرت دفعتاً حرکت نمودہ جذبہ و نعرہ بلند فرمودند کہ این مردود رافضی را گرفتہ پیش من آرید چوں حضار مجلس اکثر متوطن قصبہ بودند اگرچہ بخدمت آنحضرت رسوخیت تمام داشتند لیکن از خوف حکومت وظاہر داری امام الدین استحکامے وجرأتے دست ندادکہ او را بیحرمت ساختہ پیش آرند آنحضرت درویشان حاضر الوقت امر کردند کہ این نصیر پدر شما نیست بگیرید و دستارش را در گردنش در اندازند و جلد تر پیش من آرید آں شیران بیشہ طریقت وشجاعت ارشاد آنحضرت را بطرفۃ العین بجا آوردند و آنحضرت بنفس نفیس پیش خود انداختہ بالا سینہ اش سوار شدہ لت بلیغ کردند و فرمودند زود تر موزہ از پاہایش بکشند چناں کردند پارہ ساختند از زیر جرم جابجا برو پاشندہ اسم مطہرہ مقدس اصحاب کرام رضی اللہ عنہم برآمد آنحضرت در ہماں حال آں کاغذ را بچشم

پہونچے باعث بیحرمتی اور بے توقیری میر کا ہو بادشاہ کی خدمت میں عرض کیا اور اپنی عقیدت کا سبب ظاہر کرکے امیر کی جاگیر پانی پت میں کردی کہ اس جگہ بے فکری سے رہیں میر اس جگہ سے رخصت ہوا پانی پت میں تحکم اور سکونت اختیار کی چند دنوں کے بعد حضرت پیر دستگیر سیر کے طور پر قصبہ مذکور میں رونق افروز ہوئے چونکہ ذات ستودہ صفات شہرۂ آفاق تھے اکثر لوگ شوکت اور اجلال آنحضرت کا میر امام الدین اور اسکے بیٹے نصیر الدین کے سامنے بیان کرتے تھے چونکہ اہل رفض بہت روا ولایت کے حضرت شاہ مرداں شیر یزداں کے بعد قایل نہیں ہیں انکار کرتے تھے آنحضرت کی تشریف فرمائی معلوم کرکے ایکروز نصیر الدین پسر امام الدین نے بطور مسخراپن اور آزمایش کے حاضری خدمت والا درجت کا ارادہ کیا اور اثنار راہ میں اپنے ہم مشرب آدمیوں سے کہتے جاتے تھے کہ ہم آج ایک شخص کے پاس جاتے ہیں دیکھوں کہ کیا کرامت رکھتا ہے جبکہ مستقران حضرت ضمیر آگاہ کے نزدیک پہونچا دفعتاً حرکت کرکے جذبہ اور نعرہ بلند فرمایا کہ اس مردود رافضی کو پکڑ کر میرے سامنے لاؤ چونکہ حاضرین مجلس اکثر قصبہ مذکور کے رہنے والے تھے اگرچہ آنحضرت کی خدمت میں رسوخیت کامل رکھتے تھے لیکن حکومت اور ظاہر داری امام الدین استحکامی کے خوف سے کسیکو جرأت نہ ہوئی کہ اسکو بے عزت کرکے سامنے لاویں آنحضرت نے خاص اسوقت کے حاضرین درویشوں کو حکم کیا کہ یہ نصیر تمہارا باپ نہیں ہے پکڑو اور اسکی پگڑی گردن میں ڈالو اور بہت جلد میرے سامنے لاؤ وہ شیران بیشہ طریقت وشجاعت حکم آں حضرت کا لفور بجا لائے آنحضرت نے خود اپنے سامنے ڈال کر اور اسکے سینہ پر سوار ہوکر بہت اسکو زد وکوب کیا فرمایا بہت جلد موزہ اسکے پاؤں سے نکالیں انھوں نے ایسا ہی کیا موزہ کو جو پارہ کیا تو اسکی ایڑیوں کی جگہ میں اسم مقدس

با بصارت خود ضم فرموده بوسها دادند چوں زجر توبیخ
کہ فی الحقیقۃ عین موجب ہدایت بود از حد درگذشت
نصیرالدین بہ استغفار پیش آمد و توبہ نمود و از کردہ گذشتہ
خود ابا کرد از استماع اینحال امام الدین مع بتمامی خویشان
و اقربا خود بجناب والا رسیدہ از عقائد فاسد باز آمد و تائب
شد و نصیرالدین را داخل طریق چشتیہ بہشتیہ مرید آنحضرت
ساخت چنانچہ این نقل در پانی پت شہرت تمام دارد
الحمد للہ علی ذالک نقل است روزے حضرت پیر دستگیر
از قصبہ کہرام بطرف سیوانہ تشریف می بردند در اثنا راہ
مزار شریف برگزیدہ حضرت صمدیت مقبول بارگاہ احدیت
حضرت شاہ محمد حاجی ابن سید محمد عرف ابابکر ابن شاہ
زید شہید قدس سرہٗ واقع است برائے زیارت روضہ
منورہ موصوف متوجہ شدند زیر آستانہ مبارک سنگے
است ہمین بران سنگ سر خود نہادہ منتظر زیارت بودند
ہنگام زوال و موسم گرما و حرارت آفتاب بشدت بود
عرق از جبین مبارک جاری شد بعد دو گہڑی سر برداشتہ
خواستند کہ سر را بر سنگ بزنند درین اثنا آواز آمد
کہ اے فرزند من زینہار درین کار تعجیل و شتابی نفرمایند
و ہمانزمان ارواح مبارک حاضر شد و فرمودند کہ اینقدر
جلدی مناسب حال درویشان نباشد التماس کردند
کہ فقیر بجہت زیارت جد بزرگوار خود بیاید و از نجا بے
استفادہ زیارت جمال مبارک برگردد لیس از جائے دیگر
چہ توقع دارد اگر یک لحظہ در تشریف فرمودن توقف
وا ہمال دیگر بوقوع می آمد سر خود را بلا تحاشا بر سنگ
چنان میزدم کہ پارہ پارہ میگردید فرمودند کہ امروز روز
جمعہ بود برائے ادائے نماز در مکہ معظمہ رفتہ بودم ازین
سبب درنگ بمیان آمد چوں بر خطرہ خاطر ایشان
انکشاف شد بجلدی رسیدہ ام سبحان اللہ زہے والا
نژادی سیدی مقبول کونینی و زہے قدر و منزلت آن والا

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا تذکرہ پڑھا ہوا آنحضرت نے اوسوقت
اُس کا غدکو اپنی آنکھوں سے لگا کر بوسے دیئے جبکہ زجر و توبیخ
کہ فی الحقیقت عین ہدایت کا سبب تھا حد سے گذرا نصیرالدین
استغفار کے ساتھ سامنے آیا اور توبہ کی اور اپنے گذشتہ
کئے ہوئے سے انکار کیا اس حال کے سننے سے امام الدین
مع اپنے تمامی رشتہ داروں اور اقربا کے جناب والا میں پہونچکر
عقائد فاسد سے باز آیا اور تائب ہوا اور نصیرالدین کو داخل
طریق چشتیہ بہشتیہ میں مرید آنحضرت کا کیا چنانچہ یہ نقل پانی پت
میں بڑی شہرت رکھتی ہے الحمد للہ علی ذالک نقل ہے
ایکروز حضرت پیر دستگیر قصبہ کہرام سے سیوانہ کیطرف تشریف
لیجاتے تھے اثنا راہ میں مزار شریف برگزیدہ حضرت صمدیت
مقبول بارگاہ احدیت حضرت شاہ محمد حاجی بن سید محمد عرف
ابابکر بن شاہ زید شہید قدس سرہٗ واقع ہے روضہ منورہ موصوف
کی زیارت کیواسطے متوجہ ہوئے زیر آستانہ مبارک ایک چوڑا
پتھر ہے اُس پتھر پر اپنا سر رکھکر منتظر زیارت کے تھے زوال کا
وقت موسم گرما اور آفتاب کی حرارت شدت سے تھی پسینہ
جبین مبارک سے جاری ہوا دو گہڑی کے بعد سر اٹھا کر چاہا کہ سر کو
پتھر پر ماریں اسی اثنا میں آواز آئی کہ اے میرے فرزند ہرگز
اس کام میں جلدی اور شتابی نفرماؤ اور اسی وقت روح
مبارک حاضر ہوئی اور فرمایا کہ اسقدر جلدی درویشوں کی حال کے
مناسب نہیں ہوتی ہے التماس کیا کہ فقیر اپنے دادا بزرگوار کی زیارت
کے واسطے آیا اگر اسجگہ سے جمال مبارک کی زیارت کے فائدہ سے
واپس گیا پس دوسری جگہ کیا امید رکھے اور اگر ایک لحظ تشریف
فرمانے میں توقف اور اہمال وقوع میں آتا اپنے سر کو اس پتھر پر
ایسا مارتا کہ پارہ پارہ ہو جاتا فرمایا کہ آج جمعہ کا روز تھا نماز
ادا کرنیکے لئے مکہ معظمہ چلا گیا تھا اسوجہ سے دیر ہوئی جبکہ ادنکے
دل کے خطرہ پر مجھکو انکشاف ہوا میں جلدی پہونچگیا ہوں سبحان اللہ
عجب بلند ذات ہیں مقبول سید کونین کی عجب قدر و منزلت
آں والا جاہ کی کہ اولیا اللہ اور نیکے دل کی مراعات رہیں

جاہ کہ اولیاء اللہ مراعات خاطر ایشاں بایں حد منظور داشتہ اند الحمد للہ علی ذلک **نقل است** روزے دانائے رموز حقیقت عالم اسرار طریقت خازن گنجینہ اسرار لایزالی یعنی حضرت شاہ ابو المعالی قدس سرہٗ شیر و برنج تناول میفرمودند و حضرت پیر دستگیر و دیگر اکثر یاران اعلی بخدمت عالی حاضر بودند ارشاد شد اے یاران بیائید چیزے بخورید ہیچکس جرات نکرد حضرت پیر دستگیر دست ہا شستہ در یکطرف بخوردن شیر و برنج مشغول شدند نزد بعضے یاران ایں معنی پسند نا فتاد و باخود ہا میگفتند کہ ایں چہ بے ادبی است با پیر مرشد خود در یک طبق شامل خورش میشوند میرانصاحب فرمودند فقیر لاچار است کہ الامر فوق الادب واقع است خلاف ارشاد مرشد چگونہ تواں کرد انکار آں جائز ندید آنہا مرتبہ دیگر ہم تعرض پیش آوردند ایں گفتگو بسمع مبارک حضرت مرشد آفاق جا یافت آنزماں جواب اینہا منحصر بر وقت دیگر گذاشتند و بخاطر مبارک خود داشتند روز دوم کہ خلفائے راشدین دوازدہ اسامی بودہ اند و اکثر یاران دیگر صاحب اقتدار ہم دراں وقت حاضر بودند ارشاد شد کہ امروز سیر باید کرد و از کشت ہا ہر یک درویش نیشکر بیارد ہمہ کس متوجہ آں مہم گردیدند ہر یکے بقدر وسع نیشکر معدود و بقدر چہار چہار پنج پنج عدد آوردہ پیش آں حضرت حاضر کردند پس ازاں حضرت پیر دستگیر ہم ہماں ہیچ امر کردند چوں ایشاں بموجب امر عالی بعزم سرانجام عازم شدند ہنوز در اثنائے راہ بودند دہقانیاں پشتارہا نیشکر بسیار و آنچہ نان و دوغ و سبزی از قسم ماکولات ماحضر داشتند بر سر خود ہا برداشتہ پیش حضرت پیر دستگیر حاضر کردند و آنحضرت بنظر اقدس حضرت مرشد آفاق گذرانیدند آنہا ارشاد شد اے یاران شما کہ دیروز در حق میرانصاحب

اس حد تک منظور رکھتے ہیں الحمد للہ علی ذلک **نقل ہے** ایک روز دانائے رموز عالم اسرار طریقت خازن گنجینہ اسرار لایزالی یعنی حضرت شاہ ابو المعالی قدس سرہٗ دودھ اور چاول تناول فرماتے تھے اور حضرت پیر دستگیر اور اکثر یاران اعلی خدمت عالی میں حاضر تھے ارشاد ہوا کہ اے یارو آؤ کچھ کھاؤ کسی شخص نے جرات نکی حضرت پیر دستگیر ہاتھ دہوکر ایکطرف دودھ چاول کھانیں مشغول ہوئے بعضے یاروں کو یہ معنی پسند نہ آیا اور آپسیں کہا کہ یہ کیا بے ادبی ہے اپنے پیر مرشد کے ساتھ ایک طباق میں شامل کھانیں ہوجاویں میرانصاحب نے فرمایا فقیر لاچار ہے الامر فوق الادب واقع ہے مرشد کے حکم کے خلاف کس طرح کرسکے انکار کرنا جائز ندیکھا وہ دوسری مرتبہ بھی اعتراض درمیان میں لائے اونکی گفتگو حضرت مرشد آفاق کے کان مبارک میں پہونچی اوسوقت اُسکا جواب دوسرے وقت پر منحصر چھوڑا اور اپنی خاطر مبارک میں رکھا دوسرے روز کہ خلفاء الراشدین بارہ مشہور ہوئے ہیں اور اکثر دوسرے یار صاحب اقتدار بھی اسوقت حاضر تھے ارشاد ہوا کہ آج سیر کرنی چاہئے اور کھیتوں سے ہر ایک درویش گنا لاوے تمام اشخاص اُس کام میں متوجہ ہوئے ہر ایک اپنی قوت کے موافق گنا معدود اور بقدر چار چار پانچ پانچ کے لاکر آنحضرت کے سامنے حاضر ہوئے اُسکے بعد پیر دستگیر نے بھی اسی طرح حکم کیا جب بامر عالی کے موجب سرانجام کا ارادہ کرنے والے ہوئے ابھی راستہ میں تھے کہ ساکنان وہ نیشکر کے گٹھے بہت سے اور دہی سبزی ترکاری وغیرہ ماکولات کی قسم سے جو کچھ ماحضر موجود رکھتے تھے اپنے سر پر اٹھاکر حضرت پیر دستگیر کے سامنے حاضر کئے اور آنحضرت نے نظر اقدس حضرت مرشد آفاق میں گذارا اسوقت ارشاد ہوا اے یارو تم کل میراں صاحب کے حق میں اس قسم کے گمان

بال قسم ظن میگرد ید حالا قدر منزلت ایشان را دریابید و
بقدر از خود ہا بہتر خوض نماید ہر گزیدۂ درگاہ ایزدی چگونہ
حرمت وعزت نباید کرد مرتبہ ایشاں فزوں از حد قیاس
و بیان ست الحمد للہ علی ذلک نقل است بزبانی
قدوۃ الواصلین زبدۃ المحققین مقبول درگاہ لم یزلی
میاں کرم علی کہ بعد رحلت حضرت پیر دستگیر پس از
یکنیم سال شوق زیارت بیت الحرام بریں فقیر غالب
آمد بے اختیار روانہ شدم بعد قطعہ منازل و طے مراحل
بساحل مقصود رسیدم روزے متصل حرم شریف
مجلسے واقع بود فقیر را ہم مستحق تصور فرمودہ داعی شدند
چوں در مجلس حاضر گشتم دیدم کہ مجلس بطریق خاندان چشت
آراستہ اند کہ از سماع و وجد وحال و رقص ہیچ فروگذاشت
نبود و قوالان بزبان عربی می سرایند از شخصے پرسیدم
کہ ایں مجلس بنام کدام بزرگوار مقرر ست اسم شریف حضرت
پیر دستگیر ظاہر کرد فقیر را تعجبے بنہایت روداد بعد الفراغ
سماع از میر مجلس استفسار نمودم کہ حضرت شیخ در ہندوستان
ہم تشریف بردہ اند کہ بجناب فیض مآب حضرت پیر مرشد
مشرف گردیدہ دست بیعت دادہ اند در جواب گفتند کہ
خود حضرت صاحب درہمیں جا تشریف می داشتند بعدہ
استفسار اشغال واذکار نمودم آنہم بطریقہ پیران خود یافتہ
شد بعدۂ صورت و شکل وجسم مبارک پیر مرشد را نشان
خواستم از جبہہ وچہرہ وخال وخط قد وقامت ہم بیان کرد
کہ ہیچ تفاوت یکمو ندانست از استماع ایں سخن ما بمن
حالتے عجب رو داد کہ سبحان اللہ اولیاء اللہ در ہمہ مکان
و ہمہ زمان حاضر و ناظر اند الحمد للہ علی ذلک نقل
است از اللہ معمار ساکن قصبہ کیتھل کہ مرید و طالب
حضرت پیر دستگیر بود میگفت کہ روزے برائے قدمبوسی
حضرت پیر مرشد حقیقی در پانی پت رسیدہ سعادت
قدمبوسی حاصل نمودم فرمودند کہ بخاطر چنیں میگذرد ایں سالہا

کرتے تھے اب تم نے اونکی قدر منزلت کو معلوم کیا اور
اپنی قدر بھی معلوم کریں برگزیدۂ درگاہ ایزدی کی کس
طرح عزت اور حرمت نکرنی چاہئے اور انکا مرتبہ قیاس
اور بیان کی حد سے زیادہ ہے الحمد للہ علی ذلک
قدوۃ الواصلین زبدۃ المحققین مقبول درگاہ لم یزلی
میاں کرم علی کی زبانی نقل ہے کہ حضرت پیر دستگیر کی رحلت
کے بعد ڈیڑھ سال بعد بیت الحرام کی زیارت کا شوق
اس فقیر پر غالب آیا بے اختیار میں روانہ ہوا قطعہ منازل
اور مراحل طے کر کے بعد میں منزل مقصود پر پہونچا ایک روز حرم
شریف کے متصل ایک مجلس واقع ہوئی فقیر کو بھی مستحق خیال
فرما کر داعی ہوئے جبکہ میں مجلس میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ مجلس
چشت خاندان کے طریقہ پر آراستہ ہے کہ گانے اور وجد اور
حال اور رقص کچھ نہ چھوڑا تھا اور قوال عربی زبان میں گاتے تھے
ایک شخص سے میں نے پوچھا کہ یہ مجلس کس شخص بزرگوار کی نام سے مقرر ہے
اسم شریف حضرت پیر دستگیر کا ظاہر کیا فقیر کو نہایت تعجب ہوا
گانے سے فارغ ہونیکے بعد میں نے میر مجلس سے دریافت کیا کہ حضرت
شیخ ہندوستان میں بھی تشریف لیگئے ہیں کہ درگاہ فیضمآب حضرت
پیر مرشد میں مشرف ہو کر دست بیعت کئے ہیں جواب میں کہا کہ
کہ خود حضرت صاحب اسی جگہ تشریف رکھتے تھے اس کے بعد
میں نے اشغال واذکار معلوم کئے وہ بھی اپنے پیرونکے طریقہ پر
پائے گئے اوسکے بعد صورت وشکل وجسم مبارک پیر مرشد کا
میں نے نشان چاہا جبہہ وچہرہ وخال وخط قد وقامت بھی
بیان کیا کہ بال برابر بھی فرق نہ تھا ان باتوں کے سننے سے
مجھپر ایک عجیب حالت پیدا ہوئی کہ سبحان اللہ اولیا اللہ
تمام جگہ اور ہر وقت حاضر ناظر ہیں الحمد للہ علی ذلک
اللہ معمار ساکن قصبہ کیتھل سے نقل ہے کہ مرید اور طالب حضرت
پیر دستگیر کا تھا کہتا تھا کہ ایکروز حضرت پیر حقیقی کی قدمبوسی کے
لئے پانی پت میں پہونچکر سعادت قدمبوسی حاصل کی فرمایا
کہ دلمیں ایسا گذرتا ہے کہ ان ہی سالہا سال کو نہ معلوم کہاں رہی ہے

پچھمی پوش را بطریق سہ درہ ایوان پختہ بسقف چوبی در
عرصہ قریب مرتب سازند الفو عرض کرد اگر خشت و چوب
موجود باشد غلام ازہمیں زمان باین کار رجوع می نماید
ہمانوقت بہ میاں محمد عاشق نبیرہ قدوۃ المحققین شاہ
جلال قدس سرہ اند برائے سرانجام خشت و چوب و
کڑی امر فرمودند روز دویم خشت ہا تودہ تودہ فراہم آمدند
فقیر بہ تعمیر آں مشغول گردید در اندک فرصت کار بہ سقف
رسید چوب و کڑی و ہرگہ ہم بدستور حاضر بود ہرگاہ
خواستند کہ کڑی از سقف بالا دیوار ہا گذارند ہر کڑی
بقدر یک وجب ہر واحد از طولانی کم برآمدند فقیر عرض
کرد کڑہیا دیگر باید طلبید اینہا بکار نمی آیند کہ بطولانی
کم اند ارشاد شد کہ طبیعت چناں میخواہد امروز فردا
اینخانہ تیار گردد در صورت تلاش چوبہائے دیگر توقف
دوچہر خواہد شد اندکے ساکت ماندند باز ارشاد فرمودند
کہ اے الفو بسم اللہ الرحمن الرحیم گفتہ کڑہیا را بر سقف
بگذارند امید است کہ بہ برکت نام اللہ در طول موافق
خواہند آمد بموجب ارشاد بعمل آوردم بقدرت ایزدی
ہمہ کڑہیا بدرازی از ہر دو طرف یک یکوجب از دیوارہا
بگذاشتند و سہ درہ مذکور الیٰ یومنا ہذا در قصبہ پانی پت
بحویلی حضرت پیر دستگیر موجود و قایم ست الحمد للہ
علیٰ ذلک نقل است بزبانی حمیدہ خصائل مستجمع
جمیع فضایل برگزیدہ حضرت رب المعبود میر سید
محمود قدس سرہ کہ روزے حضرت پیر دستگیر بقصبہ
سرہند تشریف میداشتند بر چہارپائی غلطیدہ بودند
درین اثنا پسر کاہنا کپور کہ در عہد وزیر خاں ساہوکار
تجار او و برائے قدمبوس و زیارت آنحضرت مع نیاز
یک خوان شیرینی و بست و پنج روپیہ نقد رسید
حضرت پیر دستگیر و ... التعظیم کردند و نذر او قبول فرمودند
بخاطر ... سید ... گذشت کہ عجب ست کہ ...

طور پر سقف چوبی کے ساتھہ قریب عرصہ میں مرتب کریں
الفو نے عرض کیا اگر اینٹ اور کڑی موجود ہو غلام اسی وقت اس
کام کی طرف متوجہ ہوتا ہے اسی وقت میاں محمد عاشق
نے کہ جو نبیرہ قدوۃ المحققین شاہ جلال قدس سرہ کے ہیں اینٹ
اور چوب کڑی کے پورا کرنیکے ئے حکم فرمایا دوسرے روز اینٹوں کے
ڈھیر لگ گئے فقیر اسکی تعمیر میں مشغول ہوا تھوڑی دیر میں
کام چھت تک پہونچگیا چوب اور کڑی اور ہرگہ بدستور حاضر
تھے جسوقت چاہا کہ کڑی چھت سے دیوار کے اوپر رکھیں
ہر کڑی ایک وجب کی مقدار لمبائی میں کم نکلی فقیر نے عرض
کیا کہ کڑیاں اور منگانی چاہئیں یہ کام میں نہیں آتی ہیں کیونکہ
یہ لمبائی میں کم ہیں حکم ہوا کہ طبیعت یوں چاہتی ہے کہ امروز
فردا میں یہ مکان تیار ہو لکڑیوں کی تلاش کرنیکی صورت میں
دیر اور توقف ہوگا تھوڑی دیر چپ رہی پھر ارشاد فرمایا کہ اے
الفو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر کڑیوں کو چھت پر رکھو امید ہے
کہ اللہ کے نام کی برکت سے لمبائی میں پوری آوینگی میں موجب
ارشاد کے عمل میں لایا تمام کڑیاں لمبائی میں دونوں طرف
یک یک بالشت دیواروں سے چھوڑیں اور سہ دری مذکور
الیٰ یومنا ہذا قصبہ پانی پت حضرت پیر دستگیر کی حویلی میں
موجود اور قایم ہے الحمد للہ علیٰ ذالک حمیدہ خصائل
مستجمع جمیع فضائل برگزیدہ حضرت رب المعبود میر
سید محمود قدس سرہ کی زبانی نقل ہے کہ ایک روز
حضرت پیر دستگیر قصبہ سرہند میں تشریف رکھتے
تھے چہارپائی پر غلطاں تھے اسی اثنا میں کاہنا کپور کا
لڑکا کہ وزیر خاں کے زمانہ میں ساہوکار تجار تھا آنحضرت
کی قدمبوسی و زیارت کے واسطے مع نیاز ایک خوان
شیرینی اور پچیس روپیہ نقد کے پہونچا حضرت پیر
دستگیر نے اوسکی تعظیم کی اور نذر اوسکی قبول فرمائی
سید محمود قدس سرہ کے دلمیں خیال گذرا کہ تعجب ہے کا فر دین
کے مخالف کی تعظیم کرتے ہیں حضرت پیر دستگیر نے

مخالف دین را تعظیم میکنند حضرت پیر دستگیر روئے سخن بسوئے
ایشان کرده فرمودند که این خیال بخاطر ایشان گذشته
مگر نمی دانند در هر عامی خاصی ست و وجه دیگر این ست
که بیان کرده می آید روزے مصاحب خاں راجپوت ساکن
ٹھسکہ یک مقلد عبد اللہ نام را پیش من آورده عرض
کرد این درویش را شوق یاد الٰہی بسیار ست نام خدا
تعظیم باید فرمود گفتم که اول این مرد لنگوٹ بند مکشوف
العورت ست ستر عورت فرض ست و هم تارک الصوم و صلوٰة
خواهد بود و معمول این خاندان چنان ست که اول بطریق شریعت
غرا بنماز و صوم مقید گردد و بعدهٔ بذکر و اشغال ارشاد خواهد شد
باز مصاحب خاں بتکرار و الحاح عرض کرد که این کس با امید
تمام بر در این آستانه آمده است محروم نباید گذاشت
بخاطر داشت او دست مقلد را گرفته اندک توجه نمودم
از هر مسام تمام اندام او آواز اسم ذات می شنیدم پس دست
وی را محکم گرفتم و پرسیدم که این نعمت از کجا پیدا کرده و این چه
لباس ست که اختیار نموده اظهار کرد که تا بست سال بجاروب
کشی روضه متبرکه حضرت سلطان المشائخ نظام الحق
والشرع والدین قدس سره مشغول بودم روزے روح
متبرکه حاضر شده ارشاد فرمود که اے عبد اللہ این اسم را
مواظبت بکن از همان روز بمواظبت آن مقید گردیدم
رفته رفته ترقی یافته باین حد رسیده و وجه لباس
و معاش این ست که در دیهات سکونت اختیار کرده ام
روزانه خس و خاشاک چیده آتش افروخته بخدمت گاری
دهقانیان به کمال بے و تاری بسر مے برم تا هیچکس بحال
این بیکس اطلاعے نیابد بازش گفتم که حالا از من چه میخواهی عرض
کرد که جاری شدن اسم ذات بهر ازدیاد محبت و اشتیاق
موجود است میدانم که درویشی چیزے دیگر ست بخدمت
شریف برائے حصول آن مرتبه که در خاطر ست رسیده ام گفتم
که بهر اسم اعظم کلید خزانه معرفت ست مداومت باید کرد [illegible]

اوسکی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ خیال اُنکے دلمیں گذرا
مگر یہ نہیں جانتے کہ ہر عام میں ایک خاص ہوتا ہو اور
دوسری وجہ یہ ہے جو کہ بیان کی جاویگی ایک روز مصاحب
خاں راجپوت ساکن ٹھسکہ ایک مقلد عبد اللہ نام کو میرے
سامنے لایا اور عرض کیا کہ اس درویش کو یاد الٰہی کا بہت
شوق ہے خدا کے نام کی تعظیم کرنی چاہئے میں نے کہا
اول تو یہ مرد لنگوٹ بند مکشوف العورت ہو اور ستر
عورت کا فرض ہے اور بھی تارک صوم اور صلوٰت ہوگا
اور معمول اس خاندان کا اس طرح پر ہے کہ اول تو شریعت
غرا کے راستہ میں نماز روزہ کے ساتھ مقید ہو اور اسکے بعد ذکر
اور وظیفوں کا حکم ہوگا پھر مصاحب خاں نے تکرار اور الحاح
کے ساتھ عرض کیا کہ یہ بیکس کامل امید پر اس آستانہ کے دروازہ
پر آیا ہے محروم چھوڑنا نہ چاہئے مقلد کا ہاتھ پکڑ کر میں نے تھوڑی سی
توجہ کی اُسکے تمام بدن کے ہر مسام سے اسم ذات سنتا تھا پس میں نے
اُسکے ہاتھ کو مضبوط پکڑا اور میں نے پوچھا کہ یہ نعمت تو نے
کہاں سے پیدا کی ہو اور یہ کیا لباس ہو کہ تو نے اختیار کیا ہو ظاہر
کیا کہ میں نے بیس سال تک جاروب کشی روضہ متبرکہ حضرت
سلطان المشائخ نظام الحق والشرع والدین قدس سرہ میں
مشغول رہا ایکروز روح متبرکہ نے حاضر ہو کر ارشاد فرمایا کہ اے
عبد اللہ اس اسم کی مواظبت کر اوسی روز سے میں اسکی مواظبت
میں مقید ہوا رفتہ رفتہ ترقی پاکر اس درجہ تک پہونچا اور سبب
لباس اور معاش کا یہ ہو کہ دیہات میں میں نے سکونت اختیار کی
روزانہ خس و خاشاک چنکر آگ جلا کر دہقانوں کی خدمتگاری میں
کمال بے عزتی کے ساتھ عمر بسر کی یہاں تک کہ کسی شخص نے اس
بیکس کے حال پر خبر نہیں پائی پھر میں نے کہا کہ اب تو مجھسے کیا مانگتا ہے
عرض کیا کہ اسم ذات کا جاری ہونا محبت کی زیادتی اور
محبت کے اشتیاق کے واسطے ہی میں جانتا ہوں کہ درویشی اور
چیز ہے خدمت شریف میں اس مرتبہ کے حاصل کرنے کے واسطے
دل میں [illegible] پہونچا ہوں میں نے کہا کہ [illegible] اسم اعظم [illegible]

روز بروز ترقی درجات حاصل خواهد شد و حالا عبد الله بدرجه
منصور حلاج رسیده است اگر عمر وفا میکند این درجه
طے کرده بمراتب علیه می رسد چنانچه بمرتبه اعلی رسید آخر
طائر روحش از تنگنای این قفس بوسعت آشیان
قدس پرواز نمود حضرت پیر دستگیر فرمودند از آن روز تفریق
نیک و بد از خاطر بر داشتم و تعظیم اکبر و اصغر بر خود لازم گرفتم
و نیز روزی یکی لشکری بر اسپ قیمتی سوار و لباس و سلاح
تکلف داشت بر سر چاهی رسید یکی اندر درویشان
از آن چاه آب میکشید ازوی درخواست آب کرد
درویش آب نوشانید من که بحال وی توجه نمودم دریافتم
که عارف خداست طلبیدم و از اسپ فرود آمده دور نشست
گفتم که نزدیک تر بنشین گفت که اهل دنیا هستم و ذات
مبارک مقرب بارگاه صمدیت اند و ما بکدورت دنیا ملوث
پس قربت را نشاییم من گفتم که فقیر شما را می شناسد هر چند
خود را بپوشید نباشد که پرده بر داشته فاش کنم نزدیک بیا
آمده بنشینید که باهم سخنها کرده شود و از خوف آنکه مبادا راز نهان
را بے پرده نماید برخاست و نزدیکم نشست اندکے باوشان
صحبت داشتم و وداع کردم از آن روز از توجه انداختن بر هر کدام
باز مانده ام و همه کس را از همان قبیل می شناسم که در هر
عامے خاصے هست و نیز در فوائد الفواد می نویسند که شیخ
بهاء الدین زکریا کثیر السیاحت بوده اند وقتے بسر جمعے جوالقان
برسیدند و در آن جمع نشستند نورے معائنه کردند چون نیکو
نگاه کردند یکے را از جمله دیدند که نور از جبین او ساطع و لامع بود
آهسته بدو گفت که تو درین قوم چه کنی او جواب داد که در هر
عامے خاصے هست و نیز درینجا مذکور است که بزرگے در میان
جمعے هم ازین باب پرسید یکے را دید که در دو رکعت نماز
قرآن تمام ختم کرد بزرگ حیران ماند با خود گفت که درین سلک
که این همه راست این نوع طاعت از و عجب باشد
[illegible]

خزانہ کی کنجی ہے ہمیشگی کرنی چاہیئے یہانتک کہ روز بروز ترقی
درجات حاصل ہو گی اور اب عبد اللہ منصور حلاج کے درجہ پر
پہونچا ہے اگر عمر نے وفا کی تو یہ درجہ طے کر کے اعلی مرتبہ پر پہونچے گا
چنانچہ اعلی مرتبہ پر پہونچا آخر اوسکے طائر روح نے اس صحن تنگ
قفس سے کشادہ میدان قدس اشتیاق کی طرف پرواز کی حضرت
پیر دستگیر نے فرمایا اس روز سے میں نے نیک اور بد کا فرق دل سے
اٹھایا اور چھوٹے اور بڑے کی تعظیم اپنے اوپر لازم جانی اور نیز
ایک روز ایک سپاہی قیمتی گھوڑے پر سوار اور لباس و ہتھیار
تکلف رکھتا تھا ایک کنوئیں پر پہونچا اور ایک آدمی درویشوں میں
سے اس کنوئیں سے پانی کھینچتا تھا اس سے پانی کی درخواست کی
درویش نے پانی پلایا میں اسکے حال کیطرف غور کرتا تھا پس معلوم کیا
کہ یہ عارف خدا ہے میں نے بلایا اور وہ گھوڑے سے نیچے اترا اور دور بیٹھ گیا
میں نے کہا کہ قریب بیٹھو کہا کہ ہم دنیا دار ہیں آپ بارگاہ صمدیت کے
مقرب ہیں اور ہم دنیاوی کدورتوں میں ملوث ہیں پس ہم
قربت کے لایق نہیں ہیں میں نے کہا کہ فقیر تمکو پہچانتا ہے ہرچند اپنے آپکو چھپاتے
ہو ممکن نہیں کہ میں تمہارا پردہ فاش کروں خیر تم نزدیک آکر بیٹھو تاکہ
باہم باتیں کیجاویں اسوجہہ سے کہ مبادا راز پنہانکو بے پردہ کریں اٹھا اور
میرے نزدیک بیٹھ گیا میں نے اوسکے ساتھ تھوڑی سی صحبت اٹھا کر رخصت
کیا میں اس روز سے ہر شخص پر توجہ کرنے سے باز رہا اور اس قبیلہ کے تمام
آدمیونکو میں پہچانتا ہوں کہ ہر عام میں ایک خاص ہے اور نیز فوائد الفواد
میں لکھتے ہیں کہ شیخ بہاء الدین زکریا کثیر السیاحت تھے ایک مرتبہ جوالقان
کی جماعت کے سر پر پہونچے اور اس جماعت میں بیٹھے ایک نور کا معائنہ
کیا جبکہ خوب نگاہ کی تو انمیں سے ایک کو دیکھا کہ اسکی پیشانی سے نور
ساطع و لامع تھا آہستہ سے کہا کہ تو اس قوم میں کیا کرتا ہے اسنے جواب
دیا کہ ہر عام میں ایک خاص ہے اور نیز اسیجگہ مذکور ہے کہ ایک بزرگ نے
جماعت میں سے اسی کے بارے میں پوچھا ایک شخص کو دیکھا کہ اسنے
نماز کی دو رکعت میں قرآن ختم کیا وہ بزرگ حیران ہے اپنے دل میں کہا
کہ اس گروہ میں ایسا کون آدمی ہے کہ اس قسم کی مشکل عبادت اس سے
ممکن ہو [illegible] اسکے پاس پہنچے گئے

بعد دہ سال از سران جمع رسیدایں درویش را ہم بران قرار
دیدگفت حقیقت معلوم کردم کہ در ہر عاملے خاصے ہست
الحمد للہ علی ذالک نقل است از زبدہ عارفان میاں
افضل خاں متوطن رہتہ کہ از مریدان خاص و از خوردگی پرورش
یافتہ انجناب و تا حال تحریر بقید حیات و بسیار معمر تا نحو و متانہ
اند سلمہ اللہ تعالی می گفتند کہ حضرت پیر دستگیر برائے زیارت
سلطان دنیا و دین سیمرغ قاف یقین قطب الاقطاب
حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ العزیز بدہلی تشریف
فرمودہ بودند زیادہ از یکماہ اقامت داشتند و فقیر برکاب
سعادت حاضر بود کہ یک پیرزالے بر ڈولی سوار شدہ با ہفت
روز متواتر بر آستانہ مرشد حقیقی می آمد کسے بجناب عرض نمی کرد
وقت شام بخانہ خود میرفت آخر الامر روز ہفتم واسطہ خدا اور
رسول درمیان آوردہ بہ یک درویش گفت کہ عرض حوال
من بجناب کرامت مآب گذارش باید نمود کہ فرزند جگر گوشہ
من از مدت چہل سال مفارقت گزیدہ معلوم نیست کہ در
کدام شہر و کدام دشت خواہد بود از ہجرت او جہاں برمن تاریک
گشتہ امید از توجہات عالی آن دارم کہ وصالش میسر آید حقایق
و معارف آگاہ میاں شاہ کرم علی درویش بعرض قدس
رسانید کہ از ہفت روز پیرزنے بدیں آستانہ می آید و چنیں التماس
می نماید کہ پسرم از چہل سال گم شدہ است از حیات و ممات
وے خبرے و اطلاعے ندارم ارشاد کردند کہ چرا تا حال اطلاع
نکردند حالا او را بگوئید کہ امروز برود و فردا علی الصباح غسل کردہ
و پوشاک و لباس پاک پوشیدہ و بعطر خوشبو خود را معطر ساختہ
و چہار عدد خشت نو از بجادہ ہمراہ گرفتہ حاضر شود میاں کرم علی
درویش حسب ارشاد عالی بگوش پیرزال اعلام رسانید پیرزال [illegible]
روز دوم حسب ارشاد پوشاک پاکیزہ پوشیدہ و عطر [illegible]
مالیدہ مع چہار عدد خشت نو [illegible] حاضر شد [illegible]
رسانید ارشاد [illegible]
[illegible]

دس سال کے بعد پھر اس جماعت کے پاس پہونچا اس درویش کو
اسی حالت پر قایم دیکھا اور کہا میں نے حقیقت معلوم کی کہ ہر عامل میں
ایک خاص ہے الحمد للہ علی ذالک زبدہ عارفان میاں افضل
خاں متوطن رہتہ سے نقل ہے کہ مریدان خاص اور خوردسالی سے
پرورش پائے ہوا انجناب کے تھے اور اس کتاب کی تحریر کے زمانہ
تک زندہ اور نہایت عمر دراز اور متحمل شخص ہیں بیان کرتے
ہیں کہ حضرت پیر دستگیر سلطان دنیا و دین سیمرغ قاف یقین قطب الاقطاب
حضرت خواجہ قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز کی زیارت کیلئے
تشریف فرما ہوئے تھے اور ایک مہینے سے زیادہ قیام فرمایا اور فقیر
ہمرکاب سعادت تھا ایک بوڑھی عورت ڈولی میں سوار ہو کر سات روز
تک برابر آستانہ خاص مرشد حقیقی پر آتی تھی کوئی شخص جناب
میں عرض نہیں کرتا تھا شام کے وقت اپنے گھر چلی جاتی تھی آخر کار
ساتویں روز خدا اور خدا کے رسول کا واسطہ درمیان میں لا کر ایک
درویش سے کہا کہ میری حالت جناب کرامت مآب میں عرض
کرنی چاہئے کہ میرا لڑکا جگر گوشہ چالیس سال کی مدت سے علیحدہ ہے
مجھکو معلوم نہیں کہ کونسے شہر اور کونسے جنگل میں ہوگا اوسکی
جدائی سے جہان مجھپر تاریک ہوا توجہات عالی سے امیدوار ہوں
کہ اوسکا وصال مجھکو میسر ہووے حقایق معارف آگاہ میاں شاہ
کرم علی درویش نے عرض اقدس میں پہونچایا کہ سات روز سے ایک عورت
اس آستانہ پر آتی ہے اور اس طرح التماس کرتی ہے کہ میرا لڑکا چالیس
سال سے گم ہوا ہے اوسکی حیات و ممات سے کوئی خبر و اطلاع
نہیں رکھتی ہوں ارشاد فرمایا کہ کیوں اب تک خبر نہیں کی اب اسکو
کہو کہ آج جاوے اور کل صبح ہی غسل کر کے اور پوشاک و لباس
پاک پہنکر اور اچھا عطر اپنے بدن پر لگا کر اور چار عدد اینٹیں نئی ہمراہ
لیکر حاضر ہو میاں کرم علی درویش نے [illegible]
کہ [illegible] ارشاد [illegible] دوسرے روز ارشاد کے موافق
پوشاک [illegible]
حاضر ہوئی [illegible]
[illegible]

به حضرت پیر دستگیر عرض کردند آنحضرت خود به آنجا تشریف فرمودند ارشاد شد که هر چهار خشت بهر چهار سمت بگسترانند اول که واقع است بطرف مشرق هر دو پاے خود بران خشت گذاشته استاده شده خوب نگاه بکن که پسر تو بنظر می افتد یا نه هم چنان کرد بعرض رسانید که پرده از روے عالم برداشته شده از جاے مستقرم تا مشرق از زمین صحرا و شور رود دریا خشکی وتری دیهه بدیهه شهر بشهر خانه بخانه چه ویران و چه آبادان درخت بدرخت دریا و بیشه و ریگ و خاک ذره ذره یک بیک همه پیش نظر من موجود است هیچ مخفی نیست لیکن پسرم بایں سمت بنظر نمی آید فرمودند خشتیکه رو بمغرب دارد همیں روش بران خشت پا نهاده بسمت مغرب هم به بیند چون نیک نگاه کرد بدستور بعرض رسانید که از روئیدگی و مخلوقات جزو کل معائنه می شود لیکن مطلوب پیدا نیست باز فرمودند که اکنون خشتیکه بسمت شمال گذاشته است بران سوار شده به بیند همان دستور بر خشت مذکور پا نهاده استاده شد حضرت پیر دستگیر به تقید می فرمایند که بنظر تحقیق نگاه بکن عرض کرد یا پیر پسر خود را دیده ام پرسیدند چه می کند گفت که به پهلو راجه استاده چوری میکند فرمودند تو از کدام علامت دانستی که همیں پسر است عرض کرد که در ایام طفولیت داغے بر ناصیه او بود آن هم نشان نمایان ست و نیز دل من شهادت میدهد و محبت و شفقت مادری جوش میزند که همیں فرزند من ست فرمودند حالا چه میخواهی التماس کرد میخواهم ویرا به آغوش میگیرم و جگر سوخته را تسلی دهم فرمودند که از دست خود دست ویرا محکم بگیر حسب الحکم دست پسر خود بگرفت و گفت که دستش گرفته ام فرمودند که هر دو دست محکم بگیر گفت محکم گرفتم فرمودند زود بسو رخود بقوت تمام بکش چنانچه بقوت تمام بطرف خود بکشید در همان حجره پسر حاضر شد پیر زال [illegible] شکر بجا آورد حضرت پیر دستگیر فرمودند پسر خود را

بڑھیا کو اسجگہ بٹھا کر حضرت پیر دستگیر کی خدمت میں اطلاع کر دئیگی آنحضرت اسجگہ خود تشریف لے گئے ارشاد فرمایا کہ چاروں اینٹیں چاروں سمتوں پر بچھا دیں اول مشرق والی اینٹوں پر اپنے دونوں پانوں رکھکر کھڑے ہوکر خوب دیکھو کہ تیرا لڑکا نظر آتا ہی یا نہیں اسی طرح کیا پھر عرض کیا کہ پردہ عالم کا منہ سے اٹھ گیا میرے مکان سے مشرق تک زمین و صحرا و شور و دریا خشکی و تری گاوں گاوں شہر شہر گھر گھر کیا ویرانہ کیا آبادی درخت درخت دریا اور جنگل ریت اور خاک ذرہ ذرہ ایک ایک چیز میرے سامنے موجود ہی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہی لیکن میرا لڑکا نظر نہیں آتا ہی آنحضرت نے فرمایا کہ وہ اینٹ جو کہ مغرب کی جانب رکھی ہی اسیطرف سے اس اینٹ پر پانوں رکھکر مغرب کی طرف بھی دیکھو جبکہ غور سے دیکھا بدستور عرض کیا کہ نباتات و مخلوقات جزو کل سے دیکھنے میں آتا ہی لیکن مطلوب ظاہر نہیں ہی پھر فرمایا کہ اب وہ اینٹ کہ شمال کی جانب رکھی ہوئی ہے اوسپر کھڑے ہوکر دیکھو اسی طریقہ پر اینٹ مذکور پر پانوں رکھکر کھڑی ہوئی حضرت پیر دستگیر نے تاکید سے فرمایا کہ نظر تحقیق کیساتھ دیکھ عرض کیا کہ یا پیر دستگیر میں نے اپنے لڑکے کو دیکھا ہی پوچھا کیا کرتا ہی کہا کہ راجہ کے پہلو میں کھڑا ہوا چوری کرتا ہی فرمایا کہ تو نے کس علامت سے جانا کہ میرا لڑکا یہ ہی ہی عرض کیا کہ ایک داغ لڑکپن کے زمانہ میں اوسکی پیشانی پر تھا وہ نشان بھی ظاہر ہے اور میرا دل بھی شہادت دیتا ہے اور محبت اور شفقت مادری جوش مارتی ہی کہ میرا لڑکا یہ ہی ہی آنحضرت نے فرمایا کہ اب تو کیا چاہتی ہی التماس کیا میں چاہتی ہوں کہ اوسکو آغوش میں پکڑ لوں اور جگر سوختہ کو تسلی دوں فرمایا کہ تو اپنے ہاتھ سے اوسکے ہاتھ مضبوط پکڑ حکم کیموافق اپنے لڑکے کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ میں نے اوسکے ہاتھ کو پکڑ لیا ہی فرمایا کہ دونوں ہاتھوں کو مضبوط پکڑنا کہا میں نے مضبوط پکڑ لئے ہیں آنحضرت نے فرمایا کہ تو جلدی اسکو تمام قوت کیساتھ اپنی طرف کھینچ چنانچہ تمام قوت کیساتھ اپنی طرف کھینچا اسی حجرہ میں اوسکا لڑکا حاضر ہوا بڑھیا

درہمیں ڈولی باخود سوار نمودہ و پردہ انداختہ بخانہ خود بردہ تا چہل
روز مخفی دارد و ایں ماجرائے برکسے ظاہر نسازد بل بکسے درویش
ہم اطلاع ندہد و آں درویش را نیز منع کردند کہ ایں اسرار را
منکشف نماید چنانچہ بعد از رحلت آنحضرت ایں احوال
ظاہر گردید الحمد للہ علیٰ ذالک **نقل است** بزبانی قدو
ۃ الواصلیں سید عبد المومن و شیخ نعمت اللہ کہ روزے
در خدمت حضرت پیر دستگیر حاضر بودیم و نور حدیقہ شریعت
شمع محفل طریقت صاحبزادہ والا قدر میاں محمد باقر خلف
الصدق مقتدائے طریقت واقف اسرار حقیقت حضرت
مرشد آفاق بطرف بالیں نشستہ بودند دراں ہنگام بہادر شاہ
بادشاہ ازیں جہاں رخت ہستی بر داشتہ بود صاحبزادہ والا
قدر استفسار ایں معنی نمودند کہ از بادشاہ زادگان کدام کس
بر سریر سلطنت اجلاس نماید حضرت پیر دستگیر فرمودند ہر کرا
خدا خواستہ باشد روز دویم باز صاحبزادہ والا جاہ درخواست
ہماں مطلب کہ مذکور شد نمودند بطور اول جواب دادند روز
سیوم باز صاحبزادہ بلند اقبال ہماں سوال پیش آوردند کہ از
چہار کس شہزادہا کدام کس بادشاہ می شود فرمودند کہ من ہیچ
نمیدانم ہر کرا حضرت عز و جل میخواہد بادشاہ می سازد و سریر سلطنت
نصیب وے میگرداند اما بہ انگشت مبارک اشارت کردہ فرمودند
کہ بچشم خود بہ بینید سہ کس مردہ افتادند و یک کس بر سر آنہا استادہ
بعینہ بہ بینند دیدند کہ جہاں شاہ و عظیم الشان و رفیع الشان
ہر سہ سر بریدہ بخاک خوں غلطیدہ افتادہ اند و معز الدین
استادہ است چوں صاحبزادہ بلند اقبال و سید عبد المومن
و شیخ نعمت اللہ بچشم خود ہا اینچنیں معائنہ کردند با یکدیگر
زبان ثنا بکشودند کہ سبحان اللہ وجود مبارک عجب ذاتیست
کہ بنور معرفت خاطر تیرہ بختاں را چوں صبح روشن می نمایند
و خاطر فیض مآثر شان گنجینۂ اسرار است و زبان الہام
ترجمان مفتاح ابواب مشکلات ست تا بیراں واقعہ
پیش نظر داشتند ... از نظر غائب شد ... روز

شکر کے سجدے بجا لائی حضرت پیر دستگیر نے فرمایا کہ تو اپنے لڑکے کو
اسی ڈولی میں اپنے ساتھ سوار کر کے اور پردہ چھوڑ کر اپنے گھر میں
لیجا اور چالیس روز تک پوشیدہ رکھنا اور اس قصہ کو کسی پر ظاہر نہ کرنا
بلکہ کسی درویش کو بھی اطلاع نہ دینا اور اس درویش کو بھی منع فرمایا
کہ اس اسرار کو ظاہر نہ کرے چنانچہ آنحضرت کی رحلت کے بعد یہ ظاہر ہوا
الحمد للہ علیٰ ذالک قدوۃ الواصلیں سید عبد المومن و شیخ نعمت اللہ
کی زبانی نقل ہے کہ ایک روز حضرت پیر دستگیر کی خدمت میں ہم حاضر تھے
اور نور حدیقہ شریعت شمع محفل طریقت صاحبزادہ والا قدر میاں
محمد باقر خلف الصدق مقتدائے طریقت واقف اسرار حقیقت حضرت
مرشد آفاق کے سرہانے بیٹھے ہوئے تھے اور اسوقت بہادر شاہ بادشاہ
جہان سے انتقال کر گیا تھا صاحبزادہ والا قدر نے اس معنی کو دریافت کیا
کہ بادشاہ زادوں میں سے کون شخص سلطنت کے تخت پر حکومت کرے
حضرت پیر دستگیر نے فرمایا کہ جس کسیکو خدا چاہیگا پھر دوسرے روز
صاحبزادہ والا جاہ نے اس مطلب کی درخواست کی جو کہ مذکور ہوا
پہلے کے موافق جواب دیا کہ تیسرے روز پھر صاحبزادہ بلند اقبال نے
وہی سوال پیش کیا کہ چار شاہزادوں میں سے کون شخص بادشاہ
ہوگا آنحضرت نے فرمایا کہ میں کچھ نہیں جانتا ہوں جس کسی کو حضرت
عز و جل چاہتا ہے بادشاہ کرتا ہے اور سلطنت کا تخت اُسکے نصیب
میں ہوتا ہے لیکن انگشت مبارک سے ارشاد کر کے فرمایا کہ اپنی
آنکھوں سے دیکھو تین شخص مرے ہوئے پڑے ہیں اور ایک اُس کے
سر پر کھڑا ہوا ہے چنانچہ انھوں نے جو دیکھا کہ جہاں شاہ اور عظیم الشان
و رفیع الشان تینوں کا سر کٹا ہوا خون اور خاک میں غلطاں
پڑے ہوئے ہیں اور معز الدین کھڑا ہوا ہے جبکہ صاحبزادہ بلند اقبال
و سید عبد المومن و شیخ نعمت اللہ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا آپکی
تعریف کی زبان کھولی کہ سبحان اللہ وجود مبارک عجب ذات
ہے کہ معرفت کے نور سے اندھیرے نصیبہ والوں کے دل کو صبح کی مانند روشن
کرتے ہیں اور خاطر فیض مآثر اسرار کا خزانہ ہے اور زبان الہام
ترجمان مشکلات کے دروازوں کی کنجی ہے ... 
کو پیش نظر رکھا ... بعد ... گئی ...

اخبارات شہرت پذیر و منتشر گردید کہ ہر سہ بادشاہ زادہا کشتہ
شدند و معز الدین تکیہ فرمائے مسند شہریاری گردید۔
الحمد للہ علی ذالک نقل است کاتب الحروف در
دہلی با جماعتہ درویشان خاندان چشت بخانہ تہور خاں
مجلس ترتیب یافتہ بود حاضر بودم دراں وقت طعام
خرچ شدہ بود برائے درویشاں از بازار حاضری نان
وکباب دہ پانزدہ روپیہ طلبیدہ پیش ایں جماعت
حاضر ساختند وخود در مجلس نشستند و ذکر تفضیل شاں
حضرت پیر دستگیر درمیان آمد تہور خاں گفت روزے حضرت
پیر دستگیر در دہلی بتقریب دعوت بحویلی نواب نظام الملک
تشریف میداشتند بارا عقیدتے بود ہمیشہ بخدمت شریف
بلا ناغہ رسیدہ سعادت حاصل میکردم دراں ایام آواز ہائے
خوش بود تنبورہ در بغل می بردم و بہ آواز ہیچ بیتے
و غزلے روبروئے حضرت پیر دستگیر عرض میکردم محظوظ
میشدند و مرا بخطاب رنگیلا مخاطب میفرمودند اگر احیاناً روزے
در رسیدن فقیر دیر … بوقوع می آمد یاد میفرمودند
کہ رنگیلا نیامدہ است الغرض آں روز مجلس گرم بود و من
ہم تنبورہ در مجلس حاضر گشتم فرمودند بیا اے نواب رنگیلا
آداب بجا آوردم و دور نشستم پاندان پیر از بیڑہائے
برگ تنبول پیش نہادہ بود ہر کدام یک بیڑہ بدست
مبارک مرحمت فرمودند مگر مرا عنایت نکردند بخاطرم گذشت
… دریں … بعد مسافت نشستہ ام از گوشہ خاطر
سبب اژدحام خلائق فراموش شدہ باشم و ایں تشویش
… خاطر … گردید دریں اثنا ایک بیڑہ از پاندان
خود بخود بہ جنبش در آمد در کنار من افتاد حضرت پیر دستگیر فرمودند
آنچہ وسوسہ بخاطر شما راہ یافتہ بود اکنوں رفع شدہ باشد
عرض کردم ذات مبارک صیقلہ تیرہ درونان است چہ امکان
دارد کہ غبار خطرات از لوح خاطر خادمان صفائی نپذیرد
اے عزیزان … کشف و کرامات … کاشف اسرار

سے بعد سب جگہ یہ مشہور ہو گیا کہ تینوں بادشاہزادے مارے
گئے اور معز الدین بادشاہ ہوا الحمد للہ علی ذالک نقل ہے
کاتب الحروف دہلی میں خاندان چشت کے درویشوں کی
جماعت کیساتھ تہور خاں کے گھر میں مجلس مرتب شدہ میں حاضر
تھا اسوقت کھانا خرچ ہو گیا تھا درویشوں کے واسطے بازار سے
حاضری نان اور کباب دس پندرہ روپیہ کے منگا کر اس جماعت
کے سامنے حاضر کئے اور آپ مجلس میں بیٹھے اور حضرت پیر
دستگیر کے فضایل کا ذکر آیا تہور خاں نے کہا ایک روز
حضرت پیر دستگیر دہلی میں بتقریب دعوت نواب نظام الملک
کی حویلی میں تشریف رکھتے تھے اور ہم کو نہایت عقیدہ تھا
چنانچہ بلا ناغہ خدمت شریف میں پہنچکر میں سعادت حاصل
کرتا تھا اس زمانہ میں میں اچھی آواز رکھتا تھا طنبورہ بغل میں بجاتا
تھا اور خوش آوازی سے کوئی بیت یا غزل حضرت پیر دستگیر
کے سامنے پڑھتا تھا خوش ہو کر مجھکو رنگیلا کے خطاب سے پکارتے
تھے اگر اتفاقاً کسی روز فقیر کے پہنچنے میں دیر ہو جاتی تھی یاد
کرتے تھے کہ رنگیلا ابتک نہیں آیا ہے الغرض اسروز مجلس گرم تھی
اور میں بھی مع طنبورہ کے مجلس میں حاضر ہوا آنحضرت نے فرمایا اے نواب
رنگیلے آؤ میں آداب بجالایا اور فاصلہ سے بیٹھ گیا چنانچہ پاندان
پانچ بیڑوں سے بھرا ہوا سامنے رکھا تھا ایک ایک بیڑا دست
مبارک سے مرحمت فرمایا مگر مجھکو عنایت نکیا میرے دل میں خیال
گذرا کہ اسوجہ سے میں دور بیٹھا ہوا ہوں مخلوق کے اژدہام کی
وجہ سے میں گوش خاطر سے فراموش ہو گیا ہوں اور یہ اس حقیر
کے دل کی تشویش کا سبب ہوا اسی اثنا میں ایک پانکا بیڑا پاندان
سے خود بخود اچھلا اور میری گود میں گر پڑا حضرت پیر دستگیر نے
فرمایا کہ جو کچھ تیرے دل میں وسوسہ گذرا تھا اب وہ
رفع ہو گیا ہوگا میں نے عرض کیا ذات مبارک سیاہ دلوں کے
لیے صیقل کنندہ ہے کیا مجال ہے کہ خادموں کے دل کی تختی سے
غبار خطرات صفائی قبول نکرے اے پیارو اس قدر
کشف و کرامات ان کا شف اسرار حقیقت

حقیقت و معرفت بوده است که زبان از بیان آن قاصر
است الحمد للہ علی ذالک **نقل است** روزے حضرت
مرشد آفاق براے طلب حضرت پیر دستگیر رقعه فرستادند
آنحضرت درانوقت بسبب ریاضات و کسل طبیعت
توانائی رفتار نداشتند وجهه بقاصد مذکور در جواب نامه
معروض داشتند که فقیر بسبب ناتوانی مقصر مانده است
معذور فرمایند چون قاصد روان شد اندیشیدند که اینچنین
جواب مناسب حال فقیر نبود بهتر همین است بهر نوع باید
رسید نیمروز بود روانه شدند بوقت مغرب در انبهٹه رسیدند
بقدمبوس مرشد آفاق فایض گردیدند آنحضرت پرسیدند
که روانه شده بود عرض کردند که بهنگام دوپهر باز استفسار
فرمودند که گذاره از آب جمن و آب نهر چه طور شد بعرض
رسانیدند که بتصدق پیر مرشد زیر پاے هم تر نگردید فرمودند
شرع پرست است احکام شریعت را از دست نباید داد
شب نزد خود نگاهداشته صبح رخصت فرمودند بهنگام
معاودت بر کشتی سوار شده عبور دریا نموده داخل کهرام گردیدند
الحمد للہ علی ذالک **نقل است** برباقی قدوة المحققین
سید عبد المومن و شیخ نعمت اللہ که در ابتداے تیاری
دائره شریف اشجار میوه دار و سایه دار به بلندی قد آدم
رسیده بود و مکانات هنوز ترتیب نشده بود درویشان
از خس و خاشاک کاشانه ساخته بسر میبردند حضرت پیر
دستگیر ادائے نماز تهجد بیدار شده همه یاران
و درویشان را امر بیاد الهی میکردند و خود بکمین دو آثار
پخته غله گرفته بر آسیا می نشستند و آرد می ساییدند
هرگاه از ان مهم فراغت حاصل میشد بعد نماز صبح بیاران
میفرمودند که تا نها پخته شده بیاد دوست مشغول میگشتند
هرگاه یاران طعام پخته تیار میساختند بجهت تقسیم عرض
میرسانیدند آنحضرت از حجره برآمده قسمت میفرمودند
هر روز بر همین منوال میگذشت روزے قریب یکهزار و

و معرفت ہوا ہے کہ زبان اسکے بیان سے قاصر ہے الحمد للہ
علی ذالک **نقل ہے** ایک روز حضرت مرشد آفاق نے
حضرت پیر دستگیر کے بلانیکے واسطے رقعہ بھیجا آنحضرت اُس
وقت ریاضات شاقہ اور طبیعت کے کسل کے سبب سے چلنے
کی طاقت نہ رکھتے تھے قاصد مذکور سے خط کے جواب میں
عرض کیا کہ فقیر ناطاقتی کے سبب سے حاضر نہیں ہوا معذور فرمایئے
جبکہ قاصد روانہ ہوا خیال فرمایا کہ ایسا جواب فقیر کے حال کے
مناسب نہ تھا بہتر یہی ہے کہ جس طرح سے ہو سکے پہونچنا چاہیئے
دوپہر تھا روانہ ہوئے مغرب کے وقت انبہٹہ پہونچے مرشد آفاق
کی قدمبوسی سے فائض ہوئے آنحضرت نے پوچھا کب روانہ
ہوئے تھے عرض کیا کہ دوپہر کے وقت پھر دریافت کیا کہ آب
جمن و آب نہر سے کس طرح سے گذر ہوا عرض کیا کہ پیر مرشد
کے تصدق سے کف پا بھی تر نہ ہوا فرمایا شرع ظاہر کے پابند
ہے شریعت کے احکام کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے رات کو
اپنے پاس رکھکر صبح کو رخصت فرمایا رخصت کے وقت
کشتی پر سوار ہو کر دریا پار کرکے کہرام میں داخل ہوئے
الحمد للہ علی ذالک **نقل ہے** قدوة المحققین سید عبد المومن
و شیخ نعمت اللہ دائرہ شریف کی تیاری کے شروع میں
میوہ دار و سایہ دار درخت آدمی کے قد کے برابر بلند ہوگئے
اور کوئی مکان ابھی تک مرتب نہ ہوا تھا درویش خس و خاشاک
سے مکان بناکر بسر کرتے تھے حضرت پیر دستگیر ہر روز
تہجد کی نماز ادا کرنیکے واسطے اٹھتے تھے اور تمام یاروں
اور درویشوں کو یاد الہی کا حکم کرتے تھے آپ اکیلے دو سیر
پختہ غلہ لیکر چکی پر بیٹھتے تھے اور آٹا پیستے تھے جس وقت
اس کام سے فراغت حاصل ہوتی تھی صبح کی نماز کے بعد
یاروں سے فرماتے تھے اور کھانا پکا کر تیار کرتے تھے
تقسیم کیواسطے عرض کرتے تھے آنحضرت حجرہ سے نکلکر تقسیم
کرتے تھے ہر روز اسی طرح گذرتا تھا ایک روز ایکہزار
چار سو فقیر فرقہ سنیاسیان سے آنحضرت کے دیدار

چہارصد فقیر از فرقہ سناسیان باشتیاق دیدار فرحت آثار آنحضرت از سمت ملکی در رسیدند یاران دہگان حضور بعرض رسانیدند کہ اینقدر سناسیان بقصد زیارت آمدہ اند بہ یاران درویشان امر شد کہ ہمہ کس از کلبہ ہا و کانہ ہا خود بیرون شوند و سایہ ہا درختان نیز بگذارند کہ دراں خانہ ہا و سایہ ہا سناسیان بیاسایند بعد نزول آنہا خود بدولت نزد سرگروہ ہا ایشاں کہ گرو می نامند تشریف بردہ و یک یک دو دو ساعت مسرور الوقت و فیضیاب گردانیدہ بحجرہ مراجعت فرمودہ از یاران بہ پرسیدند کہ برائے خوردن چہ تدبیر باید کرد خصوصیت اگاہاں عرض کردند شہر نزدیک است صد من غلہ برائے سائیدن بہر خانہ پنج پنج آثار باید داد بیک پاس آرد تیار شدہ می آید فرمودند کہ حالا دو پہر روز بگذشت و نزد دانشکال مینماید تا کہ مردم بشہر میروند و غلہ خانہ بخانہ می سپارند بعد سائیدن از ہر خانہ فراہم آرند نصف شب میگذرد و بعدہ کہ تقسیم می باید باقی شب برسائیدن خام جنس میرود و پس ازیں بیچارگاں صعوبت سفر کشیدہ و تشنہ و گرسنہ کے می پزند و کے میخورند بارے خبر دہید در سرکار چیز موجود ہست عرض کردند قدر یکمن کسرے زیادہ آرد خشک و چند آثار شکر سرخ و چند آثار روغن زرد و قدرے دال موجود است فرمودند کہ شیخ نعمت اللہ و سید عبد المومن وضو نمودہ بیایند و آفتابہ برائے وضو فقیر بیارند بموجب امر بجا آوردند بعد الفراغ وضو جنس مذکورہ را پیش خود گذاشتہ بدست بارک میزان گرفتہ بہر واحد دو آثار پختہ آرد و پاو آثار پختہ شکر و پاو آثار پختہ روغن ہمیں قدر دال برسانیدند بعدہ فرمودند کہ بصحن دائرہ استادہ شدہ بآواز بلند ندا کنند اگر کسے را خواہش باشد یا کسے جنس نرسیدہ باشد یا پس ماندہ باشد آگاہ سازد کہ بخشش اور سانیدہ آید خود گرفتہ سیر دہمہ کس شادان و خنداں

فرحت آثار کے شوق میں کسی ملک کی سمت سے آئے تھے حضور کے غلاموں نے خبر کی کہ اسقدر سنیاسی زیارت کے ارادہ سے آئے ہیں یاروں اور درویشوں کو حکم ہوا کہ تمام آدمی اپنے مکانوں سے باہر ہوں اور درختوں کے سایہ کو بھی چھوڑیں اور گھروں میں سنیاسی آرام کریں اور ان کے اترنیکے بعد خود بدولت انکے گرو اور پیر کے پاس تشریف فرما ہوئے اور ایک ایک دو دو گھڑی مسرور الوقت اور فیضیاب فرماکر حجرہ میں تشریف لے گئے یاروں سے پوچھا کہ کھانیکے واسطے کیا تدبیر کرنی چاہئے خصوصیت آگاہوں نے عرض کیا شہر قریب ہے سو من غلہ ہر گھر میں پانچ پانچ سیر پیسنے کے واسطے دینا چاہئے ایک گھڑی میں آٹا تیار ہوکر آتا ہے فرمایا کہ اب دو گھڑی دن گذر گیا اور نہایت مشکل معلوم ہوتا ہے یہانتک کہ آدمی شہر میں جاویں اور غلہ گھر گھر میں سپرد کریں پیسنے کے بعد ہر گھر سے جمع کریں آدہی رات گذر جاویگی اوسکے بعد کہیں تقسیم ہونی چاہئے باقی رات باقی جنس کے پکنے میں گذر جاویگی پس یہ بیچارے سفر کی مصیبت اٹھائے ہوئے ہیں اور بھوکے پیاسے ہیں کب پکاویں اور کب کھاویں البتہ تم یہ بتلاؤ کہ ہمارے یہاں کچھ موجود ہی عرض کیا ایک من سے کچھ زیادہ خشک آٹا اور چند سیر شکر سرخ و چند سیر گھی اور کسی قدر دال موجود ہے فرمایا کہ شیخ نعمت اللہ و سید عبد المومن وضو کرکے آویں اور فقیر کی وضو کیلئے لوٹا لاویں امر کے موجب بجا لاکے وضو سے فارغ ہونیکے بعد جنس مذکورہ اپنے سامنے رکھکر ترازو ہاتھ میں لیکر ہر ایک کو دو سیر پختہ آٹا اور پاؤ سیر پختہ شکر اور پاؤ سیر پختہ گھی اور اسی قدر دال پہونچائی اس کے بعد فرمایا کہ دائرہ کے صحن میں کھڑے ہوکر آواز بلند پکاریں اگر کسی کو خواہش ہو یا کسی کے پاس جنس نہ پہونچی ہو یا کوئی باقی رہگیا ہو آگاہ کرے تاکہ اوسکو بخشش پہونچ جاوے یا خود لے جاوے تمام اشخاص نے خوش ہوکر اور بنکر اور شکر کہتے ہوئے اور تعریف کرتے

وشکر گویان وتحسین کناں ندا درداد ندکہ ہیچکس بے علوفہ نماندہ است عرض کردند غریب نوازا ہیچکدام محروم نماندہ بہمہ کس رسیدہ وبہ پختن وخوردن مشغول اندآں زماں ترازو از دست برتافتند وبشب بدیوار استادہ شدہ عجز وشکر بجناب الٰہی میکردند کہ ادائے شکر ایں نعمت نتوانم آنچہ حضرت مرشد آفاق بایں فقیر کرامت فرمودہ بہ ہیچ زن و فرزند خود نہ بخشیدہ باہزاراں ہزار زباں وزباں از عہدہ شکر برنمی آیم ایں حکایت سید عبدالمومن وشیخ نعمت اللہ سوگند برزبان راندہ بیان می کردند کہ ایں قسم بحضور ما بظہور آمد وکشف وکرامات آں فرمانرواے اقلیم ولایت تکیہ فرمائے دیہم کرامت مثل ایں حکایت ہزاراں ہزار در السنہ خلایق مشہور ومعروف است ایں بے بضاعت را چہ طاقت کہ بہ تقریر وتحریر تواں آورد الحمد للہ علی ذالک

**نقل است** از افضل خاں ساکن قصبہ رہنہ کہ روز عرس پیشوائے راستیں مقتدائے ارشدیں حضرت قطب العالم عبدالقدوس قدس سرہ بود حضرت پیر دستگیر از دائرہ پیادہ پا بہ حضرت گنگوہ روانہ گردیدند موسم برشگال بود دریا جمن بحدے طغیانی داشت کہ در تمام روز یکمرتبہ بجد و کد تمام کشتی ازیں کنارہ بکنارہ دیگر میرفت بوقت نماز عصر برلب دریا رسیدند کشتی نیافتند عارف کامل میاں شاہ سجاول در رکاب حاضر بودند بہ ایشاں ارشاد شد بر بلندی استادہ شدہ بہ بینند اگر کسے ملاح بنظر آید باواز بلند بگوید کہ زورق بجلدی بیارد میاں شاہ سجاول بموجب امر بر بلندی استادہ شدہ آواز کردند آدمی بنظر نیامد عرض کرد کہ ہیچکس دیدہ نمی شود و دریں انتظار روز با خر رسید فرمودند امروز روز عرس وروشنی وقل حضرت قطب عالم است رسیدن آنجا بہ ضرور میاں شاہ سجاول عرض کرد کہ مقدمہ لاچار ایست حضرت پیر دستگیر فرمودند کہ کفش پابردارید و شما عقب ما بیائید وزانو ہر بہ بند تا نہ جز بادامن شما تہ نگردد عرض

ہوئے آواز دی کہ کوئی شخص بے جنس کے باقی نہیں رہا ہے عرض کیا کہ اب غریب نواز کوئی شخص باقی نہیں رہا تمام آدمیوں کے پاس جنس پہونچگئی ہے اور پکانے اور کھانے میں مشغول ہیں اسیوقت ترازو ہاتھ سے رکھدی اور رات کو دیوار سے ملکر عجز وشکر جناب الٰہی میں کرتے تھے کہ میں اس نعمت کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا کہ جو کچھ حضرت مرشد آفاق نے اس فقیر کو بخشی ہیں کسی عورت یا لڑکے کو نہیں بخشی سکڑوں ہزاروں زبانوں کے ساتھ بھی اُنکے شکر کے ذمہ سے باہر نہیں ہوسکتا حکایت شیخ نعمت اللہ وسید عبدالمومن قسمیہ بیان کرتے تھے کہ اس قسم کی باتیں ہمارے سامنے ظہور میں آئیں اور کشف و کرامت آنفرمانروائے اقلیم ولایت تکیہ فرمائے دیہیم کرامت مثل اس حکایت کے سیکڑوں ہزاروں مخلوق کی زبان پر مشہور اور معروف ہیں اس بے سرمایہ کی کیا طاقت ہے کہ تقریر اور تحریر میں لا سکے الحمد للہ علی ذالک افضل خاں ساکن قصبہ رہنہ کی زبانی نقل ہے کہ پیشوائے راستیں مقتدا ارشدین حضرت قطب العالم عبدالقدوس قدس سرہ کے عرس کا روز تھا حضرت پیر دستگیر پیدل دائرہ شریف سے گنگوہ شریف روانہ ہوئے برسات کا موسم تھا دریائے جمن اسقدر چڑھا ہوا تھا کہ تمام دن میں کشتی ایکمرتبہ بہت کوشش کیساتھ اس کنارہ سے دوسرے کنارے تک جاتی تھی عصر کی نماز کے وقت دریا کے کنارہ پر پہونچے کشتی کو نہ پایا عارف کامل میاں شاہ سجاول ہمرکابی میں حاضر تھے اُنسے کہا کہ اونچائی پر کھڑے ہوکر دیکھو اگر کوئی ملاح دکھائی دیتا ہے بلند آواز سے پکارو کہ کشتی جلدی لاوے میاں شاہ سجاول نے حکم کیموافق بلندی پر کھڑے ہوکر پکارا کوئی آدمی نظر نہ آیا عرض کیا کہ کوئی شخص دکھلائی نہیں دیتا ہے اسی انتظار میں دن ختم ہوگیا فرمایا کہ آج حضرت قطب عالم کے قل اور عرس اور روشنی کا دن ہے وہاں پہونچنا ضروری ہے میاں شاہ سجاول نے عرض کیا کہ لاچاری ہے حضرت پیر دستگیر نے فرمایا کہ میرے جوتے اٹھاؤ اور تم میرے پیچھے چلے آؤ اور گھٹنے زیر بند نکرو تاکہ نہ سوسکتہ نہو عرض یا اُسوقت

دریا درا لوقت زیاده از یک کروه خواهد بود تمام بحر عمیق زیاده از شتالنگ نبود عبور فرموده داخل مجلس گردیدند میاں شاه سجادل می گفتند که فقیر را منع فرموده بودند که این اسرار بر کسے ظاہر نکنند بعد وصال آں والی ولایت بیان کرده آمد الحمد للہ علی ذالک **نقل است** زبانی محمد افضل سلمہ اللہ ساکن رنبہ کہ متصل قصبہ کرنال واقع است از واردات خود نقل می کنند کہ وقتے مارا آزار شدید لاحق گردید تا ہفت ده روز ہرگز یک لقمہ طعام و یک قاشق آب از حلق فرو نرفتہ و طاقت جنبش و حرکت ازیں پہلو بہ پہلو دیگر نداشتم و شب و روز بہ بیہوشی و غشی میگذشت ناگاه حضرت پیر دستگیر در موضع رنبہ تشریف فرما شده پرسیدند کہ محمد افضل کجاست بطلبید یک درویش بر سر من آمده آواز کرد ہماں لحظہ بمجرد شنیدن آواز چشم بکشادہ و بہوش آمدم درویش گفت حضرت پیر دستگیر دریں جا تشریف ارزانی فرموده و شما را یاد می فرمایند بمجرد استماع مژده تشریف شریف در وجود من قوتے عجیب پیدا شد و بپائے خود رواں گشتم بغیر آنکہ کسے دست من بگیرد تا بوقت لغزش امداد نماید بجناب کرامت مآب حاضر گشتہ سعادت قدمبوسی حاصل کردم فرمودند برو خدمت درویشاں بکن بجلدی بر اسپ بے چار جامہ یعنی بغیر زین سوار شده گلہ گوسفنداں در چراگاه بود آنجا رفتہ بز ہا آورده ذبح نموده طعام تیار کنانیده حاضر آوردم و تمام روز بکمر خدمت چست بستہ مستعد ماندم یا ہیچ ماندگی و کوفت در خود نمی یافتم وقت استراحت کہ زیاده از سہ حصہ شب گذشتہ باشد فرمودند کہ محمد افضل بیمار بود اگر نزد کسے قدرے نانخواه باشد بیارند درویشے یک کف نانخواه آورد فرمودند بمحمد افضل بدہید کہ بخورد عرض کردم کہ غلام را دریں وقت ہیچ آزارے نیست فرمودند فی الحقیقت چنیں است لیکن چہ کنم در مقدمہ شریعت اسباب ظاہر ضرورت نانخواه بگرفتم و بخوردم صحت کامل نصیب گردید

ایک کوس سے زیاده ہوگا اسقدر دریا چڑھا ہوا ٹخنوں سے زیاده نہ تھا پار کرکے مجلس میں داخل ہوئے میاں شاه سجادل کہتے تھے کہ فقیر کو منع فرمایا کہ اس اسرار کو کسی شخص پر ظاہر نکرے اُس والی ولایت کے وصال کے بعد بیاں کیا گیا ہے الحمد للہ علیٰ ذالک محمد افضل سلمہ اللہ ساکن قصبہ رنبہ کی زبانی کہ قصبہ کرنال کے متصل واقع ہے اپنی واردات سے نقل کرتے ہیں کہ ایک زمانہ مجھکو سخت تکلیف لاحق ہو گئی تھی سترہ روز تک بالکل کہانیکا ایک لقمہ اور ایک چمچہ پانیکا حلق سے نہ اترتا اور جنبش اور حرکت کی طاقت ایک پہلو سے دوسرے پہلو تک نہ رکھتا تھا اور رات دن غشی اور مدہوشی میں گذرتا تھا اتفاقاً حضرت پیر دستگیر نے قصبہ رنبہ میں تشریف فرما ہوکر پوچھا کہ محمد افضل کہاں ہے بلاؤ ایک درویش نے میرے سرہانہ آکر پکارا اُسیوقت آواز کے سنتے ہی آنکھیں کھولی اور میں ہوش میں آیا درویش نے کہا کہ حضرت پیر دستگیر اسجگہ تشریف فرما ہیں اور تم کو یاد فرماتے ہیں فوراً تشریف شریف کی خوشخبری سنتے ہی میرے جسم میں ایک قوت عجیب پیدا ہوئی اور میں اپنے پیروں سے روانہ ہوا بدُون اس بات کے کہ کوئی شخص میرا ہاتھ پکڑے تاکہ لغزش کے وقت سنبھالے جناب کرامت مآب میں حاضر ہوکر سعادت قدمبوسی حاصل کی فرمایا جاؤ درویشوں کی خدمت کرو جلدی سے بغیر چار جامہ کے گھوڑے پر سوار ہوکر بکریوں کا گلہ چراگاه میں تھا وہاں پہونچکر بکریاں لاکر ذبح کیں اور کھانا تیار کرکے حاضر کیا اور تمام دن خدمت میں کمر چست باندھکر مستعد رہا کوئی تھکن یا تکلیف اپنے میں نپائی آرام کیوقت کہ تین حصہ رات سے زیاده گذر گئی ہوگی فرمایا کہ محمد افضل بیمار تھا اگر کسی شخص کے پاس تھوڑا سا نانخواه ہو لاؤ ایک درویش نے ایک چٹکی نانخواه کا حاضر کیا فرمایا کہ محمد افضل کو دیدو تاکہ کھاوے میں نے عرض کیا کہ غلام کو اسوقت کوئی تکلیف نہیں ہے فرمایا فی الحقیقت اسیطرح ہے لیکن کیا کروں شریعت کے مقدمہ میں ظاہری اسباب ضروری ہیں نانخواه میں نے لیا اور کھالیا

گویا ہیچ آزارے یا کسلے نداشتم از سابق ہم زیادہ تر توانا بودم الحمد للہ علیٰ ذالک **نقل است** روزے یک جوگی که در علم خود کامل بود بجناب حضرت پیر دستگیر آمدہ بسیار سخنہا از گیان و دھیان خود بیان نمود آنحضرت بسیار محظوظ گردیدند بعدہٗ عرض کرد کہ چنیں قدرت دارم در زمین غوطہ میزنم و صد کروہ و دو صد کروہ طے کردہ جائے کہ خواہم برآیم آنحضرت فرمودند باید دید القصہ یک کوئی کندیدہ خود ش دروں خزیدہ و دہنش را خس پوش نمودہ ندا کرد کہ حالا من میروم غوطہ خورد قریب دہ دوازدہ کروہ راہ طے کردہ باز برگشتہ آمدہ آواز داد کہ این قدر راہ برگشتہ آمدہ ام اکنوں میروم باز نخواہم آمد آنحضرت فرمودند بیروں بیا یُد حق تعالیٰ فضل خود خواہد کرد آں تیرہ رائے منقاد امر آنحضرت نشد دو سہ مرتبہ تکرار میاں آمد از حفرہ بر آمدن قبول نکرد حضرت پیر دستگیر از جذبہ بر سر آں حفرہ پائے زدند دود از نہاد جوگی برآمد سوختہ خاکستر شد و بہ اسفل السافلین رسید الحمد للہ علیٰ ذالک **نقل است** بزبانی محمد افضل ساکن موضع ببنہ کہ محمد ولایت برادر کلاں ایں فقیر ذوق شکار بسیار و اکثر باز و چرغ نگاہ میداشت حاکم قصبہ کرنال و دیگر و دیگر محالات خبر یافت کہ بازے نزد محمد ولایت ست خوب صید میکرد خواہان و طلبگاران باز گردید فقیر پیش حضرت پیر دستگیر عرض کرد کہ حاکم وقت از محمد ولایت باز می طلبد اگر باز از دست رفت آئندہ شکار موقوف شد ارشاد شد کہ از طرف فقیر بہ فوجدار مذکور رقعہ بنویسند کہ مضمون و عبارتش ایں بیت باشد

بیت۔ مشنو پند از من بشو تو شتاب
ازیں باز باز آ و گرنہ خراب

حاکم بمجرد مطالعہ رقعہ شریف برہنہ پا افتاں و خیزاں بخدمت حضرت پیر دستگیر رسیدہ توبہ نمودہ عذر تقصیرات خواست و مرید ایں خاندان گردید صاحبزادہ والا قدر میاں محمد باقر قدس سرہٗ ایں بیت را بر اغرہ آں وقت نوشتہ فرستادند کہ مغنیش بر نگاہ ...

کامل صحت نصیب ہوئی گویا کوئی تکلیف یا سستی مجھمیں باقی نہیں ہے میں پہلے سے بھی زیادہ توانا ہوں الحمد للہ علیٰ ذالک **نقل ہے** ایکروز ایک جوگی نے کہ اپنے علم میں کامل تھا حضرت پیر دستگیر کی خدمتمیں آکر اپنے گیان و دھیان سے بہت سی باتیں بیان کیں آنحضرت بہت محظوظ ہوئے اسکے بعد عرض کیا کہ میں ایسی قدرت رکھتا ہوں کہ زمین میں غوطہ ماروں اور سو کوس دو سو کوس طے کرکے جس جگہ کہ چاہوں نکلوں آنحضرت نے فرمایا کہ دیکھنا چاہیئے القصہ ایک گڑہا کھود کر اسمیں گھسا اور اسکو بند کرکے پکارا کہ اب میں جاتا ہوں غوطہ کھایا قریب دس بارہ کوس کے طے کرکے پھر واپس آیا اور آواز دی کہ اسقدر راستہ طے کرکے آیا ہوں اب میں جاتا ہوں پھر نہ آؤنگا آنحضرت نے فرمایا باہر آؤ حق تعالیٰ فضل کریگا اُس تیرہ رائے نے آنحضرت کے حکم کو نہ مانا دو تین مرتبہ تکرار ہوا گڈھے سے نکلنا اُسنے قبول نہ کیا حضرت پیر دستگیر نے جذبہ کے ساتھ اُس گڈھے کے سر پر پاؤں مارا دہواں جوگی کی ذات سے برآمد ہوا اور جلکر خاک ہوا اور جہنم میں گیا الحمد للہ علیٰ ذالک محمد افضل ساکن قصبہ ببنہ کی زبانی نقل ہے کہ محمد ولایت اس فقیر کے بڑے بھائی کو شکار کا بہت ذوق تھا اور اکثر باز اور شکرے پالتا تھا حاکم قصبہ کرنال اور دوسرا ضلعات کو معلوم ہوا کہ جو باز کہ محمد ولایت کے پاس ہے خوب شکار کرتا ہے طلبگار اور خواہاں باز ہوئے فقیر نے حضرت پیر دستگیر کے سامنے عرض کیا کہ حاکم وقت محمد ولایت سے باز طلب کرتا ہے اگر باز ہاتھ سے چلا گیا آئندہ کو شکار موقوف ہوا ارشاد ہوا کہ فقیر کیطرف سے فوجدار مذکور کو رقعہ لکھیں کہ اسکا مضمون اور عبارت یہ بیت ہو۔

بیت مشنو پند از من مشو تو شتاب
ازیں باز باز آ و گرنہ خراب

حاکم فوراً رقعہ شریف کے مطالعہ کرتے ہی ننگے پاؤں گرتا پڑتا ہوا حضرت پیر دستگیر کی خدمت میں پہنچا توبہ کرکے قصوروں کی معافی چاہی اور اس خاندان کا مرید ہوا صاحبزادہ والا قدر میاں محمد باقر قدس سرہ نے اس بیت کو اسوقت کے معزز لوگوں کے پاس لکھکر بھیجا

معلوم نیست کہ چہ جواب آمد اسے کلام قطب خالی از رمز نباشد الحمد للہ علی ذالک **نقل ست** درویشے از درویشان اینخاندان در دیہے سکونت داشت روزے دعوت حضرت پیر دستگیر بود نزول فرمودند آں چاہ از سالہا خشک افتادہ بود در ینولا زمینداران آنجا نیز برائے حصول سعادت قدمبوس حاضر شدند عرض احوال خود ہا میکردند کہ از سبب خشکی ایں چاہ بسیار عسرت و پریشانی میکشیم حضرت پیر دستگیر امر کردند زود باشید نرگاوان و دولاب بیارند چاہ را جاری نمایند زمینداران متحیر بماندند مردم واقف اسرار زمینداران را فہمانیدند کہ بحال نوزید بموجب امر عالی بجا آرید قدرت الٰہی معائنہ نمائید نرگاوان و دولاب آوردہ تردد آبکشی مستعد گردیدند دراں ہنگام آب بافراط زیادہ از حد پا فتند و دولاب جاری ساختند ہر چند شب و روز جاری بود ہرگز آب کم نمی شد تا الی یومنا در چاہ بہماں طغیانی آب مہیا و موجود است الحمد للہ علی ذالک **نقل ست** از عاقل خاں گندھیلہ کہ خسرے شش پسر داشت ہر یک جوان بکار خود قابل بودند بقضاء الٰہی ہر شش در اندک عرصہ فوت گردیدند روزے سواری مبارک حضرت پیر دستگیر از ہماں راہ بگذشت گندھیلہ چہار قطع دراج بنظر آنحضرت بگذرانید و بے اختیار گریہ و زاری نمودن گرفت آنحضرت فرمودند اینقدر گریہ بے اختیار و حواس پر اضطرار چراست عرض کرد شش پسر جوان و لایق داشتم ازاں یکے ہم نماند الحال در حسرت و اندوہ آنہا می نالم در ہنگام پیری و عمر ضعیفی اینچنیں مصیبت رسیدہ است آنحضرت فرمودند غم مخور ہماں شش پسر بخانہ تو باز خواہند آمد بقدرت الٰہی و بہ برکت انفاس متبرکہ در اندک زماں شش پسر بخانہ اش تولد شدند و زندہ بماندند و بعمر طبعی رسیدند الحمد للہ علی ذالک۔ **نقل ست** از محمد اعظم فاضل کہ بدائرہ شریف فائیز کاشتہ بودند نہالہاے الی نقصان میکردند باغبان بالتماس بحضور

کہ اسکے معنی لکہیں معلوم نہیں ہی کہ اوسکا کیا جواب آیا آرے قطب کا کلام رمز سے خالی نہیں ہوتا الحمد للہ علی ذالک **نقل ہے** اس خاندان کے درویشوں میں ایکدرویش کسی گانوں میں سکونت رکھتا تھا ایکروز حضرت پیر دستگیر کی دعوت تھی نزول فرمایا اوس جگہ برسوں سے قحط پڑا ہوا تھا آن دنوں اسجگہ کے زمیندار بھی سعادت قدمبوس حاصل کرنیکے لئے حاضر ہوئے اپنے احوال کو عرض کرتے تھے کہ اس کنوئیں کی خشکی کے سبب سے ہم بہت پریشانی اور دقت اٹھاتے ہیں حضرت پیر دستگیر نے حکم کیا کہ جلدی جاؤ بیل اور رہٹ لاؤ کنوئیں کو جاری کرو زمیندار حیران رہے واقف اسرار اشخاص نے زمیندارو ں کو سمجھایا کہ تم تعمیل میں تاخیر نکرو امر عالی کے بموجب بجالاؤ اور قدرت الٰہی کا معائنہ کرو بیل اور رہٹ لاکر آبکشی کے تردد میں مستعد ہوئے اسیوقت پانی افراط کے ساتھ اور زیادہ حد سے پایا رہٹ جاری کیا ہر چند رات دن جاری رہتا تھا ہرگز پانی کم نہوتا تھا ہمارے زمانہ تک کنوئیں میں اسی طغیانی سے پانی موجود اور مہیا ہے **نقل ہے** عاقل خاں گندھیلہ سے کہ چھ لڑکے حسین رکھتا تھا ہر ایک جوان اپنے کام میں قابل تھا حکم الٰہی سے تھوڑے ہی عرصہ میں چھوں لڑکے فوت ہوگئے ایک روز حضرت پیر دستگیر کی سواری مبارک اوسی راستہ سے گذری گندھیلہ نے چار قطعہ دراج آنحضرت کی نظر سے گذرانے اور بے اختیار گریہ و زاری کرنا شروع کیا آنحضرت نے فرمایا کہ اسقدر گریہ بے اختیار اور حواس پر اضطرار کیوں ہے عرض کیا کہ میں چھ لڑکے جوان اور لایق رکھتا تھا اُنیں سے ایک بھی نہیں رہا اب میں اونکے حسرت اور غم میں روتا ہوں بڑہاپے کے زمانہ اور ضعیفی عمر میں اس قسم کی مصیبت پڑی ہے آنحضرت نے فرمایا غم مت کھاؤ وہی چھ لڑکے تیرے گھر میں پھر آویں گے قدرت الٰہی سے اور انفاس متبرکہ کی برکت سے تھوڑے ہی عرصہ میں چھ لڑکے اُسکے گھر میں پیدا ہوئے اور زندہ رہے اور طبعی عمر کو پہونچے الحمد للہ علی ذالک **نقل ہے** محمد اعظم فاضل سے کہ دائرہ شریف میں فائیز بوئی ہوئی تھی لیکن

آور دار فساد شد بر سر فالیز استادہ شدہ باواز بلند بگوید
کہ دریں قطعہ زمین سید بھیکہ فقیر فالیز کاشت کنانیدہ
است اے شغالاں اذیت مرسانید و نقصان مکنید از آں
روز شغالاں می آمدند و ہر چند جست میکردند بیروں خاربندے
بار بیس می افتاد و ند احدے را مجال نبود کہ اندرون خاربندی
گذارا یا بدیا پاۓ در فالیز گذارد دراں سال ہیچ نقصان یک
تخم ہم نشد اتفاقاً سال آئندہ نیز فالیز کاریدند و از حالت
شغالاں بو فور آویزش نمودہ نقصان فالیز بیروں از حد
قیاس مینمایند حضرت پیر دستگیر فرمودند شغالانرا مجال خود بگذارید
آں بیچارگاں راہم رزاق روزی رسانست آنچہ بنصیب
انہاست میخورند و آنچہ قسمت ماست بما خواہد رسید باغباں
باغباں عرض کرد کہ بقیاس غلام امسال آنحضرت بدرجہ کمالیت
رسیدہ اند حضرت پیر دستگیر فرمودند کہ تو چگونہ بر کمال من وقوف
یافتی عرض کرد سال گذشتہ مزاج عالی نفسانیت غالب بود
امسال وصف ربوبیت یافتہ میشود الحمد للہ علیٰ ذالک۔
**نقل ست** سنبل نامی عامل تھانیسر کہ تمامی املاک و ایجابات
شرفا و نجبا ضبط و فرق نمودہ بود ہمہ اکابران شہر جمع شدہ
بجناب حضرت پیر دستگیر عرض کردند کہ پیش ازیں از برکت
مخدوم شیخ جلال الدین قدس اللہ سرہٗ العزیز کسے مزاحمت
املاک مایاں نکردہ اکنوں ذات عالی بجا حضرت مخدوم اند
دریں باب توجہے باید فرمود فرمودند کہ بریک پرچہ کاغذ بعامل
مذکور از طرف مایاں ایں دوہرہ نوشتہ بفرستید انشاء اللہ تعالیٰ
کار شما خاطر خواہ خواہد شد دوہرہ

"تاتی کو سیتل کہیں مورکھ لوگ اجان
بس کو میٹھا کہیں چاکہت نکسے پران

بمجرد خواندن و دیدن رقعہ عامل مذکور توبہ کرد و عذر ہا خواست
واملاک را واگذار ساخت و ارادت آوردہ مرید شد
الحمد للہ علیٰ ذالک **نقل ست** غلام محمد نامی فغان
دریا پانی پت بود از شاامت ایام بجناب حضرت پیر دستگیر

نقصان کرتے تھے باغبان نے حضور سے شکایت کی ارشاد ہوا
کہ فالیز کی ڈول پہ کھڑے ہو کر بلند آواز سے کہو کہ اس قطعہ زمین میں
فقیر سید بھیکہ نے فالیز بوائی ہے اے گیدڑوں اذیت مت پہونچاؤ
اور نقصان نہ کرو اس روز سے گیدڑ آتے تھے لیکن ہر چند کودتے
تھے مگر کانٹوں کی باڑ سے پیچھے رہتے تھے کسی کی مجال نہ تھی کہ باڑ کے
اندر گذر کرسکے یا پاؤں فالیز میں رکھے اور اس سال ایک تخم کا بھی
نقصان نہوا اتفاقاً آئندہ سال بھی فالیز کی کاشت کی اور گیدڑ
ڈنکی حالت کو حضرت پیر دستگیر میں عرض کیا کہ امسال گیدڑ بہت
زور سے فالیز کا نقصان کرتے ہیں حضرت پیر دستگیر نے فرمایا گیدڑ
ڈنکو انکے حال پر چھوڑ دو ان بیچاروں کا بھی رزاق روزی رساں ہے
جو کچھ انکے نصیب کا ہے کھاتے ہیں اور جو کچھ ہماری قسمت کا ہے
ہمکو پہونچیگا اس باغبان نے عرض کیا کہ غلام کے قیاس میں امسال
آنحضرت کمالیت کے درجہ کو پہونچے ہیں حضرت پیر دستگیر نے
پوچھا کہ تو نے میرے کمال کو کیسے جانا عرض کیا کہ گذشتہ سال میں
مزاج عالی پہ نفسانیت غالب تھی امسال وصف ربوبیت
غالب ہے الحمد للہ علیٰ ذالک **نقل ہے** سیتل نامی تھانیسر کے عامل
نے کہ تمام شہر کے شرفا و نجبا کی املاک کو ضبط اور قرق کیا تھا کہ شہر کے
بڑے بڑے لوگوں نے جمع ہو کر حضرت پیر دستگیر کی جناب میں عرض
کیا کہ اس سے پہلے مخدوم شیخ جلال الدین قدس اللہ سرہ العزیز
کی برکت سے کسی شخص نے ہماری املاک کی مزاحمت نکی اب
اب ذات عالی یعنی آپ حضرت مخدوم کی جگہ میں آپکو اس باب میں
توجہ فرمانی چاہئے فرمایا کہ ایک کاغذ کے پرچہ پر عامل مذکور کو
ہماری جانب سے یہ دوہرہ لکھکر بھیجو انشاء اللہ تعالیٰ تمہارا کام حسب خواہ
ہوگا۔ دوہرہ "تاتی کو سیتل کہیں مورکھ لوگ اجان
بس کو میٹھا کہیں چاکہت نکسے پران
فوراً رقعہ کے پڑھتے ہی عامل مذکور نے توبہ کی اور عذر چاہا اور
املاک کو چھوڑا معتقد اور مرید ہوا الحمد للہ علیٰ ذالک
**نقل ہے** ایک غلام محمد پٹھان پانی پت میں رہتا تھا
زمانہ کی شامت سے حضرت پیر دستگیر

بغض باطنی داشت و ہر جا کہ سخن از اوصاف حضرت پیر
دستگیر می شنید میگفت کہ چنداں رجوع مردم از بہر آنست
ہر چہ فتوح می آید تصرف می بیند کہ جماعت مسلمیں و ہنود
مثل پروانہ بر شمع قربان می شوند بروے خجالتے رو داد بخاطر
خود اندیشید کہ مسلماناں بوجہ موافقت دین خود بہ ارادت
دارند مضائقہ ندارد و ہنوداں کہ مخالف مذہب و ملت اند
معتقد بودن ایشاں خالی از اسرار نیست واکثر مردم بسمع مبارک
حضرت پیر دستگیر میرسانیدند کہ غلام محمد افغان بعضے سخنہائی
اہانت آمیز میگوید آنحضرت در جواب میفرمودند بگذارید گفتن
و ہمید اتفاقاً روزے افغان برائے زیارت آنحضرت بیامد
پرسیدند کیست عرض کردند غلام محمد افغان است امر بہ
نشستن کردند بہ نشست در ہمیں اثنا غلام محمد نام و ہیت
مرید حضرت بود از شاہجہاں آباد در رسید ادب قدمبوس
بجا آورد و یک روپیہ نظر گذرانید پرسیدند کیست عرض کرد کہ
غلام محمد کہ در فلاں جا مرید شدہ بود و در سرکار فلاں امیر نوکر
است فرمودند کجا میروی عرض کرد بکار آقا خود بر محال
جاگیر وے میروم فرمودند آسودہ و مرفہ حال ہستی و خرچ
ماہ بماہ می یابی و نقدے بخانہ خود میرسانی عرض کرد کہ از
توجہ پیر دستگیر بسیار محظوظ ہستم پس نظر از دست او
گرفتہ روئے مبارک بسوے غلام محمد پانی پتی نمودہ فرمودند
کہ بگیر ایں فتوح را او گفت کہ کسے مستحق و محتاج را عنایت
سازند بالتکرار فرمودند کہ ترا میدہیم بگیر شامت زدہ گفت
ہر کہ طالب ایں باشد او را بدہد او باز سیوم ہم بما طفت
فرمودند آں فلک زدہ بغرور دولت انکار پیش آورد گفت
کہ من احتیاج ندارم بہ محتاج بدہند حضرت پیر دستگیر آں
روپیہ بغلام محمد وہیت مرحمت کردہ فرمودند چکند شاہ دولہ
ہر کرا خواہد بدہد مولی غلام محمد وہیت تسلیمات بجا آورد از
سرکار نان گرفتہ رخصت شد بعد مدتے کار آقا خود سر انجام
کردہ بار دیگر بجناب حضرت پیر دستگیر آمد پرسیدند بہ کاریکہ

سے پوشیدہ بغض رکھتا تھا اور جب کبھی حضرت پیر دستگیر کے
اوصاف سے باتیں سنتا تھا کہتا کہ اتنے آدمیوں کی رغبت اسوجہ
سے ہی کہ جو کچھ غیبی آمدنی ہوتی ہی اوسکو خرچ کر دیتے ہیں ایکروز
خواہیں دیکھتا ہی کہ مسلمانوں اور ہندوؤں کی جماعت مثل پروانہ
کے شمع پر قربان ہوتی ہی اوسپر شرمندگی ظاہر ہوئی اور دلمیں
سوچا کہ مسلمان اپنے دین کی وجہ سے عقیدہ کا خیال رکھتے
ہیں کچھ مضائقہ نہیں ہی اور ہندو کہ دین اور مذہب کے مخالف
ہیں اونکا معتقد ہونا کچھ بھید سے خالی نہیں ہی اور اکثر آدمی حضرت
پیر دستگیر سے کہتے تھے کہ غلام محمد افغان بعض باتیں اہانت آمیز
کہتا ہی آنحضرت جواب میں فرماتے تھے کہ کہنے دو اتفاقاً ایکروز افغان
آنحضرت کی زیارت کیواسطے آیا پوچھا کون ہی عرض کیا غلام محمد ہی
اوسکو بیٹھنے کے لیئے اجازت دی اسی اثنا میں غلام محمد
وہیت حضرت کا مرید شاہجہاں آباد سے آیا آداب قدمبوس
بجالایا اور ایک روپیہ پیش کیا پوچھا تو کون ہے عرض
کیا کہ غلام محمد کہ فلاں جگہ مرید ہوا تھا اور فلاں امیر کی سرکار
میں نوکر ہے فرمایا کہ تو کہاں جاتا ہے عرض کیا کہ اپنے آقا کے
حکم کے لئے اوسکی جاگیر پر جاتا ہوں فرمایا کہ تو فارغ البال ہی اور
تجھکو ماہ بماہ مقررہ وصول ہو جاتا ہی اور خرچ اپنے گھر میں بھیجتا ہی
عرض کیا کہ پیر دستگیر کی توجہ سے میں بہت محظوظ ہوں پس
نذرانہ اوسکے ہاتھ سے لیکر غلام محمد پانی پتی کی طرف مونہہ
مبارک کرکے فرمایا کہ تو اس فتوح کو لے اوسنے کہا کہ محتاج اور
مستحق آدمی کو عنایت کریں پھر اصرار کے ساتھ فرمایا کہ میں تجھکو
دیتا ہوں لے شامت زدہ نے کہا جو شخص کہ اس کا طلبگار ہو
اوسکو دینا چاہیئے اس فلک زدہ نے دولت کے غرور کی وجہ
سے انکار کیا اور کہا کہ مجھکو ضرورت نہیں ہی محتاج کو دیں حضرت
پیر دستگیر نے اس روپیہ کو غلام محمد وہیت کو مرحمت کرکے فرمایا
چکند شاہ دولہ جس کسی کو چاہتا ہی دیتا ہی مولی غلام محمد وہیت کو
تسلیمات بجالایا اور سرکار سے نان لیکر رخصت ہوا مدت کے
بعد آقا کا کام پورا کرکے حضرت پیر دستگیر کی جناب میں آیا حضرت پیر

رفته بودی سرانجام شد عرض کرد توجهات عالی نیک سرانجام
یافت که پیش ازین گاهی اینچنین از کسی سرانجام نشده بود
آنحضرت از باورچیخانه سرکار نان دهانیده بشاهجهان آباد
رخصت فرمودند چون داخل شهر گردید آقا روی بقلعه
رفته بود این هم بطرف قلعه روان شد در اثنا در راه بسواری
امیر مذکور دوچار گردید ملازمت نمود و بعد اداب تسلیمات خطوط
بدست او داد نواب بخواندن خطوط مشغول بود درهمین اثنا یکی
از مخالفانش با نواب دوچار گردید و جنگ بمیان آمد و یک
کس از طرف مخالف شمشیر کشیده بر نواب حمله کرد غلام محمد
درمیان افتاد و شمشیرش بر سپر خود گرفت و از ضرب شمشیر خود
بکشت و دلاوریها نمود و مخالف نواب را هم بکشت نواب از
خواندن خطوط و از سرانجام یافتن کار جاگیر خود بسیار محظوظ
و خوشحال شده بود و ازین خیراندیشی و جان فشانی و دلیری
زیاده از حد مهربان گردیده و بر اسپ کتل امر کرد که سوار شود
و بفرزندی خود بخواند و ولیعهد گردانید ترقی بی نهایت رو داد
بعد دو سه روز همه لوازم امارت و اسپان و فیل بخشیده
و فوج همراه داده بر جاگیرات خود روانه ساخت چون نزدیک
پانی پت رسید از مسافت یک کروه پیاده شده بزیارت
حضرت پیر دستگیر رسید صد اشرفی و یکصد روپیه نذر گذرانید
پرسیدند کیست عرض کرد غلام محمد دهیست هر بار و سگ
آنجناب است نذرش قبول افتاد فرمودند ای غلام محمد
پانی پتی را لخت ساخته آورده عرض کرد که همه تصدق فرق
مبارک است غلام محمد دهیست را روز بروز ترقیات و در
جاهت والا بظهور آمد غلام محمد پانی پتی از شومی ایام بتنبیه
آنحضرت چنان گرفتار شد از همان روز کارخانه او ابتر
شدن گرفت و در اندک عرصه باین مرتبه رسید
که یک یک دانه از پیش دوکانهای بازار میچید و هرکس
را وسیله میخواست که از حالت وی بحضور عرض
نماید هیچکس را تاب و جرأت نبود که حالش بعرض ساند

دستگیر نے پوچھا کہ تو جس کام کے واسطے گیا تھا پورا ہو گیا عرض کیا
توجہات عالی سے نیک انجام پایا کہ اس سے پہلے کبھی کسی شخص سے
ایسا سرانجام نہوا تھا آنحضرت نے سرکار کے باورچیخانہ سے نان
دلوا کر شاہجہان آباد کی طرف رخصت فرمایا جبکہ شہر میں داخل ہوا
اسکا آقا قلعہ میں گیا ہوا تھا وہ بھی قلعہ کی طرف روانہ ہوا
راستہ میں امیر مذکور کی سواری مل گئی ملاقات کی اور آداب
تسلیمات بجالانیکے بعد خطوط اس کے ہاتھ میں دئے
وہ نواب خطوط کے پڑھنے میں مشغول تھا اس اثنا میں
اسکے مخالفوں میں سے ایک نواب سے دوچار ہوا اور لڑائی ہونے
لگی اور ایک آدمی نے مخالف کی طرف سے شمشیر کھینچکر نواب کے
اوپر حملہ کیا غلام محمد درمیان میں تھا اوسکی شمشیر کو اپنی ڈھال
پر روکا اور اوس کو اپنی شمشیر کی ضرب سے مار ڈالا اور دلاوری
دکھلائی اور نواب کے مخالف کو بھی مار ڈالا نواب خطوط کے
پڑھنے اور اپنی جاگیر کے کام کے سرانجام پانیسے بہت خوش
ہوا اور اس خیراندیشی اور جانفشانی اور دلیری کی وجہ سے حد
سے زیادہ مہربان ہوا اور حکم کیا کہ کوتل گھوڑے پر سوار ہو اور
اسکو اپنا بیٹا کہنے لگا اور اپنا ولیعہد بنایا اور ترقی بے انتہا حاصل
ہوئی دو تین روز کے بعد سب لوازمات امارت اور گھوڑے
اور ہاتھی دیکر اور فوج ہمراہ کرکے اپنی جاگیر کی طرف روانہ کیا
جسوقت پانی پت کے نزدیک پہونچا ایک کوس کی مسافت پر
پیادہ چل کر حضرت پیر دستگیر کی زیارت کے واسطے آیا سو اشرفیاں
اور ایکسو روپیہ نذر کیا حضرت پیر دستگیر نے پوچھا کون ہے عرض کیا غلام محمد
دہیست اس درگاہ کا ہے اور کتا ہے اسکے نذرانہ کو قبول فرما کر ارشاد
فرمایا اے غلام محمد شاید تو نے غلام محمد پانی پتی کے مال کو لوٹا ہے عرض کیا کہ
یہ تمام سر مبارک کا تصدق ہے غلام محمد دہیست کو دن بدن ترقی اور
سرفرازی حاصل ہوئی اور غلام محمد پانی پتی زمانہ کی بدبختی سے آنحضرت
کے عتاب میں ایسا گرفتار ہوا اسی روز سے اسکا کارخانہ ابتر ہونے لگا
اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس مرتبہ پر پہونچا کہ ایک ایک دانہ بازار
کی دوکانوں کے سامنے چنتا تھا اور ہر شخص کا وسیلہ چاہتا تھا کہ اوسکی

آخرالامر خود حضور انور آمده عرض کرد که حالا محتاج ام چیزے عنایت فرمایند که قوت کرده آید فرمودند که اے غلام محمد وقت بگذشت حالا ازیں جزع و فزع ہیچ فائده نیست القصه تا که زنده ماند درہماں تنفاوت و پریشانی بوده آخرش درہماں حالت رخت ہستی بر باد داد الحمد للّٰه علیٰ ذٰلک۔

**نقل است** برگزیدۂ حضرت صمدیت مقبول بارگاه احدیت یگانۂ آفاق شیخ المشائخ شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللّٰه تعالیٰ که از اشراف و اکابر قصبه کرنال بود در ملفوظ خود می آرند که زبدۂ اولیاء کامگار و قدوۂ اصفیاء نامدار مقبول از حالت لی مع اللّٰه شہید خنجر تسلیم و رضا حضرت شیخ علی الرضا ابن مولوی شیخ فرخ شاه سرہندی نقشبندی که از خلفاء و اصحاب و احباب قطب المغطبین شیخ ابرہیم مراد آبادی چشتی رحمۃ اللّٰه تعالیٰ علیہم اجمعین که از پس تگ و دو و تگاپوئے باشتیاق ما لا یطاق بل از جان جان آرزو مند مشتاق بحصول ملاقات کثیر السعادت حضرت قطب الاقطاب فرد الاحباب موسیٰ وقت عیسیٰ زمان یوسف ثانی پیر دستگیر روشن ضمیر حضرت سید شاه بھیکه عرف میر محمد سعید بن محمد یوسف ترمذی السوانیه رضی اللّٰه عنه از مقام احمد آباد یعنی صوبه گجرات که عبارت از آنست کوچ بکوچ تا سرزمین لطافت آئین بلدۂ منوره خطه پاک دار الخلافت شاہجہاں آباد رسیده خطے بنام نامی و اسم گرامی شیخ عبدالرزاق نوشتند که دریں ایام بکرم ذو الجلال و الاکرام برحسب آرزوے سعادت ملازمت حضرت سید العالمین خلاصۂ طٰہٰ و یٰسین رحمۃ اللّٰه علیه و مرکوز دل تصور خواطر فقیر و جماعت فقرا است که شمه ازاں تحریر و تقریر گنجائش پذیر نیست یقینکه یک منزل حویلی برائے اقامت دو شب خالی باید کرد که در انجا رسیده بزیارت حضرت قطب ابدال شیخ شرف الحق و الدین استفاده حاصل کرده بملاقات یکدیگر خورسند بوده پیشتر بمطالب خود

حالت کو حضور میں عرض کرے کسی شخص کو تاب اور جرات نہ تھی کہ آسکے حال کو بیان کرے آخر کار خود حضور انور میں آکر عرض کیا کہ اب میں محتاج ہوں کچھ عنایت فرماویں جو کہ میری فراخی اور آسودگی کا باعث ہو حضرت نے فرمایا کہ اے غلام محمد وقت گذر گیا اب اس جزع و فزع سے کچھ فائدہ نہیں ہے القصہ جب تک زندہ رہا اسی تنفاوت اور پریشانی میں رہا اور اسی حالت میں انتقال کیا الحمد للّٰه علیٰ ذالک

**نقل ہے** برگزیدۂ حضرت صمدیت مقبول بارگاہ احدیت یگانۂ آفاق شیخ المشائخ شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللّٰه علیہ جو کہ قصبہ کرنال کے شریفوں اور بزرگوں میں سے تھے اپنی زبان سے بیان کرتے ہیں کہ زبدۂ اولیاء کامگار و قدوۂ اصفیاء نامدار لی مع اللّٰه کی حالت سے مقتول شہید خنجر تسلیم و رضا حضرت شیخ علی رضا ابن شیخ مولوی فرخ شاہ سرہندی نقشبندی کہ قطب المغطبین شیخ ابراہیم مراد آبادی چشتی رحمۃ اللّٰه علیہم اجمعین کے اصحاب و خلفاء میں سے تھے نہایت شوق دل و جان سے آرزو مند اور مشتاق تھے ملاقات کثیر السعادت حضرت قطب الاقطاب فرد الاحباب موسیٰ وقت عیسیٰ زمان یوسف ثانی پیر دستگیر روشن ضمیر حضرت سید بھیکہ عرف میر محمد سعید بن محمد یوسف ترمذی السوانیہ رضی اللّٰه عنہ کی ملاقات حاصل کرنیکی غرض سے مقام احمد آباد یعنی صوبہ گجرات سے کہ اُنکا بیان ہو چکا ہے کوچ بکوچ سرزمین لطافت آئین بلدہ منورہ خطہ پاک دار الخلافت شاہجہاں آباد پہونچکر ایک خط شیخ عبدالرزاق نامی و اسم گرامی کے نام لکھا کہ اس زمانہ میں خداے ذو الجلال و الاکرام کے کرم سے سعادت ملازمت حضرت سید العالمین خلاصۂ آل طٰہٰ و یٰسین رحمۃ اللّٰه علیہ کی مرکوز خاطر فقیر و فقرا ہے کہ اسمیں سے کچھ تحریر اور تقریر میں نہیں آتی ہو یقین ہے کہ ایک حویلی دو رات کے ٹھہرنیکے واسطے خالی کیجاویگی کہ اوسجگہ پہونچکر حضرت قطب ابدال شیخ شرف الحق الدین کی زیارت سے فائدہ حاصل کرکے ایک دوسرکی ملازمت سے خورسند ہوکر اپنے اغراض و مقاصد میں مشغول ہونگا

خواہد پرداخت شیخ المشایخ بمجرد وصول رقعہ راحت شمول محلسرائے خاصہ خود را پاک وصاف کنانیدہ خاطر فیض آثر خود را متعلق از طلوع صبح صادق تشریف آوری شیخ الا صفیا است بموجب این ست بیت

بودہ اندر منظرہ شد منتظر
تا بہ بیند آنچہ بیمود ندسر

ہمدرین ضمن جناب عالی حضرت قطب آخر الزمان ناگاہ بے آگاہ بطریق سیر کنان قدم میمنت لزوم ارزانی فرمودند بقصبہ کرنال و بمکان موصوفہ کہ جہت اقامت شیخ الا صفیا ور است نمودہ بود یک نیم پاس روز برآمدہ نزول اجلال فرمودند شیخ عبد الرزاق ازین طرفہ حال بسیار خوش حال گردیدہ بخدمت گاری پرداختہ بہ لسان حال این مقال ادا نمود فرد لوح محفوظ ست پیشانی یار - باز گردد سر کونین آشکار + اے مرا تو مصطفےٰ من چوں عمر + از برائے خدمت بندم کمر - باز معلوم آں یگانہ آفاق شد شیخ الاصفیا نیز تشریف آوردہ اند لحظہ متامل بود باستقبال شان نیز شتافت در روضہ مقدسہ حضرت قطب ابدال بملاقات یکدیگر محظوظ گردیدہ بمقارن این حال ظاہر نمود کہ برائے عالی پوشیدہ مباد کہ فقیر درین امور محض لاچار ست تمامی واقعہ را گذارش نمود شیخ الاصفیا فرمودند کہ فقیر را نیز ازاں آگاہی داوند ایشاں خاطر صافی خود را جمع دارند کہ بوجہے واہمہ نگذارند من دریجا بروضہ مقدسہ نیز بر سایہ انور سر حلقہ قلندراں قلندر گذارا خواہم کرد و شما بزودی رود بجناب عالی متعالی رسیدہ ازین کس سلام عرض نمائید کہ حضرت خود بدولت دام ظلہ ازین ہم حرکت نفرمایند بیت الحمد للہ آمدی اے ہاتف الہام ہا

پردہ رہ از مہر تو نور ظہور انعام ہا

نیز شیخ الاصفیا درین نعمت کبریٰ یعنی تشریف آوردن آں جناب را محض تفضلات وعنایات الٰہی و توجہات رسالت

شیخ المشایخ نے رقعہ راحت شمول کے وصول ہونیکے ساتھ ہی اپنی خاصہ محل سرائے کو پاک وصاف کراکر خاطر فیض آثر منتظر تشریف فرمائے شیخ الاصفیا رکا ہوا اس بیت کے مضمون کے موافق بیت

بودہ اندر منظرہ شد منتظر
تا بہ بیند آنچہ پیمود ندسر

اسی اثنا میں جناب عالی حضرت قطب آخر الزماں ناگاہ بلا خبر بطور سیر کے قصبہ کرنال میں تشریف لے گئے اور مکان موصوفہ جو کہ شیخ الاصفیا کے ٹھہرنیکے لیے صاف کرایا گیا تھا ڈیڑھ پہر دن چڑھے اس مکان میں رونق افروز ہوئے شیخ عبد الرزاق اس عجیب حال سے بہت خوش ہوئے اور خدمت گاری میں مشغول ہوکر زبان حال سے یہ مقولہ کہا لوح محفوظ ست پیشانی یار + باز گردد سر کونین آشکار + اے مرا مصطفےٰ من چوں عمر + از برائے خدمت بندم کمر + پھر اُن یگانہ آفاق کو معلوم ہوا کہ شیخ الاصفیا بھی تشریف لائے ہیں یک لحظہ متامل ہوکر اونکے استقبال کے لیے بھی دوڑے حضرت قطب ابدال کے روضہ مقدسہ میں ایک دوسرے کی ملاقات سے خوش ہوکر اس حال میں ظاہر کیا رائے عالی پر پوشیدہ نرہے کہ فقیر اُن کاموں میں محض لاچار ہے تمام واقعہ کو عرض کیا شیخ الاصفیا نے فرمایا کہ فقیر کو بھی اس سے خبردار کیجئے آپ اپنی خاطر صافی کو جمع رکھیں اور کسی طرح وہم کو دخل نہ دیں میں قلندر صاحب کے سایہ عاطفت میں گذارہ کرونگا اور تم جلدی جاؤ اور جناب عالی متعالی میں پہونچکر اس آدمی کو سلام کرو کہ حضرت خود بدولت دام ظلہ یہاں تشریف نہ لاویں بیت

الحمد للہ آمدی اے ہاتف الہام ہا
پردہ رہ از مہر تو نور ظہور انعام ہا

اور شیخ الاصفیا نے اس نعمت کبریٰ یعنی تشریف لانے کو محض تفضلات اور عنایات الٰہی اور توجہات رسالت پناہی

پناہی منعمات انگاشتہ باتفاق شیخ عبد الرزاق بحضور
فیضگنجور رسیدہ از تجلی دیداراں قطب آخر الزماں متجلی
گردیدہ خودرا بالاتر از عرش نور دیدہ بل دریں حالت بحالت
عیاں دید لیکن ہر چند خواست کہ شمہ از مطالبات خود بعرض
رساند جواب ہا حاصل آرد لیکن من عرف ربہ فقد کل لسانہ یعنی
بسی از تصرفات پیر دستگیر روشن ضمیر قدس اللہ سرہ العزیز
دم زدن نتوانستہ چونکہ وقت قیلولہ بود آنحالی جناب
بہ شیخ الاصفیا فرمودند کہ حالا بمکان خود آرام نمایند کہ تا ہم
یکساعت بیاسائیم تا ماندگی راہ دفع شود شیخ الاصفیا
بمقام خود یعنی بروضہ منورہ رسیدہ آرام گرفتند خود
آنجناب نیز استراحت ساختند چوں شیخ الاصفیا بعد
فراغ نماز پیشیں خواستند کہ بار دیگر بجناب رسیدہ
استفاضہ حاصل نماید آں عالم علم لدنی آں گنجینہ دار
اسرار نبوی از راہ دل دریافتہ پیشتر پیام سلام رسانید
کہ حالا تکلیف آمدن نباید کرد کل امر ہر روز با وقتہا باید داشت
آخر الامر شیخ الاصفیا تا دروازہ کلاں شہر کہ از روضہ
مقدسہ بحویلی شیخ المشائخ میرود قدمے بیروں دیگرے
اندروں دروازہ بود کہ پیک تیز گام آں مقبول انام پیغام
سلام رسانیدہ شیخ الاصفیا چوں ایں معنی را
معلوم نمود اولاد ہزاراں ہزار بلا و جور و جفا بر جان خود عاید
دانستہ اما خالی حکمت ندید از ہمانجا قدم بر نداشت دم
بر نیاورد تا کہ واپس بمکان خود آمد القصہ حضرت پیر دستگیر وقت
طلوع صبح صادق سوار شدہ بشیخ عبد الرزاق فرمودند کہ شما
بشیخ الاصفیا سلام از جانب ما رسانید و بگوئید کہ یار باقی
صحبت باقی اگر شرط حیات باقی ست ملاقات خواہد شد
متوجہ سمت سرہند شدند چوں شیخ الاصفیا شنیدند
حیرت بر حیرت نمود سبحان اللہ تعالیٰ شاید کہ اینچنیں
شخصے بزرگوارے خدارسی بدرگاہ حضرت پیر دستگیر دوم بار
بار نیافت پس دیگرے را چہ یارا دم زدن اما ایں قدر تصور

منعمات سے جاکر شیخ عبد الرزاق کی ہمراہ حضور فیضگنجور میں
پہونچکر اس قطب آخر الزماں کے دیدار کی تجلی سے روشن ہوکر
اپنے آپکو عرش الانور سے بلند زیادہ دیکھا بلکہ اس حالت کو
اسی آنکھ سے دیکھا لیکن ہر چند چاہا کہ اپنے مطالب سے کچھ
عرض کرے اور جوابات حاصل کرے لیکن من عرف ربہ
فقد کل لسانہ یعنی پیر دستگیر روشن ضمیر قدس اللہ سرہ العزیز کے
تصرفات کے بارہ میں دم نہیں مارسکتا چونکہ وقت تھوڑا
رہگیا تھا آنحالی جناب شیخ الاصفیا نے فرمایا کہ اب اپنے مکان میں
آرام کرو تا ہم ایک گھڑی تو آرام کریں تا کہ راستہ کی تھکن
دفع ہو شیخ الاصفیا نے اپنے مقام یعنی روضہ منورہ میں
پہونچکر آرام کیا خود آنجناب نے بھی آرام فرمایا جب شیخ الاصفیا
نے نماز سے فراغت پانیکے بعد چاہا کہ پھر اس درگاہ میں پہنچکر
فائدہ حاصل کرے آں عالم علم لدنی آں گنجینہ دار اسرار نبوی
نے راہ باطن سے معلوم کیا پہلے سلام و پیام پہونچایا کہ اب آنیکی
تکلیف نکرنی چاہئیے کل امر ہر روز تو فقتہا پر رکھنا چاہئیے انجام کار
شیخ الاصفیا دروازہ کلاں تک کہ روضہ مقدسہ سے شیخ
المشائخ کی حویلی میں جاتا ہے ایکقدم باہر اور دوسرا دروازہ کے
اندر تھا کہ قاصد نے نہایت جلدی سے آں مقبول انام کا پیام
مع سلام پہونچایا شیخ الاصفیا نے جو وقت اس معنی کو معلوم
کیا اور ہزاروں بلائیں اور جور و جفا اپنی جان پر عاید جانکر
حکمت سے خالی نہ دیکھا اوسجگہ سے قدم نہ اٹھایا اور دم نہ نکالا
جب تک کہ اپنے مکان کو واپس نہ آیا القصہ حضرت پیر دستگیر
نے علی الصباح شیخ عبد الرزاق سے فرمایا کہ تم شیخ الاصفیا
کو ہماری جانب سے سلام پہونچاؤ اور کہو کہ یار باقی صحبت باقی
اگر حیات باقی ہے ملاقات ہوگی سرہند کی طرف متوجہ ہوئے
شیخ الاصفیا نے سنکر تعجب کیا کہ سبحان اللہ تعالیٰ کہ یہ ممکن
ہی نہیں کہ ایسے شخص بزرگوار خدارس حضرت پیر دستگیر کی
درگاہ میں دوسری مرتبہ نصیبہ نہ پاوے پس دوسرے کی کیا طاقت
ہے کہ دم مارے لیکن اسقدر تصور نکرنا چاہئیے حضرت پیر دستگیر نے

نباید کرد حضرت حضرت پیر دستگیر از راہ اکراہ اجازت آمدن
نداد ند بل عین حکمت وصلاح خواہد بود حضرت پیر دستگیر
عالم اسرار اند واللہ اعلم بالحقیقۃ والصواب کہ در ارادہ
الٰہی ومقتضا نامتناہی چہ حکمت شد فعل الحکیم لایخلو عن
الحکمۃ قول مولوی معنوی قدس سرہٗ بمقتضا این معنیٰ
کہ آنچہ در مثنوی شریف خود آوردہ اند ۔ مثنوی گر خضر در بحر
کشتی را شکست ٭ صد درستی در شکست خضر ہست
آن پسر را کش خضر ببرید حلق ٭ سر او را درنیابد عام خلق
وہم موسیٰ با ہمہ نور و ہنر ٭ گفت خضر او را کہ تو لی پر ہنر
درین قدر سوال خضر علیہ السلام بموسیٰ طعن نمود فی الجملہ
شیخ الاصفیا خلوت نمود بشیخ المشائخ ظاہر نمود کہ شما
فرستادہ من در بارگاہ معلی حضرت پیر دستگیر رسیدہ انجا
من سلام بہ بیچارگی عرض نمایند بیت
ترجمان ہرچہ ما را در دلست ٭ دستگیری ہر کہ یابش در کل ست
مگر اینکہ بیت ہرچہ ہست از قامت ناسرا ئی اندام ماست
ورنہ تشریف تو بر بالا ئے کس کوتاہ نیست
بعضے سوالہا را کہ تعلق حضور فایض النور ست ہر وقت
حاصل خواہد شد لیکن اینکہ بہادر شاہ کہ خلیفہ ہندوستان
است از دین برگشتہ وآنچہ اسفل السافلین تا اعلیٰ
علیین وہرچہ ما بین ایشانست محکوم حکم آنجناب
کرامت مآب است بل ملائکہ مقربہ نیز در اختیار آن
جناب اند اگر جناب اقتضا ء بران نمایند کہ خدمتہا ئے بنام
ہر یکے کہ مقرر ست از شخصے بنام دیگر تجویز نمایند قبول
بارگاہ کبریا ست اصلا ومطلقاً دران تجاوز نشود وتمامی
بادشاہان روئے زمین کہ خلفاء مسند سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اند تا الآن چرا آن برگشتۂ دین کہ از جادۂ
شریعت غرا انحراف ورزیدہ است چرا او را موقوف کردہ بدیگرے
خلافت نمی شود چون شیخ المشائخ بجناب کرامت مآب
شرف اندوز سعادت شد بجرد آمدن فرمودند کہ چرا آمدی

اکراہ کے طور سے آنیکی اجازت نہ دی بلکہ عین حکمت اور صلاح
ہوگی حضرت پیر دستگیر عالم اسرار ہیں واللہ اعلم بالحقیقۃ الصواب
کہ خدا کے حکم اور ارادہ میں کیا حکمت ہو فعل الحکیم لایخلو عن
الحکمۃ قول مولوی معنوی قدس سرہٗ اس معنی کا مقتضا ہے
جو کہ اپنی مثنوی میں ارشاد فرمایا ہے مثنوی گر خضر در بحر کشتی
را شکست ٭ صد درستی در شکست خضر ہست
آن پسر را کش خضر ببرید حلق ٭ سر او را درنیابد عام خلق
وہم موسیٰ با ہمہ نور و ہنر ٭ گفت خضر او را کہ تو لی پر ہنر ٭
اس قسم کے سوالات سے خضر علیہ السلام نے موسیٰ کو
طعن کیا فی الجملہ شیخ الاصفیا نے تنہائی میں بیٹھکر شیخ
المشائخ سے ظاہر کیا کہ تم میری طرف سے بارگاہ معلے
حضرت پیر دستگیر میں پہونچکر نہایت ادب سے سلام عرض
کرنا بیت ترجمان ہرچہ ما را در دلست ٭
دستگیری ہر کہ یابش در کل ست ٭ دیگر بیت
ہرچہ ہست از قامت ناسازی اندام ماست
ورنہ تشریف تو بر بالا ئے کس کوتاہ نیست
بعضے سوالات کہ اونکا حضور فایض النور سے تعلق ہے
کسی وقت حاصل ہوں گے لیکن اس وجہ سے بہادر شاہ
کہ ہندوستان کا خلیفہ ہے دین سے برگشتہ اور اسفل السافلین
سے اعلیٰ علیین تک اور جو کچھ اونکے درمیان میں آنجناب
کرامت مآب کے حکم کا محکوم ہے بلکہ ملائکہ مقربہ بھی آنجناب کے
اختیار میں ہیں اگر جناب اس امر کو چاہیں جو خدمات کہ نام
بنام مقرر ہیں کسی دوسر شخص کے نام پر مقرر کریں خدا کی
بارگاہ کا وہ مقبول ہے اصلا ومطلقاً اوس میں تجاوز نہیں
ہوتا ہے اور تمام روئے زمین کے بادشاہ کہ سید المرسلین صلے اللہ علیہ
وسلم کی مسند کے خلیفہ ہیں بالآخر کہ اوس دین کے برگشتہ کی
جگہ کہ شریعت غرا کے راستہ سے اوسنے انحراف قبول کیا کیوں
اوسکو موقوف کرکے دوسرے کو خلیفہ نہیں کیا جاتا ہے جبکہ شیخ
المشائخ جناب کرامت مآب میں اندوز سعادت ہوا آپنے کہا فرمایا

بتراً رخصت کرده بودم عرض نمود که غلام از خود هرگز حرکت
این معنی نکرده لیکن مارا شیخ الاصفیا فرستاده این چنین
عرضداشته دریں باب هرچه امر شود خالی از صواب نخواهد
بود فرمودند هر کسے اگر بر مسند آنحضرت علیه السلام نشسته
از آئین خواهد برگشت تعالیٰ شانہ او را کے خواهد داشت سه روز
تمام نگذشته بود که بهادر شاه فوت شد الحمد للہ علیٰ ذلک
**نقل ست** که حضرت پیر دستگیر مدتہا خوردن و آشامیدن
ترک کرده بودند روزے بخاطر مبارک در آمد که نشستن
یک جا لا حاصل است زیارت مرقد مبارک حضرت پیر
دستگیر خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ رفته باید کرد
درویشاں محفل هشت منزل خود استفسار ایں حالت
فرمود و مرضی حضرت و جماعت درویشاں بحصول زیارت
حضرت خواجہ صاحب افتاد از مکان دائره شریف روانه
بسمت حضرت اجمیر شدند وقتیکه حضرت اجمیر بفاصله شانزده
کروه ماند اسپ بادیه سواری خود را حواله درویشاں نمودند در
ویشاں از پاس ادب سواری اسپ بادیه اختیار نکرد سونگ
خاں راجپوت همراه در رکاب بود حواله اش کرده درویشاں جریده
در رکاب حضرت پیر دستگیر میرفتند و آنحضرت پیش حضوری
خواجہ صاحب چناں تیز رو و بے اختیار میرفتند که سوار را
طاقت نبود که برابر آنحضرت برود همه درویشاں متعاقب
حضرت ماندند دراں وقت حقایق آگاه عرفان و کمالات
دستگاه شیخ نعمت اللہ که از درویشاں آنجناب بود رفته دست
بسته پیش آنحضرت عرض کرد که برابر حضرت کسے رفتن نمی تواند
اگر درویشاں را همراه رکاب میگیرند آهسته آهسته قدم مبارک
بردارند فرمود که خواجہ صاحب بر ایں عاجز کرم فرموده دست
گرفته می برند لاچارم بعد ساعتے فرمودند که خواجہ صاحب
میفرمایند که فرزند من تو چنانکه درویشاں آسوده باشند
و همراهی دور نمانند آنچناں قدم بردار زندیا هم قدم آهسته
خواهم برداشت آهسته آهسته همراه بیایند در اثناء راه درختی ابود

کہ ہم نے تجھکو رخصت کر دیا تھا تو کیوں واپس آگیا عرض
کیا کہ غلام اپنے ارادہ سے نہیں آیا ہے بلکہ مجھکو شیخ الاصفیا
نے بھیجا ہے اور ایسا عرض کیا ہے جو کچھ اس بارہ میں حکم ہو
درستگی سے خالی نہوگا فرمایا کہ اگر کوئی شخص آنحضرت علیہ السلام
کی مسند پر بیٹھکر اپنے طریقہ سے برگشتہ ہو خدا تعالیٰ اوسکو
کب باقی رکھے گا پورے تین روز نہیں گنے تھے کہ بہادر
شاہ فوت ہوگیا الحمد للہ علیٰ ذالک **نقل ہے** کہ حضرت
دستگیر نے مدت تک کہانا اور پینا ترک کر دیا تہا ایکروز خاطر
مبارک میں خیال گذرا کہ ایک جگہ بیٹھنا فضول ہے مرقد
مبارک حضرت پیر دستگیر خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی
چلکر زیارت کرنی چاہئے درویشان محفل ہشت منزل سے خود
اس حالت کو دریافت فرمایا حضرت اور تمام درویشان کی
مرضی زیارت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہوئی دائرہ
شریف سے اجمیر کی طرف روانہ ہوئے جس وقت کہ اجمیر
شریف اٹہارہ کوس کے فاصلہ پر رہا اپنی گہوڑی درویشوں
کے حوالہ کی درویشاں نے ادب کے لحاظ سے گہوڑی کی
سواری پسند نکی سونگ خاں راجپوت ہمرکابی میں موجود تھا
درویشان تنہا حضرت پیر دستگیر کی ہمراہ چلتے تھے آنحضرت
حضوری خواجہ صاحب میں شوق سے ایسے تیز رو اور بے اختیار
جاتے تھے کہ سوار کو طاقت نہ تھی کہ آنحضرت کے برابر چل سکے
تمام درویش حضرت سے پیچھے رہے اس وقت حقایق آگاہ شیخ
نعمت اللہ نے کہ آنجناب کے درویشوں میں سے تھے جاکر دست
دست بستہ عرض کیا کہ حضرت کے برابر کوئی شخص نہیں چل سکتا
ہے اگر درویشوں کی ہمراہیت منظور ہے تو قدم آہستہ آہستہ اٹھا
دیں فرمایا کہ خواجہ صاحب نے اس عاجز پر مہربانی فرمائی ہے ہاتھ
پکڑ کر لیجاتے ہیں میں مجبور ہوں کچھ دیر کے بعد فرمایا کہ خواجہ صاحب
فرماتے ہیں کہ میرے بیٹے جس طرح سے کہ درویشوں کو آرام ہو اور ہمراہی
ہمراہی سے دور نہ ہوں اس طرح سے قدم اٹھا ہم بھی آہستہ آہستہ
قدم اوٹھاویں گے ہمراہ آؤ راستہ میں ایکدرخت تھا کہ اوس

کہ سایہ آں نہال بخاطر حضرت پیر دستگیر نہایت پسندیدہ آمد
از ہر دو دست شاخہا رآں درخت گرفتہ استادہ شدند
درویشاں دانستند کہ بآنحضرت ضعف آمد سیادت
و نقابت پناہ حقیقت و طریقت انتباہ سید عبد المومن
عرض کرد کہ یا حضرت پیر دستگیر این ضعف از سبب ناخوردنی
است و و قتیکہ آنحضرت میخورند زیادہ از دو فلوس خام وزن
گاہے تناول نفرمودہ اند و نورانی وجود مبارک آنچناں بود کہ
اکثر در خود حیران بودند حضرت پیر دستگیر بمجرد اصغاء این صورت
آں درخت را بجنبانیدند و درخت مذکور از بیخ تا سر مع زمین
جنبش کرد و در لرزہ درآمد در انوقت عرض کردند کہ وجود منورہ
نورانی ست بر خوردن چہ موقوف ست آنچہ بخاطر فیض ماثر مرورہ
است از ہمہ اولیٰ و انسب ست چنانچہ حضرت مولوی قدس
سرہٗ میفرمایند بیت گر خوری یک لقمہ از ماکول نور
خاک ریزی بر سر نان تنور

و غذا وجود مبارک نور او سبحانہ جل شانہ و تعالیٰ ست
الحمد للہ علیٰ ذالک **نقل است** آنحضرت در دائرہ شریف
تشریف میداشتند شخصے از سادات عظام بجناب حضرت پیر
دستگیر آمدہ راجع شد کہ موازی نہصد بیگہ زمین ملک قصبہ
ماجرون تنخواہ میدارم و از عمل خواجہ ابو الفتح خاں محصول
انجام تمام و کمال بدست نمی آید معیشت بعسرت میگذرد
باصغاء این معنی بزبانی خواجہ جعفر خاں کہ برائے زیارت
آمدہ بود بہ ابو الفتح خاں گفتہ فرستادند کہ اگر این ملک
در تحت و تصرف مالکان خواہد ماند این دیہہ ہم عمل شما خواہد ماند
و اگر ملک از قبضہ مالکان بیروں خواہد رفت و دیہہ ہم از
تصرف شما بدر خواہد رفت خیر شرط ست ابو الفتح خاں با شجاع
این حرف گفتہ کہ از فرمودن حضرت صاحب نہصد بیگہ
چہار صد من میدہم در و بست نمی گذارم کہ مال بسیار ست
و نیز حضرت صاحب را از مقدمہ دنیاوی چہ غرض ست
درین صورت سید مذکور نومید شدہ صبر کرد بعد چند روز بحسب

درخت کا سایہ حضرت پیر دستگیر کو بہت پسند آیا دونوں
ہاتوں سے اُس درخت کی شاخوں کو پکڑ کر کھڑے ہو گئے
درویشوں نے جانا کہ آنحضرت کو ضعف ظاہر ہوا ہے سیادت
و نقابت پناہ حقیقت و طریقت انتباہ سید عبد المومن نے
عرض کیا کہ حضرت پیر دستگیر کو یہ ضعف ہوا بوجہ نہ کھانیکے ہے
اور جس وقت آنحضرت کھاتے ہیں دو فلوس خام کے وزن سے
زیادہ کبھی تناول نہیں فرماتے ہیں اور وجود مبارک ایسا
نورانی تھا کہ تمام آدمی خود حیران تھے حضرت پیر دستگیر نے
اس بات کے سنتے ہی اُس درخت کو ہلایا اور درخت مذکور
نے جڑ سے چوٹی تک مع زمین کے حرکت کی اور ہلنے لگا اس
وقت درویشوں نے عرض کیا کہ وجود منورہ نورانی ہے کھانے پر
کیا موقوف ہے جو کچھ دل نے چاہا نہایت اولیٰ اور انسب ہے
چنانچہ مولوی معنوی فرماتے ہیں **بیت**
گر خوری یک لقمہ از ماکولات نور خاک ریزی بر سر نان تنور
اور وجود مبارک کی غذا سبحانہ جل شانہ تعالیٰ کا نور ہے۔
الحمد للہ علیٰ ذالک **نقل ہے** آنحضرت دائرہ شریف میں
تشریف رکھتے تھے ایک شخص سادات عظام سے حضرت
پیر دستگیر کی خدمت میں آکر رجوع ہوا کہ موازی نو سو بیگہ زمین اپنی
ملک قصبہ ماجرون میں بطور تنخواہ رکھتا ہوں اور خواجہ
ابو الفتح خاں کے عامل ہونے سے پورا وصول نہیں ہوتا ہے بسبب
اوقات مشکل سے ہوتی ہے اس معنی کے سنتے ہی خواجہ جعفر
خاں کی زبانی جو کہ زیارت کیواسطے آئے ہوئے تھے ابو الفتح
خاں کے پاس کہلا کر بھیجا کہ اگر یہ ملک مالکوں کے تحت و تصرف
میں رہے گا یہ گانوں بھی تمہاری عملداری میں رہیگا اور اگر
ملک مالکوں کے قبضہ سے نکل گیا تو گانوں بھی تمہارے
تصرف سے نکل جاویگا خیر شرط ہے ابو الفتح خاں نے اس بات کے
سنتے ہی کہا کہ حضرت صاحب کے فرمانے سے نو سو میں چار سو من غلہ
میں دیدونگا کل نہیں چھوڑوں گا اس لئے کہ مال بہت سا ہے
اور نیز حضرت صاحب کو دنیاوی مقدمہ سے کیا غرض ہے

بتقدیر سوداگری از سمتے ازاں راہ بسمتے میرفت ابوالفتح خاں بخیال خام تصور کرد شاید کہ ایں مجمع برائے تاختہ و تاراج ایں دیہہ شدہ باشد از ہراس حواس باختہ شدہ از قلعہ ماجرون تنہا گریختہ رفت راجپوتان و زمینداران دیہات قرب وجوار ازیں معنی مطلع شدہ و ہمہ اسباب و اثاثہ البیت خانہ مذکور را بہ تاراج بردند و ابوالفتح خاں رسوا و خراب شد و ندامت کشید الحمد للہ علی ذالک **نقل است** از خوارق عادات حضرت پیر دستگیر در نظم تصنیف قمر علی

اِس صورت میں سید مذکور نے نا امید ہو کر صبر کیا چند روز کے بعد حکم خدا سے ایک سوداگر اُس راستہ کی سمت سے کسی طرف کو جاتا تھا ابوالفتح خاں نے خام خیالی سے تصور کیا کہ ممکن ہے یہ مجمع اس گانوں کے لوٹنے کیواسطے آیا ہو پریشان ہو کر ماجرون کے قلعہ سے تنہا بھاگ گیا قرب وجوار کے راجپوتان اور زمینداران نے اس معنی سے خبردار ہو کر خان مذکور کے تمام اسباب اور اثاث البیت کو لوٹا اور ابوالفتح خاں بدنام اور ذلیل ہوا اور ندامت اوٹھائی الحمد للہ علی ذالک قمر علی نے ایک نظم حضرت پیر دستگیر کی کرامت میں لکھی ہے یہ ہے

شنیدم من از باقبالان اغنیں ۔۔۔ ز احوال آں سید پاک دیں
تمنائے سیاحتش در رسید ۔۔۔ دو درویش را ہمرہ خود گزید
زہبرا جازت بصدق و یقیں ۔۔۔ سوئے پیر شد آں شہنشاہ دیں
ازیں جا چو معمور شد بر سفر ۔۔۔ بریں امر بربست محکم کمر
رواں گشت از خدمت پیر خویش ۔۔۔ و لیکن خدا سید پاک کیش
ہمہ روز بود اشتغالش بسیر ۔۔۔ زیاد حقش دل نگسست سیر
بہر قریہ و شہر و صحرا و دشت ۔۔۔ تماشا رصنعش کناں میگذشت
کہ ناگاہ از امر پروردگار ۔۔۔ قریب سہار نپور شد گذار
برہ جائش گشت دریا آب ۔۔۔ کہ بیشد زہیبتش دل حوت آب
چو بحر صفا مرجئے موج خیز ۔۔۔ رواں گشتہ آب او چوں نگہ تیز تیز
ز طغیانی و کثرت آب رود ۔۔۔ فلک چوں حبابے شدہ
مصفا زبس آب آں جوے بود ۔۔۔ ہمہ آب آئینۂ روئے بود
کنارش نادیدہ نظر چارسو ۔۔۔ سراسیمہ اندیشہ از کین او
ز آبش عیاں بود نور صبوح ۔۔۔ ز موجش زدہ جوش طوفان نوح
دراں بحر زخار کشتی رواں ۔۔۔ ہویدا چو ماہ نوے از آسماں
بیامد بہ آہستگی بر کنار ۔۔۔ شدہ خیمہ ملاح بروے سوار
بملاح گفت آں ولایت پناہ ۔۔۔ کہ اے واقف راز علم شناہ
رسانم ازیں بحر پر اضطراب ۔۔۔ کہ در دار عقبےٰ بیابی ثواب
چو بشنید ملاح زینساں کلام ۔۔۔ بگفتا کہ بے زر کشتی مقام
ترا نیست زینہار اے حق نیوش ۔۔۔ بدہ زر و یا باش اینجا خموش

غرض مرد مانے که داوند زر    بکشتی نشانید آں بدگهر
زساحل سفینه بدریا براند    بجز ایں سه درویش دیگر نماند
بگفتا بدو شاه عالی بصر    که خالیست دستم از سیم و زر
تهی کیسه ار گدائی بود    متاعم همیں بینوائی بود
شفقت بحالم کن اے ناخدا    رهاں زیں محیطم ز بهر خدا
ننمود ملاح امرش قبول    نکرد التفاتے بآل رسول
بگفتا که درویش با صد چنیں    بسے دیده ام اندریں سرزمیں
بذکر جلی دائما در خروش    شکم پر چو دیگے که آید بجوش
بصورت چو گرگ و بسیرت چو میش    سراسر ز مکر و دغل گشته بیش
چوں بشنید آں سید پاک گفت    که ظاهر بجست راز نهفت
ولے هست غیور آں مستعاں    که از کوه کاهے کند ایں زماں
بجا باز وارد محیط رواں    درآب آفگند کشتی با دباں
سزا در دهند تا سزا پیشه را    بدام آورد مرغ اندیشه را
همیں حرف بودش رواں بر زباں    که زور جوش دریا و سیل رواں
هماندم دعایش بشد مستجاب    شد آں غرق کشتی بدریائے آب
چو ملاح ایں حال حیرت فزار    بدید او زکشتی بعزم شنار
بدریا بیفتاد وزد پا و دست    بدانساں که در عالم آب هست
چو در نصف دریا رسید آں لعیں    بحکم خداوند دنیا و دیں
بطغیان امواج شد مبتلا    ز دستش بشد اختیار شنار
رسیدند ملاح دیگر در آب    کشیدند اورا ازاں اضطراب
چو بیروں ساحل بصد کشمکش    رساندند و دیدند رنگ رخش
زفالج بگردید رو پر قضا    لبش بند گشته زصوت و صدا
فگندند در پائے آں شاه دیں    بسودند از عجز سر بر زمیں
به آنها چنیں سید پاک گفت    که تیر از کماں رسته ناید بشست
فتد برق هر جا که در مرغزار    چو سوزد بگردد سراسر بهار
اماں باید از ایزد ذوالجلال    که محفوظ دارد ز بانِ جلال
بلے سهل دیدن بکار آگهاں    بود بیم ایمان و هم خوف جاں
بدرویش کمتر مبیں زینهار    که ناریست پیچیده در پنبه زار
گدا و شهنشاه را از ادب    سخن گفتنش به ز جور و تعب

تو قمر علی باش اینجا خموش
بجا آر تعظیم ہر دلق پوش

**نقل است** بزبانی عارف کامل میاں سید عبدالمومن
قدس سرہ کہ ہم کفو و از مریدان خاص حضرت پیر دستگیر
بودند آنحضرت روزے از دہلی بزیارت حضرت سلطان
دنیا و دیں حضرت خواجہ قطب الدین قدس اللہ سرہ
العزیز میرفتند چوں سواری مبارک متصل مینار کہ از روضہ
منورہ بمسافت نیم کروہ واقع ست رسید فرمودند جہپان
را زود فرود آرند کہاران جہپان مابین گذاشتند آنحضرت
از جہپان برآمدہ پیادہ پا رواں گردید تا بمزار شریف رسیدہ
آداب فاتحہ و زیارت بجا آوردہ وقت معاودت متصل
روضہ شریف مسجدیست و ہمانجا زینہ ایست بر زینہ
استادہ شدہ طلب جہپان نمودند و سوار شدہ رواں
گردیدند بجائے کہ مقرر بود نزول فرمودند دراں وقت
باریافتگان حضور بعرض رسانیدند کہ بہنگام آمدن از مینار
پیادہ شدن و بہنگام وداع از زینہ سوار گردیدن خالی
از حکمت نخواہد بود فرمودند موجب ایں ست کہ اول مرتبہ
آں اختر فلک سرور و آں خورشید سپہر برتری بریں
فقیر کرم مبذول نمودہ باستقبال تشریف شریف ارزانی
فرمودہ بودند بپاس ادب بشتابی و جلدی تمام پیادہ
گردیدہ برکاب سعادت رواں گشتم و ہنگامے کہ بہ آداب
ظاہرا از رسوم زیارت روضہ منورہ سعادت حاصل کردہ
مرخص شدم امر شد کہ اے فرزند من خوشی خاطرم دریں
کہ از ہمیں جا سوار شوید الامر فوق الادب واقع است
لہذا خلاف حکم اقدس نتوانست کرد امر بجا آوردم و گرنہ مرا
طاقت چنداں بے ادبی معلوم است الحمد للہ علی ذالک
**نقل است** بزبانی غلام محمد درویش سرہندی کہ در
اوائل حال قدوۃ الواصلین زبدۃ المحققین عبدالملک شتاریہ
فرزندان حضرت مرید ثانی قدس سرہ با حضرت پیر دستگیر اتحاد

عارف کامل میاں سید عبدالمومن قدس سرہ کی زبانی
نقل ہے کہ ہم کفو اور حضرت پیر دستگیر کے خاص دستگیر
کے خاص مریدوں سے تھی آنحضرت ایک روز دہلی سے
حضرت سلطان دنیا و دیں حضرت خواجہ قطب الدین قدس اللہ
سرہ العزیز کی زیارت کے لئے جاتے تھے جسوقت سواری مبارک
مینار کے متصل جو کہ روضہ منورہ سے ڈیڑھ کوس کے فاصلہ پر
واقع ہے پہونچی فرمایا کہ پالکی کو جلدی نیچے رکھو کہاروں نے پالکی
درمیان میں رکھدی آنحضرت پالکی سے نکلکر پیدل روانہ ہو
یہانتک کہ مزار شریف پر پہونچے آداب فاتحہ اور زیارت بجا
لاکر رخصت کیوقت روضہ شریف کے متصل ایک مسجد ہے
اور اسجگہ ایک زینہ ہے زینہ پہ کہڑے ہوکر پالکی منگائی اور سوار ہوکر
روانہ ہوے جو جگہ کہ مقرر تھی نزول فرمایا اسوقت باریافتگان حضور نے
عرض کیا کہ مینار سے آتے وقت پاپیادہ ہونا اور زینہ سے رخصت
کے وقت سوار ہونا حکمت سے خالی نہ ہوگا سبب اس کا یہ ہے کہ
پہلی مرتبہ اس اختر فلک سروری اور اس خورشید سپہر برتری نے
اس فقیر پر کرم مبذول فرمایا اور استقبال کیے واسطے تشریف
لائے تھے میں ادب کے لحاظ سے بہت جلد ہمرکاب سعادت
ہوا تھا اور جس وقت کہ ظاہری طور پر روضہ منورہ کی
زیارت سے سعادت حاصل کرکے میں رخصت ہوا حکم ہوا
کہ اے میرے بیٹے میری خوشی اسی میں ہے کہ تم یہیں سے سوار
ہو جاؤ الامر فوق الادب لہذا خلاف حکم اقدس کے نہیں
کرسکتا تھا حکم بجالایا اور ورنہ مجھکو طاقت اتنی بے ادبی
کی معلوم ہے۔
الحمد للہ علی ذالک غلام محمد سرہندی درویش کی زبانی
**نقل ہے** کہ زمانہ حال میں قدوۃ الواصلین زبدۃ المحققین
عبدالملک شتاریہ کہ جو فرید ثانی قدس سرہ فرزندوں
سے تھے حضرت پیر دستگیر کے ساتھ بے انتہا محبت رکھتے تھے

وا انشفاق کہ مافوق البیانست بید انستند روزے از راہ
مہربانی اجازت بخواندن سورہ اخلاص فرمودند حضرت پیر
دستگیر التماس کردند کہ از خواندن ایں چہ حد حصول کمال
بظہور می آید فرمودند کہ در حین مواظبت یکروز بر من تجلی
شدہ بود حضرت پیردستگیر فرمودند کہ مولانا و مرشدنا حضرت
مرشد آفاق بخواندن سورہ اخلاص امر کردہ بودند دراں ایام
بعدد ہر حرف بر من تجلیات ذاتی متجلی میشد از استماع
ایں سخن قدوۃ الواصلین عبد الملک قدس سرہ بخوشی
وبشاشت تمام بکنار گرفتند و بسیار تحسین فرمودند و شکر
ایزد بجا آوردند الحمد للہ علے ذالک **نقل است**
عابد معمار وشیدو جی کہتری متوطن قصبہ انبالہ و ہر دو طالب
و مرید حضرت پیردستگیر بودند برسوخ و اعتقاد کمال وانستند
افلاس ظاہری بر آنہا مستولی گردید ہیچ استطاعت نماند
روزے از تنگی معاش خود پیش حضرت پیردستگیر اظہار نمودند
کہ از فاقہ کشی طاقت طاق گشتہ و دیگر تاب فاقہ نداریم
آنحضرت برائے معمار ارشاد فرمودند کہ عزیمت و نقش
اسم یا باسط نوشتہ بدہند و ارشاد کردند کہ ایں اسم را بر لب
دریا نشستہ چندیں بار مواظبت میکردہ باشند و آنچہ
در حین مواظبت ایں عمل عظیم از قسم جواہر و مروارید
و زر و نقرہ بنظر آید بر آں التفات ننماید تا کہ مدت عمل
منقضی گردد واگر احیاناً التفات خواہی شد از آں جواہر ایں
نقش اعظم ہم بدست نخواہد ماند و بار نادم و پشیمان
خواہی شد و من ہم از آستانہ خود بیرون خواہم راند القصہ
عابد معمار مذکور بر لب دریا نشستہ عزیمت خواندن گرفت
روز سوم می بیند کہ ازیں کنارا تا کنار دیگر دریا از جواہر مروارید
بیش قیمت جاری و روانست معمار کم حوصلہ ارشاد مرشد را
بالکل فراموش ساختہ بطمع دنیوی مقید گشتہ ہر چند
کہ توانست از زر و جواہر کیسہ ہائے خود پر کردہ بخانہ آمدہ
دست بکیسہ کرد ازاں جواہر ہیچ نیافتہ و آں نقش ہم نماند

ایک روز از راہ مہربانی سورہ اخلاص پڑھنے کی اجازت
فرمائی حضرت پیردستگیر نے التماس کیا کہ اسکے پڑھنے سے کس
درجہ کمال کا ظہور ہوگا فرمایا کہ مواظبت کیوقت ایک روز
مجھپر تجلی ہوئی حضرت پیردستگیر نے فرمایا کہ مولانا مرشدنا حضرت
مرشد آفاق نے سورہ اخلاص کے پڑھنے کا حکم فرمایا تھا اُن
دنوں اس کا ہر ایک حرف مجھپر ذاتی تجلیات کیساتھ روشن
ہوتا تھا اس بات کے سننے سے مجھکو قدوۃ الواصلین عبد الملک
قدس سرہٗ نے خوشی اور بشاشت تمام کیساتھ
بغل میں پکڑا اور بہت تعریف کی اور خدا کا شکر
بجالائے الحمد للہ علیٰ ذالک **نقل ہے** عابد معمار و شیدو جی
کہتری کہ ساکنان قصبہ انبالہ اور دونوں طالب اور مرید
حضرت پیردستگیر کے بڑے رسوخ اور اعتقاد کمال رکھتے تھے
افلاس ظاہری اُنپر غالب ہوا یہانتک کہ کچھ طاقت باقی
نرہی ایکروز اپنی تنگی خود حضرت پیردستگیر کے سامنے اظہار
کیا کہ فاقہ کشی سے طاقت طاق ہوئی اور اب فاقہ کی تاب
ہم نہیں رکھتے ہیں آنحضرت نے معمار کے واسطے ارشاد فرمایا
کہ عزیمت اور نقش اسم یا باسط لکھکر دیں اور حکم کیا کہ اس
اسم کو دریا کے کنارے بیٹھکر چند مرتبہ مواظبت کی جاوے
اور جو کچھ اس عمل عظیم کی مواظبت کے وقت جواہرات مروارید
و زر و نقرہ کی قسم سے نظر آوے اُسپر توجہ نکریا یہانتک کہ
مدت عمل کی گذر جاوے اور احیاناً اگر توجہ کریگا وہ جواہر
اور یہ نقش عظیم تیرے ہاتھ میں رہیگا اور تو نہایت شرمندہ
اور پریشان ہوگا اور میں بھی اپنے آستانہ سے نکالدونگا
القصہ عابد معمار مذکور نے دریا کے کنارے بیٹھکر عزیمت
پڑھنا شروع کیا تیسرے روز دیکھتا ہو کہ دریا کے اس کنارے
سے دوسرے کنارے تک بیش قیمت جواہر اور مروارید بکثرت ہیں معمار
کم حوصلہ نے مرشد کے حکم کو بالکل فراموش کردیا اور دنیاوی طمع
میں مقید ہوکر زر و جواہر سے اپنی جیبیں بھر کیں گھر میں آکر جو
ہاتھ جیب میں ڈالا اُن جواہرات میں سے کچھ نہ پایا اور وہ

بعد معاینہ این معاملہ خاک برسر کردن گرفت با چشم گریان
وسینہ بریان افتان وخیزان پیش حضرت پیر دستگیر رسید
ومیگریست وجرات عرض احوال خود نداشت حضرت پیر
دستگیر فرمودند چرا می نالی آنچہ ازان دریا محیط آوردہ کجاست
بمن بنما عرض کرد ہرچہ آوردہ بودم نیافتم فرمودند آن نقش
بیار عرض کرد آن ہم نماند فرمودند این بے حمیت را ازینجا
برارند بعدہ چون الحاح وزاری بسیار کردند فرمودند
کہ تو قدر این دولت عظمی ندانستی بجلدی دران دریا
دست انداختی ہنوز مالک آن شے نشدہ بودی وقتیکہ
موکلات مسخر میشدند دریا از تو میبود فی الحال آن چیز
میسر شدن دشوار است لیکن از ماکولات ومشروبات
حاجت مند نخواہی ماند تمام عمر بآسودگی گذرانید وبہیچ جا
کمتری ہم غربت اسم یا بدوح امر شدہ بود ازان ہم
تنگی حوصلہ بظہور آمد اما حصول جمعیت شد الحمد للہ علی
ذالک **نقل است** بزبانی دانشمند عالی قدر علامہ
دہر مصر شکر کہ از طالبان وندیمان ومحرم اسرار آنحضرت بود
روزے زمینداران دیہے ہفت سبد زردک بطریق
نیاز پیش حضرت پیر دستگیر آوردند ارشاد کردند کہ کسی تراشیدہ
بدہد درویشان تراشیدہ میدادند وخود نوشجان میفرمودند
حتی کہ قریب چہار سبد خالی شدند درین ضمن فقیر
یعنی مصر شکر برائے زیارت رفتہ حاضر شدم این حال
معاینہ کردہ بدرویشان اشارت کردم تا سبدہا را از
روبرو بردارند وبآواز بلند عرض کردم کہ حضرت در کدام
خیال مستغرق اند ہوشیار شدہ زردک از دست
بینداختند وفرمودند کہ اے مصر شکر بر وقت رسیدی
کہ آگاہ کردی والا از ہزار من ہم صبرے نبود وبسا
تحسین ہا فرمودند واللہ اعلم بالصواب۔
**نقل است** شخصے بخاطر خود قرار داد کہ فی الحال
موسم خربوزہ نیست اگر حضرت پیر دستگیر بخوردن ما خربوزہ

نقش بھی نہ رہا اس معاملے کے دیکھتے ہی سر پر خاک اڑانی
شروع کی چشم گریاں سینہ بریاں گرتا پڑتا ہوا حضرت پیر دستگیر
کے پاس پہونچا روتا تہا اور اپنے حال کے عرض کی جرأت نہ رکھتا
تھا حضرت پیر دستگیر نے فرمایا تو کیوں روتا ہے جو کچھ اس دریا
محیط سے لایا ہی مجھکو دکھلا عرض کیا کہ جو کچھ میں لایا تھا
نہیں پایا فرمایا اس نقش کو عرض کیا وہ بھی نہیں رہا فرمایا
کہ اس بے حمیت کو اسجگہ سے نکالو اس کے بعد جب الحاح
وزاری بہت کی فرمایا کہ تو نے اسم عظیم کی دولت کی قدر نجانی
اور جلدی سے اس دریا میں تو نے ہاتھ ڈالا ابھی تو اس چیز کا
مالک نہیں ہوا تہا جسوقت کہ موکل مسخر ہوتے تو دریا کا مالک
ہو جاتا اب اس چیز کا ملنا دشوار ہے لیکن کہانے پینے سے
محتاج نہ رہیگا تمام عمر آسودگی میں گذریگی اور شیوجی کہتری
بھی اسم یا بدوح کا حکم ہوا تہا اوسکی بھی تنگی حوصلہ ظہور
میں آئی لیکن جمعیت حاصل ہوئی الحمد للہ علی ذالک
دانشمند عالیقدر علامہ دہر مصر شکر کی زبانی **نقل ہے**
جو کہ آنحضرت کے طالبان وندیمان اور محرم اسرار سے تھا
ایکروز کسی گانوں کے زمیندار سات ٹوکرے گاجروں کے
بطور نیاز کے حضرت پیر دستگیر کے سامنے لائے ارشاد فرمایا
کہ کوئی شخص چھیلکر دیوے درویش چھیل چھیل کر دیتے تھے
اور خود نوشجان فرماتے تھے یہانتک کہ قریب چار ٹوکرونکے
خالی ہو گئے اسی اثنا میں فقیر یعنی میں مصر شکر زیارت کے واسطے
حاضر ہوا اس حالت کو دیکھ کر درویشوں کو اشارہ کیا کہ
ٹوکرونکو سامنے سے اٹھالیں یعنی بلند آواز سے عرض کیا کہ
حضرت آپ کس خیال میں مستغرق ہیں ہوشیار ہوکر گاجر
ہاتھ سے ڈالدی اور فرمایا کہ اے مصر شکر تو اچھے وقت
پہونچا کہ تو نے خبردار کیا ورنہ ہزار من سے بھی صبر نہ ہوتا
اور بہت تعریف کی واللہ اعلم بالصواب۔
**نقل ہے** کہ ایک شخص نے دل میں ارادہ کیا کہ آجکل
خربوزہ کی موسم نہیں ہے اگر حضرت پیر دستگیر میرے کھانیکے لئے

مرحمت فرمایند ارادت می آرم و دست بیعت میدہم چوں
آنکس بحضور فایض النور رسید آنحضرت بار درویشان ندا
کردند کہ کسے ہست حاضران خدمت آواز دادند ہرچہ امر فرمودند
در فلاں طاق نصف خربوزہ گذاشتہ شدہ است آوردہ
بایں عزیز بدہد درویشے درون حجرہ از ہماں طاقیکہ اشارہ
شدہ بود نیم خربوزہ یافت آوردہ بآنکس بداد جمیع حضار
مجلس متحیر ماندند کہ بے موسم از کدام جا بہم رسید و آں شخص
کرامت آنحضرت را بدرجہ اتم معاینہ کردہ نادم شدہ بپای
مبارک افتاد و عذر تقصیرات خواستہ داخل سلک مریداں
آنجناب گردید الحمد للہ علیٰ ذالک

**نقل است** کہ در اوائل حال حضرت پیر دستگیر در
انہہٹہ بخدمت حضرت مرشد آفاق حاضر می بودند روزے
بخاطر مبارک آنحضرت تدبیر احداث باغچہ راہ یافتہ فرمودند
کہ اے میر انجیو زمینداران وچودہریان ایں دہہ قدرے
زمین بایں فقیر دادہ اند اگر اندکے دیگر بدہند میخواہم باغچہ
تیار سازیم امروز شما ہم ہمراہ بیائید تا پیش زمینداران رفتہ
طلب قطعہ زمینے بکنیم حضرت پیر دستگیر عرض کردند کہ
غلامم تابع امر ست پس رواں شدند دراں ہنگام زمینداران
بیرون دہہ قلبہ رانی میکردند حضرت مرشد آفاق و حضرت
پیر دستگیر بہر گردش قلبہ ہمراہ زمینداران آمد و شد داشتند
و بملائمت تمام میفرمودند کہ اے بابا پیش ازیں زمینے
کہ بما دادہ اند بسیار قلیل ست اگر اندکے دیگر برآں اضافہ
نمائید میخواہم کہ باغچہ تیار سازیم آں بدبختاں معذور از عقل
بدرشتی جواب دادند کہ اے معالی میخواہی کہ تمام دیہہ ما را
بتصرف خود آری آنحضرت بار دوسہ دفعہ ہمراہ قلبہ ہا
او شاں بمدارا پرداختند و بہ آرزو قطعہ زمینے میخواستند
چوں ایام نحوست و شامت برآنہا وارد بود دست
رو بر سینہ خود نہادہ بشوخی تمام جواب ناصواب دادند
آنحضرت قصد معاودت کردند میر انضا صاحب عرض نمودند

خربوزہ مرحمت فرماویں تو مرید ہوں اور دست بیعت کروں
جو وقت وہ شخص حضور فایض النور میں پہونچا آنحضرت نے درویشوں
کو آواز دی کہ کوئی ہی حاضران خدمت نے آواز دی کہ جو کچھ
حکم ہو فرمایا کہ فلاں طاق میں نصف خربوزہ رکھا ہوا ہے
اِس عزیز کو لاکر دیدو ایک درویش نے اُس طاق سے کہ جسکی
طرف اشارہ کیا تھا خربوزہ پایا لاکر اُس شخص کو دیدیا تمام
حاضرین مجلس تعجب میں رہ گئے کہ بے موسم کہاں سے بہم
پہنچا اور اُس شخص نے آنحضرت کی کرامت کو درجہ کمال کے
ساتھ معاینہ کیا اور شرمندہ ہو کر پانوں مبارک میں گرا
اور قصوروں کی معافی چاہی اور آنجناب کی زمرہ مریدان
میں داخل ہوا الحمد للہ علیٰ ذالک **نقل ہے** کہ شروع زمانہ
میں حضرت پیر دستگیر انہہٹہ حضرت مرشد آفاق کیخدمت میں
حاضر تھے ایکروز آنحضرت کی خاطر مبارک میں باغیچہ لگانیکا
فکر ہوا فرمایا کہ اے میر انجیو اس گانوں کے زمینداروں اور
چودہریوں نے اس فقیر کو کچھ زمین دی ہو اگر تھوڑی اور
دیدیں تو میں چاہتا ہوں کہ باغیچہ لگانوں آج تم بھی
ہمراہ چلو تاکہ زمینداران کے پاس جاکر قطعہ زمین طلب
کریں حضرت پیر دستگیر نے عرض کیا کہ غلام حکم کا تابع ہے
پس روانہ ہوئے اسوقت زمینداران گانوں کے باہر ہل
چلاتے تھے حضرت مرشد آفاق اور حضرت پیر دستگیر ہل کے ہر
چکر کی ساتھ زمینداران کی ہمراہ آتے جاتے تھے اور نہایت نرمی
سے فرماتے تھے کہ اے بابا اس سے قبل کہ ہم کو زمین دی ہے
بہت تھوڑی ہے اگر تھوڑی اور زیادہ کردو تو ہم چاہتے ہیں
کہ باغیچہ تیار کریں ان بدبختان نے سختی سے جواب دیا کہ اے
معالی آپ ہمارے تمام گانوں پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں آنحضرت
دو تین مرتبہ اُنکے ہلوں کی ہمراہ مدارات سے پھرتے تھے اور ایک
قطعہ زمین کا طلب کرتے تھے چونکہ اُنپر نحوست اور شامت
سوار تھی نہایت شوخی اور دلیری سے سخت جواب دیا آنحضرت
نے لوٹنے کا ارادہ کیا میر انضا صاحب نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ان بد

اگر حکم شود این بدکیشان را به اسفل السافلین بفرستیم و یا
همین زمان بدریائے قہر غرق سازم و ہستی ایشان را برباد
دہم حضرت مرشد آفاق در جواب آں ارشاد فرمودند
اے میر انجیو دانستہ بودم کہ شما از درویشی بہرہ وافی
برداشتہ باشید لیکن معلوم شد کہ ہنوز ایں چنیں نفسانیت
باقی ست حضرت پیر دستگیر لاچار قہر درویش برجان
درویش ضبط نمودہ خاموش ماندند بعد دیرے حضرت
مرشد آفاق فرمودند اے میر انجیو شما درین وقت مثل خواجہ
معین الدین وگنجشکر قدس اللہ سرہما ہستید از جذبہ
شما بیخ و بنیاد زمینداران برکندہ شد بعد دو سہ روز حضرت
پیر دستگیر رخصت یافتہ تشریف بدائرہ آوردند آتش قہر
چناں زبانہ زدہ بود کہ خانہ بخانہ زمینداران مذکور وبا
افتادہ مرگ گریبانگیر اوشاں گردید حتی کہ دروازہ ہائے
حویلی ہائے ایشاں بند افتادہ بماندند یعنی بخانہ ہر کسے کہ دہ
کس بودند یکے ہم جاں بر نشد و آنکہ پنج کس بودند ہر پنج
بمردند ہمیشہ متواتر و متوالی طائفہ طائفہ واصل جہنم گردیدند
چند کس از باقی ماندگان پیش حضرت مرشد آفاق آمدہ
بالحاح و زاری عذر تقصیرات نمودند آنحضرت در جواب
آنہا فرمودند کہ ایں تیغ غضب از جذبہ میر الصاحب
علم گردیدہ ہر کس کہ نزد اوشاں رفتہ عرض السلام
نماید زندہ می ماند و ازیں آفت اماں می یابد والا اختیار
دارد بعد وضوح ایں کلام قریب پنجاہ کس از باقیماندگان
افتاں و خیزاں قاصد دائرہ شریف گشتند چہل و ہشت
کس درمیان راہ فنا گشتند و دو کس رمق جان نبلا مشقت
بہ پناہ آستاں آں دودمان والا پیوستند بمجرد
معائنہ نظارہ جمال مبارک از خوف مرگ کلمہ طیبہ
بر زبان راندند و اسلام آوردند و مرید ایں خاندان
شدند حالا کہ در انبہٹہ زمینداران سکونت دارند از
اولاد ہماں دو کس ہستند الحمد للہ علی ذالک۔

ذاتوں کو اسفل السافلین میں روانہ کروں یا اسی وقت
قہر کے دریا میں غرق کروں اور انکو نیست و نابود کروں حضرت
مرشد آفاق نے اُنکے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اے
میر انجیو میں جانتا ہوں کہ تم کو فقیری سے حصہ کامل حاصل ہے
لیکن معلوم ہوا کہ ابھی تک نفسانیت باقی ہے حضرت
پیر دستگیر نے لاچار قہر درویش برجان درویش ضبط کر کے
خاموش ہوئے کچھ دیر کے بعد حضرت مرشد آفاق نے فرمایا
کہ اے میر انجیو تم اس وقت خواجہ معین الدین و گنجشکر قدس اللہ
سرہما کی مثل ہو تمہارے قہر سے زمینداروں کی جڑ و بنیاد
اکھڑ گئی حضرت پیر دستگیر دو تین روز کے بعد اجازت لیکر
دائرہ شریف تشریف لائے قہر کی آگ نے ایسا شعلہ لگایا
تھا کہ زمینداران مذکور کے گھر میں وبا پڑی اور ان کو موت
لاحق ہوئی یہانتک کہ مکانات کے دروازہ بند پڑے
رہ گئے یعنی جس گھر میں دس آدمی تھے ایک بھی باقی
نہ رہا اور اگر پانچ آدمی تھے پانچوں مر گئے ہمیشہ متواتر گروہ
گروہ جہنم میں گئے چند باقی ماندگان آدمیوں نے حضرت مرشد
آفاق کی خدمت عالیہ میں نہایت عجز و انکساری سے قصور
کی معافی چاہی آنحضرت نے اوسکے جواب میں فرمایا کہ یہ تلوار
میر الصاحب کے غصہ سے برانگیختہ ہے جو آدمی اُنکے پاس جا کر
سلام عرض کرے زندہ رہے اور اس آفت سے محفوظ ہے
وگرنہ اختیار ہے اس کلام کے ظاہر ہونیکے بعد
پچاس آدمی کے قریب لے افتاں و خیزاں حاضری دائرہ شریف
کا ارادہ کیا اڑتالیس آدمی راستہ میں مر گئے اور دو آدمی آستانہ
والا کی برکت سے زندہ رہے بفور ملاحظہ جمال مبارک
موت کے خوف سے کلمہ طیبہ پڑھا اور اسلام لائے اور
اس خاندان کے مرید ہوئے زمینداران کہ جو انبہٹہ شریف
میں رہتے ہیں اُن دو آدمی باقی ماندہ کی اولاد سے ہیں۔
الحمد للہ علی ذالک۔

**نقل است** در موسم درو زراعت فصل ربیع یک
میراسی تو نوران بجهت طلب بخشش وارد این ضلع گردیده
بقدمبوس حضرت پیر دستگیر سعادت اندوز شده آنحضرت
بعد استفسار حقیقت ارشاد کردند تا فراهم آوردن پنجهن
غله نان از سرکاری یافته باشد هرگاه پنجهن غله جمع نماید
نان سرکار موقوف داشته از نزد خود پخته بخورد میراسی کور
در اندک زمان غله فراوان جمع کرد و هرچه بدستش میرسید
علی التواتر بخانه میفرستاد و نان موافق معمول از کارخانه
سرکاری یافت مدتی برین منوال بگذشت روزے حضرت پیر
دستگیر از میراسی پرسیدند نان از سرکاری یابی یا از مال خود
میخوری عرض کرد غریب پرورا من تنها هستم و از تردد پختنی وغیره
عاری ام بتصدق فرق مبارک هزار در هزار عالم میخورد از انجمله
دعاگو نیز نان از سرکاری یابد و از همان قدر سیر و محظوظ می‌شود
دیگر احتیاج ندارد آنحضرت فرمودند مگر هنوز پنجهن غله فراهم نشده
عرض کرد که غله بسیار بتصدق آنحضرت بهم رسیده است فرمودند
که اقرار بآن قسم بود باید که این ایام بحساب آورده از روزیکه
غله پنجهن در قبضه تو آمده است از آن روز هرچه از سرکار خورده
باشی به عارضت کامل سید واجبیل واصل کرده اند واگر تغافل
خواهی کرد اختیار داری میراسی مفت [illegible] این امر سهل تصور کرده
بدل خود اندیشید که از لنگرخانه سرکار چندین هزار عالم [illegible]
خوار هستند اگر چند آثار غله از من نرسید چه پروا دارند در
رسانیدن غله توقف بمیان آورد همان شب دزدان بخانه
وے نقب زده صد و دو صد من غله و اشیا و اسباب
همگی اثاث البیت بدزدی بردند روز دیگر زن میراسی خبر
بشوهر خود فرستاد میراسی مذکور بحضور پرنور ماجرا بعرض
رسانید و گریه وزاری آغاز نهاد حضرت پیر دستگیر فرمودند
که تو از اقرار خود برگشته بودی جزا و سزا [illegible] یافتی
وزاری بسیار عرض کرد که تمامی خان ومان برباد رفت
اکنون زندگی هم بسر بردن محال می‌نماید فرمودند آنچه

**نقل ہے** کہ فصل ربیع کے کاٹنے کی موسم میں ایک قوال
ڈھلانہ لینے کی غرض سے اس ضلع میں وارد ہوا حضرت پیر
دستگیر کی قدمبوسی سے سعادت اندوز ہوا آنحضرت نے بعد
پرسش حالات ارشاد فرمایا کہ ڈھلانہ کے غلہ جمع ہونے تک
روٹی سرکار سے پاتا رہے اور جب غلہ مذکور جمع ہو جاوے تب
روٹی سرکار سے موقوف کرکے اپنے پاس سے کھاوے میراسی مذکور
نے تھوڑی دیر میں بہت غلہ جمع کیا اور جو کچھ اوسکو متواتر
ملتا تھا اپنے گھر بھیجتا تھا چنانچہ روٹی معمولا سرکار سے
پاتا رہا ایک مدت اسی طرح گذری ایک روز میراسی سے حضرت پیر
دستگیر نے پوچھا کہ ابتک تو سرکار سے روٹی پاتا ہے یا اپنے پاس
سے کھاتا ہے عرض کہ غریب پرور کرم گستر میں تنہا ہوں اور کھانا
پکانے کے تردد سے لاچار ہوں سر مبارک کے صدقہ سے ہزار آدمی
کھاتا ہے ان تمام میں نیازمند بھی سرکار سے روٹی پاتا ہے اور
اس سے سیر و محظوظ ہوتا ہے اور ضرورت نہیں ہوتی ہے
آنحضرت نے فرمایا کہ ابھی تک ڈھلانہ کا غلہ جمع نہیں ہوا ہے
عرض کیا کہ آنحضرت کے صدقہ سے بہت غلہ جمع ہو گیا ہے
فرمایا کہ تجھکو اسی قرار پر رہنا چاہئے تھا اور اس نامہ میں
جو حساب میں لایا اور جس روز سے ڈھلانہ کا غلہ تیرے قبضہ
میں آیا ہے تو نے اس روز سے جس قدر کھایا ہے نقد
کامل سید فاضل کے پاس پہنچا دے اور اگر سستی کریگا
اختیار ہے میراسی مفت خور نے اس بات کو معمولی سمجھکر
اپنے دل میں خیال کیا کہ حضور کے لنگر خانے میں اسقدر
روزی خوار آدمی ہیں اگر چند سیر غلہ مجھ سے نہ پہنچا تو کیا پروا ہے
غلہ پہنچایا نہیں تا بہ ترکی اسی رات کو اسکے گھر میں چوروں نے نقب دیکر
سو دو سو من غلہ و اشیا و تمام سامان و اثاث البیت چراکر
لے گئے دوسرے روز میراسی کی عورت نے اپنے شوہر کے پاس خبر
بھیجی میراسی مذکور نے تمام قصہ کو حضور انور میں عرض کیا
اور گریہ وزاری شروع کی حضرت پیر دستگیر نے فرمایا کہ تو
اپنے عہد سے پھر گیا تھا اسوجہ سے یہ عوض ملا پھر بہت

اقرار قرار یافتہ از ذمہ خود ادا سازد خدا کریم ست اشیا تو بتو
باز رساند میراسی حساب نمودہ چند انبار غلہ کہ زیادہ از
اجازت خوردہ بود حوالہ سید فاضل نمود اتفاقاً دزداں شب
دیگر بدستور معمول جائے براے دزدی رفتہ بودند بقدرت
الٰہی بینائی چشم شاں بالکل زائل گردید دزداں بایکدیگر تفحص
میکردند کہ از مایان بجناب کسے بزرگوار بے ادبی یا شوخی
بوقوع آمد و تقصیرے دیگر ہم بظہور نہ پیوستہ مگر دوشے
شب خانہ میراسی را شکستہ ایم آں قوم خیرات خور است
شاید درحق ما دعائے بد نمودہ باشد ہمہ کس بجان و دل
اقرار سازید اگر بصارت بدستور حاصل آید مال و اشیاء
آں میراسی را بخانہ وے باز رسانیم بمجرد ایں اقرار خالق
النور و الظلمات بدیدہ ہائے روشنائی بخشید دزداں
بموجب وعدہ ایفا کردند ہمہ اسباب و غلہ بخانہ میراسی شباشب
رسانیدہ در صحن انبار ساختند صبح کہ زن میراسی از خواب
غفلت دیدہ بکشاد می بیند کہ اسباب خانہ اش جملگی در میدان
انبار است بجلدی و سرعت تمام بشوہر خود مژدہ برسانید کہ
عجب حالت ست دیشب چناں بظہور آمد و امشب اینچنیں
بوقوع ہمہ بینندگان و شنوندگان تعجب و تحیرے دست داد و
دانستند کہ ایں ہمہ تصرفات ذات فائض البرکات بودہ
است میراسی ثناخواں و شاداں بحضور اقدس آمدہ تمامی ماجرا
بعرض رسانید و معتقد ایں جناب گردید الحمد للہ علیٰ ذالک

**نقل است** بزبانی چھجو خاں ساکن قصبہ کیتھل کہ مرید
و طالب ایں جناب بود روزے بقصد زیارت حضرت
پیر دستگیر رواں شدم در اثنا ر راہ بین سکھ نام برہمن کہ
از اخلاصمنداں ایں خاکسار بود ملاقی شد پرسید کہ کجا میروید
گفتم قصد زیارت پیر مرشد حقیقی دارم گفت من ہم خواہم
ہمراہ شما رفتہ عرض احوال خود بکنم و نیز فرزندے نبود آرزو
فرزند بخاطر داشت القصہ بجناب پیر دستگیر باتفاق یکدیگر رسیدیم
و سعادت اندوز گردیدیم پرسیدند کیست عرض کرد غلام

عاجزی و انکساری سے عرض کیا کہ تمام خاندان برباد ہوا اب
زندگی بسر کرنی مشکل معلوم ہوتی ہی فرمایا جو کچھ تجھ سے عہد ہوا
تھا تو اوسکو پورا کرے اللہ کریم ہے کہ پھر تیرا اسباب تیرے پاس
پہونچا دے میراسی نے جسقدر کہ غلہ بلا اجازت کہایا تھا حساب
کرکے سید فاضل کے سپرد کیا چور اتفاقاً دوسری رات کو ایک
جگہ چوری کرنے گئے تھے خدا کی قدرت سے انکی آنکھوں کی بینائی
بالکل جاتی رہی چور آپس میں جستجو کرتے تھے کہ ہم سے کسی بزرگ
کی بے ادبی و شوخی نہیں ہوئی اور نہ کوئی قصور ہوا مگر کل رات
کو میراسی کے گھر میں نقب دیا تھا وہ قوم خیرات خور ہے
شاید ہمارے حق میں بددعا کی ہو اگر بینائی بدستور چاہتے ہو تو جان
و دل سے اقرار کرو کہ مال و اشیا میراسی کا اوسکے گھر پہنچا دیں
بفور اس اقرار کے اللہ تعالیٰ نے اونکی آنکھوں میں روشنی بخشی چوروں
نے وعدہ کو پورا کیا تمام اسباب و غلہ میراسی کا راتوں رات
پہونچا کر صحن میں ڈھیر لگایا جبکہ میراسی کی عورت صبح کو سوتی اٹھی
کیا دیکھتی ہی کہ اوسکے گھر کے تمام سامان کا ڈھیر میدان میں ہے
بہت جلد اپنے خاوند کو خوشخبری دی کہ عجب حالت ہی کہ کل
ایسا ظہور ہوا اور آج رات ایسے وقوع ہوا تمام دیکھنے والوں اور سننے
والوں کو بہت حیرت ہوئی جانا کہ تمام ذات فائض البرکات کے تصرفات
ہوئے ہیں میراسی نے ثناخواں و شاداں حضور پرنور میں آکر واقعہ عرض کیا
اور اس درگاہ کا معتقد ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

چھجو خاں ساکن قصبہ کیتھل کی زبانی **نقل ہے**
کہ جو مرید و طالب اس درگاہ کا تھا کہ میں حضرت پیر دستگیر کی قدمبوسی
کے ارادہ سے روانہ ہوا راستہ میں بین سکھ برہمن کہ اس نیازمند کے
مخلصان سے تھا ملاقی ہوا اوسنے پوچھا کہ کہاں جاتے ہو میں نے
کہا پیر مرشد حقیقی کی زیارت کے لیے قصد رکھتا ہوں
اس نے کہا کہ میں بھی چاہتا ہوں کہ تمہارے ساتھ جاکر اپنے حالات عرض
کروں اس کے کوئی لڑکا نہ تھا دل میں فرزند کی آرزو رکھتا
تھا حاصل کلام پیر دستگیر کی درگاہ میں ہم سب متفق ہوکر پہونچکر
سعادت اندوز ہوئے دریافت فرمایا کون ہی عرض کیا کہ غلام

چہجو خانست فرمودند دیگر کیست عرض کردم بنی سکہ برہمن
از اخلاص مندان غلام برائے حصول سعادت و عرض
احوال خود بہ اینجناب رسیدہ است حکم بنشینید درین
اثنا بخاطر برہمن بگذشت کہ برائے تولد فرزند و بقائے
وے عرض باید کرد کہ دعا فرمایند تا حضرت عزت استجابت
نمودہ فرزند ارجمند کرامت فرماید حضرت پیر دستگیر از صفائی
باطن بر خطرۂ خاطرش عبور فرمودہ ارشاد کردند کہ بنی سکہ
پسر بخشیدن کار ما نیست اینچنین کارہا محض بہ ارادت
اللہ موقوف اند لیکن چوں بخانۂ شما از فضل او سبحانہ پسرے
متولد شود مژدہ و خوشخبری بفقیر ہم خواہند رسانید تا تسلی
خاطر حاصل آید بنی سکہ میگفت چوں از جناب عالی مرخص
شدہ بخانۂ خود رفتم وقت نیم روز بود ہماں روز نطفہ برحم
زوجہ اش قرار گرفت و بعد انقضاء مدت حمل پسرے تولد شد
حسین او جہت شکرانہ آں بست و پنج روپیہ نقد و یک مقولہ
ہندی ایجاد طبع خود تصنیف نمودہ نیاز آنحضرت پیشکش
بردم وقتیکہ بحضور انور رسیدم عرض کردم کہ از برکت انفاس
متبرکہ بخانہ غلام فرزندے تولد گردیدہ ایں قدر نقد و یک
مصرعہ ہندی تصنیف نمودہ نیاز آوردہ ام فرمودند مقولہ را
بیان باید کرد عرض کردم مصرعہ۔ بھیکہ چرن کی دہور انجن
کروں تو بنی سکہ + بجناب والا پسند افتاد و بسیار آفرین
و تحسین نمودند فرمودند کہ در صلہ ایں مصرعہ نقد را بشما معاف
کردیم بعدہ از روئے تمام عرض کردم کہ نوازش و سرفرازی
غلام در قبول فرمودن نیاز ست قبول گردید و مولود بعمر برخوردار
و بسیار قابل و ہوشیار شد الحمد للہ علی ذلک۔

**نقل است** متصل قصبہ سامانہ ساحرے در علم
سحر سر بعیوق کشیدہ و در عہد خویش ہم فن سامری بود
بسوئے ہر کس کہ بنظر غضب میدید ہماں ساعت ویرا
درد جگر عارض می شد و بلا اہمال جان بجان آفریں می سپرد
و جلب قلب خلائق چناں میکرد کہ بغیر وے بسوئے دیگرے

چہجو خاں ہو فرمایا اور کون ہے میں نے عرض کیا کہ غلام کے
مخلصان سے برہمن بنی سکہ ہے غلام حصول سعادت اور
اپنے حالات عرض کرنیکے لئے اس درگاہ میں آیا ہے حکم ہوا کہ
کہ بیٹھو اسی اثنا میں برہمن کے دلمیں خیال ہوا کہ پیدا ہونے
اور زندہ رہنے فرزند کی بابت عرض کرنا چاہئے کہ دعا کریں
تاکہ اللہ تعالیٰ قبول کرکے فرزند ارجمند عطا فرمائے حضرت پیر
دستگیر نے صفائی قلب سے اسکے دل کے خطرہ پر خبردار ہوکر
ارشاد فرمایا کہ بنی سکہ فرزند دینا ہمارا کام نہیں ہے ایسے کام
اللہ تعالیٰ کے ارادہ پر موقوف ہیں لیکن اسکے فضل سے جبکہ
تمہارے گھر میں کوئی لڑکا پیدا ہو فقیر کو بھی خوشخبری دیں تاکہ
دلجمعی حاصل ہو بنی سکہ کہتا تہا کہ جب درگاہ عالی سے رخصت
ہوکر اپنے گھر گیا اوسی روز دوپہر کو اوسکی زوجہ کے رحم میں
نطفہ نے قرار پکڑا اور مدت حمل گذرنیکے بعد حسین و خوب
صورت لڑکا پیدا ہوا اسکے شکریہ میں پچیس روپیہ نقد اور
ایک مقولہ ہندی طبعزاد تصنیف کرکے آنحضرت کی خدمت عالی
میں لے گیا جبکہ حضور انور میں پہونچا میں نے عرض کیا کہ حضور کی
دعا کی برکت سے غلام کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے میں روپیہ
اور ایک مصرعہ ہندی خود تصنیف کردہ نیاز لایا ہوں فرمایا کہ
اپنا کلام بیان کرو میں نے عرض کیا مصرعہ۔ بھیکہ چرن کی دہوم انجن
کروں تو بنی سکہ + جناب والا کو پسند ہوا اور بہت آفرین و
تحسین کی اور فرمایا کہ اس مصرعہ کے انعام میں ہم نے تجھکو نقد
معاف کیا پھر میں نے بہت آرزو سے عرض کیا کہ غلام کے حق میں
سرفرازی نیاز کے قبول فرمانے میں ہے قبول ہوئی اور لڑکا
اپنی عمر سے برخوردار اور بہت ہوشیار اور قابل ہوا الحمد للہ علی ذلک

**نقل ہے** کہ قصبہ کے سامانہ کے متصل ایک جادوگر علم
سحر میں کامل تھا اور اپنے زمانہ میں سامری کے ہم پلہ تھا جس
آدمی کی طرف غصہ سے دیکھتا تھا اوسیوقت اوس آدمی کے
درد جگر عارض ہوتا تہا اور بلا تامل مرتا تہا اور مخلوق کے دل کو
ایسا کھینچتا تہا کہ ماسوا اوسکے دوسرے کی طرف راغب نہیں ہوتے

مائل نمی شدند روزے حضرت پیر دستگیر در قصبہ مذکور تشریف
ارزانی فرمودہ بودند مردم سکنہ آنجا از وضیع و شریف ہمہ بجد منت
آنحضرت حاضر گشتند و نزد ساحر بہ نسبت روزہا سابق کم
کسے رفتہ باشد آں مردود متعجب ماند کہ امروز چہ واقعہ پیش آمد
کسے از جنس بشر پیش من نیامد موجب چیست چوں تشریف
فرمودن حضرت پیر دستگیر اطلاع یافت گفت امروز اینچنین
شخص کدام است کہ خلایق از ما دل برداشتہ رجوع بسوئے
وے آوردہ اند او را باید دید و امتحان کمال وے باید گرفت
داعیہ عناد در باطن خود مستحکم نمودہ بجناب آنحضرت حاضر شد
و اظہار اشتیاق خود عرض کرد آنحضرت از بسکہ طبع کریم داشتند
بحال وے بسیار شفقت و عاطفت نمودہ فرمودند کہ فقیر
از مدتے مشتاق دیدار شما بود الحمد للہ کہ امروز میسر آمد و از
ہر باب سخن میراندند دریں اثنا ساحر عرض کرد کہ از مدتے
بخاطر داشتم از آنحضرت یاد آلہی بیاموزم در جواب ارشاد
کردند کہ شما خود وجود کامل ہستید احتیاج ندارد کہ ازیں فقیر
بے بضاعت ایں قسم طلب بخاطر دارند بار دیگر بعجز عرض کرد
کہ آرزوئے ایں عاجز ہمین ست کہ ازیں درگاہ محروم باز نگردد
البتہ نوازش فرمایند آخر بگوشہ نشستہ بر تعلیم و تلقین وے ہر چہ
مناسب حال او بود شروع کردند ہر اسمے و ہر ذکرے کہ ارشاد
میکردند آں ملحد مے گفت کہ ایں ورد من ست و پیش ازیں
یاد دارم آخر الامر حضرت پیر دستگیر برہم شدہ یک طپانچہ برو
وے زدہ فرمودند اے منافق باز از من چہ می طلبی آں ساحر
غیور کہ بر سحر خود مغرور بود بد مزاج شد و گفت اے بابا خوب
کردی کہ تپانچہ بر رویم زدی نتیجہ اش ہم بہ بینی و فہمی و از مجلس
برخاستہ و بسحر و ساحری بپرداخت بعد دیرے در ہماں روز
خبط بمزاج مبارک کسل طبیعت عارض گردید ہر چند مردم
عرض میکردند کہ ایں ہمہ باعث شرارت و فساد آں شر
الناس ست رد سحر باید خواند لیکن بخاطر مبارک ایں
سخن پذیرا نمی شد حتی کہ علالت صعب رونمود و از [illegible]

ایک روز حضرت پیر دستگیر قصبہ مذکور میں تشریف لیگئے تھے
اوسجگہ کے تمام ادنےٰ و اعلیٰ آدمی آنحضرت کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور بہ نسبت اور دنوں کے آدمی ساحر کے پاس
کم گئے وہ مردود متعجب ہوا کہ آج کیا واقعہ پیش آیا کہ میرے پاس
کوئی آدمی نہیں آیا کیا سبب ہے جبکہ اُسنے حضرت پیر دستگیر کے
تشریف لانے سے اطلاع پائی کہا آج ایسا کون شخص آیا ہے
کہ مخلوق کے دل کو مجھ سے برداشتہ کر کے اپنی طرف رجوع کیا
ہے اونکو دیکھنا چاہیے اور اُن کے کمالات کا امتحان لینا چاہیے
اپنے دل میں عناد کا ارادہ پختہ کر کے آنحضرت کی درگاہ میں حاضر
ہوا اور اپنے اشتیاق کا اظہار کیا آنحضرت بہت کریم طبع تھے
اُسپر عنایت و مہربانی کر کے فرمایا کہ فقیر بھی تمہاری صورت کا
مشتاق تھا الحمد للہ کہ آج میسر ہوئی ہر طرح سے باتیں کرتے
تھے اسی اثنا میں جادوگر نے عرض کیا کہ مدت سے میرے دل میں
آرزو ہے کہ حضرت سے یاد الٰہی کا طریقہ سیکھوں اُسکے جواب میں
ارشاد فرمایا کہ تم تو خود کامل ہو ضرورت نہیں ہے کہ تم اس
فقیر کم مایہ سے اس قسم کے دل میں خواہش رکھو پھر عاجزی سے
عرض کیا کہ اس خاکسار کی یہی آرزو ہے کہ اس درگاہ سے
محروم واپس نہ ہوں نوازش و عنایت فرماویں آخر کار گوشہ میں
بیٹھکر اُسکے مناسب حال تعلیم و تلقین شروع کی جس اسم اور جس
ذکر کا ارشاد کرتے تھے وہ بد دین کہتا تھا کہ یہ میرا وظیفہ ہے اور
مجھکو اس سے پہلے یاد ہے آخر الامر حضرت پیر دستگیر نے غصہ ہو کر
ایک طمانچہ اسکے منھ پر مار کر فرمایا کہ اے منافق پھر مجھسے تو کیا
طلب کرتا ہے وہ جادوگر کہ اپنے سحر میں مغرور تھا برہم ہوا اور
کہا کہ اے بابا بہت اچھا کیا کہ میرے منھ پر طمانچہ مارا اوسکا
نتیجہ دیتا ہوں اور خوب سمجھتا ہوں مجلس سے اُٹھکر جادوگری
میں مشغول ہوا اُسی روز کچھ دیر کے بعد مزاج مبارک میں
کسل پیدا ہوا ہر چند آدمیوں نے عرض کیا کہ یہ تمام شرارت
اُس شر الناس کی ہے جادو کو رد کرنا چاہیے لیکن یہ بات
خاطر مبارک میں مؤثر نہ ہوئی حتیٰ کہ بڑی علالت ہو گئی اور

وسکنات ہم معطل شدند روزے بقدوۃ الواصلین سید
غلام علی قدس سرہٗ کہ برادر دینی آنحضرت بودند امر شد کہ ایشان
اقتدا نمایند و دیگر درویشان مقتدی باشند بعد از نماز برائے صحت
فقیر از درگاہ شافع حقیقی دعائے شفا خواہند درویشان آمین
بگویند ہمچناں کردند ہماں ساعت شفا عاجل و حاصل شد و
ہمانروز بجگر آں ساحر کافر درد صعب پیدا شد و ہماں درد
فی النار والسقر دوید و اسفل السافلین خزید الحمد للہ علیٰ ذالک

**نقل است** سید شرف جہاں ساکن سامانہ از مریداں
خاص آنحضرت بود چہل بیگہ زمین در وجہ مدد معاش از طرف
بادشاہ انعام داشت درضمن زمین مذکور با زمینداران موافقت
ومرافقت نمودہ قریب سی صد بیگہ پختہ زمین دیگر شامل حال زمین
مذکور نمودہ و تمامی قطعات را ہمہ خود قرار دادہ متصرف می بود
اتفاقاً قانونگوئے مدعی پیدا شد پیش حاکم ظاہر کرد کہ فلاں
کس را از روئے سند درگاہے چہل بیگہ زمین معاف است
داد از بیخبری اہلکاران سرکار با زمینداران درخوردہ و ملحق
شدہ سہ صد بیگہ زمین پختہ بتصرف خود دارد و محال خالصہ را
ہمہ قرار میدہد اراضی مذکورہ را بجریب کشیدہ بہ پیمایش در
آوردہ چہل بیگہ گذاشتہ افزونی را ضبط سرکار فرمایند و محصول
تغلبی را کہ سالہا خوردہ است از وے طلب سازند از استماع
این سخن حاکم وقت با ایشان مواخذہ در پیش کرد دریں صورت
ہیچ وجہ رہائی و مخلصی خود از مشکلات تصور نمودہ اقبال و
خیزاں بجناب حضرت پیر دستگیر رسیدہ صورت حال بعرض
رسانید کہ چہل بیگہ زمین از روئے پروانہ معافی بصیغہ
مدد معاش مقرر است بسبب وابستگان کثیر کہ از آمدنی
قلیل قوت بسر نمی شد بطمع دنیاوی کارسازی نمودہ سہ
صد بیگہ زمین دیگر بالائے درضمیمہ زمین مذکور داخل کردہ
تا سالہا غلہ محصول آنجا را متصرف ماندہ ام اکنوں قانونگو
مدعی برخواستہ پیش حاکم وقت تقریر نمودہ حاکم را بغضب
آوردہ اراضی خود باز یافت خواہد شد لیکن محصول چندیں

حرکت وغیرہ کرنے سے معذور ہوئے ایک روز قدوۃ الواصلین
سید غلام علی کو کہ آنحضرت کے اسلامی بھائی تھے حکم ہوا کہ وہ اقتدا
کریں اور درویش مقتدی ہوں بعد نماز فقیر کیلئے دعائے صحت
شافی مطلق سے کرو اور درویش آمین کہیں ایسا ہی کیا چنانچہ
اُسی وقت شفا ہوگئی اور اُسی روز اُس جادوگر کافر کے
جگر میں درد ہوا اور اسی درد میں فی النار والسقر ہوا اور اسفل
السافلین میں داخل ہوا الحمد للہ علےٰ ذالک۔

**نقل ہے** سید شرف جہاں ساکن سامانہ کہ جو آنحضرت
کے خاص مریدان سے تھے بادشاہ کی طرف سے چالیس بیگہ
زمین مدد معاش کیلئے بطور انعام کے رکھتے تھے زمینداران
کیساتھ زمین کے درمیان دوستی وموافقت کرکے قریب تین سو
بیگہ پختہ زمین شامل کرکے تمام قطعہ کو اپنی ملکیت کرکے تصرف
کرتے تھے اتفاقاً ایک مدعی قانونگو پیدا ہوا حاکم سے یہ ظاہر
کیا کہ فلاں آدمی کو از روئے مہر بادشاہی چالیس بیگہ زمین
معاف ہے اس نے سرکار کی اہلکاران بیخبری سے زمینداران
کے ساتھ موافقت کرکے تین سو بیگہ پختہ زمین اپنے تصرف
میں لے آیا ہے اور محال خالصہ کو اپنی مملوکہ قرار دیتا ہے لہذا
زمین مذکورہ کو جریب سے پیمایش کرکے چالیس بیگہ چھوڑ کر جو
اور زیادہ کو سرکار ضبط کرے اور ناجائز آمدنی کو کہ مدت سے
کھاتا ہے اس سے طلب کی جاوے اس کلام کے سننے سے حاکم وقت
نے اُنسے مواخذہ کیا اس صورت میں کسی طرح سے اپنی خلاصی اور
رہائی مشکلات سے تصور کرکے گرتا پڑتا حضرت پیر دستگیر
کی درگاہ میں پہونچکر واقعہ کو عرض کیا کہ زمین چالیس بیگہ
از روئے پروانہ معافی کے مدد معاش کے صلہ پر مقرر ہے
متعلقین کے کثیر ہونیکی وجہ سے تھوڑی آمدنی سے روزی
بسر نہیں ہوتی تھی دنیا داران کی طرح مکاری سے کام لیکر
تین سو بیگہ زمین اور اس زمین میں شامل کرلی ہے مدت تک
اوسجگہ کے محصول کو تصرف میں رکھا ہے اب ایک قانونگو
نے مدعی ہوکر حاکم وقت کے سامنے بیان کیا اور حاکم کو برانگیختہ کیے

سالہا می طلبند و فقیر را آنچہ بتفاریق میسر شد بکفاف روز
مرہ بخرج آمد حالا طاقت کجا کہ از جواب آں عہدہ برآوام
شد حضرت پیر دستگیر فرمودند ایں معنی از احاطہ انصاف
بعید ست اگر در چہل بیگہ یکدو تا چہار بیگہ زمین در پیمایش
زیادہ برآید گنجایش دارد و ایں قدر تغلب آرد در
نمک ست در چہل بیگہ سی صد بیگہ زمین کجا ہضم شود سید
شرف جہاں عرض کرد کہ حالا بجز ذات مبارک دیگر پناہے
نیست آنچہ از روے راستی بود خیانت خود را ظاہر ساختہ ام
و در صورت کم توجہی غلام را در وطن جائے معلوم از روے
الطاف فرمودند کہ فردا چہار قطعہ خزف آب نارسیدہ
بیارند روز دویم سید شرف جہاں چہار قطعہ خزف گرفتہ
حاضر شد حضرت پیر دستگیر چیزے خواندہ برآں دم نمودہ
امر کردند کہ در چہار گوشہ زمین متصرفہ مذکورہ دفن بکن و برائے
پیمودن زمین حاکم را بر سر زمین بیار و پیمایش امین یا نایب
منظور ندارد تا کہ بار دیگر حجتے باقی نماند سید شرف جہاں آں
ہر چہار پارہ را در ہر چہار گوشہ زمین کہ سہ صد و چہل بیگہ
باشد دفن کردہ پیش حاکم آمدہ التماس کرد کہ ایشاں بر مسند
عدالت اجلاس دارند و قانونگوے با فقیر عداوت و
مخالفت دارد و از راہ خلاف نمائی و حسد بحضور کذب بہتان
عرض نماید و زمین ایں چنیں چیزے نیست کہ کسے پنہاں
و پوشیدہ نماید پیش نظر موجود ست خود بدولت تصدیعہ
فرمودہ یک نظر ملاحظہ نمودہ آنچہ حق ست احقاق آں فرمایند
عند اللہ موجب اجرا ست و اگر کسے امین یا متصدی دیگر
یا نایب خواہند فرستاد فقیر را زنہار منظور نیست چرا کہ
بغیر حضور ایشاں تسلی خاطر مبارک ہم نخواہد شد مبادا کہ آں کذاب
بر امین ہم تہمتے بہ بندد کہ چیزے رشوت گرفتہ کار سرکار
را برہم ساختہ ست لہذا تشریف بردن ایشاں اولے
است و امیدوار است کہ دروغگو و کاذب را بسزا رسانند
تا بار دیگر جاے حرف نماند حاکم خود سوار شدہ بر سر زمین

اپنی اراضی کو واپس لینا چاہتا ہے اور چند سال کا محصول طلب کرتے
ہیں اور فقیر کو جو کچھ متفرق طور پر وصول ہوا روزمرہ کے اخراجات میں خرچ
ہوتا رہا اب اتنی طاقت کہاں ہے کہ اوسکی ادائیگی کر سکوں حضرت پیر
دستگیر نے فرمایا یہ معنی انصاف سے بعید ہے اگر چالیس بیگہ میں دو چار بیگہ
زمین پیمایش میں زیادہ نکلے گنجایش رکھتا ہے اور اسقدر ظلم آٹے میں نمک
کی مانند ہے چالیس بیگہ میں تین سو بیگہ زمین کہاں ہضم ہو سکتی ہے سید
شرف جہاں نے عرض کیا کہ اب سوائے ذات مبارک کے اور پناہ
نہیں ہے جو کچھ سچا معاملہ تھا حضور میں اپنی خیانت کو میں نے
ظاہر کیا اور حضور کی کم توجہی میں غلام کا وطن میں ٹھکانا
معلوم ہے از روے الطاف کے فرمایا کہ کل کو چار ٹکڑے
ٹھیکرے آب نا رسیدہ کی لاؤ دوسرے روز سید شرف جہاں چار
ٹکڑے ٹھیکرے کے لیکر حاضر ہوا حضرت پیر دستگیر نے اسپر کچھ
پڑھکر دم کر کے حکم کیا کہ زمین متصرفہ مذکورہ کے چاروں کونوں میں
دفن کرو اور زمین کے ناپنے کے لئے حاکم کو زمین پر لاؤ اور امین
اور نایب کے ناپنے کو منظور نکرنا تاکہ کوئی اور حجت باقی نرہے
سید شرف جہاں نے ان چاروں ٹکڑوں کو زمین کے چار کونوں میں
دفن کیا حاکم کے سامنے آکر التماس کیا کہ آپ عدالت کی مسند
پر اجلاس رکھتے ہیں اور فقیر سے قانونگوے عداوت اور
مخالفت رکھتا ہے از روے خلاف و حسد کے حضور میں
جھوٹ بیان کیا اور زمین ایسی چیز نہیں کہ کسی پر پوشیدہ
رہے پیش نظر ہے آپ خود تکلیف فرما کر ملاحظہ کرکے جو کچھ حق
ہو اوسکو ثابت کریں باعث اجر کا ہے اگر کسی امین یا متصدی
یا نایب کو بھیجیں تو فقیر کو منظور نہیں کیونکہ بغیر حضور کے
اونکے دل مبارک کو تسلی نہو گی ایسا نہو کہ وہ جھوٹا امین پر
بھی بہتان لگائے کہ کچھ رشوت لیکر سرکار کے کام کو خراب
کیا ہے لہذا حضور کا تشریف لیجانا بہتر ہے اور میں امیدوار ہوں
کہ جھوٹے کو سزا دیں تاکہ پھر کبھی کوئی حرکت نکرے حاکم
نے خود سوار ہوکر زمین کے نزدیک جاکر ترتیب ڈالی خدا کی
قدرت سے تین سو چالیس بیگہ زمین کو فرشتوں نے ایسی

رفتہ جریب انداختند بقدرت الٰہی سیصد وچہل بیگہ زمین
را فرشتگان ارض وطلنا بہا چناں برکشیدند کہ ہمگی سی وپنج
بیگہ بہ پیمایش درآمد بار دویم برائے دفع شک باز جریب
انداختند ہماں سی وپنج بیگہ بود بار سویم ہم بجہتہ سہو حساب
ورفع ظن بہ پیمایش آوردند ازآنقدر زیادہ نشد تمامی عملہ
وفعلہ منفعل گردیدہ قانونگوے را زجر وتوبیخ نمودہ گوشمالی
واجبی دادند دریں اثنا رسید شرف جہاں مستغاثی شد
کہ از چندیں مدت پنج بیگہ زمین از روئے سند درگاہی
در سرکار خالصہ حقوق سادات داخل ماندہ امیدوارم
کہ متصل ہمیں قطعہ پیمودہ بدہند ومحصول گذشتہ را
بہر طور کہ مرضی شریف باشد بعمل آرند حاکم بالضافہ ہماں
زماں پنج بیگہ زمین دیگر پیمودہ داخل آں قطعہ نمودہ دادند
ہمچنیں از تصرفات آں اولیاء کامل بوجود آمد الحمد للہ علیٰ ذالک

**نقل است** بزبانی شیخ محمد درویش میگفت کہ
ہمشیرہ فقیر بحد بلوغ رسیدہ بود وبخانہ خود ہیچ استطاعت
نداشتم روزے مادرم گفت کہ من ضعیف ام وتو فقیری
وخواہر تو جوان شدہ وہمیشہ از مردم برادری دقرابتی داد
ستد رسوم شادی وغمی مربوط ماندہ والحال توفیق آں
ندا ریم اگر از لوازم ورسوم مذکور دیگر دانیم پس سرخروئی
در برادری معلوم ست دریں باب بجناب کرامت مآب
حضرت مرشد گذارش باید کرد تا چہ ارشاد فرمایند فقیر بجناب
حضرت پیر دستگیر از پاس ادب جرات سخن نیافت پیغام
از طرف والدہ خود بعرض رسانیدم فرمودند کہ دریں امر ہیچ
مرتکب تکلیفات اسباب دنیوی نباید شد رسوم شریعت
نبوی بجا باید آورد بر یک پیالہ شربت اکتفا نمودہ عقد نکاح
بسنت مسنون بجا آرند باز عرض کردم پیش ازیں با مردم برادری ایں
قسم رسم جاری ماندہ است وتمام عمر از آنہا در شادی وغمی بتقاضا
شرکت مردم خانہ را بشمار آوردہ حصہ خود را گرفتہ ایم اگر الحال
از رسوم سابق اغماض پیش نمایم موجب بے عزتی وجای الزام

گہنچی کہ کل بتیس بیگہ زمین پیمایش میں آئی شک کے رفع
کرنیکے لئے پھر دوبارہ جریب کو ڈالا وہی بتیس بیگہ ہوئی
تیسری مرتبہ پھر سہو حساب کی وجہہ سے اور بدگمانیکے رفع
کے لئے پیمایش کیا پھر بھی اُس سے زیادہ نہیں ہوئی تمام
کارندگان نے شرمندہ ہو کر قانونگوے کو برا بھلا کہکر
سزا دی اس اثنا میں سید شرف جہاں واعی ہوا کہ
اتنی مدت سے پانچ بیگہ زمین از روئے سند شاہی کے
سرکار میں حقوق خالصہ سادات عظام سے
داخل ہوئی میں امیدوار ہوں کہ اسی قطعہ کے متصل
پیمایش کرکے دیدو اور گذشتہ محصول کی بابت جس
طرح سے مرضی شریف ہو عمل کیا جاوے حاکم نے انصاف سے
اسی وقت پانچ بیگہ زمین اور پیمایش کرکے اُس قطعہ میں
داخل کردی ایسے واقعات اولیاء کامل کے تصرفات سے ظاہر
ہوتے ہیں الحمد للہ علیٰ ذالک **نقل** ہے شیخ محمد درویش کی
زبانی وہ کہتے تھے کہ فقیر کی ہمشیرہ بالغ ہوگئی اور ہمکو اوسکی
شادیکی طاقت نہیں ہے ایک روز میری والدہ نے کہا کہ میں ضعیف
ہوں اور تو فقیر ہے اور تیری بہن جوان ہوگئی اور ہمیشہ برادری کے
آدمیوں سے لینے دینے اور شادی اور غمی کی رسومات جاری ہیں
اسقدر ہمت نہیں ہے اور اگر لوازم اور رسوم مذکور سے اعراض کریں
پس برادری میں سرخروئی معلوم ہے اس بارے میں حضرت پیر
مرشد سے عرض کرنا چاہئے تا کہ کیا ارشاد فرماویں مجھکو بوجہ ادب
حضرت پیر دستگیر سے کلام کرنیکی دلیری نہوئی بلکہ اپنی والدہ کیطرف
سے پیغام عرض کیا فرمایا کہ ایسے کام میں اسباب دنیا اور تکلیف کو
اختیار نکرنا چاہئے شریعت نبوی کی شرائط پوری کرنی چاہئے
فقط ایک پیالہ شربت پر نکاح کرکے سنت بجالاؤ پھر میں نے
عرض کیا کہ اس سے پہلے اہل برادری سے اس قسم کا تعلق ہمیشہ
سے جاری رہا ہے شادی غمی میں تمام عمر تقاضا کرکے گھر کے
آدمی شمار کرکے اپنے حصہ لئے اگر ہم اب پچھلی رسومات سے
چشم پوشی کریں تو سبب بے عزتی ہے اور ضعیفہ پر الزام آویگا

بہر صعیفہ خواہد شد آنحضرت فرمودند البتہ پاس خاطر شما
ووالدہ شما عزیز تر است خبر دہید چیزے اسباب بخانہ شما
موجود ہم ہست عرض کردم کہ والدہ ظاہر کردہ بود کہ یک من
برنج و دہ آثار شکر سرخ و ہمین قدر روغن مہیا دارم فرمودند
روز عرسی معین نمایند و تمام برادری خود را بطلبند و بطرف
داماد گفتہ بفرستند کہ ہر قدر مردم ہمراہ خواستہ باشند
ہمراہ خود بیارند و شما وضو کردہ ہمانقدر جنس مذکور طعامی
پختہ چادر سفید بر سر آن انداختہ بدست خود بہر کدام برسانند
تا سہ روز طعام بوفور تمام بہ کشادہ پیشانی صرف نمایند و بعد
روز سیوم چادر بردارند این فقیر بموجب امر مرشد بخانہ خود
آمدہ بوالدہ خود مژدہ رسانیدم و برنج و شکر و روغن بسپرد
خود گرفتم و گفتم کہ ہر قدر منظور است مردم قربا و برادری وغیرہ
را دعوت و مہمانی نمودہ بطلبند و سرانجام شادی بخاطر خواہ
خود بکنند از ہمان روز در کار شادی شروع نمودہ شد تا سہ روز
طعام وافر بہر کس دادہ شد روز سیوم چون داماد رخصت شد
بوالدہ خود گفتم کہ الحال سہ روز تمام شدہ اند و از سہ روز
تا شب ہم طعام شب و روز مقید ماندم اکنون برا عضا ہم ماندگی
مستولی گردیدہ حالا میخواہم کہ برخیزم اگر ہوسے دیگر ہم بدل
ماندہ باشد آنرا نیز تمام نمایند و الا بعد ازین ہیچ نخواہد شد
والدہ گفت از برکت پیران ہمہ چیز بحسب دلخواہ سرانجام
یافت لیکن نیاز حضرت خاتون جنت فاطمۃ الزہرا کہ بر ہمہ
فرقہ اہل اسلام لازم است و نیز در امور شادی رسم است
کہ آنرا کنڈوری می نامند میخواہم کہ نیاز مذکور ہم بہ نیک زنان
بخورانم گفتم ہر چہ مطلوب است بگیر بلا در ہم ہر چہ خواستہ
دادم صد کس پاکدامن را دعوت نمودہ طعام سیر خورانید
بعد جمع خاطر چادر از بالا آن بر داشتم بجز نام خدا و رسول
زیر چادر ہیچ نبود الحمد للہ علی ذالک لطیفہ ۵۵ اسمعیل
عبید اللہ ساکن کہار استقبال قصبہ مذکور اولادی نداشت
بحسن اعتقاد نذر کرد کہ اگر بخانہ فرزند متولد شود و مہمانی روز

آنحضرت نے فرمایا کہ تمہاری اور تمہاری والدہ کی خاطر داری
منظور ہے مجھکو اطلاع دو کہ تمہارے گھر کچھ سامان بھی موجود ہے
جو کہ والدہ نے ظاہر کیا تھا وہ مینے عرض کیا کہ ایک من چانول
اور دس سیر شکر سرخ اور اسقدر ہی گھی موجود ہے فرمایا کہ شادی کا
دن مقرر کرو اور اپنی تمام برادری کو بلاؤ اور داماد کے پاس کہلا بھیجو
کہ جسقدر تم چاہو آدمی اپنے ہمراہ لاؤ اور تم وضو کرکے اس جنس
مذکور کا کھانا پکا کر سفید چادر اوسپر ڈالکر اپنے ہاتھ سے ہر ایک
آدمی کو دو تین روز تک کھانا بفراغت تمام خوشروئی سے خرچ
کرو اور تیسرے روز چادر کو اوسپر سے دور کرو مینے مرشد برحق کے
حکم کے بموجب اپنے گھر آکر والدہ کو خوشخبری سنائی اور
چانول اور شکر اور گھی اپنی سپردگی میں لیکر کہا کہ جسقدر منظور ہے
رشتہ داران و برادری وغیرہ کو دعوت و مہمانی کر کے طلب
کرو اور شادی خاطر خواہ کرو اسی روز سے شادی کا کام
شروع کیا گیا تین روز تک کھانا ہر آدمی کو وافر دیا گیا تیسرے
روز جب داماد رخصت ہوا اپنے والدہ سے کہا کہ اب تین روز
تمام ہوئے ہیں اور مینے تین رات دن تک برابر کھانا تقسیم
کیا اب میں تھک گیا ہوں چاہتا ہوں کہ اٹھوں اگر کوئی
اور خواہش دل میں باقی ہو اوسکو بھی تمام کرو وگرنہ اسکے
بعد کچھ نہیں ہوگا والدہ نے کہا کہ پیران عظام کی برکت سے
سب کام حسب دلخواہ ہوگیا لیکن حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی
الزہرا کی نیاز کہ تمام اہل اسلام پر لازم ہے اور نیز شادی میں
رسم ہے اوسکو کنڈوری کہتے ہیں میں چاہتی ہوں کہ نیاز مذکور بھی
نیک عورتوں کو کھلاؤں مینے کہا کہ جسقدر مطلوب ہے لو
والدہ نے جو کچھ طلب کیا مینے دیا حتی کہ سو نیک عورتوں کی
دعوت کر کے کہا کہ میں نے سیر کیا بعد جمع خاطر اوسپر سے چادر
اٹھالی چادر کے نیچے نام خدا اور نام رسول کے سوا کچھ بھی
نہ تھا الحمد للہ علی ذالک لطیفہ ۵۵ کہ عبید اللہ کہار نام استقبل
قصبہ مذکور کا رہنے والا اولاد نہیں رکھتا تھا حسن اعتقاد سے نیاز
حضرت کی کہ اگر گھر میں لڑکا پیدا ہو تو اوسپر نہ حضرت شاہ صاحب

بدروازه خانقاه حضرت شاه شرف بو علی قلندر قدس
سرهٔ برسانم و بغلامی این جناب بسپارم بقدرت الٰهی
بحسن اعتقادش بخانهٔ وے پسرے تولد شد بجا آورد ایفاء
وعده نموده و برآستانهٔ موصوف رسانید خادمان خانقاه
اورا پرورش کردند و شاه عنایت نام نهادند چون ترقی
یافت و بحد فهمید رسید غلبهٔ مستی و جذبه بر وطاری گشت
حتی که در حق هر کس از خیر و شر دعا میکرد مستجاب می شد و اثر
بد دعا از زبانش بمنزلهٔ سیف قاطع بود هماندم تاثیر میکرد و اسرار
مخفی بروی هویدا بود اتفاقاً از بخانه کهیری سادات وارد گشت
ازبسکه جذبه بمرتبهٔ اتم داشت کشف و کرامات خرق عادات
ظاهر میکرد و مردم سادات را بجز روشنی و درشتی نمی خواند و با
هر سید که سخن میکرد بجز مردود نمی گفت سادات بسیار تنگ
آمده بجناب حضرت پیر دستگیر عرض کردند که شاه عنایت
بدین قسم خوارق عادات دارد و بیحرمتی سادات هیچ
فروگذاشت نمی نماید و بغیر مردود کسے را نمی خواند آنحضرت
فرمودند که گاہے بجا ہم ملاقات باید کنانید اتفاقاً روزے
حضرت پیر دستگیر به کهیری سادات تشریف برده بودند
هنگام داخل شدن سواری مبارک شاه عنایت مذکور
از کوچه میگذشت سیدی دست وے گرفته روبرو نمود
آنحضرت دست وبرا گرفته بر سینه خود نهاده بگذاشتند
همه نعمت سلب گردید و شاه عنایت بحسرت زدگان
و مسکینان همراه رکاب سعادت روان شد وقت نزول
مکان منزلے دو ترتیب آنحضرت فرمودند اے شاه عنایت
ازبسکه خود را تنگ داشتی نگاه داشت اینچنین نعمت نکردی
و قدر آن نشناختی که در حق اولاد رسول زبان درازی
و بیحرمتی احسن دانستی اگر تو اینچنین ناشایستگی با سادات
عظام نمی کردی این همه با تو اینچنین سلوک نکردمے اکنون
بیاد الٰهی مشغول باش تا زنده بود بذکر و اشغال خود را مستعد
و از زمرهٔ سالکان و محققان و باصر مرشد برحق خاتمه بخیر گردید

بو علی قلندر قدس سرہ کی خانقاہ میں پہونچاؤں اور اس درگاہ
کی غلامی میں سپرد کروں اوس کے حسن اعتقاد سے خدا کے حکم
سے اوس کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا اوسے وعدہ پورا
کیا اور آستانہ موصوف پر پہونچایا خانقاہ کے خادمان نے
اسکو پرورش کیا اور شاہ عنایت نام رکھا جبکہ ترقی پائی
اور عقل کے درجہ کو پہونچے غلبہ مستی اور جذب اوپر طاری
ہوا یہانتک کہ جس آدمی کے حق میں بری بھلی دعا کرتے تھے
قبول ہوتی تھی اور اونکی زبان بددعا کے اثر کرنے میں تلوار قاطع
کی مانند تھی اسیوقت اثر کرتی تھی اور پوشیدہ چیزیں اوپر ظاہر
تھیں اتفاقاً وہاں سے کہیری سادات میں گئے وہاں ایسا جذبہ
تھا کہ کامل درجہ پر رکھتے تھے کشف و کرامت اور خلاف عادت
ظاہر کرتے تھے اور سادات کو بری بات اور سختی کے ساتھ پکارتے
تھے اور ہر سید کو مردود کے سوا بات کرکے نہیں کرتے تھے سادات
عظام نے بہت تنگ ہو کر حضرت پیر دستگیر کی خدمت میں عرض
کیا کہ شاہ عنایت اس قسم کی خلاف عادت رکھتے ہیں اور سادات کی
بیحرمتی میں کچھ فروگذاشت نہیں کرتے ہیں اور کسکو مردود کے سوا نہیں
پکارتے ہیں آنحضرت نے فرمایا کہ ہم سے ملاقات کرانی چاہیئے اتفاقاً
ایکروز حضرت پیر دستگیر کہیری سادات میں تشریف لیگئے تھے سواری
مبارک کے داخل ہونیکے وقت شاہ عنایت مذکور کوچہ سے گذرتے
تھے کسی سید صاحب نے انکا ہاتھ پکڑ کر روبرو کیا آنحضرت نے
انکے ہاتھ کو پکڑ کر اپنے سینہ پر رکھکر چھوڑا تمام نعمت سلب ہوگئی
اور شاہ عنایت حسرت زدہ اور مسکینوں کی مانند ہمراہ رکاب
سعادت روانہ ہوئے مکان میں اوترنے کے وقت ایک
اور جگہ بیٹھے آنحضرت نے فرمایا اے شاہ عنایت بہت سے اپنے
تنگ رکھا اور ایسی نعمت کی نگاہداشت نکی اور اسکی قدر نہ جانا کہ رسول
علیہ السلام کی اولاد کے حق میں زبان درازی اور بیحرمتی کو بہتر جانا اگر تو
ایسی بری حرکت سادات عظام کیساتھ نکرتا تو میں کبھی تیرے ساتھ ایسا
سلوک نکرتا اب یاد الٰہی میں مشغول ہو جب تک زندہ تھے ذکر اور شغل میں

آخر ظاہر روحش بسر برے جاودانی پرید الحمد للہ
علے ذالک **نقل است** کہ خواجہ عبداللہ درویش
مسمی بہ بیرشاہ از قوم راجپوت ہنود ساکن موضع بی بی پور
بود در رسم کفر و پاس مذہب آن بسیار مقید بود تا یکپاس روز
برآمدہ روئے مسلمان ندیدی و اگر احیاناً بنا دانستگی ناگہان
کسے مسلمان پیش آمدے حتی المقدور از حضور برراندے و اگر
توفیق نیافتے خود میگریختے و اگر جامہ مسلمان با جامہ او ملحق
شدے آن پارچہ را بدریدے و دور انداختے و از دست کسے
طعام و آب نخوردے مگر از دست مادر خود در پرستش
اصنام وغیرہ اہل مذاہب خود عقیدت اعتقاد و کمال داشت
اتفاقاً روزے بیرشاہ وغیرہ سرداران دیہہ بتقریب
بدیہے دیگر میرفتند درین اثنا فوج عامل تھانیسر ہمان راہ
میگذشت و زمینداران مذکور از چند سال از حاکم غیر حاضر
بودند سردار فوج از چگونگی حالات اوشان مطلع شدہ
اینہا را بستہ پیش حاکم برد و بہ بندیخانہ فرستاد و حکم
بحبس نمود سہ تن دیگر آب و آش خوردند بیرشاہ چون عقاید
خود مستحکم بود تا مدت ہفتدہ روز یکدانہ غلہ و یک قطرہ
آب نخورد در روز ہفتدہم فوجدار حکم کرد کہ زمینداران بی بی پور را
بقتل رسانند داروغہ زندان برایشان رحم نمودہ پرسش
از ماکول و مشروب اجازت داد ہمان سہ تن چیزے خوردند
و شربتے آشامیدند بیرشاہ ہیچ نخورد داروغہ گفت کہ ترا ہفتدہ
روز است ہیچ نخوردہ و امروز حکم بقتل شما صادر شدہ خام جنس
گرفتہ رسوئی کنانیدہ بخورند گفت طریقہ احتیاط مذہب خود را
مرعی میدارم داروغہ گفت شربتے از بازار طلبیدہ بہم ہم
قبول نکرد داروغہ گفت مارا بہر حال تو رفتنی می آید کہ
تشنہ و گرسنہ کشتہ می شوی اگر میخواہی آب نوش گفت
مضائقہ ندارد یک کوزہ آب نارسیدہ و رسن طلبیدہ
بدہید رسن از دست خود دلو آب کشیدہ خواہم نوشید داروغہ
رسن و کوزہ طلبیدہ و حکم رفتن بالا چاہ نمودہ و نگاہبانان

مشغول رہے اور سالکان اور محققان کے زمرہ سے ہوئے و بحکم مرشد
برحق اونکا خاتمہ بخیر ہوا الحمد للہ علی ذالک **نقل** ہے کہ خواجہ
عبداللہ درویش مسمی بہ بیرشاہ قوم راجپوت ہنود موضع بی بی پور
کا رہنے والا کہ رسوم کفر اور مذہب کا اسقدر پابند تھا کہ ایک
گھڑے دن چڑھے تک مسلمان کا منہ نہیں دیکھتا تہا اور اگر
اچانک کبھی کوئی مسلمان اسکے سامنے آجاتا تہا تو اسکو حتی الامکان
اپنے سامنے سے نکالتا تہا اور اگر اوسکے نکالنے کی طاقت
نرکھتا تو خود بھاگتا تہا اور اگر مسلمان کا کپڑا اوسکے کپڑے سے
چھو جاتا تو اس کپڑے کو پھاڑ دیتا تہا اور دور ڈالدیتا تہا اور اپنی
ماں کے سوا کسی کے ہاتھ سے کھانا و پانی نہیں کہاتا پیتا تہا بتوں
وغیرہ کے پوجنے میں کمال اعتقاد رکھتا تھا اتفاقاً ایکروز بیرشاہ
وغیرہ گانوں کے برادران کسی تقریب میں دوسرے گانوں جاتے
تھے اوسی اثنار میں فوج عامل تھانیسر کی اسی راستے سے گذرتی
تھی اور زمینداران مذکور چند سال سے حاکم سے غیر حاضر تھے سردار
فوج اونکے حالات سے خبردار ہوکر اونکو قید کرکے حاکم کے
سامنے لیگیا اوسنے قیدخانہ میں بھیجدیا اور قید کرنیکا حکم دیا دوسرے
تین آدمیوں نے کھانا پانی کھایا مگر بیرشاہ چونکہ اپنے عقیدہ میں
پختہ تھا سترہ روز تک نہ کوئی دانہ کہایا نہ ایک قطرہ پانی پیا
سترہویں روز فوجدار نے حکم کیا کہ زمینداران بی بی پور کو قتل کرو قید
خانہ کے داروغہ نے اونپر رحم کیا کہ ہر ایک کو کہانے پینے کی اجازت دی
ان تینوں آدمیوں نے تو کچھ کہا لیا اور شربت پیا بیرشاہ نے کچھ نہیں
کھایا داروغہ نے کہا کہ تجھکو سترہ روز ہوئے کہ تونے کچھ نہیں کھایا اور
آج تمہارے مارنیکا حکم صادر ہوا جنس خام لیکر رسوئی کراکر کھا و پی
اوسنے کہا کہ میں اپنے مذہب کو مدنظر رکھتا ہوں داروغہ نے کہا کہ
میں شربت ہی بازار سے منگا دوں وہ بھی قبول نہ کیا داروغہ نے
کہا کہ ہمکو تجھپر رونا آتا ہے کہ تو بھوکا پیاسا مارا جاتا ہے اگر تو چاہے
پانی پی اوسنے کہا اچھا ایک کوزہ آب نارسیدہ اور رسی منگا دو
میں اپنے ہاتھ سے ڈول کھینچکر پانی پیوں گا داروغہ نے رسی اور
کوزہ منگا کر کنوئیں پر جانیکا حکم کیا اور محافظ ہمراہ کیا بیرشاہ نے

ہمراہ داد پیر شاہ بر چاہ رفتہ آب از دست خود کشید و دست
و رشتہ آب بنوشید و یک کوزہ دیگر پر کردہ بر دست
خود نہادہ زنجیر در پا و طوق در گردن از راہ بازار می آمد می بیند
کہ کوتوال استادہ و نرسنگہ می نوازند و در کشتن زمینداران
مذکور مستعد اند در دل خود اندیشید کہ اکنون زندگی بسر آمد و اجل
نمایان شد ہیچ راہ خلاصی بنظر نمی آمد درہمین اثنا ناگاہ از ہماں
راہ سواری حضرت پیر دستگیر پیدا شد پیر شاہ بہ اضطرار تمام
حملہ کردہ سر خود بر اقدام مبارک نہاد پرسیدند کیست عرض
کرد پیر شاہ زمیندار بی بی پور ہست فرمودند در ینجا آمدہ تمام سر
گذشت گذارش نمود کہ حالا زندگانی ما از یکدو ساعت بیش نیست
کوتوال منتظر نشست و جلاد دشنہ در دست گرفتہ مستعد
بکشتن استادہ و خلایق از بہر تماشا خونریزی فراہم آمدہ
و نرسنگہ نواز سور اسرافیلی نواختہ تیغ با وصف آبداری تشنہ
خون مایان گشتہ زمین باشتیاق رنگ گلگونی دامن گستردہ
اجل بہ بغل گیری آغوش واکردہ عنقریب ہست کہ طایر روح
در ہوا بپرد و قفس را وبجاک و خون اندازد حضرت پیر دستگیر فرمودند
خاطر خود جمع دارید از یں واقعات ہیچ واہمہ بخاطر نیارید
انشاءاللہ تعالیٰ از برکت پیراں امروز از یں بند خلاص می شوید
و سواری مبارک پیشتر رواں شد و سرہنگان محبوساں را
کشاں کشاں بہ قتل گاہ بردند و دشنہ ہا صیقل میکردند ہم
دراں وقت فرمان حاکم در رسید کہ زمینداران را در حضور
آرند اسیران دانستند کہ روبروے خود خون ما خواہند ریخت
حکم شد کہ بہر چہار کس خلعت ہا از دوشالہ و دستار بدہند و
رخصت سازند تا بدیہہ خود رفتہ بدیگراں آگاہ سازند اگر در
حضور رجوع آوردہ آواے مال سرکار نمایند بہتر والا آمادہ
جنگ باشند ایشاں ہماں روز رخصت شدہ بدیہہ خود رفتند
و آسودہ گردیدند بعد مدتے حضرت پیر دستگیر بطرف
قصبہ بہوبر براہ بی بی پور تشریف می بردند پیر شاہ مذکور
بر دروازہ نشستہ بود بچہ کو دور کنار داشت چوں نظر ش

کنوئیں پر جاکر اپنے ہاتھ سے پانی نکالکر ہاتھ منہ دہوکر پانی پیا
اور ایک کوزہ اور بھر کر اپنے ہاتھ پر رکھکر زنجیر پاؤں میں اور طوق گردن میں
بازار کے راستہ سے چلا آتا تھا کیا دیکھتا ہے کہ کوتوال کھڑا ہوا
نرسنگہ بجاتا ہے اور زمینداران کے مارنیکے لئے تیار ہے اپنے دل میں
اندیشہ کیا کہ اب زندگی ختم ہوئی اور موت کا سامنا ہے کسی طرح سے
رہائی معلوم نہیں ہوتی ہے اسی اثنا میں اوسی راستہ سے
حضرت پیر دستگیر کی سواری ظاہر ہوئی پیر شاہ نے بیقرار ہوکر
اپنا سر قدم مبارک پر رکھا پوچھا کون ہے عرض کیا کہ پیر شاہ
بی بی پور کا زمیندار فرمایا کہ اسجگہ کیوں آیا تمام حال عرض کیا کہ اب
میری زندگی ایکدو گھڑی سے زیادہ نہیں ہے کوتوال منتظر بیٹھا
ہے اور جلاد ہاتھ میں دشنہ لئے تیار کھڑا ہے اور مخلوق خون
ریزی کے تماشہ کے لئے جمع ہے اور نرسنگہ بجانے والے نے شور
سور بجایا تلوار باوجود آبدار ہونیکے ہمارے خون کی پیاسی ہے
زمین نے سرخ رنگ کے شوق میں دامن بچھایا موت نے ہم کو بغل میں لینے
کے لئے اپنی بغل کو کشادہ کیا قریب ہے کہ اب ہمارا خاتمہ ہوا اور جسم خاک
خون میں لوٹے حضرت پیر دستگیر نے فرمایا کہ مطمئن رہو ان واقعات
واہمہ کو دل میں نہ رکھو انشاءاللہ تعالیٰ پیران عظام کی برکت
سے آج ہی اس قید سے خلاصی پاؤگے چنانچہ قتل گاہ میں لیگئے
گئے دشنہ وغیرہ صاف کرتے تھے اسیوقت حاکم کا فرمان پہنچا
کہ زمینداران کو حضور میں لاؤ قیدیوں نے جانا کہ اپنے سامنے
ہم کو مروائیگا حکم ہوا کہ چاروں آدمیوں کو خلعت مع دو شالہ
دو دوپٹہ دیکر رخصت کریں تاکہ اپنے گاؤں میں جاکر خبردار
کریں کہ حضور میں اگر سرکاری مالگزاری ادا کریں بہتر ہے
دیگر لڑنیکے لئے تیار ہوں وہ اسی روز رخصت ہوکر اپنے گاؤں
گئے اور آرام کیا ایک مدت کے بعد حضرت پیر دستگیر بی بی پور
کے راستہ سے قصبہ بہوبر کی جانب تشریف لیجاتے
پیر شاہ مذکور دروازہ پر بیٹھا ہوا تھا اور لڑکا اوسکی
گود میں تھا اوسکی نظر جبکہ سواری مبارک پر پڑی لڑکے
کو جلدی سے زمین پر ڈالا اور خود باشتیاق تمام ننگے پاؤں

بر سواری مبارک افتاد بسرعت تمام کودک را بر زمین انداخت
وخودش به اشتیاق تمام برہنہ پا دویده روئے خود را بر
اقدام بمالید آنحضرت پرسیدند کیست عرض کرد پیر شاه
غلام سرکار است فرمودند بسیار خوش وخورم هستی گفت
بتصدق والا بخیریت است بعده عرض کرد درین باغچه
سایه بسیار انبوه وخوبست لحظه آرام فرمایند برائے درویشان
چیزے طعام تیار کنانیده می آرم آنحضرت فرمودند بخانه
خود رفته هر چه تیار وموجود باشد بیارد پیر شاه بخانه خود
رفته بمادر خود گفت که حضرت قطب زمان درینجا قدم رنجه
فرموده اند آنچه از قسم ماکولات موجود باشد بجلدی بیارد مادرش
گفت قربان آن قدم باشم در دو گهڑی طعام دو صد کس
تیار میشود پیر شاه گفت به پختن طعام امر نیست مگر آنچه موجود
باشد مادرش گفت بالفعل چیزے موجود نیست مگر دو سه
سبو دہی بڑه تیار است آن سبو چه ها را برداشته پیش
آنحضرت آورد پرسیدند که چه چیز آورده عرض کرد که دہی
بڑه موجود بود آورده ام فرمودند بدرویشان تقسیم نمایند بعد
فراغ سواری مبارک روان شد پیر شاه چند قدم بر رکاب
سعادت بود رخصت فرمودند تصرف اولیاء کامل در دل
وے تاثیر نمود مثال ماهی بے آب شب وروز طپیدن
گرفت بعد چند روز از عارف عالی درجات میاں محمد حیات
خراسے ملاقات کرده آرزو نمود که مرا بجناب اقدس
همراه خویش برده مشرف باسلام فرمایند میاں محمد حیات
گفتند مگر مطایبه میکنی تو که مسلمان را می بینی می گریزی گفت
چه مجال دارم مجبور ساختی بر انجناب عرض نمایم و سر گذشت
خلاصی ونجات خود بیان کرد وگفت ازاں روز یکه از قید
مہلکه خلاص یافتم از هماں هنگام از کفر وکافری بیزارم
وجویائے طریق دینداری هستم دین محمدی برحق و ادیان
دیگر همه باطل بعده میاں محمد حیات ویرا همراه گرفته بجناب
حضرت پیر دستگیر آورده بعرض رسانیدند که پیر شاه زنیدار اسلام

دوڑکر اپنے مونہہ کو اقدام مبارک پر ملا آنحضرت نے پوچھا کون
ہے عرض کیا کہ پیر شاہ سرکار کا غلام ہے فرمایا کہ اچھی طرح سے
ہے عرض کیا کہ حضور کے صدقہ سے بخیریت سے ہے پھر عرض
کیا کہ اس باغچہ میں سایہ بہت اچھا اور گہرا ہے کچھ دیر آرام
فرمایئے درویشان کے لئے میں کچھ کہانا تیار کرا کر لاتا ہوں
آنحضرت نے فرمایا کہ اپنے گھر جا جو کچھ موجود ہو لے آ پیر شاہ نے
اپنے گھر جا کر اپنی ماں سے کہا کہ حضرت قطب زماں اسجگہ
تشریف لائے ہیں جو کچھ کھانیکی قسم سے موجود ہو جلدی لے
آؤ اوسکی ماں نے کہا کہ میں آنحضرت کے قدموں کی قربان
ہوں دو گہڑی میں کہیں دو سو آدمیوں کا کہانا تیار ہو سکتا ہے
پیر شاہ نے کہا کہ کھانا پکانیکا حکم نہیں ہے مگر جو کچھ موجود ہو اوسکی
ماں نے کہا کہ اب کچھ موجود نہیں مگر دو تین گہڑے دہی بڑوں کے
تیار ہیں چنانچہ ان گھڑوں کو اٹھا کر آنحضرت کے پاس لا یا
پوچھا کہ کیا لایا ہے عرض کیا کہ دہی بڑے موجود تھے وہ ہی لا یا ہوں
فرمایا کہ درویشان کو تقسیم کر دو بعد فراغت سواری مبارک روانہ
ہوئی پیر شاہ چند قدم تک ہمرکاب سعادت ہو کر رخصت کیا
اور تصرفات اولیاء کامل نے اوسکے دل میں اثر کیا اور بے پانی کی
مچھلی کی مانند رات اور دن تڑپنا شروع کیا چند روز کے
بعد عارف عالیدرجات میاں محمد حیات سے ملاقات کرکے آرزو
کی کہ مجھکو اپنی ہمراہ درگاہ اقدس میں لے جا کر مشرف
باسلام کرو میاں محمد حیات نے کہا کہ تو شاید
مذاق کرتا ہے کہ تو جب مسلمان کو دیکھتا ہے بھاگتا
ہے کہا کہ مجھکو کیا طاقت ہے کہ اس درگاہ میں راستی کے سوا میں
عرض کروں اور اپنی رہائی اور نجات کے حالات بیان کئے اور کہا کہ
جس روز سے میں قید مہلکہ سے چھوٹا ہوں اسی وقت سے کفر وغیرہ
سے بیزار ہوں اور دینداری کا طالب ہوں محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا دین حق ہے اور دوسرے تمام دین باطل ہیں
میاں محمد حیات نے پھر اوسکو اپنی ہمراہ لیکر حضرت پیر دستگیر کی
درگاہ میں لاکر عرض کیا کہ پیر شاہ زنبیدار اسلام قبول کرتا ہے

قبول میکند فرمودند وضو کرده بیاید وضو نموده حاضر شد شرائط اسلام بروے عرض کردند مشرف باسلام گردیده ویکے از واصلان حق شده الحمد للہ علیٰ ذالک۔

**نقل ست** روزے قریب دو ہزار سنیاسی فقیر بدائرہ شریف وارد شدند حضرت پیر دستگیر از آمدن آنہا اطلاع یافتہ نزد اوشاں رفتند و احوال ہر کس ملاحظہ فرمودند بعدہٗ از سید عبد المومن و شیخ نعمت اللہ پرسیدند چیزے برائے خوردن ایشاں موجود ہست عرض کردند کہ بر ضمیر انور ہویداست بجز یک خم آرد خشک دیگر ہیچ موجود نیست سر مبارک فرو کردہ فرمودند بران خم یک پارچہ سفید انداختہ از دست خود بہر مورت یک آثار پختہ آرد بدہند بموجب امر عالی ازاں خم بہمہ گروہ آرد رسانیدہ بعرض رسانیدند کہ غریب نواز بھنڈارہ معمور شد و ہمہ کس شکر گذارند و آرد ہما نقدر کہ بود در خم موجود است حضرت پیر دستگیر دست دعا بجز بجناب ایزد پاک بردا شتہ شکر بجا آوردند فرمودند چہ عجب حضرت علاوالدین علی احمد صابر از یک دیگدان خود لشکر بسیارے را موافق خواہش ہر یک قسم علیحدہ طعام خورانید ایں خم آرد ہم از برکت پیران چشت اہل بہشت ہمہ جماعت فقرا را سیر گردانید الحمد للہ علیٰ ذالک۔

**نقل ست** یکے از نور بافان ساکن موضع نوندہن مرید حضرت پیر دستگیر بود روزیکہ آنحضرت در موضع مذکور تشریف فرما شدند نور باف مذکور مثل پروانہ بر گرد شمع انوار جمال مبارک جاں نثار شد و ترود ضیافت بخوشی تمام مشغول گردید پسرے داشت بسیار حسین الوجہ قضا را ہما نوقت جاں بجاں آفرین سپرد نور باف بزن خود تقید کرد کہ زنہار واویلا نکند چشم پر آب نسازد و نوحہ و گریہ نہ نماید تا کہ پیر مرشد برحق طعام تناول نفرمایند چراکہ از استماع ایں واقعہ خاطر مبارک اندوہگیں خواہد شد و ہیچ نوشیجاں نخواہند فرمود نور بافاں آں پسر را در دوں خانہ غلطانیدہ چادر انداختہ مخفی کردند کہ بعد انفراغ ضیافت

فرمایا کہ وضو کرکے آوے وضو کرکے حاضر ہوا شرائط اسلام پیش کی اور مشرف باسلام ہو کر واصلان حق سے ہوئے۔

الحمد للہ علیٰ ذالک۔

**نقل ہے** ایک روز دو ہزار سنیاسی فقیر دائرہ شریف میں آئے حضرت پیر دستگیر اُن کے آنیکی خبر پاکر اونکے پاس گئے اور ہر آدمی کے حالات پر غور فرماتے تھے اُسکے بعد سید عبد المومن و شیخ نعمت اللہ سے پوچھا کہ کچھ اونکے کھانیکے واسطے موجود ہے عرض کیا کہ ضمیر انور پر ظاہر ہے ایک مٹکا خشک آٹا کے سوا اور کچھ موجود نہیں سر مبارک جھکا کر فرمایا کہ اُس مٹکے پر سفید کپڑا ڈالکر اپنے ہاتھ سے ہر ایک آدمی کو ایک سیر پختہ آٹا دیں جب بموجب حکم عالی اُس مٹکے سے تمام گروہ کو پہونچا کر عرض کیا کہ کہ غریب نواز بھنڈارہ معمور ہے اور تمام آدمی مشکور ہیں اور آٹا جسقدر تھا مٹکے میں موجود ہے حضرت پیر دستگیر نے خدا تعالیٰ کی درگاہ میں ہاتھ اُٹھا کر شکر ادا کیا اور فرمایا کہ کیا تعجب ہے اگر حضرت علاوالدین علی احمد صاحب صابر نے ایک چھوٹی دیگ سے بہت لشکر کو ہر ایک کی خواہش کے موافق ہر قسم کا کھانا کھلایا یہ ایک مٹکے آٹے نے پیران چشت اہل بہشت کی برکت سے تمام فقرا کی جماعت کو سیر کیا۔

الحمد للہ علیٰ ذالک۔

**نقل ہے** ایک جولاہا نوندہن کا رہنے والا حضرت پیر دستگیر کا مرید تھا ایک روز آنحضرت موضع مذکور میں تشریف فرما ہوئے جولاہا مذکور چراغ کے پروانہ کی مانند انوار جمال مبارک کے نثار ہوتا تھا اور مہمانداری کے ترود میں بخوشی تمام مشغول تھا ایک لڑکا بہت خوبصورت رکھتا تھا اتفاقاً وہ اسی وقت مر گیا جولاہے نے اپنی زوجہ کو تاکید کی کہ ہرگز واویلا نکرے اور نہ رووے اور نہ گریہ و زاری کرے تا وقتیکہ پیر مرشد کھانا تناول نفرماویں کیونکہ اس واقعہ کے سننے سے دل مبارک رنجیدہ ہوگا اور کچھ نوش نہیں فرماوینگے نور بافان اس مردہ کو گھر میں لٹا کر چادر ڈالکر پوشیدہ کیا کہ فارغ ہونیکے بعد تجویز

تدبیر تکفین و تدفین کردہ خواہد شد و طعام بجلدی تیار ساختہ پیش آنحضرت و درویشاں حاضر ساختند و ہمہ گستر انیدند و نور بافان دست بستہ بخدمت گاری استادہ شدند آنحضرت فرمودند کہ اے عزیز پسر خود را بیار کہ ہمراہ من طعام بخورد نور باف عرض کرد قربانت شوم پسرک ہمراہ کودکاں ببازی مشغول خواہد بود آنحضرت نوشجاں فرمایند باز فرمودند ہر جا کہ باشد طلبیدہ بیارند ہر چند عذر و حیلہ بمیان آوردند منظور خاطر اقدس نشد آخر الامر نور باف تاب نیاورد بگریہ و زاری عرض کرد کہ آنحضرت روشن ضمیر ہستند حقیقت حال بر رائے عالی ہویدا است امروز غلام زادہ از جان و زندگی سیر گردیدہ و مردہ در حجرہ افتادہ است حضرت پیر دستگیر بجذبہ فرمودند ایں حکایتہا بگذارید در وثاقہ او را بیدار کردہ بیارتا طعام ہم یکجا خوردہ شود تمامی درویشاں و حضار مجلس لرزیدند بہ نور باف فہمانیدند کہ مقام تکرار نیست بقسمے کہ ارشاد میشود بجا باید آورد چوں نور باف اندرون خانہ رفت و رداے از بالاے روے پسر خود برداشت دید کہ چوں خفتگاں نفس میزند آواز کرد و بیدار ساخت و دست وے گرفتہ پیش آنحضرت بیاورد آنحضرت نزد خود بنشاندند و طعام بخورد لش عطا فرمودند نور باف سجدات شکر بجا آوردہ ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

**نقل است** روزے حضرت پیر دستگیر در موضع بلوی در دیوانخانہ نور علی راجپوت سردار آنجا کہ مرید سرکار بود و سکونت و نزول فرمودہ بودند دراں ایام پسر نور علی بیمار صعب بود بقضاے الٰہی فوت شد و بخانہ اش نوحہ و گریہ افتاد آنحضرت از نور علی پرسیدند کہ وا ویلا چیست عرض کرد کہ غلام زادہ بمرض مہلک گرفتار بود در ینولا ازیں جہان فانی بہ بقاء جاودانی رحلت کرد فرمودند عجب مردم دروغ گو ہستند بیمار صحت می یابد ایشاں مرگ وے میخواہند برو سے پسر خود چادر سفید انداختہ بر سر بالین وے بنشیند تا

دفن و کفن کی کی جاویگی اور کھانا بہت جلد تیار کر کے آنحضرت اور درویشاں کے سامنے حاضر کیا اور دستر خوان بچھایا اور نور بافان دست بستہ خدمت میں کھڑے ہوئے آنحضرت نے فرمایا کہ اے عزیز اپنے لڑکے کو لاؤ تاکہ ہمارے ساتھ کھانا کھاوے جولاہہ نے عرض کیا کہ میں حضور کے قربان ہوں بچہ لڑکوں کے ساتھ کھیل میں مشغول ہوگا آنحضرت نوشجاں فرماویں پھر فرمایا کہ جس جگہ ہو بلا کر لاؤ ہر چند عذر و حیلہ کیا منظور خاطر مبارک نہ ہوا آخر کار جولاہہ بیقرار ہوا اور گریہ و زاری سے عرض کیا کہ آنحضرت روشن ضمیر ہیں حقیقت حال رائے عالی پر ظاہر ہے آج غلام زادہ جان و زندگی سے سیر ہوا اور حجرہ میں مردہ پڑا ہے حضرت پیر دستگیر نے جذبہ سے فرمایا کہ ان حکایات کو چھوڑ دو اور اوسکو اندر سے بیدار کر کے لاؤ تاکہ کھانا اکٹھا کھایا جاوے تمام درویش اور حضار مجلس لرزنے لگے اور جولاہہ کو سمجھایا کہ تکرار کی جگہ نہیں ہے جس طرح سے ارشاد ہو بجالانا چاہئے جولاہا جب گھر گیا اور چادر اپنے لڑکے کے منہ سے اُٹھائی دیکھا کہ خفتگان کی مانند سانس لیتا ہے آواز دی اور بیدار کر کے اوسکو پکڑ کر آنحضرت کے سامنے لایا آنحضرت نے اپنے پاس بٹھلایا اور اُس کو کھانا کھانے سے عطا فرمایا جولاہہ نے سجدہ شکرانہ ادا کیا۔

الحمد للہ علیٰ ذالک۔

**نقل ہے** کہ ایک روز حضرت پیر دستگیر نے موضع بلوی میں نور علی راجپوت سردار کے دیوانخانہ میں کہ جو سرکار کا مرید تھا نزول فرمایا تھا اُس ماہ میں نور علی کا لڑکا سخت بیمار تھا خدا کے حکم سے مر گیا اور اُسکے گھر میں رونا پیٹنا پڑا ہوا تھا آنحضرت نے نور علی سے پوچھا کہ کیسا واویلا ہے عرض کیا کہ غلام زادہ مہلک مرض میں گرفتار تھا آج اس جہان فانی سے ملک بقا کی طرف کوچ کیا فرمایا کہ عجب جھوٹے آدمی ہیں بیمار صحت پاتا ہے اور یہ اوسکو مارتے ہیں جاؤ اپنے لڑکے پر سفید چادر ڈالکر اُسکے سرہانے بیٹھو تاکہ کوئی حرکت

کسے نجنبانند و مزاحم حال نگردد فضل آلہی صحت کامل نصیب
او خواہد شد نور علی بحسن اعتقاد و ہم بسبب الفت و محبت
پدری و پسرے ہمانطور بعمل آورد مستورات کہ بتقریب تعزیت
جمع بودند تعجب میکردند و می گفتند کہ نور علی از سبب درد و غم
و نزول الم و ہجرت جگر گوشہ کہ جان از قالب پرواز کرد و نعش
سرد افتاد حالا از تدابیرات چہ فائدہ نور علی تمامی عورات را خاموش
کنانیدہ بموجب ارشاد بجا آورد بقدرت الہی روح بقالب
او درآمد متحرک شد و کلمہ طیب بخواند و برخاست و گفت بسیار
خفتم حضرت پیر دستگیر مارا بیدار کردند در تمامی دیہہ شادی خورمی
پدید شد و نور علی مثل پروانہ گرد چراغ شرع و ملت شمع دین
و دولت حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ قربان می شد الحال در
موضع مذکور از آں پسر اولاد باقی ست الحمد للہ علیٰ ذالک۔
**نقل ست** بزبانی میاں غلام حسین ولد غلام حسن کہ
از یاران حضرت مرشد آفاق اند کہ میاں شاہ لطف اللہ
متوطن پابری پونڈری قدس سرہٗ صاحب حالات و ذی
کمالات بودند روزے درمجلس بہ تہانیسر حاضر بودند و دراں
مجلس اکثر مشایخ نامدار مثل حضرت مرشد آفاق و حضرت پیر
دستگیر و سید غریب ساکن کیرانہ و میاں عبد القادر سنوری
و شیخ سوندہا بھوبری و شیخ بلاقی و میاں ابو الفتح سرہندی
و میاں شیخ محمد و دیگر اعزہ و مجلس سماع گرم بود و
بریں غزل بمیاں شاہ لطف اللہ قدس سرہٗ حالت وجد
رو داد **غزل** ما عاشق مستیم بحرفے نہ پرستیم ؂
از کعبہ بریدیم بہ بتخانہ نشستیم ؂ مابو العجائبیم کہ از روئے حقیقت
خود را بہ پرستیم خدا را نہ پرستیم ؂ دریں اثنا سید غریب
اشارہ بہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ نمود کہ از ایشاں استفسار
معنی ایں ہر دو بیت باید نمود آنحضرت فرمودند اگر کسے دیگر
ایں مصرع معنی کردہ بہتر است ہیچکس جرأت نتوانست
کرد آخر الامر وقتے کہ میاں شاہ لطف اللہ نزدیک آمدند
الفاظ بزبان راندہ و معنی آں خود بخود بے اختیار بطریق

نہ دینے پاوے اور اوسکے حال کا مزاحم نہ ہو خدا کے فضل سے
اوسکو صحت کامل نصیب ہوگی نور علی نے حسن اعتقاد اور الفت
و محبت پدری و پسری کیوجہہ سے اسیطرح عمل کیا عورتیں کہ
تعزیت کی تقریب میں جمع تھیں تعجب کرکے کہتی تھیں کہ نور علی
درد و غم اور لڑکے کی جدائی کیوجہہ سے روانہ ہوکر جیسے کہ تما ہی چار
گھڑی گذری کہ مرگیا اور بدن ٹھنڈا ہوا اب تدبیرات سے کیا
فائدہ نور علی تمام عورتوں کو خاموش کرکے بموجب ارشاد
بجالایا خدا کے حکم سے اُسکے بدن میں جان آئی اور زندہ ہوا اور
کلمہ طیب پڑھا اور اٹھا اور کہا میں بہت سویا مجھکو حضرت پیر
دستگیر نے بیدار کیا تمام گانوں میں شادی و خوشی ہوئی اور نور علی
پروانہ کی مانند چراغ شرع و ملت شمع دین و دولت حضرت
پیر دستگیر قدس سرہٗ پر قربان ہوا اب موضع مذکور میں اسی لڑکے
سے اولاد باقی ہے الحمد للہ علیٰ ذالک میاں غلام حسین پسر غلام
حسن کی زبانی **نقل ہے** کہ جو حضرت مرشد آفاق کے یاران
سے ہیں کہ میاں شاہ لطف اللہ قدس سرہٗ پابری پونڈری
کے رہنے والے صاحب حال و صاحب کمال شخص تھے ایکروز تہانیسر
کی مجلس میں تشریف رکھتے تھے اور اُس مجلس میں اکثر مشہور مشایخ
عظام یعنی حضرت مرشد آفاق و حضرت پیر دستگیر و سید غریب ساکن
کیرانہ اور میاں عبد القادر سنوری اور شیخ سوندہا بھوبری اور شیخ
بلاقی اور میاں ابو الفتح سرہندی اور میاں شیخ محمد قدس سرہم جیسے بزرگ
اشخاص موجود تھے اور مجلس سماع گرم تھی اور اس غزل پر میاں شاہ
لطف اللہ کو وجد ہوا **غزل** ما عاشق مستیم بحرفے نہ پرستیم ؂
از کعبہ بریدیم بہ بتخانہ نشستیم ؂ مابو العجائبیم کہ از روئے حقیقت
خود را بہ پرستیم خدا را نہ پرستیم۔ اسی اثنا میں سید غریب نے حضرت
پیر دستگیر کی طرف اشارہ کیا کہ آنحضرت سے ان دونوں بیت
کے معنی پوچھنے چاہئیں آنحضرت نے فرمایا اگر کوئی اس معنی کی
تصریح کرے بہتر ہے کوئی جرأت نکر سکا آخرکار جسوقت میاں
شاہ لطف اللہ نزدیک آئے اور الفاظ زبان پر جاری کرکے
اُسکے معنی خود بخود بطریق سواعدانہ فرماتے تھے حضرت پیر

سوحدانہ می فرمودند حضرت پیر دستگیر سبقت نمودہ پرسیدند
کہ ایشان ہر کدام معنی وجد می نمایند اوشان بیان آں شروع
کردند حضرت مرشد آفاق فرمودند اگر ہمین معنی ست بہ بلا ہم
غرض نیست کہ حال کند ازان سخن بخاطر شاہ لطف اللہ گونہ
ملال راہ یافت وبعضے عزیزان چناں می فرمایند کہ در قصبہ
سیکین در مجلس خانہ قاضی خانہ میاں شاہ لطف اللہ وہم
حضرت پیر دستگیر یکجا بودند ومیاں شاہ لطف اللہ اکثر حقہ
میکشیدند حضرت پیر دستگیر فرمودند کہ ایشان بفضل الٰہی
بجمیع لطافت معمور ہستند وایچنیں کثافت را دوست میدارند
ودو وازدہن برمی آورند بعید از مرتبہ سامی می نماید میاں شاہ
لطف اللہ فرمودند کہ در ہنگامے بازنے مغنیہ الفتی داشتم
وا وحقہ میکشید از اثر صحبت او بپاس خاطرش از انوقت
گلوگیر گردیدہ حضرت پیر دستگیر فرمودند جائے تعجب ست
کہ لطافت طبع شریف در قلب کثیف وے ہیچ اثر نکرد
وکثافت آں پلید چناں تاثیر نمود کہ لطافت شریف بالکلی
زدودہ وہمچنیں کثافت را کہ ظاہر ست تا حال بر ذات سامی
مسلط داشتہ ایں حرف بخاطر اوشاں ناپسند آمد حضرت
پیر دستگیر بحالت جذب بودند میاں شاہ لطف اللہ مسلوب
الحال گردیدند بموضع گم تھلہ رسیدہ از دار فنا بسرائے جاودانی
شتافتند الحمد للہ علیٰ ذلک

**نقل است** از صاحبزادہ والا قدر حضرت شاہ نظام الدین
قدس سرہٗ نبیرہ حضرت مرشد آفاق اند کہ روزے در قصبہ
بہوبر مجلس بود واکثر صاحب کمالات دراں مجلس حاضر
بودند شیخ سوندھا بہوبری کہ مرید حضرت شیخ داؤد بندگی
گنگوہی قدس سرہٗ بودند اوشاں را عادت بود ہرکس کہ
دست بمصافحہ میداد از کشف باطن سلب نعمت وے
میکردند آں روز حضرت پیر دستگیر برائے مصافحہ اوشاں
دست دراز کردند آنہا نیز قصد مصافحہ نمودند حضرت پیر
دستگیر بغیر از مصافحہ دست ہائے خود باز کشیدند میاں

پیر دستگیر نے سبقت کرکے پوچھا کہ کونسے معنی پر وجد کرتے ہیں انھوں
نے اُسکے معنی بیان کرنے شروع کئے حضرت مرشد آفاق نے
فرمایا کہ اگر یہی معنی ہے ہماری بلا کو بھی غرض نہیں کہ حال
کرے اِس کلام سے شاہ لطف اللہ صاحب کو رنج ہوا اور بعضے
اونکے عزیز ایسا فرماتے ہیں کہ قصبہ سیکین میں قاضیخاں مجلس
خانہ میں میاں شاہ لطف اللہ صاحب اور حضرت پیر دستگیر ایکجگہ
تھے اور میاں شاہ لطف اللہ اکثر حقہ پیتے تھے حضرت پیر دستگیر
نے فرمایا کہ تم میں خدا کے فضل سے تمام اوصاف موجود ہیں اور تم
ایسی کثافت کو دوست رکھتے ہو اور دہواں موہنہ سے نکالتے ہو
مرتبہ سامی سے بعید معلوم ہوتا ہے میاں شاہ لطف اللہ نے
کہ ایک زمانہ میں مجھکو ڈوم کی عورت سے محبت ہوئی اور وہ
حقہ پیتی تھی اسکی صحبت اور دلداری کی وجہ سے مجھکو لاحق ہوا
حضرت پیر دستگیر نے فرمایا کہ تعجب ہے آپکی لطافت نے اُس کے مکدر
قلب میں کچھہ اثر نہ کیا اور اُس ناپاک کی کثافت نے ایسا اثر
کیا کہ لطافت شریف کو دور کرکے ایسی کثافت کہ جس کا
ابتک ظہور ہے ذات مبارک میں قائم کی یہ بات اونکو ناپسند
ہوئی حضرت پیر دستگیر اوسوقت جذبی حالت میں تھے میاں شاہ
لطف اللہ مسلوب الحال ہوئے موضع گمتھلہ پر پہونچکر وفات
پائی الحمد للہ علیٰ ذلک صاحبزادہ والا قدر حضرت شاہ
نظام الدین قدس سرہ العزیز سے **نقل ہے**
کہ جو حضرت مرشد آفاق کے پوتے ہیں کہ ایکروز قصبہ بہوبر میں
مجلس تھی اور اُس مجلس میں اکثر صاحب کمالات موجود تھے شیخ
سوندھا بہوبری کہ جو مرید حضرت شیخ داؤد بندگی گنگوہی
قدس سرہٗ کے تھے اونکی عادت تھی کہ جو آدمی مصافحہ کرتا کہا کشف
باطن سے اوسکی نعمت کو سلب کرتے تھے اوس روز حضرت پیر
دستگیر نے اُن سے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا
اُنھوں نے بھی مصافحہ کا ارادہ کیا حضرت پیر دستگیر نے
بدون مصافحہ کئے ہاتھ کھینچا میاں شیخ سوندھا نے
فرمایا کہ میراں جیو معلوم ہوا ڈر گئے ہو حضرت پیر دستگیر نے

شیخ سوندہا فرمودند کہ میرانجیو معلوم شد تا رسیدند حضرت
پیر دستگیر ازیں سخن دست بمصافحہ دادند چند شیخ سوندہا
قوت باطن خرچ کردند لیکن ہیچ تاثیر نکرد حضرت پیر دستگیر گفتند
آنچہ از قوت باقیست آنہم دریں باب خرچ باید کرد والا
بفقیر اجازت دہند کہ ایں احقر ہم چیزے عجائب بنماید حضرت
مرشد آفاق فرمودند میرانجیو جاے ادب است از استماع
اشارہ آنجناب دست بگذاشتند و فرمودند کہ حضرت
ایشان تا حال بے سرپایان مخلوق ساختہ بہ کسے قابو نخوردہ
الحمد للہ علی ذالک۔

## فصل دویم در خبرگیران بودن از احوال مریدان خود نقل است

قدوۃ کاملان و زبدۂ واصلان میاں شاہ عبد الرحمن قوم
گوجر از مریدان خاص حضرت پیر دستگیر می فرمودند کہ در اوائل
حال فقیر بچراندن گاومیشان اشتغال میداشتم و تمام شب
بخبرگیری و تیمار داری بسر می بردم و شیر بدیں افراط می نوشیدم
کہ تحرک ازیں پہلو بآں پہلو دشوار بود کہ شکم زیادہ از حد
پُر بودہ مبادا از حرکت شیر براہ دہن و بینی برآمد شبے بکار
مذکور مامور بودم کہ از غیب آواز آمد اے عبد الرحمن در غفلت
عمر خود ضائع میکنی یاد الٰہی کن چوں نیک تفحص کردم یک
برقعہ پوشے ایں سخن میگوید شب دویم نیز ہمچنیں روشن برقعہ
پوش ندا کرد کہ اے عبد الرحمن اللہ اللہ کن و در دل من ہم
شوق یاد الٰہی غالب آمد و کہ جہر شروع کردم مردم دہقان
و ہم از قوم گوجران ازیں معنی تمسخر میکردند و باخود ہا میگفتند
کہ ماما گوجر بمدہوشی و مستی ہنر و شد ازیں سخن فقیر محجوب شد
مرتبہ سوم بدستور باز صدا بلند شد کہ اے عبد الرحمن ہیچ
حجاب مکن و وسواس را بخاطر راہ مدہ و بیاد الٰہی مشغول
باش چند روز بذکر اسم ذات گاہ گاہ بسر بردم ہم گاؤ
میشاں بچراندم شبے ہماں برقعہ پوش برقعہ از رو خود

اس جماعت سے مصافحہ کیا شیخ سوندہا نے ہرچند قوت باطن کو
صرف کیا مگر کچھ اثر نہ کیا حضرت پیر دستگیر نے عرض کیا اور
جسقدر قوت باقی ہو اوسکو بھی خرچ کرلو ورنہ فقیر کو اجازت
دیں کہ یہ احقر بھی کچھ عجائبات سے دکھلادے حضرت مرشد
آفاق نے فرمایا کہ جاے ادب ہے آنجناب کے اشارہ کے
سنتے ہی ہاتھ چھوڑا اور فرمایا کہ آپ نے اس وقت
معمولی اشخاص کو موندا کسی بڑے شخص سے اتفاق
نہیں پڑا ہے۔
الحمد للہ علی ذالک۔

## دوسری فصل اپنے مریدان کے حال سے خبرگیراں رہنے کے بیان میں۔

قدوۂ کاملان و زبدۂ واصلان میاں شاہ عبد الرحمن
قوم گوجر کی زبانی کہ حضرت پیر دستگیر کے خاص مریدان سے
تھے فرماتے تھے نقل ہے کہ میں شروع میں بھینسوں کے
مشغول رہتا تھا اور تمام رات اونکی خبرگیری میں بسر کرتا
تھا اور دودھ اسقدر پیتا تھا کہ اس پہلو سے دوسرے پہلو
تک حرکت مشکل سے ہوتی تھی اور پیٹ حد سے زیادہ بھرا
تھا مبادا کہ دودھ حرکت کرنے سے منھ یا ناک کے راستہ سے
باہر نہ نکلے ایک شب کا مذکور میں مشغول تھا کہ غیب سے آواز
آئی کہ اے عبد الرحمن تو اپنی عمر کو غفلت میں ضائع کرتا ہے
خدا کی یاد کر جبکہ خوب جستجو کی تو معلوم ہوا کہ ایک برقعہ پوش
یہ بات کہتا ہے دوسری رات کو پھر ایک برقعہ پوش نے
اسیطرح سے آواز دی کہ اے عبد الرحمن اللہ اللہ کر میرے دل میں بھی
خدا کی یاد کا شوق غالب ہوا اور ذکر با واز بلند شروع کیا دہقان
آدمی قوم گوجران اس معنی میں ہنستے تھے اور اپنے آپکو کہتے تھے کہ ماما گوجر
مستی اور بیہوشی سے شور کرتا ہے فقیر اس بات سے شرمندہ ہوا تیسری
مرتبہ پھر آواز آئی کہ اے عبد الرحمن کوئی حجاب مت کر اور خیالات کو
دل میں جگہ مت دو اور خدا کی یاد میں مشغول ہو چند روز کبھی کبھی خدا کے

برداشته میگوید که کار جهالاں بگذار و بدل جاں بذکر خدا
مشغول باش و بدائره بیا از آں روز از خدمت گاو بیشی بیزاری
رو داد و اشتیاق ذکر خدا بر دل مستولی گشت و شوق ملازمت
و صحبت بزرگان و درویشاں غالب آمد برده معرفت و ہدایت
میاں شاه عنایت که برادر ذاتی ایں فقیر و از مریداں کامل حضرت
پیر دستگیر بودند بخدمت شریف اوشاں رفته اظہار کردم
که محبت یاد الہی محیط ضمیرم گردیده میخواہم که بخدمت کسے بزرگوار
سعادت دارین حاصل نمایم و دست بیعت دہم و یاد الہی
بیاموزم پس مارا ہمراه گرفته بجائے برسانید که زنگ کلفت
از لوح سینه من بزداید شاه موصوف از درویشان کامل
ہر دیار ذکر کردن گرفت و اوصاف اولیاء الله بیان می کرد آخر
بدیں سخن قرار گرفت که بدائره شریف بجناب میر الصاحب
قدس سره شرف اندوز باید شد من گفتم که شب متواتر برقعه
پوش ہم چنیں فرموده است که بدائره بیا پس ہمیں اولی است
که بوساطت خود بآنجناب برسانید آں خضر وادی ہدایت
یعنی شاه عنایت مارا ہمراه خود گرفته بخدمت حضرت پیر
دستگیر برده بشرف آستانه بوس مشرف گردانید چوں بنظر
تحقیق نیک نگاه کردم آں برقعه پوش ہمیں ذات مبارک
است آں مرشد کامل فقیر را از دور آواز دادند که اے
عبد الرحمن درویش بیا بیا عرض کردم مانا گوجر غلام آں
حضرت حاضر است باز فرمودند که شاه عبد الرحمن درویش بیا
من گفتم سگ ایں درگاه مانا گوجر است ہمیں قسم ہمیں الفاظ
بکثرت تکرار شد در آں وقت روبروئے آں والا جناب
از گلہائے گلاب کج گذاشته بود بہر کسے از راه تفضلا
یک یک گل مرحمت میفرمودند ازاں جمله یک گل بفقیرہم
عطا شد چوں گل بدست گرفتم در سیر آں مستغرق گشتم
می بینم که در ہر برگ معرفت الہی و حقیقت محمدی ظاہر
و ہویداست من در تماشائے آں محو شدم سیر سنریہم آیاتنا فی
الآفاق و فی انفسہم سر زدن گرفت و دریں اثناء آنحضرت

ذکر میں بسر کرتا تھا اور بھینسیں بھی چراتا تھا ایک رات وہی برقعہ پوش
اپنے اوپر سے برقعہ اٹھا کر کہتا ہی کہ جاہلان کے کاروبار چھوڑ اور الله کے ذکر میں
مشغول ہو اور دائرہ میں آ اُس روز سے بھینسوں کی خدمت سے بیزار ہوا اور میرے
دل پر خدا کے ذکر کا شوق غالب ہوا اور نیز خدمت بزرگان اور صحبت
درویشان کا شوق غالب ہوا ازبدہ معرفت و ہدایت میاں شاہ عنایت
کہ اس فقیر کے حقیقی بھائی اور حضرت پیر دستگیر کے کامل مریدان سے تھے میں نے
اونکی خدمت میں جا کر اظہار کیا کہ یاد الٰہی کی محبت میرے دل کی محیط
ہوئی ہے میں چاہتا ہوں کہ کسی بزرگ کی خدمت سے سعادت دارین
حاصل کروں اور بیعت بھی ہوں اور ذکر خدا بھی سیکھوں پس ہمکو ہمراہ لیکر
کسی جگہ پہونچاؤ تا کہ وہ میرے سینہ سے کثافت کو صاف کرے شاہ موصوف
نے ہر شہر کے کامل درویشان کا ذکر کرنا شروع کیا اور اولیاء الله کے
اوصاف بیان کرتے تھے آخر اس بات پر آمادہ ہوئے کہ دائرہ شریف میں
میر الصاحب رحمۃ الله علیہ کی درگاہ فیض مآب میں مشرف اندوز ہونا
چاہیے میں نے کہا کہ تین شب متواتر برقعہ پوش نے بھی یہی فرمایا ہی
کہ تم دائرہ شریف میں آؤ پس یہی بات بہتر ہے کہ مجکو اپنے وسیلہ سے
اُس درگاہ میں پہونچاؤ آں خضر وادی ہدایت یعنی میاں شاہ عنایت
مجھکو اپنی ہمراہ لیکر حضرت پیر دستگیر کی خدمت میں لیگئے اور آستانہ
بوسی سے مشرف کیا جب میں نے خوب غور سے دیکھا معلوم ہوا کہ وہ برقعہ
پوش یہی ذات مبارک ہی اُس مرشد کامل نے فقیر کو دور سے
آواز دی کہ اے درویش عبد الرحمن آؤ میں نے عرض
کیا کہ آنحضرت کا غلام مانا گوجر حاضر ہے پھر فرمایا کہ درویش شاہ
عبد الرحمن آ میں نے پھر کہا کہ اس درگاہ کا کتا مانا گوجر ہے
اسیطرح سے ان الفاظ کا تین مرتبہ تکرار ہوا اوسوقت آں
والا جناب کے سامنے گلاب کے پھول بکثرت رکھے تھے ہر شخص کو
ازروے عنایت و مہربانی کے ایک ایک پھول مرحمت فرماتے تھے
اُن تمام میں سے ایک پھول مجھکو عطا کیا جبکہ میں نے پھول کو
ہاتھ میں لیا میں اوسکی سیر میں غرق ہوا کیا دیکھتا ہوں
کہ ہر پتہ میں خدا کی معرفت اور محمد کی حقیقت ظاہر ہے میں
اُسکے تماشے میں محو ہوا سنریہم آیاتنا فی الآفاق و فی انفسہم کا

ازانجا برخاسته نقل مکان کرده فقیر را بجهت تلقین ارشاد
طلب فرمودند و بعد ادائے رسوم بیعت بذکر اسم ذات امر
نمودند بعرض رسانیدم که از توجهات عالی از برگ برگ گل
حقیقت معرفت هویدا و عیانست فرمودند آں راه دیگر ست
وایں طریقه دیگر ست بعد تعلیم ذکر و اشغال رخصت ساختند
بقیة العمر دراں شغل مشغول ماندم فی الواقع منزلش بانک
توجه حضرت پیر دستگیر بسرحد کمال رسید و در عهد خویش
مرجع خاص و عام گردید مضجعش در قصبه بهلوپور واقع
ست و ازاں مکان اکثر مردم فیضها بر میدارند۔

الحمد للہ علیٰ ذالک۔

**نقل است** بزبانی زبدة المحققین قدوة الواصلین
مرید راسخ الاعتقاد میر محمد جواد که بحسب اتفاق در ضلع بلده
ملتان رسیدم عبد الله نام فقیرے از مریدان میر محمد یوسف
باین حقیر مودت گرفت روزے از روداد خود چنین بیان
کرد که فقیر بموجب امر و طریق مرشد خود در زیر زمین حفره کرده
به اراده اربعین نشسته بودم و پیرمن بعد از دو سه روز برائے
دریافت احوال بر سر من آمد استفسار روداد نموده باز مراجعت
میفرمود بهمیں روش قریب یکماه بگذشت روزے
از غیب آواز آمد که بدائره بیا از استماع ایں ندا دل از ایں
شغل برخاسته شد و بے اختیار بخاطر میگذشت که از حفره
بیروں شوم آں روز بگذشت روز دیگر باز بدستور آواز بگوش
بگوشم آمد آں روز هم بهر حیله بسر بردم روز سیوم هم آواز آمد
که اے درویش اگر ذوق معرفت الٰهی داری بدائره
بیا و اینجا محنت بے حاصل میکشی هیچ نوع کشود کار رو نخواهد
داد نصیب تو از اینجاست چوں پیرمن بر رسم معهود برائے پرسش
احوال من تشریف آورد روداد بعرض رسانیدم که متواتر
از سه روز ایں چنیں آواز می آید و آواز کننده معلوم نیست
که کدام کس ست و دائره کجاست پیرمن فرمود امروز
همیں جا ساکن باش اگر الحال همان آواز بگوش تو برسد

مضمون ظاہر ہونا شروع ہوا اسی اثنا میں آنحضرت نے اسجگہ سے
اٹھکر دوسری جگہ جاکر فقیر کو ارشاد اور تعلیم دینے کے لئے طلب
فرمایا بیعت کی رسوم ادا کرنیکے بعد ذکر اسم ذات کرنیکے لیے ارشاد
کیا میں نے عرض کیا کہ توجہات عالی سے پھول کی پتی پتی سے حقیقت
ومعرفت ظاہر ہے فرمایا کہ وہ راستہ اور ہے اور یہ راستہ اور ہے ذکر کی
تعلیم کے بعد رخصت کیا باقی عمر اسی شغل میں مشغول رہا حقیقت
میں وہ منزل حضرت پیر دستگیر کی ادنے توجہ سے درجہ کمال
کو پہونچی اور اپنے زمانہ میں خاص وعام کے مرجع ہوئے تھا مزار شریف
بہلوپور میں ہے اور اسجگہ سے اکثر آدمی فیضیاب ہوتے ہیں۔
الحمد للہ علیٰ ذالک۔ زبدۃ المحققین قدوۃ الواصلین مرید راسخ
الاعتقاد میر محمد جواد کی زبانی **نقل** ہے کہ میں اتفاقاً
ملتان کے ضلع میں گیا تھا ایک فقیر عبد اللہ نامی سے کہ جو میر محمد
یوسف کے مریدان سے تھا اس احقر سے دوستی کی ایک روز
اسنے اپنے حالات سے ایسا بیان کیا کہ بموجب امر اور اپنے
مرشد کے طریقہ کے زمین کے نیچے حفرہ کرکے اربعین کے
ارادہ سے بیٹھا تھا کہ میرے پیر دو تین روز کے بعد میرے پاس میرے
حالات کے استفسار کے لیے آتے تھے اور دریافت فرماکر
تشریف لیجاتے تھے اسیطرح سے ایک مہینہ گزرا ایک روز
غیب سے آواز آئی کہ دائرہ میں آؤ اس آواز کے سنتے ہی
میرا دل اس شغل سے برگشتہ ہوگیا اور بے اختیار چاہا
کہ حصار سے باہر ہو جاؤں وہ روز تو گذر گیا دوسرے روز
پھر میرے کان میں آواز آئی وہ روز بھی بمشکل تمام
بسر کیا تیسرے روز پھر آواز آئی کہ اے درویش اگر تجھکو
خدا کی معرفت کا ذائقہ ہے دائرہ میں آ اور اسجگہ تیری محنت بے
فائدہ ہے کوئی کام پورا نہ ہوگا تیرا حصہ اسی جگہ سے ہے جبکہ
میرے پیر حسب معمول میرے حالات کے پوچھنے کے لیے تشریف
لائے میں نے حالات کو عرض کیا کہ متواتر تین روز سے ایسی آواز آتی
ہے اور آواز دینے والا معلوم نہیں ہوتا کہ کون شخص ہے اور
دائرہ کہاں ہے میرے پیر نے فرمایا کہ آج اسجگہ سکونت کر اگر اسی طرح سے

عرض بکن که اسم شریف آنحضرت را چه میخوانند و دائره شریف
بکدام سمت است همان شب آن تعالی درجات بدستور مذکور
آواز کردند و دوشو بدانو بیا عرض کردم که اسم مبارک آنحضرت
چیست و دائره کدام و کجاست فرمودند که نام فقیر سید بھیکه
است و دائره متصل شاه آباد و تھانیسر بنام فقیر شهرت
دارد روز دیگر پیش پیر خود بیان نمودم فرمود شخصے را که سید
بھیکه بطلبد کرا زهره آنست که نگاه دارد همان زمان پیر من
بجناب حضرت پیر دستگیر خطے بدین مضمون نوشتند که کشود
کار فقیر عبدالله از دست این حقیر تقدیر نیست تعلق بذات
مبارک دارد بموجب امر عالی مشرف بخدمت شریف
مشرف میگردد امید از توجهات کریمانه آنست که ذکر و اذکار
و اشغال آنچه بخور حوصله این درویش باشد عند الله تعلیم و تلقین
فرمایند مکتوب را گرفته از خدمت پیر خود مع عرضداشت حضرت
حاصل نموده باشتیاق مالایطاق روان گردیده در اندک
زمان طے منازل کرده بشرف قدمبوسی آنوالاجناب مشرف
گردیدم و مدتے بحضور فائض النور حاضر ماندم آنچه استعداد
فقیر بود آن مرشد کامل ماشیٔ راهبرانه فرموده تعلیم و
تلقین کرده رخصت فرمودند بتوجهات آنحضرت بدرجه
اعلی رسیده تا حال از فیوضات مالامال است۔

الحمد لله علی ذالک۔

**نقل است** این ضعیف نحیف یعنی کاتب الحروف
بایام طفولیت در قصبه کهیری سادات متصل شهر راجپوره
می بود روزے بقصبه انباله برائے زیارت والده شریفه
پیر عزیمت کرده اثناء راه یکدرخت گل کوزه بسیار پهنا و بوده
است از میان آن یک اژدها قریبا دوازده چهارده
درعه بطولانی بوده باشد برآمده گرد اگرد من احاطه کرد فقیر
سراسیمه وار بے حواس گردید و رنگ از صورت به پرید
بلکه خون از بدن من خشک شد در این حالت صعب
بے اختیارانه نام مبارک پیر دستگیر بر زبان جاری گشته

آواز دے عرض کر کہ آنحضرت کا اسم شریف کیا ہے اور دائرہ
شریف کس طرف ہے اسی شب کو حسب معمول آواز دی
کہ تم بہت جلد دائرہ میں آو میں نے عرض کیا کہ آنحضرت کا اسم
مبارک کیا ہے اور دائرہ شریف کہاں ہے فرمایا کہ فقیر کا نام سید
بھیکہ ہے اور دائرہ شاہ آباد اور تھانیسر کے متصل ہے اور فقیر کے
نام سے مشہور ہے دوسرے روز میں نے اپنے پیر سے بیان کیا فرمایا
کہ جس آدمی کو سید بھیکہ طلب کرے کس کو طاقت ہے کہ اوسکی
حفاظت کرے ایک خط اوسیوقت میرے پیر نے حضرت پیر دستگیر
کی درگاہ میں لکھا کہ فقیر عبداللہ کا کشود کار اس حقیر کے پاس مقدور
نہیں ہے تعلق ذات مبارک سے رکھتا ہے امر عالی بموجب خدمت شریف سے
مشرف ہوتا ہے توجہات کریمانہ سے امید یہ ہے کہ ذکر اور اذکار
اور جو کچھ اس درویش کے حوصلہ کے موافق ہو عنداللہ تعلیم
فرماویں میں خط کو اپنے پیر سے لیکر مع عرضداشت کے اجازت
طلب کرکے بے انتہا شوق سے روانہ ہوا تھوڑے زمانہ میں منزلیں
طے کرنیکے بعد آنوالاجناب کی قدمبوسی سے مشرف ہوا اور ایک
مدت حضور فائض النور میں حاضر رہا جو کچھ فقیر کی استعداد تھی آں
مرشد کامل نے اوسپر بادی فرماکر تعلیم و تلقین کرکے رخصت
فرمایا آنحضرت کی توجہات سے اعلے درجہ پہ پہونچا اور انکے
فیوضات سے مالامال ہے۔

الحمد للہ علی ذالک

**نقل ہے** کہ یہ ضعیف یعنی کاتب الحروف بچپن کے زمانہ میں
کھیری سادات علاقہ راجپورہ کے متصل رہتا تھا ایک روز
قصبہ انبالہ میں والدہ صاحبہ شریفہ کی زیارت کیلیے جاتا تھا
کہ راستہ کے درمیان ایک درخت گل کوزہ کا بہت کشادہ تھا اس
میں ایک اژدہا نے کہ جو بارہ چودہ گز کے قریب طول میں ہوگی
نکل کر میرے گرد کو احاطہ کیا فقیر نہایت پریشان و بیقرار
ہوا اور چہرہ کا رنگ فق ہوگیا بلکہ میرے بدن سے خون
خشک ہوا اسی پریشانی میں بے اختیار پیر دستگیر کا مبارک
نام زبان سے جاری ہوا بلا تامل و توقف کے ذات مبارک

بے تامل وبلا توقف ذات مبارک با کلاہ و پیراہن چنانچہ
بدائرہ شریف می بودند بہمان شکل و ہمان لباس بر سر من
حاضر شدند و اژدہا از برکت انفاس متبرکہ غائب شد و
من بیہوش افتادہ ماندم بعد دیرے کہ افاقت آمد مردم
فراہم کنندہ علف وکاہ و پاچک وغیرہ کہ دران صحرا بودند
مارا گرفتہ پیش والدہ صاحبہ بمکان مذکور رسانیدند و از
ہمانروز حرارت بر تن من مستولی گردید ہرگاہ کہ از غلبہ
حرارت مدہوش میگشتم تا مدت سہ ماہ میدیدم کہ حضرت
پیر دستگیر بر سر بالین من نشستہ اند ہرگاہ بہ افاقت می آمدم
بغیر از مردم خانہ یا کسانیکہ برائے بیمار پرسی می آمدند نمیدیدم
پس حالت ضعف وغشی را از خدا میخواستم و این ماجرا
پیش کسے ظاہر نمی ساختم کہ مباد از اظہار این معنی از دولت
زیارت محروم بمانم وقتیکہ صحت کلی رو نمود والدہ صاحبہ
ہم [illegible] بود برائے فقیر پارچہ ہا و جامہ و قبا وغیرہ
نو بہ نو تیار ساختہ پوشانیدہ برائے زیارت حضرت پیر دستگیر
رخصت کردند و درانوقت آنحضرت در مجلس حضرت قطب العالم
شیخ جلال الدین محمود تھانیسری قدس اللہ سرہ العزیز
در قصبہ تھانیسر تشریف میداشتند فقیر در انجا رسیدہ بوسیلہ
عارف کامل میاں شیخ ہبت اللہ قدس سرہ بحضور انور مشرف
گردیدہ سر خود بر اقدام مبارک گذاشتم و حاجی موصوف عرض
کرد کہ لطف اللہ حاضر است بمجرد استماع نام فقیر فرمودند
کہ اے لطف اللہ ما سہ ماہ سنت بر سر تو نشستہ ماندہ ام
تسلیمات کردم و شکرانہ بجا آوردم درانوقت عابد و زاہد میاں
محمد شاہد و زبدۃ الواصلین مولوی غلام حسین کہ بسیار فاضل و
کامل بودہ اند و ابتدائے حال با شصت کس فاضل اجل
بخدمت حضرت پیر دستگیر رسیدہ تا بہ بست و ہفت روز
بحث علمی بر پا داشتہ بود آخر الامر آنحضرت بعلم باطن بر علم
ظاہر مولوی غالب آمدہ تسلی فرمودند بعدہ مولوی عرض کرد
کہ غلام چنان ارادہ کردہ بود ہر کسے کہ از خاطر من غبار زنگ

مع کلاہ و پیراہن کے جیسا کہ دائرہ شریف میں ہوتے تھے اوسی
شکل اور لباس میں میرے پاس حاضر ہوئے اور انفاس متبرکہ
کی برکت سے اژدہا غائب ہوئی اور میں بیہوش رہا کچھ دیر کے
بعد آرام ہوا جو آدمی اوس جنگل میں لکڑی و گھاس جمع کرتے تھے
مجھکو ہمراہ لیکر والدہ صاحبہ کے پاس مکان مذکور میں پہونچایا
اور اوسی روز سے میرے بدن میں حرارت غالب ہوئی جس وقت
کہ حرارت کے غلبہ سے بیہوش ہوتا تہا تین مہینہ کی مدت
تک دیکھتا تہا کہ حضرت پیر دستگیر میرے سرہانے بیٹھے ہیں
جب کہ مجھکو ہوش آتا تھا گھر کے آدمیوں یا جو آدمی کہ میری بیمار
پرسی کیلئے آتے تھے اونکے ماسوا کسی کو نہیں دیکھتا تہا پس غش
اور ضعف کو خدا سے طلب کرتا تہا اور یہ قصہ کسی پر ظاہر
نہیں کرتا تہا کہ مبادا اوسکے اظہار سے دولت زیارت سے
رہوں جبکہ صحت کلی ہوئی والدہ صاحبہ بھی اوس درگاہ کی مرید
تھیں فقیر کے لئے کپڑے وجامہ وقبا وغیرہ نئے تیار کرکے پہنا
کر حضرت پیر دستگیر کی زیارت کے لئے رخصت کیا اوس وقت
آنحضرت قطب العالم شیخ جلال الدین محمود تھانیسری قدس
سرہ العزیز کی مجلس میں قصبہ تھانیسر میں تشریف رکھتے تھے
اوس جگہ پہونچکر عارف کامل میاں شیخ حاجی ہبت اللہ قدس سرہ
کے وسیلہ سے حضور انور میں مشرف ہوکر اپنے سر کو اقدام مبارک
پر رکھا اور حاجی صاحب موصوف نے عرض کیا کہ لطف اللہ
موجود ہے فقیر کے نام سنتے ہی فرمایا کہ اے لطف اللہ ہم تمہارے
پاس تین مہینے بیٹھے رہے میں نے سلام عرض کیا اور شکرانہ
ادا کیا اسوقت عابد و زاہد میاں محمد شاہد و زبدۃ الواصلین
مولوی غلام حسین کہ جو بہت فاضل اور کامل ہوئے ابتدا میں
مع فضلائے اجل ساٹھ آدمیوں کے پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ
کی خدمت میں پہونچکر ستائیس روز تک علمی بحث کرتے رہے
آخر کار آنحضرت بوجہہ علم باطنی مولوی صاحب کے ظاہری
علم پر غالب آتا ہے اور تسلی فرمائی پہر مولوی صاحب نے عرض
کیا کہ غلام نے ایسا ارادہ کیا تہا کہ جو کوئی میرے دل کو زنگ سے

سردار دوست بیعت بہ آنکس خواہم داد الحال ما را در زمرہ
خادمان انتخاب داخل فرمایند پیر دستگیر اوشان را مرید
طالب خود نمودند حاضر مجلس بودند و فقیر پیش ازیں ارادہ
مصمم کردہ بود کہ اجازت لباس درویشی باید گرفت عرض
کردم کہ در تمہیدات عین القضات نوشتہ دیدم کہ لباس
شیخ بدون اجازت شیخ روا نباشد غلام اجازت میخواہد
فرمودند کہ دریں واقعات کدام کتاب میخوانی عرض کردم کہ
مطالعہ قطبی می نمایم وہم یاد الٰہی میکنم فرمودند کہ در ہر دو
شغل مشغول باش ازیں ہر دو ہر شغلے کہ بر تو غالب آید
بران ثابت قدم باید شد و وقتیکہ جنوں غالب شود لباس
درویشی اختیار کن اگر جنوں غالب نباشد لباس لباس
اختیار نباید کرد بقدرت الٰہی در اندک زمان جنوں بر من
غالب آمد چنانکہ ہر چہ میخواندم ہیچ بخاطر جا نمی گرفت
چنانچہ دوہرہ حضرت پیر دستگیر بریں حالت دلالت میکند
دوہرہ - مالی مارا بھر بھول گئی سب جیب ٭ اب کہوں
آسا کہوں تسبیح کہوں کیتب - بعدہ بموجب امر اقدس
لباس اختیار کردم الحمد للہ علیٰ ذالک -

**نقل است** از واردات فقیر وقتیکہ حضرت پیر
دستگیر ازیں جہان فانی بسوئے جہان باقی رحلت فرمودند
فقیر را از تعزیت آں والاجناب حالت عجیب بود و از شب
روز بغیر گریہ و زاری و جزع و فزع کارے نبود بلکہ تا
دوازدہ روز از نماز پنجوقتی و روزہ ماہ رمضان معذور ماندم
روزے از غم و اندوہ مثل مدہوشان بودم می بینم کہ آں
حضرت تشریف آوردہ می فرمایند کہ اے لطف اللہ ما را
مردہ پنداشتی من خود زندہ ام بلکہ در حساب نزدیک
من تو مردہ کہ خیالات خام را بر لوح خاطر نقش کردہ
حالا برخیز دل را بجا و جہد محکم بربند و بذکر و شغل و یاد الٰہی
مشغول باش و ما را ہمہ وقت ہمراہ خود بشناس فقیر
از آں روز در ہوش رسیدہ از مادر و پدر محبت بالکلی

صاف کہے ہیں اس شخص سے بیعت ہونگا اب ہمکو اس درگاہ
کے خادمان کے گروہ میں داخل فرماویں پیر دستگیر نے اونکو اپنا
مرید و طالب کیا حاضر مجلس ہے فقیر نے اس سے پہلے پختہ
ارادہ کیا تہا کہ درویشی خرقہ کی اجازت لینی چاہیے میں نے عرض
کہ کتاب عین القضات کی تمہیدات میں لکھا دیکھا ہے کہ لباس
شیخ اجازت بدون جائز نہیں ہوتا لہذا غلام اجازت چاہتا ہے
فرمایا کہ تو اب کونسی کتاب پڑھتا ہے میں نے عرض کیا کہ قطبی کا مطالعہ
کرتا ہوں اور یاد خدا بھی کرتا ہوں فرمایا کہ دونوں شغل میں مشغول
رہوں اور ان دونوں شغل سے جو کوئی تجھپر غالب آوے اوسپر
ثابت قدم رہنا چاہیے جسوقت جنوں غالب ہو تو درویشی
لباس پہنا چاہیے اگر جنون غالب نہووے لباس اختیار نکرنا
چاہیے قدرت الٰہی سے تھوڑے زمانہ میں مجھپر جنوں غالب
ہوا ایسے کہ جو کچھ میں پڑھتا تھا یاد نہیں رہتا تہا چنانچہ
حضرت پیر دستگیر کا دوہرہ اس حالت پر دلالت کرتا ہے - دوہرہ
مالی مارا بھر بھول گئی سب جیب ٭ اب کہوں آسا کہوں تسبیح
کہوں کیتب - پھر بموجب امر اقدس کے مینے لباس اختیار کیا
الحمد للہ علیٰ ذالک فقیر کے واردات سے **نقل ہے**
کہ جب حضرت پیر دستگیر اس جہان فانی سے ملک جاودانی کو
رحلت فرما ہوئے تو فقیر کو آنوالاجناب کی تعزیت سے سخت
حالت طاری ہوئی رات دن گریہ و زاری و جزع و فزع کے بغیر
کوئی کام نہ تھا بلکہ دس بارہ روز تک پانچ وقت کی نماز اور
ماہ رمضان کے روزہ سے بھی قاصر رہا ایکروز غم و رنج
سے مدہوش تھا کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت تشریف فرما ہیں
اور فرماتے ہیں کہ اے لطف اللہ ہمکو تو نے مردہ جانا ہیں
زندہ ہوں بلکہ میرے نزدیک تو مردہ ہے کہ خیالات خام
کو دل میں نقش کیا اب اٹھ اور مستعد ہو اور ذکر الٰہی
میں مشغول ہو اور ہمکو ہر وقت اپنی ہمراہ جان
فقیر اوسی روز سے ہوش پہونچا اور ماں باپ سے
محبت بالکل قطع کرکے یاد الٰہی میں مشغول ہوا حق

بریده بیاد الٰہی پرداختم حق سبحانہ تعالیٰ محبت خود بخشید و تا
یوم القیام اُمیدوار ترقی درجات ہستم الحمد للہ علیٰ ذالک

**نقل است** بزبانی قدوۃ الواصلین میاں شیخ محمد متوطن
انبالہ کہ صاحب ریاضات وکمالات و روشنضمیر و مرید حضرت
پیر دستگیر بود حالات و واقعات خود چنان بیان میکرد کہ در اوائل
حال و عنفوان جوانی مرتکب عصیاں بودم و شب و روز
بجز خوردن خمر ملعون شغلی دیگر نداشتم و اکثر افعال ناشائستہ
از زنا وغیرہ از من بوجود می آید بلکہ اتوار ناشائستہ کہ ذکر
آں ناکردہ اولی است، بیروں از وہم و قیاس بود شبے شراب
خوردہ بخمار آں مدہوش شدہ بخانہ خود افتادہ بودم ناگاہ
برقعہ پوشے برسرم آمد آواز میکند اے شیخ محمد یاد الٰہی
بکن من از بدمستی ہیچ مطلع نشدم اہلیہ فقیر ازیں ماجرا آگاہ
شد مرا بیدار ساخت وگفت شخصے بایں طور ندا میکند من ہرگز
بسخن وے التفاتے نکردم و در جوابش گفتم کہ بر تخیلات
مقید گردیدن چہ لازم است روز دویم نیز زیر بالین من آمدہ
ہماں طور آواز کرد کہ اے شیخ محمد برخیز یاد الٰہی بکن آنروز
ہم از مستی خمر ہیچ نپرداختم اہلیہ فقیر ازیں معنی اطلاعے یافتہ
بمن آگاہ کرد کہ صدائے غیب ایں قسم مسموع میشود تا ہم گوش
برآواز نکردم روز سیوم بدستور عادت معصیت نوشیدہ مدہوش
افتادہ بودم کہ برقعہ پوش بدستور آواز کرد کہ برخیز و یاد الٰہی
کن و بدائرہ بیا مستورہ مذکورہ مرا بیدار و ہوشیار گردانید
شب سیوم آں کلام فرخندہ انجام تاثیر نمود ہمانوقت غسل
پاک کردہ بہ بالاخانہ رفتہ ذکر جہر باواز بلند شروع کردم ہمسایہ
کہ آواز ما می شنیدند میخندیدند کہ امروز شیخ محمد در عالم مستی
ذکر می نماید عیش و عشرت و خواب راحت ما را منغص گردانید
و فحش و دشنام و ناسزا می گفتند القصہ چوں روز شد
از مردم پرسیدم کہ دائرہ بکدام سمت است آنہا نشان
دادند کہ ازینجا پانزدہ کروہ است من سپر و شمشیر در کمر کردہ
بدائرہ رفتم حضرت پیر دستگیر چوں مرا از دور دیدند فرمودند کہ

تعالیٰ اپنی محبت عطا کی اور قیامت تک اُمیدوار
ترقی درجات کا ہوں گا الحمد للہ علیٰ ذالک

**نقل ہے** کہ قدوۃ الواصلین میاں شیخ محمد متوطن انبالہ
کہ جو صاحب ریاضات اور کمالات و روشن دل و در حضرت پیر
دستگیر کے مرید تھے اپنے حالات اور واقعات کو ایسا بیان
کرتے تھے کہ شروع جوانی میں میں عصیاں میں مبتلا تہا اور
رات دن شراب ملعون کے پینے کے سوا کوئی دوسرا شغل نہیں رکھتا
تھا اور اکثر برے افعال یعنی زنا وغیرہ کی قسم سے صادر ہوتے تھے
بلکہ ناشائستہ اطوار کہ اونکا ذکر نہ کرنا بہتر ہے قیاس و وہم سے
باہر تھے ایک شب شراب پیکر اوسکے خمار میں مدہوش ہوکر اپنے
گھر میں پڑا تہا اچانک ایک برقعہ پوش میرے پاس آئے اور
آواز دی کہ اے شیخ محمد یاد الٰہی کر میں بوجہہ مدہوشی کے خبردار نہوا
فقیر کی زوجہ اس قصہ سے آگاہ ہوئی مجکو بیدار کیا اور کہا ایک
شخص اس طرح سے آواز دیتا ہے میں نے اوسکی بات پر توجہہ نکی
اور اوسکے جواب میں کہا کہ خیالات پر مقصد ہونا کیا ضروری ہے دوسرے
روز سرہانے آکر اسی طرح آواز دی کہ اے شیخ محمد اٹھ اور یاد الٰہی کر
اُسروز بھی شراب کی مستی کی وجہہ سے کچھ متوجہ نہ ہوا فقیر کی اہلیہ
نے اس واقعہ سے اطلاع پاکر مجکو آگاہ کیا کہ غیب سے آواز اسطرح
سنی جاتی ہے یہانتک کہ میں نے اوسکی آواز کو نہ سنا تیسرے روز
بدستور شراب پیکر بیہوش پڑا تہا کہ ایک برقعہ پوش نے بدستور سابق
آواز دی کہ اٹھ یاد الٰہی کر اور دائرہ میں آ و عورت مذکورہ نے مجکو
بیدار اور ہوشیار کیا تیسری رات کو اس کلام مبارک نے اثر کیا میں نے
اوسی وقت غسل کرکے بالاخانہ پر جاکر ذکر بالجہر شروع کیا تمام ہمسائے
میری آواز کو سنتے تھے اور ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ شیخ محمد آج مستی
میں ذکر کرتا ہے ہمارے عیش و عشرت و نیند و راحت کو خراب کیا او
گالیاں اور برا بھلا کہتے تھے حاصل کلام کا جب آفتاب نکلا میں نے
آدمیوں سے پوچھا کہ دائرہ شریف کس طرف ہے انہوں نے پتہ دیا کہ یہاں سے
پندرہ کوس ہے میں تلوار اور ڈھال کمر میں باندھکر دائرہ شریف
گیا جب پیر دستگیر نے مجھے دور سے دیکہا فرمایا کہ

اے شیخ محمد بہ کمال تقید تا باینجا آمدہ مارا سہ روز علی التواتر
می گذرد کہ ہر شب برائے آوردن شما بہ انبالہ میرفتم آمدی خوب
کردی حالا بنشین بموجب امر عالی بطرفے نشستم چوں از
نماز ظہر فراغت حاصل فرمودند بگوشہ نشستہ فقیر را یاد کردند
و مرید ساختند و بذکر جہر ارشاد و اجازت دادند و ہم امر کردند کہ
سپر و شمشیر ہمیں طور ہمراہ خود داشتہ باشد از حضور لا
مع النور رخصت ترخیص یافتہ بخانہ خود آمدم و سپر شمشیر
نیز با خود داشتم و یاد الٰہی میکردم روزے بخاطر من رسید
کہ یاد الٰہی کردن و سپر و شمشیر برداشتن چہ صورت دارد
سپر را پارہ کردم و شمشیر را بشکستم و بخدمت پیر مرشد رسیدم
آں کاشف اسرار منبع الانوار مارا از دور دیدہ ارشاد کردند
خوب کردی سپر و شمشیر را شکستہ آمدی حالا دوئی از دل
دور کن و یکتائی اختیار نما آں روز پارچہ رنگین کردم و بخانہ
خود رفتم پیش ازیں اہلیہ فقیر با لباس مکلف جامہ شلوار رنگ
گلنار و معجر کناری دار و پاجامہ مشرو قیمتی رغبت کمال داشت
مارا کہ بلباس رنگین بگل سرخ دید کلمہ الحمد للہ بر زبان راند
و خوشحال گردید چوں من بنماز بطرف مسجد رفتم و از خانہ بیرون
آمدم بی بی پارچہار مکلف از بدن خود جدا کردہ پارچہائے
دیگر سفید در گل سرخ رنگین ساختہ یک پیراہن و یک پاجامہ و
یک چادر رنگ گیرو پوشیدہ بہ نشست چوں فقیر از مسجد بعد
فراغ نماز بخانہ آمدم می بینم کہ عالم دگرگوں گردیدہ پرسیدم
کہ ایں چہ گردید بجواب گفت شما کہ شفیق و رفیق و کفیل ہمہ چیز
بودند خود لباس رنگین کرد اگر من ہماں لباس بالم شمارا
تکلیف بکمال لاحق حال میگردد حالا حق تعالیٰ شمارا ازاں
معصیت باز داشتہ بدرجہ اعلیٰ رسانیدہ و بطرف
محبت خود کشیدہ می باید کہ از خوراک و پوشاک ما بے تفکر
بودہ جائے کہ شما ازیں دولت مستفید شدہ اند مارا
ہم بدانجا ببرید و بلک کنیزاں آنجناب داخل سازند فقیر ہمراہ
گرفتہ بخدمت حضرت پیر دستگیر آوردہ مرید کنانیدم و انہ

لئے شیخ محمد بہت تاکید سے تو اسجگہ آیا ہے تین روز متواتر ہوئے
کہ ہر شب کو میں تمکو انبالہ سے لینے کے لیئے جاتا تھا تم نے خوب
کیا کہ آئے اب بیٹھو بموجب امر عالی کے میں ایک طرف کو
بیٹھا جب ظہر کی نماز سے فراغت ہوئی ایک گوشہ میں بیٹھکر
فقیر کو یاد فرمایا اور مرید کیا اور ذکر بالجہر کے لیئے حکم کیا اور اجازت
دی کہ اسی طرح سے تلوار اور ڈہال اپنی ہمراہ رکھتے رہو حضور لا
مع النور سے اجازت لیکر میں اپنے گھر آیا اور تلوار اور ڈہال بہی
اپنی ہمراہ رکھی اور یاد الٰہی کرتا تہا ایکروز میرے دلمیں گذرا
کہ یاد الٰہی کرنا اور تلوار وغیرہ اٹھانا یہ کیا طریقہ ہے ڈھال اور
تلوار کو میں نے توڑ دی اور پیر دستگیر کی خدمت میں پہونچا مجھکو اس
کاشف اسرار منبع الانوار نے دور سے دیکھکر حکم کیا کہ تو تلوار
و ڈہال توڑ کر آیا اچھا کیا اب دوئی دل سے دور کر اور یکتا
روئی اختیار کر میں نے اوسیوقت کپڑے رنگے اور گھر گیا اس سے
پہلے فقیر کی زوجہ مکلف لباس جامہ شلوار سرخ رنگ کی
اور دوپٹہ کنارہ دار اور پاجامہ قیمتی مشروع وغیرہ کی رغبت
کمال رکھتی تھی مجھکو سرخ رنگ مٹی کے لباس میں دیکھکر الحمد للہ
کہی اور خوش ہوئی میں جب مسجد میں نماز کے لئے گیا اور گھر سے
باہر آیا بی بی نے عمدہ لباس کو بدن سے جدا کرکے دوسرے
لباس سفید کو سرخ مٹی میں رنگ کر ایک کرتہ اور ایک پاجامہ
اور ایک چادر گیروا پہنکر بیٹھی میں نماز کے بعد مسجد سے گھر میں
آیا کیا دیکھتا ہوں کہ جہاں دوسرے رنگ کا ہوا میں پوچھا کہ یہ
کیا ہوا بطور جواب کے کہا کہ تم شفیق اور رفیق اور کفیل تمام
چیزوں کے ہو تم نے جو لباس رنگین کیا اگر میں اوسی لباس میں رہوں
تمکو بکمال تکلیف ہو اب تمکو اللہ تعالیٰ نے اس گناہ سے روک
کر اعلیٰ درجہ پر پہونچایا اور اپنی محبت کی طرف کہینچا چاہیئے کہ
ہماری خوراک اور پوشاک سے بیفکر ہوکر جسجگہ کہ تم اس دولت
سے مستفید ہوئے ہو ہمکو بھی اوسجگہ لیجاؤ اور بلکہ اس درگاہ
کی باندیوں میں داخل کر دیں اوسکو ساتھ لیکر حضرت پیر
دستگیر کی خدمت میں لاکر مرید کرایا اور ما سوائے اللہ سے

ماسوائے اللہ نظر برداشتہ بیاد الٰہی مشغول گردید ہم و ہر روز
بلاناغہ بارادۂ مرشد پانزدہ ہزار بار ذکر جہر ادا میکرد و بقیۃ
العمر ہمیں شغل مشغول ماندہ و از جملہ کاملین عصر خویش گردید آخر
واصل بحق گشت الحمد للہ علیٰ ذٰلک

**نقل است** روزے در قصبہ ہنور حضرت مرشد آفاق
بجہت مبذول توجہ در حق مخلص یکرنگ میاں شاہ اورنگ
بخدمت حضرت پیر دستگیر سفارش فرمودند آنحضرت انگشت
اجابت بر دیدۂ جان نہادہ عرض کردند کہ حضرت پیر مرشد ہم
توجہے فرمایند و غلام از برکات ذات ستودہ صفات فردا دریں
باب بجا آوری امر عالی خواہد کرد آنروز از انہٹہ رخصت شدہ
در قصبہ اندری نزول فرمودند روز دویم بوقت صبح روانۂ تہانیسر
گردیدند چون از قصبہ بیرون شدند بحال میاں شاہ اورنگ
توجہے نمودند ہماں وقت حضوری مجلس حضرت رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نصیب گردید از قصبہ اندری تا رسیدن
قصبہ تہانیسر کہ فاصلہ دہ کروہ بودہ باشد داخل مجلس بودند
در اثنائے راہ ہیچ خبر از عالم بشریت نداشتند وقتیکہ در کوچہ
ہائے تنگ وارد گردیدند بعالم بیہوشی سر ایشاں با دیوارہا
در خورد بہ الم و ضرب و سنگ و خشت پیشانی خراشیدہ شدہ
بہوش آمدند حضرت پیر دستگیر پرسیدند کہ احوال میاں اورنگ
چہ طور است بر اقدام مبارک سر خود نہادہ تمامی روداد
بعرض رسانیدند در اندک توجہ ابواب معرفت کشادہ شدند
الحمد للہ علیٰ ذٰلک

**نقل است** کہ موتخان راجپوت سرکار و ساکن دنیا
ماجرہ کہ واقع است متصل دائرہ شریف براسپ کار دنیاوی
بموضع ٹھسکہ بگذشت زیر دیوار دائرہ راہ بگذرد و بخاطر
خود اندیشید کہ بغیر حصول سعادت قدمبوسی ازیں آستانہ
گذشتن لائق نباشد روبروئے حضرت پیر دستگیر آمدہ آداب سلام
بجا آورد پرسیدند کدام است عرض کرد موتخاں است
فرمودند چہ کند شاہ دولا ہر کرا خواہد بدہد مولا مجرد استماع ایں

نظر اٹھا کر یاد الٰہی میں مشغول ہوا اور ہر روز پندرہ ہزار بار
بلاناغہ حسب ارشاد مرشد کیا تھا ذکر جہر ادا کرتا تھا اور تاحیات اسی شغل
میں مشغول رہا اور وہ اپنے زمانہ کے کاملان سے ہوئے
آخر وفات پائی الحمد للہ علیٰ ذٰلک

**نقل ہے** کہ ایکروز قصبہ ہنور میں حضرت مرشد آفاق
نے مخلص یکرنگ میاں شاہ اورنگ پر توجہ مبذول کرنے
کے لئے حضرت پیر دستگیر سے سفارش فرمائی آنحضرت نے
قبول کرکے عرض کیا کہ حضرت پیر مرشد آفاق بھی توجہ
فرماویں اور غلام ذات ستودہ صفات کی برکت سے
کل کو اس امر عالی کو بجا لاویگا اور روز انہٹہ سے رخصت
ہوکر قصبہ اندری میں قیام فرمایا دوسرے روز صبح کو آگے
روانہ ہوئے جبکہ قصبہ سے باہر ہوئے میاں شاہ اورنگ
پر توجہ کی اوسی وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کی حضوری نصیب ہوئی قصبہ اندری سے قصبہ
تھانیسر پہنچنے تک کہ دس کوس کا فاصلہ ہوگا مجلس میں
داخل ہوئے راستہ میں عالم بشریت سے کچھ خبر نہیں رکھتے تھے
جب تنگ کوچوں میں داخل ہوئے تو بیہوشی کی وجہ ان کا
سر دیواروں میں لگا پتھر اور اینٹ کی ضرب سے پیشانی چھل گئی جب
ہوش میں آئے حضرت پیر دستگیر نے پوچھا کہ میاں شاہ
اورنگ کیا حال ہے اپنا سر قدم مبارک پر رکھکر تمام حال
عرض کیا تھوڑی توجہ میں معرفت کے دروازے کھل گئے
الحمد للہ علیٰ ذٰلک

**نقل ہے** کہ سردار موتخاں راجپوت اور دنیا ماجرا کا رہنے
والا کہ جو دائرہ کے پاس واقع ہے کسی دنیوی کام کے لیے
موضع ٹھسکہ کے پاس کو گذرا دائرہ کی دیوار کے برابر گھوڑا
جاتا ہوا تھا اپنے دل میں خیال کیا کہ بدون حصول سعادت
قدمبوسی اس آستانہ سے گزرنا ٹھیک نہیں حضرت پیر دستگیر کے سامنے
آکر آداب سلام بجا لایا پوچھا کون ہو عرض کیا کہ موتخاں ہے
فرمایا کیا کرتا ہے شاہ دولا جس کیو چاہتا ہے مولا دیتا ہے ہاتھ سے

سخن سونخان از پا ربرافتاد وحالت دگرگون گشت وکشف
وکشود گردید حضرت پیر دستگیر اکثر بزبان مبارک می فرمودند کہ سونخان
سخنہا رفرما چند در چند می فہمد الحمد للہ علیٰ ذالک
**نقل است** در قصبہ پانی پت سکندر نامی کنجڑ بود پسرش
محمدی نام مرید حضرت پیر دستگیر شد سکندر بہ پسر خود ملامت
میکرد کہ من جائے دیگر مرید ہستم تو جائے دیگر چرا مرید گردی
محمدی مدام بعد ازمباحثہ مذکور مدام بجناب حضرت پیر
دستگیر می آمد وسعادت حاصل میکرد چون پدرش قدغن بسیار
کردن گرفت در ہفتہ یکمرتبہ زیارت بر خود لازم حضرت پیر
دستگیر پرسیدند اے محمدی جائے دور دست میروی کہ
دیر دیر می آئی عرض کرده کہ بجائے نمی روم لیکن پدرم
سرزنش میکند ازین جہت تقصیری میشود فرمودند کہ گاہی
پدر خود را بیار کہ من ہم ملاقات اوکنم اتفاقاً روزے پدر و پسر
ازکوچہ زیر دیوار می گذشتند محمدی گفت اے پدر تو ہمینجا
اندکے ساکت باش من زیارت حضرت پیر دستگیر کرده می آیم
او قبول کرد و محمدی بحضور پرنور رسید عرض بندگی کرد فرمودند
پدرت کجاست عرض کرد کہ عقب دیوار ایستاده است فرمودند
اورا ہم بطلبید محمدی بہ پدر خود اعلام رسانید انکار کردن آغاز
نمود لیکن ہوس قدمبوس جا گرفت اندرون آمد آداب
بجا آورد نزدیک تر طلبیده دست سکندر بدست
مبارک خود گرفتہ توجہ فرمودند سکندر در حال بیہوش گردید
حکم شد کہ بر چہارپائی انداختہ بخانہ اش رسانید چنان کردند
تا سہ روز بیہوش ماند ہیچ خبرے نداشت روز سیوم
عرض رسانیدند کہ احوال سکندر برین منوال است فرمودند
روبرو آرند بموجب امر بر چہارپائی انداختہ حاضر ساختند
نظر رحمت بروافگندند فی الحال بہوش آمد آنحضرت متبسم شده
فرمودند کہ پیر چنان می باید کہ دردریائے قلزم بیندازد و باز
بقوت ولایت بیرون آرد و بزبان درفشان بسلطان
سکندر ملقب فرمودند وسکندر را اوقات حمیده

سنتے ہی سونخاں گر پڑا اور اسکی حالت بدل گئی اور کشف
وکشود ہوا اکثر حضرت پیر دستگیر زبان مبارک سے فرماتے تھے
کہ سونخاں ہماری باتوں کی رمز کو خوب سمجھتا ہے الحمد للہ علیٰ ذالک
**نقل ہے** کہ قصبہ پانی پت میں ایک تیلی سکندر اوس کا
نام تھا محمدی نام اوس کا لڑکا حضرت پیر دستگیر سے مرید ہوا
اپنے بیٹے کو ملامت کرتا تھا کہ میں دوسری جگہ مرید ہوں تو
پھر جگہ کیوں مرید ہوا محمدی مباحثہ مذکور کے بعد ہمیشہ حضرت پیر
دستگیر کی درگاہ میں آتا تھا اور سعادت حاصل کرتا تھا جبکہ
اُسکے باپ نے تاکید بہت کرنی شروع کی ہفتہ میں یکمرتبہ
زیارت اپنے پر لازم کی حضرت پیر دستگیر نے پوچھا اے محمدی تو
دور جاتا ہے کہ دیر میں آتا ہے عرض کرنا شروع کیا کہ میں کہیں نہیں
جاتا ہوں لیکن میرا باپ ملامت کرتا ہے اسوجہ سے میں قاصر
رہتا ہوں فرمایا کہ کبھی اپنے باپ کو میرے پاس لانا میں بھی اس سے
ملاقات کروں اتفاقاً ایکروز باپ بیٹا دونوں کوچہ سے
دیوار کے پاس سے گذرتے تھے محمدی نے کہا اے باپ تو ذرا اسجگہ
ٹھہر جا میں حضرت پیر دستگیر کی زیارت کرکے آتا ہوں اس نے
قبول کیا اور محمدی حضور پرنور میں پہونچا سلام عرض کیا پوچھا
تیرا باپ کہاں ہے عرض کیا کہ دیوار کے پیچھے ٹھہرا ہے فرمایا کہ اسکو
بھی طلب کرو محمدی نے اپنے باپ کو خبر پہونچائی انکار نہ کر سکا
اسکے دلمیں قدمبوسی کی خواہش پیدا ہوئی اندر آیا آداب
بجالایا اپنے پاس بلاکر سکندر کا ہاتھ اپنے دست مبارک
میں پکڑکر توجہ فرمائی اوسیوقت سکندر بیہوش ہوا حکم فرمایا کہ
چارپائی پر لٹاکر اوسکو گھر پہونچاؤ ایسا ہی کیا تین روز تک
بیہوش رہا کچھ خبر نہ رکھتا تھا تیسرے روز سکندر کے حالات کو
پیش کیا فرمایا کہ سامنے لاؤ بموجب حکم چارپائی پر لٹاکر حاضر کیا
اسپر رحمت کی نظر کی اوسیوقت ہوش میں آیا آنحضرت نے
اوپہر رحمت کی نظر کی اسیوقت ہوش میں آیا آنحضرت نے
تبسم کرکے فرمایا کہ پیر ایسا چاہئے کہ دریا قلزم میں ڈالدے اور پھر
ولایت کی قوت سے نکالدے اور زبان درفشاں سے سلطان سکندر کا

وافعال پسندیدہ ہیچ وقت خالی نبود وازاحاطہ بشریت پائے خود بیروں نہادہ وازواصلان حق گردید۔ الحمد للہ علےٰ ذالک

**نقل است** محمد قاسم درویش اول در موضع سندیر سکونت میداشت ودرانجا تانڈہ بازیگراں نٹہا وارد گردید ودرانہا یک نٹنی بسیار صاحب جمال بود محمد قاسم برآں عاشق وشیدا شد ازانجا بازیگراں کوچ نمودہ بجائے دیگر رفتند محمد قاسم را دل از دست رفتہ بود پس آں نہار روانہ شد جائیکہ ہمرہیاں استادہ میکردند مقابل آں بہ نشست واز خواب وخور بگذشت باریافتگاں حضور اقدس احوال وے را بعرض رسانیدند فرمودند کہ دو کس درویش بروند ومحمد قاسم را برچہار پائی نشانندہ ہمراہ قافلہ مذکور دارند نباشد کہ جدا سازند ودرو بروئے معشوقہ می داشتہ باشند چناں نشود کہ گروہ بازیگراں کوچ کردہ بروند آں بیچارہ مظلوم درحالت بیہوشی ہمانجا افتادہ بماند حسب الفرمودہ بجا آوردند بعد چندے بعرض رسید کہ حالا محمد قاسم مفقود العقل گردیدہ وچشمہائش ازحدقہ ہا بیروں شدہ ہمانطور کشادہ ماند وجواب وسوال ہم موقوف است فرمودند کہ آنرا بحضور بیارند ہرگاہ چہار پائی او را روبرو آوردند آنحضرت پرسیدند کہ اے قاسم مرا می شناسی گفت تو مہنی ہستی ومہنی نام ہماں زن نٹنی بودہ است آں حضرت تبسم نمودہ فرمودند مرشدی باید کہ درچنیں وقت بکار آید فرمودند حالا ایں را ہمراہ روز سیوم پیش من بیارند بموجب ارشاد بعمل آوردند چوں روز سیوم روبرو آوردند آنحضرت پرسیدند کہ قاسم من کیستم فی الحال بہوش آمد وبشناخت وبر اقدام مبارک سر خود بنہاد فرمودند کہ مرشد برائے اینچنیں وقت می باید کہ درویش را از مہلکہ برآید محمد قاسم یکے از واصلان حق گردید وکمال آو از تحریر وبیان بیرونست الحمد للہ علیٰ ذالک

**نقل است** شبے حضرت پیر دستگیر بالائے بام برچہار پائی غلطیدہ بودند قدوۃ الکاملان سید شرف جہاں از سادات عظام سامانہ ویگانہ دوراں میاں موںخاں کفپائے مبارک

لقب عطا فرمایا اور سکندر کے اوقات حمیدہ اور افعال پسندیدہ سے کوئی وقت خالی نہ تھا اور بشریت کے احاطہ سے اپنا قدم باہر رکھا اور واصلان حق سے ہوا الحمد للہ علیٰ ذالک

**نقل ہے** کہ محمد قاسم درویش شروع میں موضع سندیر میں رہتا تہا اوسجگہ گروہ نٹنیان وارد ہوا اور آس میں ایک بہت خوبصورت نٹنی تھی محمد قاسم اوسپر عاشق ہو گیا اُسجگہ سے بازیگران کوچ کرکے دوسری جگہ چلی گئی محمد قاسم کا دل ہاتھ سے گیا پس وہ بھی روانہ ہوا جسجگہ گروہ نٹنیان جاتے تھے اوراپنی سرکیان استادہ کرتے تھے اور یہ اونکے مقابل بیٹھا تہا اور خواب وخورش کو چھوڑا حضور اقدس کے خادمان نے اُسکے حالات کو عرض کیا کہ دو آدمی جاویں اور محمد قاسم کو چارپائی پر لٹا کر قافلہ مذکور کی ساتھ رکھیں ایسا نہ ہو کہ جدا کردو معشوقہ کے سامنے ہی رکھو ایسا نہو کہ بازیگران کا گروہ کوچ کر جاوے اور وہ مظلوم عاجز بیہوشی میں اسجگہ ٹہر ارہے موافق ارشاد بجالائے چند روز کے بعد عرض کیا کہ محمد قاسم پاگل ہو گیا اور اوسکی آنکھیں ڈیلوں سے باہر ہو ئیں اُسیطرح کھلی رہیں اور جواب اور سوال بھی موقوف ہے فرمایا کہ اوسکو ہمارے پاس لاؤ جب اوسکی چارپائی کو سامنے لائے آنحضرت نے پوچھا کہ اے قاسم تو مجھکو پہچانتا ہے کہا کہ تو مہنی ہے اور مہنی نام اُسی عورت کا تہا آنحضرت نے تبسم کرکے فرمایا کہ مرشد چاہئے تاکہ ایسے وقتوں کام آوے فرمایا کہ اب اسکو تیسرے روز میرے پاس لاؤ بموجب حکم عالی عمل کیا جب تیسرے روز سامنے لائے آنحضرت نے دریافت فرمایا کہ قاسم میں کون ہوں فی الحال ہوش میں آکر پہچانا اور اپنے سر کو اقدام مبارک پر رکھا فرمایا کہ مرشد ایسے وقت کیلئے چاہئے تاکہ درویش کو مہلک جگہ سے نکالے محمد قاسم واصلان حق سے ہوا اور اوسکا تقریر وتحریر سے زیادہ ہے الحمد للہ علےٰ ذالک

**نقل ہے** کہ ایک شب کو حضرت پیر دستگیر کوٹھے پر چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے قدوۃ الکاملان سید شرف جہاں کہ جو سادات سامانہ سے اور یگانہ زمانہ میاں مونخاں کفپائے مبارک کو

می مالیدند و هر دو از مریدان مقبولان جنابعالی بودند عرض
کردند که در مناقب حضرت شاه مردان شیر یزدان نوشته
دیده ام که می فرمودند در بحر و بر و خشک و تر و در نماز و در قرآن
و در همه چیز منم این چه طور است فرمودند که شرح جلالت
شان آن دانائے رموز حقیقت از حوصلهٔ بیان بیرون است
حالا که در غلامان غلامان آن والاجناب اینچنین حالات یافته
می شود و بالفعل چند کس از درویشان این فقیر که رو نماید
بحالت موصوفه دارند موجود اند درین اثنا میاں مونخاں
نعره زده شکیبائی نمودن گرفت فرمودند که این را از بام بیرون
حسب الارشاد بجا آوردند پائین آورده بحال منقولات
که در مناقب حضرت علی المرتضیٰ کرم الله وجهه مذکور شد
بے اختیار می گفتند و کف از دهان جاری بود و حالتے
عجیب رو نموده بود همچنین حالت بودند حضرت پیر دستگیر
آب دم کرده مرحمت فرمودند که بروئے به افشانند و
تشنه هوست انند تا بزودی بهوش آید و الا از چنین مقولات
عالمے برگشت خواهد بعد نوشیدن آب بحالت اصلی
باز آمد حضرت پیر دستگیر فرمودند اگر فقیر بر سر این درویشان
یکدم نباشد مانند فیلان مست زنجیرها گسلانند اینها را
همچنین حالات سر میزند که تحمل آں دشوار است۔
الحمد لله علی ذالک

**نقل است** از شرف عبادت و کشف زهد سید
محمد جواد لیسا چیده صفات و برگزیده ذات همیشه بذکر و
اشغال به پاس انفاس دل مقید بود و بریاضات شاقه نفس
سرکش خود گوشمال میداد میگفت روزے مردم اهل خانه
بتقریب شادی رفته شب آنجا بسر بردند کنیزکے تنها
بعد پختن طعام بخانه مانده بود خانه را خالی یافتم و غلبه
ولولهٔ شیطانی بر خاطرم مستولی گردید خمار مستی و شهوت پرستی
غالب آمد آں کنیز را بترغیب فراهم بدن برهنه ساختم در عین
بیداری و هوشیاری می بینم که حضرت پیر دستگیر بنفس نفیس

ملتے تھے اور دونوں جنابعالی کے مریدان مقبولان سے
تھے عرض کیا کہ میں نے حضرت شاہ مرداں شیر یزداں کے
مناقب میں لکھا دیکھا ہے کہ فرماتے تھے کہ دریا اور جنگل
اور خشک و تر اور قرآن اور نماز اور تمام چیزوں میں سب
میں ہوں یہ کیا طریقہ ہے فرمایا کہ اس دانائے رموز حقیقت
کی بزرگی کی شان کی تفصیل بیان سے باہر ہے اب آں
والاجناب کی ایک غلامان غلامان میں ایسی حالت پائی جاتی ہے
و بالفعل اس فقیر کے درویشاں چند آدمی موصوفہ حالت میں موجود
ہیں اسی اثنا میں میاں مونخاں نے نعرہ مار کر شور کرنا شروع کیا
فرمایا کہ اس کو کوٹھے سے نیچے لیجاؤ حسب الحکم بجا لائے نیچے آکر
وہی مقولات کہ جو حضرت علی کرم الله وجہہ کے مناقب میں
مذکور ہوئے بے اختیار کہتے تھے اور کف منہ سے جاری تھا اور
ایک حالت عجیب و غریب ظاہر ہوئی اسی حالت میں تھا کہ حضرت
پیر دستگیر نے پانی دم کر کے مرحمت فرمایا کہ کچھ اسکے منہ پر ڈالو اور
باقی پلاؤ تاکہ جلدی سے ہوش میں آوے وگرنہ ایسی مقولات سے
جہان لوٹ جاویگا پانی کے پیتے ہی اصلی حالت میں آیا حضرت پیر
دستگیر نے فرمایا کہ اگر میں ان درویشان کا نگہبان نہوں مست ہاتھیوں
کی مانند زنجیریں توڑیں ان کو ایسی ہی حالت ظاہر ہوتی ہے کہ
اوسکی برداشت دشوار ہے۔ الحمد لله علی ذالک۔

شرف عبادت و کشف زہد سید محمد جواد سے
**نقل ہے** کہ جو نہایت حمیدہ صفات اور برگزیدہ ذات
ذکر و شغل سے دل کی پاسبانی میں مقید رہتے تھے اور ریاضات
شاقہ سے اپنے نفس سرکش کو تنبیہ دیتے تھے بیان کرتے ہیں کہ ایک روز
گھر کے آدمی کسی شادی کی تقریب میں گئے تھے رات
اسی جگہ بسر کی ایک باندی تنہا کھانا پکانے کیلئے رہی تھی میں نے
گھر کو خالی پایا شیطانی خیال میرے دل پر غالب ہوا مستی اور شہوت
پرستی کا خمار غالب ہوا اس باندی کو میں نے برہنہ کیا بیداری
اور ہوشیاری کے درمیان میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت پیر
دستگیر بذات خود ایسی بری مجلس میں تشریف فرما ہیں اور فرماتے

خود در چنیں مجلس فجور حاضر اند و می فرمایند کہ اے سید جواد چنیں
کارہائے ناشائستہ خود را ملوث می سازی ہمانوقت از
سرشاری بہوشیاری پیوستم و ازاں معصیت باز ماندم و
از خود بگذشتم چوں بہوش آمدم بخاطر گذرانیدم کہ ایں امر باعث
اعتراضی خواہد شد احسن آنست بدائرہ شریف رسیدہ
خاک آستانہ آں یگانہ و لگدکوب مردم زمانہ باید شد
محجوب و مغموم بجناب عالی رسیدم حضرت پیر دستگیر برائے
قضا حاجات عازم بودند فرمودند کہ کلوخ و آفتابہ سید جواد
برگیرد بموجب امر مع آفتابہ آب و کلوخ بر رکاب عالی روان
شدم چوں از مردم دور تر رسیدند بسوئے فقیر متوجہ شدہ
فرمودند اے سید جواد ایں قسم بصلاح و تقوی موصوف
باشی عجب است و ایں چنیں لطافت را گذاشتہ بتلاش
آنچناں کثافت گشتی اگر دراں ہنگام خبر نمی گرفتم ہمہ ریاضت
در سر کہ افتادہ بود فقیر ازیں واقعہ در بحر انفعال چناں غرق
شدم کہ بیان آں نمی توانم کرد و بسیار تنبہ گردیدم و از برکت
حضرت پیر مرشد باو دیگر گاہے مرتکب فسق و فجور نگشتہ در اماں
ماندہ الحمد للہ علیٰ ذالک

**نقل است** از اشرف عباد سید محمد جواد در ہنگامے
کہ بہادر شاہ در عہد شاہزادگی بصوبہ داری کابل تشریف بردہ
فقیر نیز در سلک ملازمان بادشاہ زادہ والا قدر منسلک بود
چہار صد سوار در رسالہ خود داشت اکثر دولت خواہان و
اہلکاران چناں صلاح دادند کہ جملہ رسالہ داران از رفقار
خود وجہ سرداراانہ میگیرند و بہ آسودگی میگذرانند در سرکار
قلت خرچ می گذرد اگر از تمام رسالہ سرا سم دو روپیہ بگیرند
ہشت صد جمع می شود و ہر فرقہ سپاہ ہم گراں نخواہد بود
چرا کہ ایں رسم در ہمہ رسالجات جاری ست و ازاں زر نذکور
اسپہا خریدہ در سرکار نوکر با یدکنا نیدازیں جہت باعث افزونی
جمیعت میشوال شد چوں طمع مال لاحق حال نیاداراں
مصلحت ناشائستہ بخاطر فقیر جا گرفت و از تنخواہ سپاہ ایند کوسہ

ہیں کہ اے سید جواد تو اپنے آپ کو ایسے برے کاموں سے آلودہ
کرتا ہے اوسیوقت سرشاری سے ہوش میں آیا اور اس گناہ
سے باز آیا اور اپنے خیال سے پینے در گذر کیا جبکہ ہوش میں
آیا دلمیں وسوسہ گذرا کہ یہ کام باعث اعتراض ہوگا اسبات
بہ ہی کہ دائرہ شریف میں پہونچکر ان یگانے زمانہ کی چوکٹ
کی خاک اور زمانہ کے آدمیوں میں لگدکوب ہونا چاہیے رنجیدہ اور
شرمندہ حضرت پیر دستگیر کی درگاہ میں پہونچا قضائے
حاجات کیلئے عازم تھے فرمایا کہ سید محمد جواد لوٹا اور ڈھیلہ
پکڑو بموجب حکم عالی لوٹا پانی کا اور ڈھیلے لیکر ہمراہ رکاب
عالی روانہ ہوا اور جب آدمیوں سے بہت دور ہوگئے فقیر کی طرف
متوجہ ہوکر فرمایا کہ اے سید جواد اس قسم کے تقوی اور درستگی
کیساتھ تو موصوف ہو التعجب ہے کہ اچھی باتوں کو چھوڑکر ایسی
کثافت کی تلاش میں ہو اگر میں اسوقت خبر نہ لیتا تو تیری تمام
ریاضت خراب ہوجاتی فقیر اس واقعہ سے ایسا شرمندہ ہوا
کہ اس کا بیان نہیں کرسکتا ہوں بہت خبردار ہوا اور حضرت پیر
مرشد کی برکت سے پینے پھر کبھی فسق و فجور اختیار نہیں کیا اور
امن میں رہا الحمد للہ علیٰ ذالک

اشرف عباد سید محمد جواد سے **نقل ہے** کہ اسوقت میں
بہادر شاہ شاہزادگی کے عہد میں صوبہ داری کابل میں
تشریف لیگئے میں بھی بادشاہ والا قدر کے ملازمان میں
موجود تھا چارسو سوار اپنے ماتحت رسالہ میں رکھتا تھا اکثر
خیرخواہان اور اہلکاران نے یہ صلاح دی کہ تمام رسالہ داران
اپنے رفیقوں سے مقررہ نذر نہ لیتے ہیں اور آسودگی سے گذر کرتے
سرکار میں خرچ کی کمی رہتی ہے اگر تمام رسالہ سے صرف دو
دو روپیہ لیں تو آٹھ سو روپیہ جمع ہوتے ہیں اور لشکر پر بھی گراں
نہوگا کیونکہ یہ دستور تمام رسالجات میں جاری ہے اور اس
زر مذکور سے گھوڑے خرید کر سرکار میں نوکرانی چاہئیں
اور یہ زیادہ جمیعت کا سبب ہوگا چونکہ مال کی طمع دنیاداران
کو لاحق حال ہے بری مصلحت فقیر کے دلمیں جاگزیں ہوئی اور

سہ ایشم دو روپیہ برسم رسالداری وضع کردہ جمع نمودہ ہفت
راس اسپ بمرزند وازیں واردات ناگہانی بر فقیر پریشانی
روداد ازبس کہ غنودگی خاصۂ اندوہ و فکرست سر بالائے
زانو نہادہ ہمانطور نشست در غفلت بودم حضرت پیر
دستگیر پس پشت استادہ شدہ بآواز بلند می فرمایند
کہ اے سید جواد حیف ست تو ہم لقمہ کثیف را دوست
داشتی و کمر بر حرام خوری بستی لائق شان تو نیست ہوشیار
شدہ راست و چپ دیدن گرفتم ہیچکس را نیافتم از ہماں دم
عہد کردم بار دیگر مرتکب چنین ناشائستگی نخواہم شد از آں روز
ہر چند مردم بدیں کار رغبت می دادند قبول نکردم بلکہ
باگویندگان بزجر و طعن و تشنیع پیش می آمدم و جواب میدادم
آنانکہ طمع کردہ از سپاہ چیزے میگیرند سہ چیز بانہا لاحق
میگردد۔ اول ہمیشہ شرمندہ و سرنگوں می باشند دوم
در ہر مجلس و محفل ذکر آنچناں سرداران می شود بغیر زشتی و دشنام
نام آنہا بر زبان جاری نیست سوم پیش پروردگار خود
مواخذ خواہند بود پس از عدم طمع ازیں سہ چیز رہائی حاصل
ست وقتیکہ عالمگیر اورنگ زیب بادشاہ رحلت نمود
رایات عالیات مع بہادر شاہ بمقابلہ اعظم شاہ
بہندوستان نزول اجلال کرد فقیر بزیارت پر برکت حضرت
پیر دستگیر سعادت اندوز گردیدم از احوال سفر و سرگذشت
استفسار فرمودند عرض کردم بتصدق پیر مرشد بخیر و خوبی
گذشت فرمودند کہ شما ہم در اوائل حال طریق مال مردم خوری
اختیار نمودہ بودند خوب شد اسپان بمردند والا کار بعقبا
پیوستہ بود و گرفتار بجدلت می ساخت از استماع ایں
کلام منفعل گشتم و آئندہ راغب و طامع از حق و ملک غیرے
نگردیدم بکمال کرمہ الحمد للہ علی ذالک

**نقل ست** شخصے سناسی از سرزمین دکن در اوائل
حال طلب کسب سلوک از گسائین خود می کرد ہنوز بمنزل کمال
نرسیدہ بود و قضا را گرو آنکس جان بجان آفرین سپرد و طالب

اور تمام رسالہ مذکور سے دو روپیہ سالداری کی رسم کیموافق وضع
اور جمع کر کے سات راس گھوڑے خریدے وہ مر گئے اور اس
ناگہانی واردات سے فقیر کو پریشانی ہوئی چونکہ غنودگی فکر کا خاصہ
ہے میں سر زانوں پر رکھکر بیٹھا اور غافل ہوا حضرت پیر دستگیر پیٹھ
کے پیچھے کھڑے ہوکر آواز بلند فرماتے ہیں کہ اے سید جواد افسوس
ہے کہ تو نے بھی خراب لقمہ کو دوست رکھا اور حرام کھانے
پر کمر بستہ ہوا تیری شان کے لایق نہیں ہے ہوشیار ہوکر میں نے
دائیں بائیں دیکھنا شروع کیا کسی کو نہیں پایا اوسی وقت سے
میں نے عہد کیا کہ پھر کبھی ایسی بیہودگی نکروں گا اوس روز سے
آدمی ہر چند اس کام کی طرف رغبت دلاتے تھے میں قبول
نہیں کرتا تہا بلکہ رغبت دلانے والوں کی ساتھ طعن و تشنیع وغیرہ
سے پیش آتا تہا اور جواب دیتا تہا جو آدمی کہ لشکر سے طمع کرکے
کوئی چیز لیتے ہیں تو تین چیز میں مبتلا ہوتے ہیں اول ہمیشہ
شرمندہ اور سرنگوں رہتے ہیں دویم ہر مجلس و ہر مجمع میں اُن
سرداران کا ذکر ہوتا ہے اور سوائے گالی اور برائی کے اونکا نام زبان
پر جاری نہیں ہوتا ہے تیسرے اپنے خدا کے سامنے ماخوذ ہوں گے
طمع دور ہونیکے بعد اِن تین چیزوں سے رہائی ہو جبکہ عالمگیر اورنگ
زیب بادشاہ نے کوچ کیا عالی جہنڈی مع بہادر شاہ کے اعظم شاہ
کے مقابلہ میں ہندوستان میں نزول اجلال کیا فقیر دین زیارت
پر برکت حضرت پیر دستگیر سے سعادت اندوز ہوا سفر کے حالات
اور سرگذشت سے دریافت فرمایا میں نے عرض کیا کہ پیر مرشد کے صدقہ
سے اچھی طرح گذری فرمایا کہ تم نے بھی شروع میں دوسرے کا مال
کھانا اختیار کیا تھا بہتر ہوا کہ گھوڑے مر گئے ورنہ اچھا نہ ہوتا اور دقت
میں گرفتار ہوتے ہیں اس گفتگو کے سننے سے شرمندہ ہوا
اور پھر کسیکے حق یا ملک پر میں نے رغبت اور طمع نہیں کی
بکمال کرمہ الحمد للہ علی ذالک

**نقل ہے** کہ ایک سناسی شخص دکن میں حال میں اپنے
گسائیں سے سلوک طلب کرتا تہا ابھی تک کامل نہیں ہوا تھا
کہ جو اُس آدمی کے گرو کی وفات ہو گئی اور اُسنے طالب مذکور کو

مذکور را آنچہ ارشاد کردہ بود از ان کشود کار وے نشد در قبض
آں حیران بماند آخر الامر بتلاش بسط از وطن خود بر آمد و پیش
ہر سالک ہمیں آرزو میبرد لیکن از ہیچ ہندو مسلمان تسلی خاطر
حاصل نمی شد و اگر با درویش اہل اسلام در میخورد او می گفت
کہ بغیر اقرار کلمہ طیب و رسالت محمدی کشود ایں کار محالست
سناسی در جواب آں میگفت اگر کاملے از عقدہ من گرہ
بکشاید و کشود کار ظہور آید بمذہب و ملت وے در آیم اقرار رسا
لتاسم چرا کہ اول از دین و آئین خود برگشتن و مطلب ہم نہ پیوستن
من بجز ندامت خوردن ست پس ازیں سو راندہ و ازاں سو
ماندہ باشد القصہ از دہلی برگشتہ بخدمت شریف سر حلقہ اذکیا
جہاں میاں محمد شریف قدس سرہ کہ از خاندان گنگوہ چشتیہ بقید
حیات بودند رسید و اظہار طالب خود کرد ایشاں ہم فرمودند
کہ اول کلمہ طیب بزبان حال ادا سازد بعدہ کشود ایں معنی بظہور
می آید آنغر بنر قبول نکرد و گفت آنحضرت طاقت گرہ کشائی
کار ما دارند اول بانجام رسانند ہم دین ایشاں پذیرفتہ ادا
کلمہ طیب خواہم کرد و الا بفرمایند تا از جائے دیگر تلاش نمایم
فرمودند کہ پیش بر ہان مرتبت تجرید سلطان معرفت توحید
میر محمد سعید عرف حضرت سید شاہ بھیکہ قدس سرہ باید رفت
امید قویست کہ از توجہ ذات سامی بہ مقصود رسی سناسی
مذکور بلا توقف راہی شد و بدائرہ شریف رسید و بشرف
قدمبوس حضرت پیر دستگیر مشرف گردید آنحضرت روشن ضمیر
بغیر اظہار احوال و تفحص و تفتیش فرمودند کہ از دکن تا دہلی بسیار
تلاش ساختے از جائے چیزے یافتی عرض کرد کہ بر ضمیر الانور
واضح و لائح ست از ہیچ کس تسلی حاصل نشد بہ شاہ فاضل
امر شد کہ جنس طعام برائے رسوئی ایں مرد بدہند تا کہ از آب
و نان مستلم سیر شود و دو گھڑی آسودہ شدہ از ماندگی سفر
برآید بعد نماز ظہر پیش ما بیاید حسب الارشاد بجا آورد بعد نماز
ظہر سناسی مذکور در بندگی حاضر شد آنچہ از کسب سلوکش مرکوز
خاطر اقدس بود انکشاف نمودہ ہر چہ لائق وے دانستند تعلیم

جو کچھ ارشاد کیا تھا اوس سے اوس کا کشود کار نہوا اوسکے
قبض میں حیران رہا آخر کار اپنی کشادگی مقام کے خیال سے اپنے
وطن سے نکلا اور ہر سالک کے سامنے یہ ہی آرزو پیش کرتا
تھا لیکن کسی مسلمان و ہندو سے اوسکی تسلی نہیں ہوتی تھی اگر
مسلمان درویش کے ساتھ ملاقات کرتا تھا وہ کہتا تھا کہ بغیر
اقرار کلمہ طیب اور رسالت محمدی کے اس کام کا کھلنا مشکل ہے
سناسی اسکے جواب میں کہتا تھا کہ اگر کوئی کامل میرے عقدہ کو
کھولے اور کشود کار ہو میں اوسکی مذہب میں داخل ہو جاؤں اور رسالت
کا اقرار کروں کیونکہ اول اپنا مذہب اور دین چھوڑنا اور مطلب کا
نہ حاصل ہونا باعث ندامت ہے پس اس طرف سے راندہ کیا جاؤں
اور اس طرف سے مردود ہو حاصل کلام کہ دہلی سے لوٹکر سر حلقہ اذکیا جہاں
میاں محمد شریف قدس سرہ کیخدمت میں کہ جو خاندان گنگوہ چشتیہ سے
ہیں حیات تھے پہونچا اور اپنے مطلب کو بیان کیا انہوں نے فرمایا
کہ اول زبان حال سے کلمہ طیب ادا کرو پھر اس معنی کا کشود ہوگا اسنے
نے قبول نہ کیا اور کہا کہ اگر آنحضرت میرا کام پورا کرنیکی طاقت
رکھتے ہیں پہلے پورا کرو پھر آپکا دین قبول کرکے کلمہ طیب پڑھونگا ورنہ
اجازت دیں کہ اور جگہ سے طلب کروں فرمایا کہ برہان مرتبت تجرید سلطان
معرفت توحید میر محمد سعید صاحب عرف حضرت سید شاہ بھیکہ
قدس سرہ کیخدمت میں جانا چاہئے ذات سامی سے امید قوی ہے کہ تو مقصود
پر پہونچے سناسی مذکور بلا تامل روانہ ہوا اور دائرہ شریف میں پہونچا
اور حضرت پیر دستگیر کی قدمبوسی کے شرف سے مشرف ہوا اور
اوسکی حالت بغیر اظہار کے آنحضرت روشن ضمیر نے فرمایا کہ دکن سے
دہلی تک خوب تلاش تو نے کیا کچھ کسی جگہ سے پایا عرض کیا کہ
ضمیر انور پر روشن ہے کسی سے تسلی حاصل نہیں ہوئی شاہ فاضل کو
حکم ہوا کہ اس آدمی کو رسوئی کے واسطے جنس طعام دیدو تاکہ کھانے
سیر ہو دو گھڑی آرام کرکے ماندگی سفر کو دور کرکے بعد نماز ظہر کے ہمارے
پاس آوے حسب الحکم تعمیل کے بعد نماز ظہر سناسی مذکور خدمت میں
حاضر ہوا جو کچھ اوسکے سلوک سے معلوم تھا انکشاف کیا اور
جو کچھ اوسکے لائق تھا جانا ارشاد فرمایا کہ صحرا ناوک میں

فرمودند کہ در صحرا ناوک نشستہ بگیان و دہیان مشغول
باشد و صحرا ناوک مکانیست پر وحشت کہ ہیچ حیوان و انسان
از خطرات وحوش و جانوران درندہ بآں طرف نمی تواند رفت
دراں جا رفتہ گوشہ وسعت اختیار نمودہ بگیان و دہیان
مستغرق گردید در عرصہ قریب حالتش باین درجہ رسید
کہ از نباتات آں دیار و خس و خاشاک آں صحرا بجز آواز
کلمہ طیب صدائے دیگر بر نمی خاست تا بحدے آواز مذکور
بر و مستولی گردید کہ از دل و زبان آں بیقرار کلمہ لا الہ
الا اللہ محمد الرسول اللہ بے اختیار برآمد و باواز بلند ذکر جہر
کردن گرفت و عقدہ کہ بجا طرش نشستہ و محکم بستہ بود
بکشود و ایں دوہرہ بخواند دوہرہ

بہلی حضرت شاہ بھیکا ۔ تو رجنیو بناد یں تیکا ۔
دوال دوال پیش حضرت پیر دستگیر آمدہ اظہار واقعات
نمود و ایمان آورد آنحضرت آنرا بناھم الکھہ گرو موسوم ممتاز
فرمودند از مریدان خاص گردید الحمد للہ علیٰ ذالک

**نقل است** میوات خاں ساکن سکندرہ و در گفتن
شعر طبع رسا داشت ایں دوہرہ بطریق عرضداشت
قلمی نمودہ بجناب حضرت پیر دستگیر ارسال داشت ۔

دوہرہ ۔ بھیکہ جو مانگوں بھیکہ سین بھیکہ بن رہا نجائے
اوہ بھیکہ آن مول ہے جو موہ لیہ بولائے

ایں دوہرہ چوں بسمع مبارک رسید فرمودند در جوابش
ایں دوہرہ نوشتند دوہرہ میوات کا میوا تخان مالی کے
دربار ۞ جو لوں آوے صدق سین بھیکہ دیہہ کرتار ۔
میوا تخاں بمجرد خواندن ایں دوہرہ بے قرار و بے اختیار
شدہ و بعجز تمام برہنہ پا بجناب فیض مآب دوید و مرید ایں
خاندان عظمی گردید الحمد للہ علیٰ ذالک ۔

**نقل است** روزے حضرت پیر دستگیر بدائرہ
شریف تشریف می داشتند شخصے در دل خود چناں
خیال کرد اکنوں موسم گلاب نیست اگر مارا یک گل از گلاب

بیٹھ کر گیان اور دھیان میں مشغول ہوا ور صحرا ناوک ایک جگہ
پر وحشت ہی کہ کوئی انسان و حیوان اور جانوران درندہ کے
خطرات اس طرف نہیں جا سکتے او سجگہ جاکر گوشہ وسیع اختیار
کرکے گیان اور دھیان میں مشغول ہوا تھوڑے ہی عرصہ میں
اوسکی حالت اس درجہ تک پہونچی کہ اس شہر کے نباتات اور
اس جنگل کے خس و خاشاک سے کلمہ طیب کی آواز کے سوا اور کوئی
آواز نہیں نکلتی تھی یہانتک کہ آواز مذکور اسپر غالب ہوئی کہ اس
بیقرار کے دل و زبان سے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ
بے اختیار نکلا اور باواز بلند ذکر کرنا شروع کیا اور عقدہ کہ او سکے
دل میں محکم بیٹھا تھا کہل گیا اور یہ دوہرا پڑھا

دوہرہ ۔ بہلی حضرت شاہ بھیکہا ۞ تو رجنیو بنا دیں تیکا
جلدی سے حضرت پیر دستگیر کے سامنے آکر واقعات
کو ظاہر کیا اور ایمان لایا آنحضرت نے اوسکو الکھہ گرو کے
نام کے ساتھ موسوم و ممتاز اور خاص مریدان سے
ہوئے ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

**نقل ہے** کہ میوا تخاں سکندرہ کا رہنے والا شعر کہنے
میں طبیعت رسا رکھتا تھا یہ دوہرہ عرض کے طور پر لکھکر
حضرت پیر دستگیر کی درگاہ میں ارسال کیا ۔ دوہرا
بھیکہ جو مانگوں بھیکہ سین بھیکہ بن رہا نجائے
اوہ بھیکہ آن مول ہے جو موہ لیہ بولائے
جبکہ یہ دوہرہ گوش مبارک پہونچا فرمایا کہ اسکے جواب میں
یہ دوہرہ لکھو ۔ دوہرہ ۔ میوات کا میوا تخاں مالی کے
دربار ۞ جو لوں آوے صدق سین بھیکہ دیہہ کرتار ۔
میوا تخاں اس دوہرہ کے پڑھتے ہی بے قرار و بے اختیار
ہوا اور بعجز تمام ننگے پانوں درگاہ فیض مآب میں دوڑا
اور خاندان عالی کے مریدان سے ہوا الحمد للہ علیٰ ذالک

**نقل ہے** کہ ایکروز حضرت پیر دستگیر دائرہ شریف میں
تشریف رکھتے تھے ایک شخص نے اپنے دلمیں خیال کیا کہ
اب گلاب کی موسم نہیں ہے اگر مجھکو ایک گلاب کا پھول

عنایت فرمایند مرید می شوم چون آنکس بخدمت سامی مشرف
شد آنحضرت بدرویشے امر کردند کہ در فلان طاق یک گل گلاب
داشتہ اند آوردہ باین شخص بدہ درویش بموجب امر عالی
گل آوردہ بدست وے داد آنکس منفعل و خجل شدہ بی اختیار
بر پاہا مبارک سر خود نہاد و عذرہا خواست و مرید ایں
جناب گردید الحمد للہ علی ذالک

**نقل است** قدوۃ الکاملان زبدۃ الواصلان میاں
کرم علی قدس سرہ از حضرت پیر دستگیر اجازت خواستہ
بزیارت حضرت پاک پٹن روان شدند روزے تا شام افتادہ
و ہیچ آبادی بنظر نیامد حیران و متحیر ماندند کہ دریں صحرائے
پر وحشت شب چگونہ بسر بردہ شود دریں اثنا درویشے
پیدا گشت بمیاں کرم علی گفت خوف نکنید کہ امشب
یکجا خواہیم گذرانید چرا کہ آبادی دور است پیر و کس شب
بخاطر جمع گذرانیدند چون صبح شد درویش موصوف پیش
کرم علی روانہ شد چون از دور در بیابان نظر آمد درویش از نظر
غائب شد میاں کرم علی روانہ حیران بجانب آخرش و پیشتر روانہ
شدند دیگر آنکہ اتفاقاً سہ روز گذشت کہ ہیچ قوت بہم نرسید
و حالت صعب از گرسنگی روداده بود در میان راہ یک
مکان زیارتگاہ پیش نمودند و آن خانقاہ برائے زیارت
رفتند درویشے بدانجا خانقاہ نشستہ بود شخصے یک طبق
حلوائے گرم بآن درویش سپردہ و ایں سخن گفتہ
غائب شد کہ درویشے در آن خانقاہ رفتہ است بزرگ زادہ
آید ایں طبق حلوا بوے برسانی وقتیکہ میاں کرم علی زیارت
نمودہ بیرون آمدند درویش گفت حلوائے خود بگیرید میاں
پرسیدند کہ از کجا آمد درویش گفت شخصے طویل القد حنائی رنگ
خوش سیما و در یک چشم گل داشت بنام شما ایں طبق
حلوا گرم دادہ رفتہ است میاں کرم علی نعرہ زدہ و گریہ
کردند فاقہ حلوا بخورد و روان شد بعد چند روز پاک پٹن
زیارت کردہ باز بخدمت آنحضرت رسید سعادت قدمبوسی حاصل

عنایت فرماویں تو میں مرید ہو جاؤں جبکہ وہ آدمی خدمت
والا سے مشرف ہوا آنحضرت نے ایک درویش کو حکم کیا کہ
فلاں طاق میں ایک گلاب کا پھول رکھا ہے اسکو لاکر
اس شخص کو دیدو درویش نے بموجب امر عالی پھول لاکر
اسکے ہاتھ میں دیا اس آدمی نے شرمندہ ہوکر بے اختیار قدم
مبارک پر اپنا سر رکھا اور عذر کیا اور معتقد درگاہ عالی ہوا
الحمد للہ علی ذالک **نقل ہے** کہ قدوۃ الکاملان زبدۃ
الواصلان میاں کرم علی قدس سرہ حضرت پیر دستگیر سے
اجازت پاکر پاک پٹن شریف کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے
ایکروز شام ہوگئی اور آبادی نظر نہ آئی حیران و پریشان
رہے کہ اس جنگل پر وحشت میں رات کس طرح بسر ہوگی
اسی اثنا میں ایک درویش ظاہر ہوا میاں کرم علی کو
کہا کہ تم مت ڈرو ہم تم رات اکٹھے بسر کریں گے جبکہ صبح
ہوئی درویش موصوف کرم علی کے ساتھ روانہ ہوا جبکہ
دور سے گانوں کو دیکھا درویش ساتھ سے غائب ہوا
میاں کرم علی حیران رہے انجام کار آگے روانہ ہوئے دوسرا
یہ کہ اتفاقاً تین روز گذر گئے کہ کھانا بہم نہ پہونچا بھوک سے
سخت حالت ہوئی راستہ میں ایک مکان زیارتگاہ تھا
آیا خانقاہ کے دروازہ پر بیٹھا تھا کسی شخص نے ایک طباق
گرم حلوے کا اس درویش کو سپرد کیا اور یہ بات کہکر غائب
ہوا کہ ایک درویش خانقاہ کے اندر گیا ہے جب باہر آوے
یہ حلوے کا طباق اوسکو دیدو جبکہ میاں کرم علی زیارت
کرکے باہر آئے درویش نے کہا کہ اپنا حلوا لو انہوں نے پوچھا
کہ کہاں سے آیا درویش نے کہا ایک شخص دراز قد حنائی رنگ
خوش سیما اور ایک آنکھ میں پھلی رکھتا تھا تمہارے نام سے
ایک طباق حلوے کا دیکر گیا ہے میاں کرم علی نے نعرہ
مارا اور گریہ کیا اور فاقہ کے بعد حلوا کھایا اور روانہ ہوئے
چند روز کے بعد پاک پٹن سے زیارت کرکے پھر آنحضرت
کی خدمت میں پہونچا اور قدمبوسی سے مشرف ہوئے ہم

کرد حضرت پیر دستگیر فرمودند کہ اے کرم علی حالات سفر بیان
کن کہ چگونہ گذشت چرا کہ تنہا و غریب بودی میان کرم علی
سرگذشت سفر بیان کردند لیکن ہر دو مذکورات سابق الذکر
در صحرا ملاقات درویش و یکجا شب بسر بردن و حقیقت
گرسنگی و رسیدن حلوائے گرم بیرون در خانقاہ ہیچ بیان
نکردند از خاطر فراموش شدہ بود دوم حضرت پیر دستگیر فرمودند
کہ تمامی حقیقت راہ یاد ماندہ آ ہر و نیز کہ از تنہائی عاجز بودی
و گذرانیدن شب در صحرا ہر تو گران شدہ بود و ہیچ آبادی
در نظر نداشتی در آنجا رسیدم و تمام شب محافظت و نگاہبانی
نمودہ صبح براہ انداختہ بدیہہ رسانیدم و بار دوم بعد از
فاقہ سہ روزہ بر دروازہ فلاں خانقاہ حلوا رسانیدم
ہمہ فراموش کردی میان کرم علی نعرہ زدہ در پاے مبارک
افتادند و گفتند بجز ذات پیر مرشد در وقت سختی و تنگی
کیست کہ خبر بگیرد۔

دستگیر نے فرمایا کہ اے کرم علی سفر کے حالات بیان کرو کہ کس
طرح گذرے کیونکہ تو تنہا اور مسافر تھا میاں کرم علی نے سفر کا
حال بیان کیا لیکن دونوں قصے سابق الذکر جنگل میں درویش
سے ملاقات کرنا اور شب کو ایک جگہ بسر کرنا اور بھوکے ہونے کی
حقیقت اور خانقاہ کے دروازے پر حلوا گرم پہونچنے کا
حال کچھ بیان نکیا دلسے فراموش ہوا تھا حضرت پیر دستگیر نے
فرمایا کہ تمام حقیقت راستہ کی یاد رہی اور اس وقت تو تنہائی
سے عاجز ہوا اور جنگل میں رات گذاری تجھپر گراں تھا اور
آبادی کچھ نہ تھی اسجگہ میں پہونچا اور تمام رات حفاظت کرکے
صبح کو راستہ پر کرکے گانوں میں پہونچایا اور دوبارہ تین روز کے
فاقہ کے بعد فلاں خانقاہ کے دروازے پر میں حلوا پہونچایا
تو نے تمام فراموش کردیا میاں کرم علی نعرہ مارکر پاے مبارک
گر پڑے اور کہا کہ پیر مرشد کی ذات کے سوا کون ہے کہ سختی
کے وقت خبر گیری کرے۔

---

حصہ اول ختم ہوا۔

# فہرست ثمرۃ الفواد معہ ترجمہ مفید العباد

# غلط نامہ مفید العباد ترجمہ ثمرۃ الفواد

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۱ | × | نفوس | ۵۳ | ۲۶ | × | پہونچایا | ۱۱۱ | ۱۵ | عالی بہ | عالی بر |
| ۴ | " | نہتان | منتہیان | " | ۲۸ | × | کی درگاہ سے | " | " | امثال | امسال |
| ۵ | ۱۶ | کدورت | کدورات | " | ۲۹ | ببل | ببلی | " | ۲۱ | میں | ہیا |
| ۶ | ۱۵ | × | انوار | ۵۵ | ۱ | سائل | لباس | ۱۱۲ | ۱۳ | وہیت | دلہیت |
| " | ۲۹ | × | امامت کی | " | ۱۳ | وارو | وارث | " | ۱۹ | محفوظ | مخلوط |
| ۷ | ۷ | × | نقصان پذیر ہوا | ۵۶ | ۲۱ | کلیہ | تکیہ | " | ۲۲ | اجرا | اجرا کی ساتھ |
| ۱۱ | ۲۶ | × | لغو گویان | ۵۷ | ۱۴ | ابوالامیث | ابواللیث | " | ۲۶ | رہیت | دلہیت |
| ۱۴ | ۲۴ | ملغار | یلغار | " | ۱۵ | مفید | مصنفہ | " | ۲۷ | " | " |
| ۲۵ | ۲۸ | عالی | عاصہ | ۶۴ | ۳ | × | جو گناہ کہ کئے ہونگے | ۱۱۳ | ۲۳ | " | " |
| ۲۶ | " | × | سیر نہیں کھلاتے | ۶۴ | ۱۲ | ذلزلات | زلزلت | " | ۲۵ | " | " |
| ۲۹ | ۱۹ | والا | والد | ۶۶ | ۱۰ | توبہ میں | پھر توبہ میں | " | ۲۶ | سرفرازی | سرفرازی |
| ۳۰ | ۲۱ | × | ہات پکڑ کر | ۶۹ | ۱۴ | اختیار | × | ۱۱۷ | ۳ | لاتعلق | لاتخلو |
| ۳۳ | ۲۳ | × | معلوم ہے | ۷۰ | ۲۰ | × | فرمایا | " | ۱۳ | پالش | پالیش درگل |
| " | ۲۹ | × | کی تلاش کیلیے | ۷۳ | ۱۸ | × | یاذوالجلال والاکرام | " | ۲۹ | اندور | شرف اندوز |
| ۳۴ | ۱۵ | پیراست | پیراستہ | ۷۶ | ۵ | استفاذہ | استعاذہ | ۱۱۸ | ۸ | دستگیر | پیر دستگیر |
| ۳۵ | ۱۲ | × | رہا ہے | ۷۸ | ۲۵ | سئیات | من سئیات | ۱۲۰ | ۶ | اسانت | اثاث |
| " | ۱۵ | حدیث | حالت | ۷۹ | ۱۷ | فرض ہے | فرض سے پہلی | ۱۲۲ | ۱۹ | ہوا لقفا | روانہ ہوا لقفا |
| ۳۷ | ۱۰ | × | کچھ خبر نہیں | ۸۱ | " | سے پہلے | حمید سے پہلے | " | ۲۷ | شتاعریہ | شطاریہ |
| ۳۹ | ۸ | × | اس زمانہ میں اتر | ۹۴ | ۹ | رتقص | رقص | ۱۲۳ | ۱۳ | اقلاس | افلاس |
| " | ۲۹ | × | سے رسیوں کا رکھتی تھی | ۹۷ | ۲۲ | بہی | یہی | " | ۹ | × | رس نقش کرلا |
| ۴۰ | ۲۸ | × | اور شیخ نے | ۱۰۱ | ۲۴ | عہ | عدد | ۱۲۵ | ۱۳ | حاضر تھی | حاضر رہتی تھی |
| ۴۵ | ۱۰ | × | اور ارشاد ہوا | ۱۰۵ | ۳ | پہنچا | بھیجا | ۱۲۷ | ۱۱ | عرض | عرض کیا |
| " | ۱۷ | نظر | ہر قطر | ۱۰۶ | ۲۸ | جنس | بخشش | ۱۲۹ | ۱ | اور کون پر | کہ اور کون ہے |
| ۴۷ | ۱۹ | × | سو تکیاں | ۱۰۷ | ۲۳ | شاہ جاولی | شاہ سجاولی | " | " | مرض | عرض |
| ۵۱ | ۱۱ | سرا | سراہ | " | ۲۹ | × | اور گفتنی بیشہ نکردم | ۱۳۰ | ۲۸ | اسرالناس | اشرالناس |
| ۵۲ | ۵ | بہی | یہی | | | | تا کہ وضو شکستہ نہو | ۱۳۱ | ۱۰ | معاس | معاش |

# غلط نامہ ثمرۃ الفواد

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ١٣١ | ١١ | زمینداں کی ساتھ | زمینداران کی ساتھ |
| ″ | ″ | زبان درمیان | زمین کے بارہ میں |
| ١٣٢ | ٥ | آئی ہیں | آتی ہیں |
| ١٣٥ | ١٣ | سخی کے نہیں | سخی کے سوا نہیں |
| ″ | ٢٥ | ایک اور جگہ | ایک دور جگہ |
| ١٣٦ | ١٢ | برادران | سرداران |
| ١٣٧ | ٢٠ | زمینداں | زمینداران |
| ″ | ٢٦ | لیجاتی | لیجاتی تھی |
| ″ | ٢٧ | پیرشا | پیرشاہ |
| ١٤٠ | ١٥ | جلایا | جلالہ |
| ١٤١ | ١ | مزاہم | مزاحم |
| ١٤٢ | ١٢ | ذاب | ذات |
| ١٤٣ | ١٣ | × | کہ جو حضرت |
| ″ | ١٤ | ہبنیدرساکی | ہبنیدر کی جو بنہ میں |
| ″ | ١٩ | کاندکو | کارندکورہ |
| ١٤٧ | ٢٨ | غالب آتاہی | غالب آئی |
| ١٤٨ | ٩ | رہون | رہو |
| ١٤٩ | ٤ | رشن دل | روشندل |
| ″ | ١٥ | مقصد ہونا | مقصد ہوتا |
| ١٥٣ | ٢٥ | اسکا | اسکا کمال |
| ١٥٤ | ٢٣ | شرف عبادت | شرف عباد |
| ١٥٥ | ٢٢ | گذر کرتے | گذر کرتے ہیں |
| ١٥٧ | ٢٣ | حالت | حالات |
| ١٥٨ | ٥ | عقیدہ | عقدہ |
| ″ | ٢١ | گوشہ تبارک | گوشہ مبارک میں |
| ١٥٩ | ٩ | اجازت | اجازت ایکہ |
| ١٦٠ | ٨ | گذاری | گذارنی |
| ٣ | ٦ | آفرید | آفریدگار |
| ″ | ٩ | بخشید | بخشید |
| ″ | ١٤ | حد اول | جدّ اول |
| ″ | ″ | بست | بیست |
| ٤ | ١٢ | طائفیہ | طائفہ |
| ″ | ١٨ | شناسند | ستانید |
| ٥ | ١٠ | خاندرا | خارا |
| ″ | ١٦ | ورزد | وزرد |
| ″ | ١٨ | آتشین | برآتشین |
| ″ | ٢٠ | منظور | منظوران |
| ″ | ٢٢ | جابلیین | جاہلین |
| ″ | ٢٧ | × | بپشیر از ثنا ایشان |
| ″ | ″ | وانیشان | وایشان |
| ٦ | ٣ | درجنین | درحقین |
| ″ | ١١ | بقائی | لبقائی |
| ″ | ١٥ | شناس | شناسان |
| ″ | ١٨ | نثار | سو نثار |
| ″ | ٢٦ | کیخسرو | رسم کیخسرو |
| ″ | ٢٧ | زود گرفت | زود گرفت |
| ٧ | ١ | نفکر | تفکر |
| ″ | ٥ | پر افشانی | پرافشانی |
| ″ | ١٧ | پیروی مرشد | پیروی ارشاد مرشد |
| ″ | ٢٢ | وطے | وسط |
| ٨ | ٧ | تفنس | نفس |
| ″ | ١٦ | × | محمد عرف شیدہ بیگم |
| ″ | ٢٠ | تسم | نسیم |
| ٨ | ٢١ | تست | بست |
| ٩ | ٥ | وست | دشت |
| ″ | ٧ | زاوبہ | زاویہ |
| ″ | ٨ | گرو | گرد |
| ″ | ٩ | ذرہ | درہ |
| ″ | ١٥ | زوے | روے |
| ″ | ١٧ | ر | و |
| ″ | ١٨ | رانہ | دانہ |
| ″ | ٧ | حیرید | جہ زید |
| ″ | ١٩ | چہ شود | چہ سود |
| ″ | ″ | کر | گرہ |
| ″ | ″ | گرید | گردید |
| ″ | ٢٠ | × | بہر او را |
| ″ | ٢٤ | گرکیبار | یکبار گر |
| ١٠ | ٣ | × | در بزمش |
| ″ | ٥ | مردگا | مردگان |
| ″ | ٧ | گرو | گرد |
| ″ | ٩ | × | سر کشیداز |
| ″ | ١٠ | × | رحمۃ للعالمین |
| ″ | ١١ | × | وید |
| ″ | ″ | و | برگ |
| ″ | ١٤ | نفری | نہری |
| ٥ | ١٥ | اعنات | احتسابت |
| ″ | ١٧ | × | از ذات پاکستو |
| ″ | ″ | × | خورد الحق |
| ″ | ٢١ | × | از کرمہائے تو |
| ١٠ | ٢٢ | × | از حسن خورشید |
| ″ | ٢٣ | ابر دریا | ابر و دریا |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۰ | ۲۳ | × | گرچہ آن شادو |
| // | ۲۵ | خدمت | خریت |
| // | // | بدبہ | بدبدیہ |
| // | // | × | تعظیم |
| // | ۲۶ | × | خاکپائش |
| // | ۲۷ | × | ہم |
| // | // | استقبش | استقبالش |
| ۱۱ | ۵ | رینت | زینت |
| // | ۹ | پیرہ | پیکرہ |
| // | ۲۹ | ہیم آغوش | ہم آغوش |
| ۱۲ | ۱ | × | تابش |
| // | ۴ | امیدوار | امیدوار |
| // | ۵ | پیررستگیر | پیروستگیر |
| // | ۱۹ | × | نمی افتاد |
| // | ۲۴ | پیرہاے | چیزہاے |
| ۱۳ | ۱۰ | خالہ | خانہ |
| // | ۱۱ | نمی بخشد | نمی بخشید |
| ۱۴ | ۱۱ | تمینا | تمنا |
| ۱۵ | ۱۵ | کانکار | بجان فشانی |
| // | ۱۸ | بکر | بکہ |
| // | ۲۹ | درایام سالگی | درایام خورد سالگی |
| ۱۶ | ۶ | بہ فضل | تفضل |
| // | // | ای | کہ لیے |
| // | ۲۴ | چمین نبوی | چمن ریاض نبوی |
| // | ۲۸ | باہی | ماہی |
| ۱۷ | ۳ | رسانیند | رسانیدند |
| // | ۸ | ابنساط | انبساط |
| // | ۱۴ | اذراد | اولاد |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۷ | ۱۵ | سپہ | سپہ سالار |
| // | ۲۵ | بلغار | یلغار |
| ۱۸ | ۱ | عالم | علم |
| ۱۸ | ۲ | یاکوچ | باکوچ |
| // | // | یامقام | بامقام |
| // | ۴ | صد | صدر |
| // | ۲۷ | محصل | محصول |
| ۱۹ | ۷ | لغران | نفران |
| // | ۹ | نصران | نفران |
| ۲۰ | ۲۶ | ازفوج | کہ ازفوج |
| ۲۱ | ۱۴ | بہ ہند | بنہند |
| ۲۲ | ۱۲ | مرا | را |
| ۲۳ | ۵ | زمز | رمز |
| // | ۱۵ | سد صادق | سید صادق |
| // | ۱۱ | عزیزالدین | رمزالدین |
| ۲۴ | ۱۶ | المونوزی | المنوزحی |
| // | ۲۸ | نموده | ننموده |
| ۲۵ | ۴ | شخصگے | تخفگی |
| // | ۱۱ | نبود زرہا | زرہا نبود |
| // | ۱۲ | × | از انشار |
| // | ۲۲ | دیگر | یکرنگی |
| // | ۲۴ | × | کرده اند |
| ۲۶ | ۲۷ | با | یا |
| // | ۲۸ | بخورد | نخورد |
| ۲۷ | ۱۴ | حنی | حینی |
| // | ۱۵ | ردا ے | زدوے |
| ۲۸ | ۳ | گربہ کننده | گریہ کننده |
| ۲۹ | ۱۸ | والا | والد |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۲۹ | ۲۷ | رمن آنجا | زمین آنجا |
| ۳۰ | ۱ | // | واز حسب ونسب |
| ۳۰ | ۱۲ | مالمین | کاملین |
| // | ۱۵ | بیرہ | بہرہ |
| ۳۱ | ۳ | درگزشت | درگزشتہ |
| ۳۳ | ۲۸ | خیر | خیر |
| // | ۲۹ | جبت | محبت |
| ۳۴ | ۲ | نفل | نقل |
| // | ۱۴ | محلس | مجلس |
| // | ۲۷ | الد | احد |
| // | // | اوست | زوست |
| ۳۵ | ۱ | دیسی | دینی |
| // | ۲ | بدمد | بلاحد |
| // | // | بکروستاده | یکروستاده |
| // | ۵ | ناحق ستاده | باحق ستاده |
| // | ۶ | × | چوباده |
| // | ۷ | گنہگا× | گنہگار |
| // | // | ار | از |
| // | ۱۱ | عرص | عرض |
| // | ۱۶ | نخستین | نخستین |
| // | ۲۰ | × | آنوالا |
| // | ۲۳ | نفلت | نقلت |
| // | ۲۴ | × | بدمزاج |
| ۳۶ | ۱۸ | شیخ عدا | شیخ مدا |
| // | ۲۹ | × | این گروہ نیکو بیش ازین |
| ۳۷ | ۱۳ | اقربا | اقربا |
| ۳۸ | ۶ | ترکیب | ترکب |
| // | // | × | نابدید شد |

| صفحه | سطر | غلط | صحیح | صفحه | سطر | غلط | صحیح | صفحه | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳۸ | ۹ | × | طور | ۵۳ | ۲۲ | × | بپرده بپرداشتند | ۶۷ | ۱۲ | × | ودیگ تقلیه |
| 〃 | ۱۵ | بولاقی | بلاقی | ۵۴ | ۱۲ | ار | انر | ۶۸ | ۱۰ | محفوظا | محظوظا |
| 〃 | ۲۲ | × | ابوالمعالی | 〃 | ۲۱ | اویسے | اویسے | 〃 | ۲۴ | × | کرتوکیستی |
| 〃 | ۲۹ | × | پہنائی بیرزندان سخن را بیکار آوردند | ۵۵ | ۲۳ | باجابت | یاجابت | ۶۹ | ۶ | حاجزاده | صاجزاده |
| ۳۹ | ۴ | ننده | زنده | ۵۶ | ۳ | لرع | زرع | 〃 | ۲۶ | از آب و آتش | از آب آتش |
| 〃 | ۵ | ربان | زبان | 〃 | ۴ | × | کبری صغری | ۷۰ | ۵ | ازتشریف ایشان | ازتشریف آوردن |
| ۴۰ | ۴ | بخورند | بخوروند | 〃 | ۲۰ | یکے | یکی | 〃 | ۱۵ | گربیان | گریبان |
| 〃 | ۹ | خرچ | چرخ | 〃 | ۲۹ | × | ازعثمان | 〃 | ۲۲ | ہمرا | ہمہ از |
| 〃 | ۱۷ | دران کرر | × | ۵۸ | ۲۴ | برہالن | بران | ۷۱ | ۲ | خذر | حذر |
| 〃 | ۱۹ | سرکشیدند | برکشیدند | 〃 | ۲۹ | بہنہد | نہہد | ۷۲ | ۶ | آئیندہ | آمده |
| ۴۱ | ۲۰ | × | حال وقال | ۵۹ | ۸ | ننہند | نہند | 〃 | ۲۵ | × | خوانده |
| 〃 | ۲۹ | مرکوزات | مرکوز اند | ۶۰ | ۱۰ | قصیر | قصر | ۷۳ | ۳ | × | تمام ماه |
| ۴۴ | ۲۸ | نخوردم | بخوردم | 〃 | ۱۸ | برمزار | بمزار | 〃 | ۲۹ | خستہ | حسنتہ |
| ۴۵ | ۱۳ | بیاشدہ | بیاشد | ۶۱ | ۲ | × | صبی را | ۷۵ | ۱۶ | سام | شام |
| 〃 | ۲۵ | دنتیکہ | دقتیکہ | 〃 | ۶ | × | مریدرا | ۷۶ | ۱۱ | آسیب | × |
| 〃 | ۲۷ | ددر | بدرر | 〃 | ۱۰ | آوارد | آورد | 〃 | ۲۸ | نگیرادر | نگرانید |
| ۴۶ | ۳ | × | وبایں جانب | 〃 | ۱۳ | نیاید | نیابد | ۷۸ | ۱۱ | × | بعبد قدر تبکس |
| ۴۷ | ۵ | دینی | دینی | 〃 | ۲۸ | بیایید | بیابد | 〃 | ۲۷ | سئیات اعمالنا | من سیئات |
| ۴۸ | ۱۲ | جلد | حجلہ | ۶۲ | ۱۸ | لمبید | باید | ۷۹ | ۲۱ | × | شہد اللہ |
| ۴۹ | ۳ | سوختنے | سوختنے | 〃 | ۲۷ | شکاینت | شکایت | ۸۰ | 〃 | سہ سلام | بسیہ سلام |
| 〃 | ۲۷ | × | سرخرد گردان | ۶۳ | ۲۵ | دریاید | دریابد | 〃 | ۲۲ | اگر نواند | اگر نتواند |
| 〃 | ۲۹ | × | شاه غلام محمد | ۶۴ | ۳ | بیایید | بیابد | ۸۱ | ۶ | آتہ الکرسی | آیۃ الکرسی |
| ۵۰ | ۱ | وانره | دایره | 〃 | 〃 | دگانہ | دوگانہ | 〃 | ۱۲ | × | و آسمان |
| ۵۱ | 〃 | انوار | انور | 〃 | ۸ | × | چپا قبر در آید | 〃 | ۱۷ | دولبیت | دولیست |
| 〃 | ۲۷ | نمود | نموده | 〃 | ۲۰ | توالبعا | تو ابعا | 〃 | ۱۹ | اللہ تعالی | للہ تعالی |
| ۵۲ | ۲۹ | × | سوی نکرد | ۶۵ | ۲۱ | اوراد نگردانند | او روی نگرداند | 〃 | 〃 | کفارت | کفارة القضا |
| ۵۳ | ۶ | آمدواست | آمده است | ۶۷ | ۱۰ | باشید | حاضر باشید | ۸۲ | ۲۴ | سلام | لب سلام |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۸۳ | ۱۱ | × | وادابین | ۱۰۶ | ۲۴ | × | مبارک | ۱۱۲ | ۱۷ | جاگروے | جاگیرے |
| ۸۷ | ۲۴ | تسبیح درکعبہ پانزدہ بار | دہ بار | 〃 | ۲۷ | خون | خواہش | 〃 | 〃 | مرقہ | مرفہ |
| 〃 | ۲۵ | بتوبہ 〃 | 〃 | 〃 | ۲۹ | × | باخود | 〃 | ۲۶ | دربیت | دوبیت |
| 〃 | ۲۶ | جلسہ 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | زنداں | خنداں | 〃 | ۲۷ | 〃 | 〃 |
| ۸۹ | ۱ | سنت | محنت | ۱۰۷ | ۱۱ | × | درافسانہ | ۱۱۳ | ۱۳ | × | وازین |
| ۹۱ | ۷ | گونبہ | گونپہ | 〃 | ۲۰ | بہ آب | برلب | 〃 | ۱۴ | اسب | اسپ |
| 〃 | ۲۷ | می گریست | می نگریست | 〃 | ۲۲ | بہ بنید | بہ بینید | 〃 | ۱۸ | × | یکگرده |
| ۹۲ | ۵ | بہ بشت | برپشت | 〃 | ۲۷ | برضرور | بہ ضرور | 〃 | ۱۹ | آید | آمد |
| ۹۳ | ۳ | میران | مرزا | 〃 | ۲۹ | × | زانو برہنہ نشانید | 〃 | ۲۰ | دربیت | دوبیت |
| ۹۴ | ۸ | رقس | رقص | 〃 | 〃 | 〃 | تا وصف شکستہ گردد | 〃 | ۲۲ | × | گرچہ تو مالی غلام محمد پانی پتی را |
| 〃 | ۲۹ | × | برآمد | ۱۰۸ | ۸ | یک تاشش | یک قاشش | 〃 | ۲۳ | دربیت | دوبیت |
| ۹۶ | ۹ | باران | یاران | 〃 | ۱۷ | نفرشش | لغزشش | ۱۱۴ | ۱۰ | مقبول | مقتول |
| ۹۷ | ۱ | بیگردید | می گردید | 〃 | ۲۳ | کرقت | کوفت | 〃 | 〃 | × | [illegible] |
| ۹۸ | ۱۴ | دو بہر | دیر | ۱۰۹ | ۱۲ | نشد | نشیند | 〃 | ۲۴ | × | [illegible] |
| 〃 | ۲۴ | سرچہار پاہی | سرچہار پایی | 〃 | ۱۴ | سد | شد | ۱۱۰ | ۴ | است | داشت |
| 〃 | ۲۶ | × | بخاطر سید محمود [illegible] | 〃 | ۱۹ | میکرد | میگیرد | 〃 | 〃 | سست | بیت |
| ۹۹ | ۲۴ | بی وتاری | بی وفاری | 〃 | ۲۹ | الوقت | آن وقت | 〃 | ۵ | شد | شدہ |
| ۱۰۰ | ۱۳ | یکدورث | یکدورات | ۱۱۰ | ۱۴ | ندا | هذا | 〃 | ۱۶ | بود | بوده |
| 〃 | 〃 | × | ملوث ام | ۱۱۱ | ۸ | × | دازحالت اشتغالات [illegible] رسانیدہ [illegible] | 〃 | ۲۴ | × | بزودی زود |
| 〃 | ۲۹ | تواندبود | تواندبود | 〃 | 〃 | × | اشتغالات [illegible] | 〃 | ۲۴ | × | محض تفضلات |
| ۱۰۱ | 〃 | مرمت | مرتب | 〃 | ۱۶ | ابجات | اسپجات | ۱۱۶ | ۲ | نور | انور |
| ۱۰۲ | ۱۹ | سپرالست | سپرتست | 〃 | ۱۶ | بنجا | پنجا | 〃 | ۱۲ | خوانست | خواست |
| ۱۰۴ | ۱۱ | × | ومارا | 〃 | 〃 | فرق | قرق | 〃 | ۱۴ | بیامیم | پیام |
| 〃 | ۲۷ | درو ناست | درو نان بستنا | 〃 | ۲۵ | میتها | متیها | 〃 | ۱۸ | بیک | پیک |
| ۱۰۵ | ۲۵ | بیادان | بیاران | ۱۱۲ | ۱ | داکشت | داشت | 〃 | ۱۹ | × | پیام باسلام |
| ۱۰۶ | ۲۲ | نزود | نزوده | 〃 | ۳ | × | نمی تابیند روزی ازجا | 〃 | ۲۱ | بنداست | بنداشت |
| 〃 | ۲۳ | پسیں | پیش | 〃 | ۱۲ | دربیت | دوبیت | 〃 | ۲۶ | بیکانقت | نیافت |

| صفحه | سطر | غلط | صحیح | صفحه | سطر | غلط | صحیح | صفحه | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۱۶ | ۲۹ | × | کدام زند | ۱۳۰ | ۷ | × | دیه سفل اسافلین | ۱۴۳ | ۸ | مخلوق | مخلوق |
| ۱۱۷ | ۴ | لانخلق | انخلو | ۱۳۲ | ۵ | × | مثل آرد | 〃 | 〃 | نخورده | نخورده اند |
| ۱۱۷ | ۱۱ | × | بزده | ۱۳۳ | ۱۹ | × | رو بگردانیم | 〃 | ۱۵ | × | آنها |
| 〃 | ۲۸ | خلات | خلافت | 〃 | ۲۶ | × | عمل مسنون | ۱۴۴ | ۲ | گاو میشی | گاو میشان |
| ۱۱۸ | ۱۵ | بادیه | مادیه | ۱۳۴ | ۳ | هشت | هست | 〃 | ۲۸ | × | سفر نهم |
| ۱۱۸ | ۱۶ | 〃 | 〃 | 〃 | ۵ | عرسی | عروسی | ۱۴۵ | ۱۷ | بسر من آمد | به سر من می آمد |
| 〃 | ۱۸ | × | از پیش | 〃 | ۷ | مذکور | مذکور را | 〃 | ۲۲ | بهر حلیه | بهر حلیه |
| 〃 | ۲۹ | درحتی | درختی | 〃 | ۱۱ | درروغن | در روغن | 〃 | ۲۵ | پیراهن | پیرهن |
| ۱۱۹ | ۱۰ | × | درویشان | 〃 | ۱۷ | تقسیم | و تقسیم | 〃 | ۲۹ | تز | تو |
| 〃 | ۱۲ | اقیضا | اقتضیا | 〃 | ۲۴ | تکبریه | تکبیریه | ۱۴۹ | ۸ | می آید | همی آمد |
| ۱۲۰ | ۶ | اساس | اثاث | ۱۳۵ | ۹ | از سخانه | از آنجا | 〃 | 〃 | اتوار | اطوار |
| 〃 | 〃 | خانه مذکور | خان مذکور را | 〃 | ۱۱ | روشنی | زرشتی | 〃 | ۱۶ | × | و یاد الهی |
| 〃 | ۱۰ | بانلات | ناقلات | 〃 | ۲۸ | باس | باشن | 〃 | ۲۰ | برقعه پوی | برقعه پوشی |
| 〃 | ۱۱ | × | چو ادل کی عمر فرصت نوشت کرد | 〃 | 〃 | مقصد دست | سفیه داشت | 〃 | ۲۳ | × | مردم همسایه را |
| 〃 | 〃 | 〃 | زاحباب دنیا فراموش کرد | 〃 | ۲۹ | × | محققان شد | 〃 | ۲۴ | × | می گفتند |
| 〃 | ۱۵ | گست | گشت | ۱۳۶ | ۱ | ظاهر | طائیه | ۱۵۰ | ۳ | بنشتم | بنشستم |
| 〃 | ۲۰ | × | در کرد | 〃 | ۶ | × | از خفته خورد | 〃 | ۱۱ | دیده | از دور دیده |
| ۱۲۱ | ۳ | شا | شاه | ۱۳۷ | ۲ | × | دست در دی | 〃 | ۱۴ | بشواز | پیشواز |
| 〃 | 〃 | بصر | عصر | 〃 | ۹ | × | درینجا کجا آمده | 〃 | ۱۵ | سنجر | سنجر |
| 〃 | ۴ | × | کیسه ام | 〃 | ۲۹ | یک کرد | یک کودک | 〃 | 〃 | مشروع | مشرو |
| 〃 | ۲۲ | رولقضا | روبه قضا | ۱۳۸ | ۲۳ | مطالبه | مطائبه | 〃 | ۲۳ | کرد | کرده |
| ۱۲۲ | ۲۶ | ستتاریه | شطاریه | ۱۴۰ | ۱۷ | خفتگا | خفتگان | 〃 | ۲۷ | × | مارا هم |
| ۱۲۵ | ۱۶ | تیاشیف | بیاشید | ۱۴۱ | ۵ | × | دیانتش حیله ای انگیزد | ۱۵۱ | ۸ | بدیده | به دیده |
| 〃 | ۲۶ | به آرزر | به آرزو | 〃 | 〃 | 〃 | چهار گبری گذشته | ۱۵۲ | 〃 | ریش | قدغن |
| ۱۲۷ | ۸ | ار | از | 〃 | 〃 | سرد | کرده | 〃 | ۹ | × | بر خود لازم گرفته |
| ۱۳۰ | ۲۷ | اشرناس | اشرالناس | ۱۴۲ | ۲۸ | دنست | وست | 〃 | ۱۹ | درویش | درویشی |
| 〃 | ۴ | شافع | شافعی | ۱۴۳ | ۴ | باقیست | باقیست | ۱۵۳ | ۸ | سرکیان | سرکی ها |

| صفحه | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۵۴ | ۱۴ | × | به پرورشنده لائق |
| ″ | ۲۱ | عبارت | شرف عباد |
| ″ | ۲۸ | سخیه | سقیه |
| ۱۵۵ | ۱۴ | × | بحر آب |
| ″ | ۲۳ | می گرند | می گیرند |
| ″ | ۲۵ | بر فرقه | به فرقه |
| ۱۵۶ | ۶ | کپیف | کثیف |
| ″ | ۱۹ | ببر برکت | به برکت |
| ۱۵۷ | ۳ | میرد | می پرد |
| ″ | ۱۲ | طالب | مطالب |
| ″ | ۱۴ | × | اگر |

# اشتہار

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست آمد آخر ز پس پردہ تقدیر پدید

دلدادگان اہل طریقت و تشنگان اہل معرفت و حقیقت کو مژدہ ہو کہ کتاب لاجواب ثمرۃ الفواد مصنفہ حضرت شاہ لطف اللہ صاحب خلیفہ مرحوم زبدۃ السالکین حضرت شاہ بہیکہ صاحب قدس سرہ جو ابتک کسی وجہ سے طبع نہ ہو سکی تھی ہر شخص متمنی تہا کہ یہ گوہر بے بہا اپنے آب و تاب سے عالم کو منور کرے اور ساتھ ہی ہر ایک صاحب کی یہ آرزو تھی کہ یہ کتاب مستطاب بوجہ فارسی میں ہونے کے اردو میں ترجمہ ہو کر مفید ہر خاص و عام ہو لہذا ہم احقران نے عالم بے بدل و فاضل بے مثل شریعت کے آفتاب طریقت کے بدر مولانا مولوی سید مظفر صاحب انبہٹوی کو اس اہم امر کیلئے تیار کیا مولانا موصوف نے مختلف نسخے کتب بہم پہنچا کر تین سال میں کتاب موصوف کو نہایت اہتمام سے با محاورہ اردو ترجمہ کر کے احتیاطاً بغرض اصلاح مولانا مولوی حافظ صوفی مشتاق احمد صاحب و دیگر علما کو دکھلایا بعد اطمینان ہم کو طبع کرنیکی اجازت فرمائی حضرت مؤلف رحنے کتاب مذکور میں بے انتہا نکات سلوک و تعلیم تعلم تصوف و آداب ارادت و اقسام خلافت درج فرمائے خصوصاً سماع کو حدیث شریف و کلام مجید و اقوالات اولیاء اللہ سے ثابت کیا ہی۔ اور ذکر مؤلف و حالات کشف و کرامات و تحصیل علم ظاہر و باطنی حضور سید شاہ بہیکہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفصل و بیان کمالات و کرامات حضرت مرشد عالی حضرت شاہ ابو المعالی صاحب قدس سرہ مجملاً بیان فرمائے کتاب کا ایک ایک فقرہ گویا گوہر فرد ہی جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہی۔ عمدہ کاغذ بڑی تقطیع پر نہایت اہتمام سے طبع کرائی جارہی ہے اسکا بھی انتظام کیا گیا ہے کہ کتاب کے نصف صفحہ پر اصل کتاب اور اسی کے نصف صفحہ پر ترجمہ تاکہ اصل کتاب اور ترجمہ سے ہر خاص و عام فائدہ اٹھا سکے اور قیمت انشاء اللہ بہت کفایت سے رکھی جاویگی۔ امید ہے کہ صاحب ذوق و شوق پتہ ذیل پر اپنی درخواست خریداری بہت جلد بھیجکر مستفیض ہوں گے۔ واللہ المستعان وھو المعین۔

خاکساران مولوی سید محمد انعام اللہ و حکیم جمیل احمد صاحب و محمد روشن خان صاحب انبالہ چھاونی صدر بازار

کتاب ملنے کا پتہ:- محمد روشن خان مالک سوائی ہوٹل صدر بازار انبالہ چھاونی